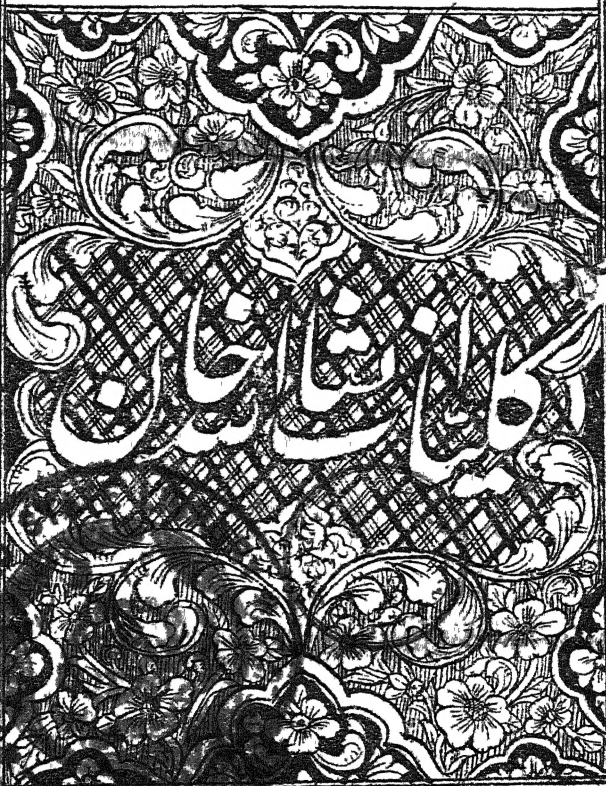


عنوان کتاب مکمل و مفصل خلاصه نیر زمان
برین پیرین پیرین پیرین پیرین



مطبع میرزا محمد علی قزوینی
مطبع میرزا محمد علی قزوینی



بسم اللہ الرحمن الرحیم

<p>صنما برب کریم بیان تری ہین ہر ایک یہ مبتلا ہوس جال حبیب ہو تجھ سے کچھ دلا تو کلیم و ش وہ جو حرمت نظارہ ہین ہی آہ ہر کی کہین ہیں وہ پر محمد عربی تو دی دوسرے جام یادہ نور و فہ بروان ساتی کو ترا سر جسم کو پیر معان ہلا یہ جو کہتی کہہ میں ہی فقط یہ غلط ہی محض اسے غلط</p>	<p>کہ اگر المست بر کبم تو ابھی کہے تو کہین بلا نہ وہ لمن ترانی او دہر کی سن ارانی ہو کہنی یہ چلا کہ اوسے تلی نور تم ہمین مثل طور ویا جلا کہ نہ سوچی شکر میں ساقیا تجھ کچھ جہان کا بڑ بھلا سبھی اہل وجد کو می پلا کی تو شیخ و شاب کو دی جس پر اکھڑا وٹھا کی نظر گردن نظر آئی مجھ کو وہ</p>
---	---

تجھی اشتا اور تو کیا کہوں دجہان میں کی بی طرف ہو
جو خدا کے نور سے پر سنو کہ محال و ہر میں غلا

ور لغت و منتقیت

<p>ای عشق مجھے شاہد اصل کو دکھا لا ہی تجھ کو جنون کی قسم ای جذبہ محبت اشا تو بس ادا دی رخت میں کہیری</p>	<p>تم خذ بیدی و فتک اللہ تعالیٰ اوس نور بلی کی جھلک مجھ کو جھکا لا ہی مای غنیمت میں بھی رٹا اشک ہو جا</p>
--	---

سوچی ہی مجھے عالم اطلاق کے منزل ۴۰ ہر چند کہ عاصی ہوں پرست میں ہوں اُسکے مولامی بہان رہے عشاق محمد ۴۰ امید مجھی سہاگے کوثر سے ہے جس کے قبر کو کرے حکم کہ جلدی سے خبر لے زمنار نہ پھوچی کہیں آسیب جنم سب اوسکی قصد قیسی حنین ابن علی کے	الفٹ نے تو قنیر کے جھکری سی نکالا جسکا ہے قدم عرشِ معلیٰ سے بھی بالا سب عقدہ شکل کا مرے کو لہنی والا ہی جام تو لاسے مرا نشہ و وبال انشا ہے غلاموں میں مرے اوسکو چلا اولاد نبی کی اوسے سایہ میں بلا لا بخشا کے غفور اپنی سے توجرم و خطا لا
--	---

ایضاً

لاہوت پر نہ دیکھیں جو قدسیان تماشا ٹھک کہ چشم دلی بہان سیریکدہ کے جسنے سنے یہ میرے اشعار خوش بولا اللہ ری فصاحت اللہ ری بلاغت توخی ادا سو ایسی جوش مغروش آنا دیوان سیکڑوں پن عینی تو دیکھو لیکن	سو ہکا ہے دکھا تا عشق تیان تماشا ہے کا عجب فری کا پیر مغان تماشا نام خدا ہے تو کچھ ای نو جوان تماشا ایسا کمان جھکڑا ایسا کمان تماشا بندش دیوان سو یہ اور طریبان تماشا اور نین نظر اکب یا یا جو یہاں تماشا
--	--

کیا خوب واہ ماشا اللہ ہے عجب کچھ
دیوان میر انشا اللہ خان تماشا

کیوں شہر چھوڑ عابد غار جبل میں بیٹھا دلین سارا ہے یوں دلغ عشق اپنی سب یا رتیری دم کاہی یہ شمار جو میں نافرست می ہاتھ امی یار جھک تو نے	تو ڈھونڈتا ہی جسکو ہی بغل میں بیٹھا جس طرح کوئی بھونرا ہو وی کنول میں بیٹھا بہان ایک کل میں اوشا اور ایک کل میں بیٹھا کھینچا تو پل میں اوشا چھوڑا تو پل میں بیٹھا
---	--

رحمت خدا کی انشا خدا فرین کہ تجھے ۴
ہر ایک قافیہ کیا گرم اس غزل میں بیٹھا

کچھ یہ مجھی کو یوں نین اوسکی سین غزل
نغمہ ہی چٹ سے فق ہو سار چٹ غزل

ناله بھرا جو باد میں مینے شمیم یار کے میری تمہاری راہ میں دیکھی ہوں تو شک سے مینی ڈو پڑے جب تر آنکھوں سی اپنی ہانک	نبضیں گلوں کی چھٹ گئیں بوی سخن نے غش کیا نل تو سچاڑ کھا گرا او سکی دمن نے غش کیا او سکی شمیم ناز سے باد میں نے غش کیا
--	---

اچھے غزل پڑھ اور ایک انشا بدل کے جواب سنئے ہی تیری گفتگو اہل سخن نے غش کیا

مجھ پر خودی جو کچھ اگنی تولیٹ کی یار نے غش کیا گھڑی ایک مین جو جھوک مٹی تو کہا زبان ہی بھاجی ابھی سیر گل کو یہ آیا تھا اسی عینے خوب ہنسیا تھا یہ ہمارا لالہ کو کچھ کہہ رہی آنکھوں دیکھ رہا تھا مری دل میں نیں سا پڑ گیا مری جیسی چین بچھ گیا اری بید مشائے گلابلے نہ گلاب ہو وی تو اب دو مجھ پر جہان تک پھر تو ہو سرنگون لگی گئی ہائی کی گز تجھ پر پار غشی یہ کچھ اس طرح سے ادا ہوئی	سو کچھ ایسی دھڑک کہ تو گئی ابھی ابھی غش کیا اری لوگو جلد لسی و زلیو مری بقرار نے غش کیا کسی اور ہی کا یہ سارہ تھا کہ ہماری پیار نے غش کیا تجھ ہی قسم تو سمجھی تھی اسکی اہل دماغ نے غش کیا مری جہاں میں باغ اوجڑ گیا مری جہاں میں غش کیا غرض اب جو ہو مشائے گلابلے نہ گلاب ہو وی تو اب دو اری کچھ تو بول کہ مین سنوں تجھ کو خسار نے غش کیا کہ یہ مینی جیسی سے عرض کے اسی دور پار نے غش کیا
---	--

غزل اور بحر میں انشا اب تو بد لکی قافیہ کوئی پڑ کہ جہان کے اہل سخن کو ہی تری اشتہار نے غش کیا
--

مینے جو وجد میں بیان جیب کو بھاڑ غش کیا سیر کنان جو گزری گل ریگ روان کی وضع ہو تم نہ پی عیادت آئی زخمی تیر غم سزدہ نے آہ کہ ہر سو کوہ کن سینے او سیکی دیہان میں نکلی یہ جہانک تانک کی باس ساری ہی یہاں لی جو گئی نسیم صبح وادی نجد کی شمیم	لہتی ہیں اوسنے بھی وہاں ہونڈیو غش کیا وادی قیس دیکھ کر ہنسنے اوجھاڑ غش کیا مفت میں اپنی سینہ کے پہاڑی اوجھاڑ غش کیا دیکھلے سن پڑی ہوئی جھاڑ وہاں غش کیا دل نے جو اوس کو اڑکے ناڑ دڑا غش کیا شاہ جی نے ایک بار کہا کی سچاڑ غش کیا
---	---

اور بھی ایک اب غزل لکھ اور بحر میں تیری تو گفتگو کو خوب یاروں نے تاڑ غش کیا
--

<p>وہاں جھوٹ زور تھا تو باوٹ بھی خشن کیا دروازہ سی جو آپ نہ لکھے تو بہنے آہ سناقی نہیں صراحی سے کی کچھ حسیاج بند ہو کر دو چار بات وہ کیا کر سکے بھلا اتنی رچی ہوئی ہے یہ پردوں میں لکھی ہیں ہوئی تھی دلوں میں تو سدا بخود می ولی</p>	<p>اہم سچ میج ایسی رو سے کہ بیان چٹ ہو عیش کیا سر کو پٹخت کے رات کو چھوٹ سی عیش کیا آگ ہی ہنسنے اسکی تو عٹ عٹ سی عیش کیا ہو جسے پا تو نکلی تری آسٹ سی عیش کیا یوں مینے کر کے شب جو چھوٹ سی عیش کیا کچھ اسنے آج اور سی کر ڈٹ سے عیش کیا</p>
---	---

الشا غزل جو طرح ہوئی ہی سوا ب وہ پڑہ
 اوسکی تو خوب عینے سجاوٹ سے عیش کیا

<p>چٹ چٹ بلا میں غنچوں فی لبں گل کو عیش کیا بیان کنسی عاشق رخ واکل نے عیش کیا مار سیاہ طرہ سنبل نے عیش کیا سوار کباب خندہ قفل نے عیش کیا خلوت میں صاحبان توکل نے عیش کیا میری ان آنسو دھکی سلسل نے عیش کیا ویا نکلی ہم ساکنان سر بل نے عیش کیا</p>	<p>ٹھہری پہ اوسکی صدف نہ بیل نے عیش کیا صحن جن میں گل و سنبل نہ مال سے کیسو کی ٹھکی لٹ نظر آئی جرباع میں چل نکل خطی میں یہ بڑھی کہ او سپہ رات عالم کو میری خانہ بدوشی کی سوچ سوچ تنہا نہ کاظمین کے کچھ زائرین کو روتا ہوا جو میں شط ابتدا تک گیا</p>
--	--

الشا بکلی قافیہ ایک اور کلمہ غزل
 تیرے سخن پہ بیل اعل نے عیش کیا

<p>تہا نہ او سکودیکھ کے محفل نے عیش کیا سوچ نسیم سر پہ اوڑانی سی قح خاک صدقی من اس بگر کے کہ کشتہ کی نقش آیا جو میری گھر تو بناوٹ کو سوچو مجنون ہو چرخ شباب کہ آتی ہے نجد میں دیر بامی معرفت کی موج کی شان پڑ</p>	<p>انہی بھی جان لوٹ ہوئی دل تو عیش کیا شاید کسی اسپر سلاسل نے عیش کیا خون بہ چلا تو دیکھ کی قاتل فی عیش کیا رکھ دلیہ ماتھا اوس بت قاتل نے عیش کیا تنہا نشین پردہ محل نے عیش کیا معمورہ خراب کی ساحل نے عیش کیا</p>
--	---

<p>سرجھاڑ موہہ بھاڑ جو پشت نظر پڑے</p>	<p>حضرت جنون سی مرشد کامل فی عش کیا</p>
<p>یہ تیرے غنڈل بھی بہ تبدیل قافیہ</p>	<p>افشانی ایسی کہ بس دل نہ نش کیا</p>
<p>تو اوسکی جوانک تانک چس تیرے غنڈے دیکھ اوسکی گل چین میں خار می کھڑے بیشی میں ہم تو دلوں سو سی ہوی میان آیا وہ خود فروش جہ بازار حسن میں گھائل کو تیری تہا تو افادہ سا کچھ دے تیرے مرض عشق کے تیرا گئی جہ آنحض دانتوں کی نجی داب کی اونگی وہ شوق شناس چپ چاپ کیا پڑھی مگر ہامی بول بھی</p>	<p>لیکن نہ اوسکو سوچھہ پڑی کہ سب باتیں کیا بی اختیار ہو گل زر گس سے غنڈے کیا تو جان اوسکو دی کہ تجھ جس نے غنڈے کیا سو دی میں اوسکو سنیکڑوں نے غنڈے کیا یہ زخم سینہ تک جو نگار سے غنڈے کیا اوسکی ہر ایک ہدم و مولے سے غنڈے کیا بولا چپ اوسکی عاشق بی حس نے غنڈے کیا ایسی جی کوئی جانی کہ سنے غنڈے کیا</p>
<p>ایسی ہی وضع سے تو کھ اب پار میں غنڈل</p>	<p>افشانی ترے سخن یہ تو مجلس نے غنڈے کیا</p>
<p>ایسا ہی ایک زرد سبکس نے غنڈے کیا افشان رخ پہ اوسکی جو رلفین کچھ کہیں کھڑا ترانہ میں دھوان دہار دیکھ کر تھا صید گشتہ کون دے جو کہو کو سو گھ</p>	<p>جسکی ادا یہ ساتی ہوش نے غنڈے کیا بل کھا ہر ایک مار منقش نے غنڈے کیا ہر ایک پر ہی کی ہمیں میں ایش نے غنڈے کیا تھنے پچھلا پھلا تری ابرش نے غنڈے کیا</p>
<p>اس باغچوں غزل کی نئی وضع ست دیکھ</p>	<p>افشانی سے شارب می ہفتش نے غنڈے کیا</p>
<p>ساتی کی انکھڑیوں نے مجھے باد کس کیا غفلت تو اگئی تھی نشے میں ہمیں دے نیچے اوتھا کے پیار سے اونگی اوتھا نیچے تو یو نقش سے جرنہ آیا تو اپنے ہاتھ</p>	<p>چو نکو اوسکو دیکھ کے زکس نے غنڈے کیا جتنے تو میجر بھی شکوہ فد طعش کیا صد شکر مانج بوسو کو لاج اوسو شش کیا صفحہ پہ دلکی نام تر افقش کیا</p>

<p>نرا ہونے عزم کعبہ باین میں خوش کیا طرز سخن کو تو ہے مری سوچ رش کیا</p>	<p>یہ لوٹنے کے جاہی گدہی پر سوار ہو انصاف تیری ہاتھ سان خود و خدا</p>
<p>انشا آب اور بحر میں لکھ ایک غزل کیا جام سخن کا حق نے تجھے جر عیش کیا</p>	
<p>لوگوں کی کہا حضرت موسیٰ کو غش آیا خوشید یہ کانپا کہ مسیحا کو غش آیا بیخود ہو گرا واقعہ و عذر اکو غش آیا تساویر کہ کسی عاشق رسوا کو غش آیا دیکھ آئینہ اوس شیخ خود آرا کو غش آیا بی ساختہ وہاں ناقہ لیل اکو غش آیا نتے ہی تیرا نام زینا کو غش آیا تساویر تری بیار تمنا کو غش آیا جسم ترے دردی کش صبا کو غش آیا بس نشی ہی رہبان کلیسا کو غش آیا</p>	<p>جسم کہ تری جو بجلے کو غش آیا عکس رخ ساتی سی ہوا جام جو رش آیا دیکھا جو ہم آغوش ہیں اور تہلین گل کو چہ میں ترے آج جو ہی بھیڑت سی نظارہ کی تاب اپنی نہ لایا نہ یہ دیکھ جب اوی جنوں سے چلا تا فائدہ آگے حبوت وہ یوسف سے ہم آغوش تھا وقت بالین پہ سمٹ کر کے جو لوگ آئیں او گرنے ندیا او سکو ملا یک فی زمین پر ایک ست فی انجیل کے چھتری جو مقامات</p>
<p>بیخود ہو گرا بر زمین انشا تو وہ بولا آغا کو غش آیا مری مرزا کو غش آیا</p>	
<p>یہی اہنگ ای طرف لب لبک اور چھتری جا سینہ خرم جگر کے ہر گھڑی ٹانگی او ڈھیری جا کناری کب لکین کے دیکھتا اون سبکی بیڑی جا یہ دیکھ آئی بہن فوج اشک کی ہیم ڈھیری جا بہت اچھا سمجھ لو لگا بھلا تو مجھ کو چھتری جا</p>	<p>رہا ہی ہوش کچھ باقی اسی صبا بیڑی جا مجھی اس رو میں لذت ہی اسی جوش جنوں اچھا پر مٹی بہن آشنا اپنی جو گرداب محبت میں کین اسی صبا جلدی بہاگ اپنی خیر جا ہے تو سوال بوسہ سن کہنی لگا وہ شوخ غصہ ہو</p>
<p>و فورمی سے حالت غش کے ہی انشا کو ایسا لائی شراب پر نکالی کے دے موعظہ تر ٹھیری جا</p>	

خو ایں اچھا رخصت ہو کیون نہ کر ہی ساقی مانع اپنا خدا ہی جانی کہ ہر سدھاری شکست صبر و قرار دے جو لوگ تشریف لی سدا پر عدم کو اوٹکی ملی خبر کیا شکون کا رخصت کیا ہے خوشی ہی یہ زبان درازی	کہ مثل خورشید چرخ چارم پر لکھی ہے دماغ اپنا ہر ایک لائین سی دیکھتی ہیں ہماری سینہ کو داغ اپنا سوا چھٹا کہ جیتی جی ہے ملانہ ہکو سرخ اپنا ہماری رونی یہ مت ہنسا کہ سب حال ہو خدا ہی چرخ اپنا
---	---

نہ ٹوک الفت کی داغ کو ب نظر نگاہت کہیں تو اپنا ٹوک اس پر الحمد بھونک پڑہ کر کہ ہی شیم و پیم اپنا	
---	--

دیکھنا جب مجھی کر شان یہ گالی دینا اختلاط آپ سی اور مجھے کما نکا ایسا اب تو نادان ہوتا چاہو سو پیارو کہہ لو آخرش ہوگی جو ان پھر تو کسی بھلاوسی کا تہمت بوسہ عبت دیتی ہو منظور جو ہو دیکھی دیکھی ہے عین سعادت اپنے	کس سے تم سیکھے ہو ہر ان یہ گالی دینا واہ جی جان نہ پہچان یہ گالی دینا پر نہیں ہو ویکھا نقصان یہ گالی دینا چند روز اور ہی صحت یہ گالی دینا کر کے بیفایدہ بہتان یہ گالی دینا عاشقوں پر تو ہی احسان یہ گالی دینا
--	--

تیری غصہ سے جو الفتاویٰ خان حق ہو ہاں تجھے چاہیے نادان یہ گالی دینا	
--	--

خیال کیجئے گا آج کام میں کیا ہو کہنا یہ صبر نے دل سے کہ لودھا حافظ جنون یہ آپ کے دولت ہو جعلی مجھ لگا یہ کہنے کہ خیر اختلاط کے خود ہی جھڑک کے کہنی لگے لک بلی بہت اب تم کیا زبانی دل گر بیان کہ کہتا ہے کہیں نہ مانو بہتان ہی یہ سب اوپر ستاری واسطے تک دھین اپنی غور کرو مستقیم کعبہ دل جب ہوا تو زاید کو	جب اونٹے دی مجھی گالی سلام نہی کیا حقوق بندگی اپنا تمام بنے کیا کہ تنگ و نام کو چھوڑا یہ نام نہی کیا حوالے یار کے خالے جو جام نہی کیا کبھی جو بھول کے اونسو کلام نہی کیا صنم کو اپنی غرض اب تو رام نہی کیا منہی کے واسطے یہ اتھام نہی کیا کبھی کسی سے نہو جو دام نہی کیا روانہ جانب بیت اسحرام نہی کیا
--	--

مزایہ دیکھیں گافشجی رنگی اوسلے	جوار نکا بزمین کل استرام نہی کیا
عجب طرکی غری چاندنی میں دیکھی رات	تو ار جا کے جو برشت بام میں کیا
ہوس یہ رو گئی جب نے پر کب نے کہا	
کہ آج سے تجھے انشا غلام میں کیا	
غزل بطور میر سجاد	
جہنگ چک کا ترمی اس نک کا	نہ لیتا جو مکا تو تباہ نک کا
ستر بے صارا و سیم کفتار رہتے	دیا بوتے دانہ جوار اور مکا +
بجلا اوسکی اوصاف کسئی بیان ہوں	جو سجود ہو دوسے سما اور سکا
جرشی لات وغرالی وہ لات سر پہ	کہ مکا نہور عد کا اوس لکھ کا
یہ ہی میر سجاد کا طور انشا	
دیوانہ ہوں میں تو غرض اس چک کا	
پرتوسی چاندنی کے سر صحن باغ ٹھنڈا	چھو لو کی سیج پرا اگر دی چراغ ٹھنڈا
شفقت سے بات تو دہر گان لپہ میری ہو	یہ اک سا دکھنا سینہ کا داغ ٹھنڈا
مئی کی صراحی ایسی لابرٹ میں لگا کر	جسکی دھوئیں سے ہو دوسری داغ ٹھنڈا
تجنیس حسن دنی کی ہو جو شش شیم بارو	ہم نے مدام پایا اوسکا او باغ ٹھنڈا
ہیں ایک شخص لاتے حسن کے شراب انشا	
دو مو دیا گلاب سے تو کر رکھ اباغ ٹھنڈا	
اس بندہ کی چاہ دیکھئے گا	اور اوس کا بناہ دیکھئے گا
میں کیسی بنا تھا ہوں تسے +	انشا اللہ دیکھئے گا
فوجیں اشکوں کی تل رہی ہیں	یہ حشمت و جاہ دیکھئے گا
ماشق مجھے جان کرتے ہیں قتل	تقصیر و گناہ دیکھئے گا
انشا سے آپ اب خطا ہیں	
یوں بہر کے نگاہ دیکھئے گا	

اب کس کو ہے اعتبار تیرا دیکھا بس ہمنے پیار تیرا تجارات یہ انتظار تیرا مجھ سے کیا رنگ یا رتیرا میرا کیا اختیار تیرا سمجھوں ہوں کہ ہے کنار تیرا	مجھ کو نہ نکلا تیرا تیرا وہیں سو لاکھ چمکیاں لین دم ناک میں آ رہا تھا اپنے والد کہ کام آ رہی گھا کہ جب جہان تک تو چاہے لیٹوں ہوں نگے سے آپ اپنے
--	--

انشا سے نہ روٹھ مت خفا ہو
ہے بندہ جان نثار تیرا

کیون نہ تجھے سوال بوسہ کا پڑ گیا نقش لال بوسہ کا ہمنے مارا ہے جال بوسہ کا شب جو گذرا خیال بوسہ کا دیکھ لیج کمال بوسہ کا آج وعدہ نہ ٹال بوسہ کا رفع کبھی طال بوسہ کا بچول لایا نہال بوسہ کا ق کہیج مت انفعال بوسہ کا وہاں کہاں احتمال بوسہ کا	ہی ترا گال مال بوسہ کا مونہ لگاتے ہی مونہ پر تیرے زلف کہتی ہے او سکی کھڑی پر صبح رخسار او سکی نیلے تھے انکھڑیاں سرخ ہو گئیں چٹ سی جان نکلی ہے او میان دی ڈال گایاں آپ شوق سے دیکھے ہے یہ تازہ شکوفہ اور سنو عکس سے آئینہ میں کتا ہے برگ گل سے جو چیز نازک ہو
---	---

دیکھ انشا نے کیا ہی قہر کیا
متخل یہ گال بوسہ کا

خط نے لکھا سوال بوسہ کا سب قلب بند مال بوسہ کا ہے قسم یہ مال بوسہ کا	زلف کو تھا خیال بوسہ کا دوہرے تھوٹے زیر سایہ ہوا چشمک خال رخ نے صاف کہا
--	---

<p>گر دیر خسار جال بوسہ کا اب مکان خال خال بوسہ کا ستہ یہ سار او بال بوسہ کا</p>	<p>سبز و نو و میدہ نے مارا رہ گیا تیرے کٹھری پر باقی ہو غصہ بے اپنے بال بوجہ سے</p>
<p>تیرے غصہ سے اب کوئی انشا چھوڑتا ہے خیال بوسہ کا</p>	
<p>سوئے پیاتے شک پاؤں پھیلا ہی ایک ہی گھونٹ کر دیا کھیل ستہ روئے ساقے لا جام میلا فرما دے شیریں مجنون دلیلا</p>	<p>دست جنون سے اسی داسی دلیلا جام سے عشق موند آکھتے سچا ابرو ہوا ہے چمکے ہے بچھلی کرتے تھے نہ کور سے اتمارا</p>
<p>وہ صاف کھڑا ہے تہر انشا کیونکہ نہ انیا دل ہو وے سیلا</p>	
<p>عرض کیا کہ محتاج ہو بادشہ کا بھر و ساقو تار و نیکی ست کر رہ کا چھٹا بچھٹا مسجد و خانقہ کا را اور تیرا نہیں ساتھ رہ کا نہ بہکا نہ بہکا نہ بہکا نہ بہکا و مانع دل اس وقت جاتا ہے ہکا گذاڑیں طرف ہو اگر اپنے ہکا دیا نقد دل اور اپنی گرہ کا تو مستونگی آتش کوست اور دہکا کہ تو بھی بہکا اور مجھ کو بھی بہکا</p>	<p>فقیرانہ ہے دل مقیم او سکی رہ کا خندک آہ کاری فلک بطرح ہی خرابا ت کی جب سی لذت پڑی ہے طواف حرم تجھ کو زاہد مبارک صنم خانہ جانا مہون تو مجھ کو ناحق تری موندہ سی کچھ بوجو اتی ہر می کے رتیبونگی دل چاک شل کتان ہون تری آشنائی میں کیا ہنسنے پایا چمک کر تو اسی برق ست ماخشاں بہی لطف ہی سا قیامی کشی کا</p>
<p>کبھی تجھے انسا نے بوسہ نہ مانگا گنہ گار ہے وہ فقط اک نگہ کا</p>	

<p>اچھا جو خفا سے ہو تم اسے صنم اچھا مشغول کیا چاہئے اس دلو کو کسی طور گرمی نہ کی کچھ آگ اور بھی سینہ میں لگائی اغیار سے کرتے ہو میرے سانس ہی باتیں ہم مشکل خلوت تجا نہ ہیں اسے شیخ جو شخص مقیم رہ دلدار ہیں زراعت کہہ لگئی آتا ہوں کوئی دم کو ابھی میں</p>	<p>لو ہم بھی نہ بولیں گے خدا کی قسم اچھا لی یوں گے ڈھونڈ اور کوئی یار ہم اچھا ہر طور غرض آپ سے ملنا ہی کم اچھا مجھ پر یہ لگی کرنے نیا تم ستم اچھا جاتا ہے تو جاتو پی طوف حرم اچھا فردوس لگی او کو نہ باغ ارم اچھا ہر دمی جلی گل کی سی طرح مجھ کو دم اچھا</p>
---	--

اس ہستی ہو ہوم سی میں تنگ ہوں انشا
 واللہ کہ اس سے مراد عدم اچھا

<p>ہے ظلم او سکویار کیا منے کیا کیا داغ و فہر گئے سینہ سوز انکو اسی سیم ادس رشک گل کے جو ہر لب و لہجہ دست جنون سے اپنے گریبان صبر کو اوں گدگد کے ہر جبین چشم کو انہر آہ دشت یہ دیکھ نامحشوق زچہ کو جاگے تمام رات مہر متفت آپ کو پھیلاے ادن نے پاؤں تو شب بے چہر کو باہر گر جو تھے غفلت سب گئی اوست از ادگی کو سلطنت ملک عشق کا</p>	<p>کیا جبر اختیار کیا منے کیا کیا یہاں رشک تو بہار کیا منی کیا کیا اپنے گل کا ہر کیا منے کیا کیا اسی عشق تار تار کیا منے کیا کیا باندہ آتشار کیا منے کیا کیا ہر گز نہ زنیار کیا منے کیا کیا کہنے کو اعتبار کیا منے کیا کیا پھر عجز و انکسار کیا منے کیا کیا بے اختیار پیار کیا منے کیا کیا مختار کار و بار کیا منے کیا کیا</p>
---	---

رہ رہ کے دلین اوی ہر انسا ہی کن
 اس دل کو بقرار کیا منے کیا کیا

<p>ہم اکٹھے ملائی ہے کیا کام ہمارا تم نے تو نہیں خیر یہ فرمائی بارے</p>	<p>سپر یہ غضب پوچھتی ہو نام ہمارا ہر کن نے کیا راحت و آرام ہمارا</p>
--	---

کیوں کسلے کس واسطے کیا کام ہمارا ساقی تو ذرا ہاتھ تو سنے تھام ہمارا ہر جرم و گنہہ غیر سے اور نام ہمارا دیکھا ہے جو کچھ حال تہ و نام ہمارا ہی وقت ملاقات سر شام ہمارا رہتا ہے سدا آپ بہ الزام ہمارا پڑتا ہے تنہی وضع سے ہر گام ہمارا اندھ ہی باقی رہ سکے اسلام ہمارا اسی شیخ حرم سے ہی اورام ہمارا	مینے جو کہا آئینے مجھہ پاس قبولی رکھتی ہیں کہیں پانوں تو پڑتا ہو کولی گنت بیکچھ اور ہر گھر کر انصاف یہ عروا اسی بادِ محضہ لاجبا بد میں کیو گر وقت سحر جانی ہوتا سی یہ ارشاد پھر شام کو آئی تو کہا صبح کو یونہی گشتگی راحلہ شوق میں اسی عشق اسی برعین ویر محبت میں صنم کے ہم کو چہ دلدار کے ہوتی ہیں تصدیق
---	---

بتیابی و کلی سبب اوس شوخ ملک الشما
 پہونچی سے بلا واسطہ پیغام ہمارا

تو یہ قبول نہ ہو یہ وہ خود پسند جدا ہو یہ کچھ بندہ جدا ہیں جبر و کی بند جدا وہ ریش حسن جدا ناز کا سمند جدا کہ دور و مند سے ہو یہ دور و مند جدا خدا کری نہیں ہو تجھ سے یہ لونا جدا تری پسند بد است مری پسند جدا ہمارے آہ جدا ریشہ شعی کند جدا اگر کے تہی جدا جلتی ہے پسند جدا افغان بلند جدا با تہہ میں بلند جدا	اگر ہماری کرم کوئی نبد بند جدا کہ صر سے آکی دکھائی تجھی میں من کہ تری ہمیشہ پانوں ملی دلویری روزی تری یہی اوراوسکی یہ صحت ہو یروز و رقیبانی قمری جان ہو کیا ڈالی نہ کہ تو شیخ مجھے زہد یکہ مستی چھوڑ نخل ہے آپ کے ویوار کے بندہ تری تری شہید کو بالین پر صبح کا شب فون و لہائی و تہی ہیں عاشق جو تیری کوچن
---	--

ملک دشان ہی مری زخم دلیر اسی الشما
 سہونکی طبعہ جدا نا جوں کے بند جدا

رہ روای عشق و جدم علم آگے دھرا
 سدا کے سایہ میں دمی پہ قدم لگی ہوا

اگر ہمارے کرم کوئی نبد بند جدا
 کہ صر سے آکی دکھائی تجھی میں من کہ تری

تجھ بن اسی ساقی شراب نبر کا سا بھیر دیکھتی ہو تجھ لگا تیوری چڑمانی کل دینچ سایں آلدہ ڈہانہ نہین درکارین جھنے یار مجھسو دعوا شعر کے فن کا کیا بھیا ہے جب تندیل شیخ اگر نرم میں	ہے مری آنکھوں میں گویا جام اگی دہرا پہول کا دونا جو سینی کر کے دم اگی دہرا ہو نہ یہ افیون کا گولائیش دکر آگے دہرا میں لیکر اوسکی کا غذا ورتا اگی دہرا ایک بڑا شکا سا رہتا ہے شکم اگی دہرا
---	---

سید الفتا وہاں کرین میں سیر باجم ترور
بیان کنند آہ کا ہے سچ و خم اگی دہرا

مجھے کیوں نہ آوی ساقی نظر آفتاب اولٹا عجب اولٹی ملک کی بہن اچی آپ بھی کہ تم سے جلی تہی حرم کورہ میں ہو تو ایک صنم کے عاشق یہ شب گذشتہ دیکھا وہ خفا سے کچھ میں گویا ابھی جھڑنگا دی بارش کو میست بہرہ کو لغو یہ عجیب ماجرا ہے کہ برور عید قربان جو ہوشی وعدہ پر جو جھوٹے تو نہیں ملاتے تہور کٹری چپ ہو دیکھتی کیا مری دل او جگر گنی کو	کہ پڑا ہے آج خم میں قہج شراب اولٹا کبھی بات کی جو سیدی تو ملا جواب اولٹا نہو آفتاب حاصل یہ ملا عذاب اولٹا کہیں حق کری کہ ہو وی یہ ہمارا خواب اولٹا چیز میں یہ پینک ماری تسبیح شراب اولٹا وہی فوج بھی کری جو وہی لی ثواب اولٹا اچی لو اور بھی تماشا یہ سو جواب اولٹا وہ گنہ تو کند جس سے یہ وہ خراب اولٹا
---	---

غزل اور قافیہ نہیں نہ کہی سو کیونکہ الفتا
کہ ہوانی خود بخود آوری کتاب اولٹا

مجھے چہیڑنے کو ساقی نے دیا جو جام اولٹا سر ایک ماش بنیکا مچو جو دکھا کے اون نے یہ بلا دہوان تھا ہے مجھے اس گہری تو ساقی بڑھوں اوس گل سی کیونکہ وہاں تو میری دریکہ سے آجی ملک ایسی ہو فری کے نہیں اب جو تہا جو تہا تو سلام کیوں لیا تہا	تو کیا بہک کے سینے اوسے ایک سلام اولٹا تو اشارا سینے تاراکہ ہے لفظ شام اولٹا کہ نظر پڑی ہے سارا در و صحن و بام اولٹا کوئی کہینتا ہے ایسا کہ پڑی ہے گام اولٹا کہ بچھا کر گناگر اوبان مل لٹہ گام اولٹا مجھی آپ پیر دجی وہ میرا سلام اولٹا
---	--

ان کی کوئی کچھ نہ تھا یہ نہ تو ساقی اولٹا

کھیاں

لگے کہنے آبِ مانع تجھی مسم کہار کینکے مجھے کیوں نہ مار ڈالی تیری زلفِ اولٹ کو کافر نہری سیدی سدا ہی تم کو پہلی آدمی ہیں یار آج بے باتو نہیں رہی گاتو بے باتو لگا کہ سمجھا	کہیں اونکی گھر سے بڑھ کر جو سچرا غلام اوتھا کہ سہار کہا نہی تو نے اوسے نفطِ رام اولٹا ہمیں کج جو سمجھے سو خود ولدِ احرارم اوتھا نہری جان و دل کی مالک نے مرا کلام اولٹا
--	--

نقطہ اس اضافہ پر یہی کھٹ اٹھا کہ جو کجی
تو کا ماہ ہے اوسنے انشایہ ترا ہی نام اوتھا

سے بند ہا سینہ کے تار کا جھولا گناہ اسی مطرب آگے ہے مشتاق اے صبا باغ میں ہلایا کر روفق افزا ہے عکس سے تیری تیری ہاتھوں میں یہ کہیں نہ کرے تجھ سے نازک پر ہی کو چاہئے ہی ہمکے گل کے جھولنے کے لئے پروگے کس دنگو قطرہ افشانے	کیوں نہ لی جھوٹے یار کا جھولا میسگہ کا اور ملار کا جھولا تو مرے گلزار کا جھولا نہر اور آبِ نثار کا جھولا رسن تاب دار کا جھولا صرف پہو لون کی بار کا جھولا سے نسیم ہار کا جھولا سنتظر ہے کہوار کا جھولا
---	---

چاہیے طفلِ اشک کو انشا

قرۃِ قطرہ ہار کا جھولا

دیوارِ پیمانہ فی میں دیکھو گے کام میرا ہم سہا یہ آپ کی میں لیتا ہوں ایک جوہلی جو کچھ کہ عرض کے ہے سو کر دکھاؤ لگا میں اچھا مجھے ستاؤ بتنا کہ چاہو میں ہے میں غش ہوا کسا جون ساتی تو مجھ سے نہ کر جو چاہا کینے جھکوا دن سے کہ کون ہی یہ	جب دہم سے آگہو کا صاحب سلام میرا اس شہر میں ہوا اگر خدی قیام میرا واہی نہ آپ سمجھیں بونہیں کلام میرا سمجھو لگا رہے افشا اللہ نام میرا یہ سبز جام تیرا اور سرخ جام میرا تو بولی ہنس کر یہ یہی ہے اکس غلام میرا
---	--

عشر کے منکلی سے کیا خون سید انشا

کوثر کا جامِ ری کا محکوا امام میرا	یا اگر عقل نے موندہ میں دل تیا ب کا کٹکا
تو جو کی جے وہرہ جاییکا سیاب کا کٹکا	گر و جی کوئی اڑر سکتے ہیں کھل جاو اچھی تھی
جو ہم ترکیبے یون فقرہ متاب کا کٹکا	نہی لب چوستی جو چشمہ کوثریہ اور لٹا کا
تو گویا حق میں میری بن گیا غاب کا کٹکا	بہت پرواز پرستے شیخ اوسنے گھونٹ پانیس
کوئی پڑھ کر غلط کیا مگر سر غاب کا کٹکا	

عملِ راجی یا تیموم کار کھتا یہ نین النشا	اسی عشق جلوہ گری خود تجھ میں ذرا پٹکا
پراو سکو کوئی سمجھے یا ولی اللہ باک کٹکا	منے سکھا دیا کیا جبریل کو نہ جانے
و انسا سجات سجا فاکسا بقات سبھا	جو شخص جہہ سا ہو خدست میں یہاں تکہ بکر
جہٹ زیر سدرہ اون نے جو تیر اجایا	فرما دین آپ جو کچھ حقا کہ وہی سچ ہے
کیونکہ نہ پہر وہ دیکھی لاہوت کا تماشا	گر حکم ہو تو سائیں سلفی کا دم لگا کر
ای میری پیر و مرشد بان باو شاد و	سبز اگر چہ ٹپانا منظور صبح دم ہو
پیشکار دن اور بھی میں نہر کو ایک کوڑا	ہی یو میں تمہاری شہا ہو امرا قب
تو لیجے برگ کوئی انشا شتات نشطا	کر دیان تمہیں سب کیوں شہوانہ سمجھیں
چارم فلک پہ عیسیٰ کنچی ہوئی اودھا	
روح القدس ہے ادنی ایک با کٹکا	

اتنا نہ پھٹکی بھرے تشریف لائی ہے	میں جو آنشی میں بلبل کا مونہہ چڑایا
حضرت سلامت انشا سب ہی کا چیلایا	اللہ حضرت آدم کس جبر کا کل تھا ہم میں
ساتی نے کیکے متعہ قفل کا مونہہ چڑایا	پاس اوسکی زلف کی چوای مجھے تو نے
جس جہنے اپنے آخر اوس کل کا مونہہ چڑایا	یہ لال لال ڈوری کھلائی فصل گل میں
سو کر کے شاخ شاہ سنبل کا مونہہ چڑایا	کل شیخ یو علی کو ایک ٹوٹی یلکی پیچھے
نر کس نے تیری ساتی بیان گل کا مونہہ چڑایا	و دو باتین فارسی کی سیکہ نوخیز لکھنا
میں نے کہا کہ تہنے اس گل کا مونہہ چڑایا	
بس لکھتو سے ساری کابل کا مونہہ چڑایا	

کیا خدا سے عشق کے میں رونما ہی مانگتا کریج لیکر آہ کی کتا ہی یوں دل حریف سے یوں کھار مندوں نے جھٹ پٹ شیخ کو گہرا آنا اوس سے غصہ کر ٹھہراتی تو میں اندر سے	مانگتا بھی اوس سے تو ساری خدا کی مانگتا تم سے دل بوگر بڑا صاحب لڑائی مانگتا دو بڑائی ہے یہ سراسکا بڑائی مانگتا واسطے دوزن کے عرش کبریا کی مانگتا
--	---

اور اس کوئی جمل جاتا تو انشا عشق ہی الامان میں بادشہ کے دی دوہا ہی مانگتا
--

عشق فی تجھ پر اوتھایا اور تازہ و تھلا ران پر دھرتا تہ میری آگ سے ایک پہونگی دیکھ کر مجھ کو رو ہا نڈا سا لگی فرماتے آپ اوس پر ی کر شک سے لیلانہ کیکر کیے	لیکھا دل جبین ایک میل کچیل کچیل گدگد سی آئینہ چمکی کا بنا تھا چمکا ٹھیس رہ میری چہرہ ناک اپنی پہونگی سو گئی تھی قیس کا سینے ٹٹا یا غلٹلا
--	---

وہ بیان کر انشا تک اوسکی عرفہ نظر کو مت عرش کا دروا ہوا چلن چھٹی پروا کھلا

جو ہاتھ اپنے سبزی کا چھوڑا لگا مری ہی جو بازو میں ایک نیل سا اجی چشم بہ دور نام خدا بہلا آپ شرمائے کس واسطے یہ دکھتی نگاہوں سے گھورا مجھے	رہنے کا اور اوسکو کوڑا لگا سو تیرے ہے پاؤں کا توڑا لگا تھیں کیا بہلا سنخ جوڑا لگا کبوتر کا باغ سم جو جوڑا لگا کہ دو کھنے میرے دل کا چھوڑا لگا
---	---

نگی کہنے انشا کو شب وہ پرے مجھے بھوت ہو یہ نگوڑا لگا

پیدا ہوا جی عشق سے جب سنگ میں گیرا عکس لب جان بخش سے جون بر بہٹے کیر می کی پر انگیا میں لگا را دہکا بوے نمونہ تنگ نے فنکاری کی یہ کہ چپک کر	پھر کیوں نہ پیرنی جسم دل تنگ میں گیرا پہر تا ہے پڑا ایک قدح تنگ میں گیرا ہے کشن یہ کافی کا میری انگ میں گیرا کیر می نے کہا ہے تری مونہہ چپک میں گیرا
--	---

<p>حکون کو نہ کہ محرم شبنم میں اری چوڑ جہنگ کی سس آواز مر آقب ہو کہ ہے یہ لچھی ہیں یہ ریشم کے نہ یہ خط شعاعے + دوڑی ترے آنکھوں کی اگر دیکھی تو وہیں ہو سیدہ لغت چھائی ہو اندک نہ پڑ جائے وہ مور مرغ فوج مضامین ہے مری پکڑا شدہ شدہ دستے شدہ باقی جو پڑے تو زار ہو چوک جائے تو جون کر کا شیب تاب چونکی گرہ بند سے سمجھے کہ در آیا اس دور میں افسوس نہیں خواجہی کرمان سن بعد فناک سے ایک ناگ ہون نکلا سیل پر جگت بونی پر مجھے تو وہیں</p>	<p>ایک نہ رہ رہ امیری بل تک میں کیرا مشغول عبادت عجب آپسک میں کیرا سے مہر ہی ایک عالم نیرنگ میں کیرا ریشم کا لگی آئینہ کے رنگ میں کیرا شیشی زمی عقل کے فرشتہ میں کیرا جسکے نہ قابل ہو کسی دہنگ میں کیرا سو دی ترے سینکڑوں فرشتہ میں کیرا بے بیج کوئی تعقید پر تنگ میں کیرا و ارانی کے ایک نیقہ خوش رنگ میں کیرا ہوتا تو بھاتا وہ ہر ایک رنگ میں کیرا تھا کہ کا وہ جو ہر ہوشنگ میں کیرا پڑ جائی تھی گاہ جگت جنگ میں کیرا</p>
--	--

<p>انسانے چھو ابلکہ دلو تو آیا + جاندار سندر رنط ایک جنگ میں کیرا اونیہن ہو کہ پاس سے کیا غرض وہ جوقہ تین ہوئی کہ وہ سو عقدہ کشایان نہیں ہو تین کچھ ہی بخود الفت نہ الکی تو دم غیث یہ لگاتی ہے کہ وہ تل ہوا دم شاہی اگر دلا تو لیر کے عشق کے کھلا</p>	<p>فرخان اونین دیوگی واثو بہ متشاہلا کبھی سے کر کے رجوع کچھ نہ کہا کہانہ کہا نہ نہ تو کاہ او گاؤ کی تم کہانہ تو مہنا کو تم ہوا کہیں پاس مقام سے یہ نہ جانتا واسطیق ہی کارہ</p>
<p>مجھی ورم مصرع فارسی بھی انسانہ پڑا بنو در جانت وای خیر کہ بر دگشت چھایا</p>	
<p>کیا ہو کیستاج چاندنی مراد اپنی پہ چاند نکلا جو گھر کی گادر سپردہ کپڑو نازہ من سوزہ سا نکلا بیان جو شہر لپ آپ لای کہ مہر سے آج چاند نکلا</p>	<p>تو ایک ساتی بھی گہر سے اپنی شرب کہہ کر ناز نکلا تو بولی سب اہل دید ویکو نیایہ بدلے چاند نکلا کہ ماہ کا نشان تھو جسکے اگی جو خوب سوچا تو ماہ نکلا</p>

<p>زین محمودی تو ایک جوگی دہری ہو سیر نہ اندھلا گلوں کی گنت کو تافہ جی جین سی ہر لا د پچاند نکلا سنا جو تینے چنک رہی تھی سبھو کو وہ روز در اندھلا</p>	<p>جنگی تھی راجہ بہتری جی کنوان بنایکو وہ کس جو ٹھنڈی ٹھنڈی چلی جی آہ چا تو تکر وکی چل کر بہت سبھالا کہ لہ لہ پند پسی نہ مرغ بہت سو لیکن</p>
<p>خیال تھا اونکو ماہ نو کا نو کس سی ہو کہ کدھری کر ٹک اپنی کوٹھی پہ دیکھ آتشا کہیں سی راج چاند نکلا</p>	
<p>چھا گئی کالی گٹھا ہے تیرہ ختون کی ہوا بچ رہی سی سیکڑوں پر یوں کے ختون کی ہوا سخت کرتے ہو دو نو کنوان کر ختون کی ہوا آدمی کو جن کری ہی تیرے ختون کی ہوا</p>	<p>چل نہ امیر لوہین جھو لین کین در ختون کی ہوا رات دمی تھی اونکی جو کی سو سے دین بن آج سرفقدہ یوں ہوں بچ کھیل ایل اون سی تو شیخ یہ برسات جو جیسے پر ٹوک ہو کی جیٹھ</p>
<p>میر سیر آتا ہے آتشا وہ میر مصرعہ جھکویا چل نہ امیر یوں عین جھو لین کین در ختون کی ہوا</p>	
<p>تھا جکے سرد و پٹہ تارے کے گوٹ کا ہے در و سا جو ایک ہمیں پھوٹ پھوٹ کا آسان نہیں ہے مارنا کچھ اونکی گوٹ کا بس مقدر ہوں اپنی ہی سائیں کے رٹو کا کچھ جھاڑ جھونک نقش کوئی کوئی گوٹ کا</p>	<p>ہوں کشتہ اونکی گھی اشاروں کی چوٹ کا کیا جانے لوٹ پوٹ کیا کسی پھوٹ نے ہرین گین باز ایک کھلاڑی بڑی ہے قد اسی قرعہ آفتاب نہ چلا مجھے کہ میں وہ گندری محل سے جب کے بنا دی کوئی دھن</p>
<p>آتشا کہ رشتانی ان اکھون کی کیا کہوں ایک عالم اونہیں صاف ہی پائیکے پوٹ کا</p>	
<p>ناخ اوس سی کیا پاوی ہوشیار نہیں پاتا پر اپنا کچھ اگلا سا میر پیا نہیں پاتا پر کیا کران اس دم میں تلوہ نہیں پاتا سوان قافلہ پر کوئی پٹار نہیں پاتا تسکین دل اپنا کچھ اسے یار نہیں پاتا</p>	<p>زار میرے مولا کی اسرار نہیں پاتا مہر خید کہ تیور توڑ جامین ہن آپسین خون کرنی پہ ہوں اپنا تھوئی تری جی بچنے کو تو حاضر ہوں ہن وادی وحشت میں گو وہ دیکھا تھے اور کہا فی قسم لیکن</p>

اللہ یہ دشمن ہے اسی خسوف تو میرا اب جب مجھ کو تو پاتا ہے میا نہیں پاتا

گوروں بدلتا ہے ہر روز نئی انشا
محبت میں کبھی اوسکی پر بار نہیں پاتا

غلام میں تو ہوں اورن صابو کی کچ کا
جو لوگ کچکی ہو ہوں انہوں کی کچ کا
عبث نہ آتی تو بیک سی مغز کھا آخر
سمند ناز یہ وہ شمسوار جو نکلا +
بیک سی آگنی ہے شمع گل کے شادین
نہ جھوٹ موٹ گواہی دلائی مجھے
شرعی تو صابو اوسپر چوترا کچ کا
کہ وصف کرتی ہیں اسی ہر وضع کی کچ کا
کہ آشنا نہیں میں اس طرح کی کچ کا
تو بخل سامع گیا بازار بیچ بیچ کا
خدا کے واسطے اپنی کمر کو مت کچکا +
کہ کہنے والا ہوں مکہ ہیاٹ میں توسیع کچ کا

جو خوب سوچو نہ نام جسکا استغنا
وہی تو اس سے انشا نہ ار لایج کا +

ہوا بے اشک دل باغ فراغ کا بیٹا
نہ جھوٹا کہ شعلہ کہ بیار شیر عشق
شاہ ال عیسیٰ مہم مقابہ نے کیا
نہ غیب سے دنیا کو چھوٹا پھوٹا
تو کیوں نہ کہتے پھوپھو کی کو دماغ کا بیٹا
کہ ہی بڑی ہو یہ حب او جاع کا بیٹا
لباس عکس میں پیدا چراغ کا بیٹا
خفیت فاضی عالی دماغ کا بیٹا

جباب بادہ کہ کیونکر کر ہی نہ پیا
کہ ہے پیشہ شہ کا تو یا ایانہ کا بیٹا

مجھے کیا ملک ایک عرش سے مجمع عشق ہو تو اسی
ارغوی جنوں جہان کشا مجھ اوسکی تاپ سحر کشی را
دل قیس کیونکہ نہ عشق کس سنی آہ جگر وہ صد شہ
تری نگاہ سے مجھ خطر نگر اس طرف سے بس اب گذر
نکسب کی ساتھ دلا انگ دم اور دہر میں مت جھگڑ
مجھ کو آگنی نہ گہیرے کہ گناہ ہی میں بہت کئی
بہت اویگوں کہوں تو واسلام علی من تبع الہدی
یہ ترانہ تو سچ شوق ہر اسی اپنی راہ میں کو دا
کہ وہ اوسکی لیلی ماہ دوش ہوئی اور شخصیت کہ خدا
لوری عشق کچہ تو خدا سے ڈر میری دلکہ اتنے نہ لگا
دیکھہ سے ہے پر شک نہیں تجھ وہ میری دل شدا
مجھ ایک شستی بادہ دیوار عی جہان کے ناخدا

<p>رو اتفاقاً ہیلا سو گیا کہ راسی میں نہیں تھا کہیں انشا انکی محی پلا جھی آؤ گئی نہ وہ کویا</p>	
<p>دل ستم زدہ پتا بیوں نے لوٹ لیا کمانی ایک سانی جو ہیرا بنجھ کے یہ صبح لالہ خود رو نسیم سے بوسے جبا قبیلا کیلے میں اور گئی یہ جب</p>	<p>ہمارے قہر سے کوہا بیوں نے لوٹ لیا تو اہل درو کو خبا بیوں نے لوٹ لیا کہ کوہ و دشت کو سیرا بیوں نے لوٹ لیا کہ ناکہ بند کے اعرا بیوں نے لوٹ لیا</p>
<p>کسی طرح سے نہیں بیدار تھا انشا کو اوسے خیال میں بیخوابیوں نے لوٹ لیا</p>	
<p>اتوار کی سحر کا نہیں کہ ایردا ہی یہ دلائل بڑی حکم جو ہو تو اسکین یا جسکے حد سے کہ گاہی تر ہو تر کہ پڑا تھا جو و شہر ایسی پڑا چلون بہ اوس پریرا دنی جی صدی اہل یون</p>	<p>رہ گیا آپ میں اور یہ میں کہ مر رہا ایک رو بہر انکی اور ایک تہ مر رہا سہان لنگو نچی طرح دیو سے ہی مر رہا تا تک جو منی دیا تھا سوہ شیرا مر رہا سیری ڈوہی میں اگادو جیو مہرا مر رہا</p>
<p>سے زمانہ یہ بڑا اپنے غلام انشا کا آپ رکھ لیجئے یا حضرت زہرا ایردا</p>	
<p>کہ وہاں پر یوں ہی ایک قصہ یہ ہوا کہ تو پوچھیں گے وہاں بھی سندیلان کا پھرا عبد شطون اون لوگوں کی جہات کا پھرا نیا پہنا جب ان کی محفل زرباف کا پھرا نہی وہ انکی بوڑھی اور بڑھی مذاق کا پھرا نہیں جس مہم پاس صاحب کے کزان و لاف کا پھرا زمانہ میں نہو گا کوئی اس حراف کا پھرا کہیں حضرت سلامت آپکے انصاف کا پھرا</p>	<p>ہوا پیدایہ دو در دل سی کوہ قاف کا پھرا پتین گو خند میں دایم لکر سوز و رون والی فراو کیو کہ اوس چاہ و قن کا کس تہا و تو مہ کہ اسب دیکھنی والوں نے دشمن زہرا صاحب پتہ را کی جو محلو کی ہو کوئی آگہ کی بڑھیا صاحبہارت کی قصو کی سواہان اور تو کیمہ ہی نہوں کیا اوسکی میں باتیں غرض سیر تو جانب میں بہت ڈھونڈنا نہ پایا راج میں ہر لوگ کی لکین</p>

نشا بہہ ہی اوسی گد سی امی ملی تر اخبون کمان یہ بال پیر و بر سمجھ چوٹیکے پر چھائین بغیر از چہرہ یوسف کہ تہا وہ ماہ کنعان میں یہ تہنی ہے جو بڑ کنی اگر چہ جامی مہب پر تو	بنا جسکی لئے ایک تاش کے موبان کا جوڑا کہ سی پشت شکم آئینہ شفاف کا جوڑا نہین کوئی جہان میں تیری روی صا کا جوڑا کبھی کبھی س روپ سی کنیش جی صراف کا جوڑا
---	--

ریگا چار سو ستر برس الشا زمانی میں کہ او سپر سحر رہا سی عین فشین فان کا جوڑا	
---	--

جو بھیجا ابر کو دریائی ناو ریاٹ کا جوڑا یکہ کوئی جھڑبلی میں دکھلائی نہین پڑتا نہا تہہ آیا جو جو تاٹاٹ باتے اور چکی کا مزوڑی فوج انگریزی فی دی ایکالیسی فی مل	تو وہاں بجلی نے طوفان اور سی لکھ گھاٹ کا جوڑا مگر آتا نظر ہی تو گھٹولی گھاٹ کا جوڑا تو پہنا ایک صاحب فی فزنگی ٹاٹ کا جوڑا کہ رسی کٹ گئی بلکہ کے ٹوٹا جاٹ کا جوڑا
---	---

کسو نہد و بچہ کی یاد میں لکھ لکھ سی امی الشا لکھتا ہے بڑا جو الامکی کے لاٹ کا جوڑا	
---	--

چمک کر رات کو گر جا یہ برق و رعد کا جوڑا گر بیان سی کہین جو پس گیا تہا جامہ کعبہ وہی کچھ ویکو بھی دی حجتہ تہا بد ملا دیوے معاذ اللہ دشمن جو کوئی سادات کا ہو کو	کہ کچھ اہم و گرسے ہوس قبل و بعد کا جوڑا تو وہاں قیلون کر موبان اونچی جہد کا جوڑا ملا یا جن نے ہوسوال اور ذقعد کا جوڑا یقیناً وہ تو ہی دنیا میں ابن سعد کا جوڑا
--	---

قسط اسید رکھتی ہیں خانی یاس سے الشا کیا پیدا خدانی ہے وعید و وعدہ کا جوڑا	
--	--

کہ کیوں ہو چہ مداح اہل غم کا جوڑا نکال آہ از ایسی گڑ گڑا کر لای بیان ساقی جو کچھ بیان تھائی ولین سولس کراہیتہ وائین صبا فی چادر گل کے بدل ایک گور مخبون پیر	الف کے ساتھ ہی وہاں گتھ رہا ہر جرم کا جوڑا کہ ہو ابر سیہ بلند کی تیری بزم کا جوڑا کہ ہے مشہور یہ باتو نین غم و جرم کا جوڑا بنا کر رکھ یا گھما ی شمع بزم کا جوڑا
--	--

زرہ داوودی الشا خود کتہ وستانی ہاں	
------------------------------------	--

	یہی مرد و نکو او ترا عرش پر ہی زرم کا جوڑا	
<p>او نہیں پر سچ گیا ہی اس تیا م و خرق کا جوڑا کہ کڑ کار عدنی اقسام حرق و غرق کا جوڑا یہی ایک رہ گیا ہے شاہِ غرب و شرق کا جوڑا پہن کر جب وہ آیا خوب رزق و برق کا جوڑا</p>		<p>علا کہ یمن اس مجھ سے سحاب و برق کا جوڑا نہیں ہے صوفیوں کی بات غالی خرق عادت سے یہیں اللہ بوند کو رکھ دیا الہی تیا م و خرق کیا اسپند تار و کافک فی آتش گل پر</p>
	<p>ہماری سربہ الشا سائے ہی ایسی تہ دین کا نہو طاووس گردون جسکی تاج فریق کا جوڑا</p>	
<p>چھپا با لونگی جا پو نہیں قبل و بعد کا جوڑا بڑا طوفان یہ شوال پر ذی قعد کا جوڑا بند ہایہ بطرح و دو پنجہ شرح و سعد کا جوڑا ہیشہ طائر قدسی و عید و وعدہ کا جوڑا ہمیں ایک اوس ختم کے موسیٰ نام بعد کا جوڑا</p>		<p>ہوئی جب لیلۃ القدر اوس چکی جعد کا جوڑا ہوا دایرہ فی کل قسویں کا چاند دکھلایا زحل طالع رقیب اور آب و سکی شتری مرقم پڑا بہر تاجوان آنکھوں کی کعبہ کے تکی پہ کہیں ہے شمال ناف الیسا جوڑا و ناکھ و کھ</p>
	<p>ہمیں اور اوندکورات الشاہم دیکھا تو نہ کر رہا جیب ابر کو دامن میں برق و وعدہ کا جوڑا</p>	
<p>کہ سچ بھگنے کی صورت بن رہا یورق کا جوڑا عبث لوگوں نے قصہ سرخی شخرف کا جوڑا جہاں جس قسم کا تھا اسم و فعل و حرف کا جوڑا اویسی پہنا دین ایک اوراق نمود و صرف کا جوڑا</p>		<p>ہمیں مت مانگ کر ایسی کسی کم طرف کا جوڑا بندھی خونِ سرفراہ کی ڈگری تھی میان جن و حق ہوا تحصیلِ فائز شیخ اوسکی دام میں آیا لو اپنی جی میں یہ ہو جوڑ جوڑا آئی کے لیتے سے</p>
	<p>کئی کیا صید معنی کے کہ اپنی پاس سے الشاہ قیامت ایک شاہن نگاہ زرف کا جوڑا</p>	
<p>تو وہ چشمِ سعد ابن ابی وقاص کا جوڑا ہمیں موجود ہے نہ غوطہ خواص کا جوڑا ہم سیرخ قاف و قفس رفاص کا جوڑا</p>		<p>لیا چین ابر و وثر کان ہر عام و خاص کا جوڑا ہائل کجی تو گو ہر شب تاب ماتہ آوے نکلتے قیش صوفی حال کرتے وہاں جوبل جلتا</p>

<p>نہیں ہم فن کو باجم و کچھ کہتے ہیں کہ یہ سچی لگا اقصا سے ہے لایجب اقصا کا جوڑا</p>	
<p>ابھی دیکھو کہ جب قمر آری مصحف تو وہ بال نشا پڑی گا سورہ احمد اور اخلص کا جوڑا</p>	
<p>یہ ہی اندھا ہوا خود مبدع فیاض کا جوڑا بند ہی جب خضر اور الیاس سے قراض کا جوڑا عجب ایک رسیان پنہ امراض کا جوڑا پہن آئی ہو تم تو اطلس غراض کا جوڑا</p>	<p>جو ام سے ملتا کون بیان اعراض کا جوڑا حفاظت بحرہ برکت تو سونی بکا قدر سے تصانی خارجی کے واسطے نبوا کے بھیجا ہی غرض کے حرفت کے تکرار کی جن نے تو وہ بولی</p>
<p>لہر اور بیوت بیان تک ہر کہ میر کاٹ پاروں سے بچھ بھیجا تو کلکتہ سے ایک مراض کا جوڑا</p>	
<p>نہا یا جن کے فنکار کیو حق نے آگ کا جوڑا جو شگل جی سے جوگی آپ لیون ہاگ کا جوڑا یہی ایک جوگی روٹی اور ابالی ساگ کا جوڑا وہاں کا اب شری سٹا کر بنا ہی گاک کا جوڑا</p>	<p>وہ دوزنیں نہیں ہیں ایک گالی ناگ کا جوڑا نہ کیوں کریں کے بن ٹیو کی پھول کی نظر آوین اتھین کیا نعت ادوان سی شکو عرش سدا و ترا حصار جہان چلتے تھی موتی ہنس کے جوڑے</p>
<p>لگا دی دون سے اس شگل کو لبلیکٹ وہی ہو گین یہ دہریت قمر کچھ انشا نے دیت راگ کا جوڑا</p>	
<p>تو ٹکرایا بہم دونوں کی آہ سرد کا جوڑا سنو دی تو بھی وہ عاشق کرو و زرد کا جوڑا کلابی ریشم رگہا می برگ درد کا جوڑا شہنا ناجب ہوا فر کا دم پرورد کا جوڑا یہ دور و صین تہین ہیہنا تہا جنہون نے کو کا جوڑا</p>	<p>کیا بہت جگہ ٹی قیس سیا بان گرد کا جوڑا شعلع ہوا کر زعفران کے کیت چر جاوی سیا ہی سوزن شرکانے تیری قیس نے لیلے مبارک باد گائی خوب سی ٹکرا کی تیشہ نے لباس خاک بین جو دو گولی زر گئی شاید</p>
<p>لکھا رکھین ہیں حسب المدعا و عرضیاں انشا ملا کر وقت تو موجود ہے یہ فسر کا جوڑا</p>	
<p>کہ او تری گاتھو استبرق لاہوت کا جوڑا</p>	<p>نہا می راہ پہن ہوا کے موتی سوت کا جوڑا</p>

مرصع پوشی گرد و نمی ستار و منجبت سیر
غزالان حرم کی فوج کا سرخیل ہو بسکن
تھاری بطن اور بطن کے غل کر نیکیوں ہو
نہ نکلا و بان تو تیری حد یا قوت کا جوڑا
کہاں قیس نبی عامر تری سبوت کا جوڑا
نہ دیکھا جن نے ہو میل تے کے ہوت کا جوڑا

نظر آئی تری انشا اگر دوزخ کا جوڑا
تو باحسم لڑے جوت اور بارو کا جوڑا

صنم خانہ میں جب بولابت ناقوس کا جوڑا
جو سوتے ہیں وہ راتوں کو تو کیا کیا سیر کرنا ہو
نہ سمجھو مکشاک کا عکس دریا میں ادھر دیکھو
کرام کا تین کے شکل کا اونکی طرف سے دیکھو
رصد جو تاروں نے تاکر دل انگور سی بانڈھو
لگا تھا کر کے اس کے ناپنے طاووس کا جوڑا
سہ رانی رکھ کے بلور می کوئی فانوس کا جوڑا
کہ ہے ماریا ذوالہ مایوس کا جوڑا
ملا بہ تارے اپنی ساتھ ایک جاسوس کا جوڑا
ستار می جانتی ہیں ہر کو بطلیموس کا جوڑا

ہمارے مورچل پہ نور تن باندھ تری انشا
کہی بھتے کہ ہے یہ تیر کیا دوس کا جوڑا

نہیں مجھ پاس اچھ تری تری کھٹاک کا جوڑا
یہ خاصیت ہی انکی آنکھوں کی جون آتش کی شیش
اڑی سل کوئی گینڈا ہو وہی لے آپ پتھر
مہادیو ادری جو کیلاس سے اپنی جتا دے
تیری میں کوئی تنی میں جھوڑو لگانا کا جوڑا
کھینے ہو کہیں دیکھا ہی اس اور لاک کا جوڑا
کہ جوگی جی یہ جوڑا سی او سیلے کہاں کا جوڑا
نوشاید بن سکے اس جوگ کے ہیرگی کا جوڑا

پہنکا جاتا ہوں سوز عشق کے گرمی ہی انشا
خدا کی کیا بلایہ ولی بنایا آگ کا جوڑا

سراقی کا یہ پھنا دس پر ہی تاش کا جوڑا
ملا ہی آپ نے چون تو نیم بھی دلی کہہ بیٹھے
پڑا کر تابی شبن آئینہ کو جب دیکھے
ہوئی ہے روح قیس کوہ کن باہد گرا ایک جا
بھلا جو مرد افیونی ہوا و سکوبوک کیا سنے
کہ اور لاکا فلک بر طاعت شایاں کا جوڑا
یہی تھا پاس اپنے اس نگاہ تاش کا جوڑا
کہاں ہے کوئی تیری عاشق خاشاک کا جوڑا
قضا را ہو گیا ہے غلش قلا شش کا جوڑا
کفایت می کند یکد از خشاں کا جوڑا

<p>جو دلبا و لالی ہاتھی سی بڑا زکرت میں ہو کوئی وہ قمری سرور جو بولتی ہے اند نون و سنے</p>	<p>تو سہمی را کنید اہل تہاری لاش کا جوڑا نیوارا ایک جہا و نعل کے فراسش کا جوڑا</p>
<p>کسی جو گئے چھوٹر سکھایا ہے مجھے انشا ہی ہر تار میں چمکی میں اپنی لاش کا جوڑا</p>	
<p>کہیں بچہ امدا و کیا جو ایک صرخاب کا جوڑا نہ انکھیں تر مین فریاد میکش پر جو شیریں کے گھٹا ٹوپا دس پرچی ناککی کا کچھ ہوا اوچھا بہت پرواز پر ایک دنگی سنستے میں آیا ہی وہی سوزش زدہ کی بار بار چوہا میں ڈوبے اونہیں فریاد یونگی ہیں یہ انکھیں اشک لودہ نہ لگا کھاسے ہرگز آپ کے گڑھی سے اسی بلین کہیں تو شمال کا بوٹا کہیں زربفت کا ٹکرا</p>	<p>توڈا رہیں مار کر رویا بڑا گرداب کا جوڑا تو نکلا بی ستون سے پوٹ کر سیلاب کا جوڑا تو پاٹ ایک اوسمیں لیکر چادر مہتاب کا جوڑا پر اپنی دم میں کوئی اوسنے کیا صرخاب کا جوڑا جنہو نکو گیا وہ مار موج آب کا جوڑا پر زیادوں نے چپڑ طویا دو لالاب کا جوڑا پڑا چکا کری گو مر عاتق اب کا جوڑا کہیں اطلس کہیں پیوند ہے کجواب کا جوڑا</p>
<p>لیے انسانی بوسی و دہرا را و مکی لبوس و کل دو گانا دیکھی سیدی ہاتھ میں غناب کا جوڑا</p>	
<p>جہن سے کیا بند ہی تیری رخ تناک کا جوڑا سحر کے ہونہ سے مل دنگی بہوت اکیر کا اگر سجاست و ختر رزی پری نے آج ای ساتی نہزاروں ڈھبکے باس اس سے پیہم ہوتی جاتی ہیز یہ نکلیں ایک اونیوکی انکھیں گور سے باہر اوٹھا دم نہناتی ہے نسیم صبح کے گھوڑے</p>	<p>کہ ہے وہاں کان اکھ اور مونہہ بناشناک کا جوڑا گہو لاگر جاتی ہیں یہ ہنی خاک کا جوڑا عجب ابریشم رگھامی برگ تاک کا جوڑا نہو کیوں چن کر وہ اسی کلال اس خاک کا جوڑا کہ لالہ جی نے دیکھا کاسہ ترانک کا جوڑا اسی کڑھی اسنے تو سن چالاک کا جوڑا</p>
<p>قیامت بی ادب میں جو تلوں تجھیں امی انشا کہ میں وہ دونو آنکھیں روشن فلک کا جوڑا</p>	<p>ملی یاری سے جو ہر تال کر کے راکھ کا جوڑا تو تابی سر جی او گھین کوئی نومی لاکھ کا جوڑا</p>

<p>ہوا ساون ہی او کو جینہ اور بیا نہ کاجوڑا نگایا ہی جو ایک بہو نہر سی تے آئمہ کاجوڑا ملاتے چاند سے ای لو اند ہری مائہ کاجوڑا</p>	<p>تصور نے تری ایک دیو پستو تو کو دکھائی نہیں کچھ بید سو خالی تے نسی داس جی صاحب پست کرشن جی سے راوہکا یونہیں تے کہنے</p>
<p>یہ سچ سمجھو کہ انشا ہے جکت سیہہ اس زمانہ کا نہیں شعر و سخن میں کوئی اوسکی سائمہ کاجوڑا</p>	
<p>راہنڈا میں اوسنے گویا جہل کو توڑا انفسوس تو نے ظالم ایسے کنول کو توڑا مائہ اوسنے کر کے اونچا جہت ایک میل کو توڑا کیا جانتے کہ تے اسکی کل کو توڑا اسے چرخ تو فی کس کس اہل دل کو توڑا رکتا ہے گرم زر کا جسکی انہل کو توڑا خوار کی کیسے جیسے ہونل کو توڑا پڑ جائیگا و گرد میرا سچا کل کو توڑا</p>	<p>بہش شخص نے کہ اپنی نخوت کے بل کو توڑا اپنا دل شگفتہ تالاب کا کنول تھا + کوبلی ملی کڑا تھا دیکھا جو مجھ کو آتے تہا سعت نہنگی دل چپ جو مو رہا ہی دارا و جسم نی کیا کیا تجھے شکست پاتی مفسس کے برین یا روہ لاجبی کب آیا آنکھوں نے اپنی آنسو کچھ ایسے سیوٹ نکھے یہ ہے جس دل تو ظالم تو آج لی یک</p>
<p>احوال خوش اونہوں کا اسیا بیان جنہوں اوس ذات بخت سے مل بند اہل کو توڑا</p>	
<p>اشک جو ٹپکا سو گویا قطرہ تہا سیاب کا لہرین لیتا ہے سمندر عالم سیاب کا صاحب شال و سمور و قاتم و سخا ب کا یہ خمیمہ رہ گیا تاعالم اسباب کا ایک یہ بھی جوش تہا برسات کے سیلاب کا ہو جو فیض آیا دین نور کہ میان دراب کا حال کرنا بہنے دیکھا مسجد و محراب کا تو نہ تم اونکی نہ سمجھو یہ شکاراب کا</p>	<p>کیا کمون احوال تیر جی عاشق تیاب کا دیکھتی اگر جگر اچا در مہتاب کا تہی جو کبل پیش اونکی سانہو کیا تذکرہ سوزن عیسی سے دم کرنے لگی قدوسیان گوئی سفلہ بڑہ چلا حد سے تو یاروں کی کہا لطف وہ شام او وہ کا دیکھے جا کر وہ ستر نعرہ ہو سی کیسے زلز کہ سا ہو گیا اس تہو سے پن پہ مٹی کی تقدیر میں شیخ جب</p>

اور بھی پرواز اگر منظور ہو تو زاریا دیکھ لےجے ہاتھ دہر کر اس کے سینہ پر آپ کیا ہے پھنسا ہے یہ صاحب رنگ کا کرشمہ فراہ و آہ و فغان سے بڑھتا ہے نگو مدام	کائنات ہے دیمین اپنے پر کوئی سرخاب کا گر نہ دیکھا ہو پھر نہ پناہی ہے آب کا اور اسی ظالم یہ دہسایا پانچہ مخراب کا غل تیا اکیون نہ خوش آوی و نہیں ولا کا
--	---

یا آنسی بول بالا ہو میرے نواب کا ماگتا ہے یہ دعا آئین پر انشا اسدا	بکی یہ سرودی پڑی ہر ایک تار اچھ گیا چاند سی بکھڑی کو اوسکی دیکھ کر ڈاکر کیسا کا شوق تھا جیکو اکڑتے تھے سردھرتی سے زانے کے نہ پوچھنا لکچر
انجو رہی برت کی انسا کو بھیجے آپ نے اسکی یہ معنی کہ نوقتہ تمہارا جسم گیا	کائنات ہے برین ساری کا سارا جسم گیا چار چار گشت سوچا کنارا جسم گیا تھا جانتک شہرین موجود پارا جسم گیا اوسن جو آہ سے انکا شہر ارا جسم گیا

روایت البا بر غزل بر مصرع طری حسب حکم خبابا متقا

مرشی پر ہی گیا اپنی آنہ دلا اضطراب ہے دل صدمہ پارہ گو سیلاب کا سا اضطراب کر ہی ہو جی طرح محل میں لب لا اضطراب اور کیا بیان خاک ہوگی جوش ہوا اضطراب تم نہ آتی تو کیا بیان جی نے کیا کیا اضطراب وہم سی میرا کو دنا اور وہ تمہارا اضطراب پر کر ہی اپنے نصیب اللہ ویا اضطراب ہے پراتیک جیکو ایک جیسی کا تیا اضطراب	کل گئی سمیٹتے سینے پر یہ کیا اضطراب کیون پڑی تھلکین نہ انکھیں کی نسو دنگی جوتے روسکا یہ حال ہے بیان قافلہ سے بڑے دو پوچھتی کیا ہو کہ تیری دلین کیا ہو مجھے کہہ دم کا گھٹنے اجی من کیا کون کل رات کو کیا غصہ تھا یہاں نہ کرو لیا اور آدمی رات کو تتا وہ و طر کا پر نہی کے سارے صدقہ اوسکی جی اوسکی چاہت میں جوانی اپنی جوتی چل بسی
---	--

	پیر در شد گایہ مصرع حسب حال اشعار کی ہر دہنشی پر بھی گیا ایسے نہ دیکھا اضطراب	
مرئی پر بھی کیا اپنے نہ دل کا اضطراب تہا انوکھایہ ہوا سے عقد دل کا اضطراب نہاں تک دیکھو تو اس نافعہ کا اضطراب یتور میں ہے مغز اوسکا اور چلکا اضطراب آتش تیز و عوا آب گل کا اضطراب	راز لایا ہے جسم مصحح کا اضطراب آہستہ کہی ہے بری لڑکوں کو نہ لیا پر کر کے کہ قفسیر افون کی برہ چلا جو میں تو خوش وہ پہل ہو کہ جسکی تخم میں آتش ہے اسکی ہر صد فی شایا حسب ہر کہے غلط	
	یاد میں اشعار وہ شرمانی جو میں نہیں سمجھ اور تنہائی میں اوس بیان گل کا اضطراب	

جو کٹ پہ کر کے رات میں کہانی بچھا خوب ہم بی ستون کا دیکھ کے روئے بہا خوب گاشن میں ایک کنارہ ہی چنیا کا جہا خوب کیا آپ نے پسند کیا ہے او جاڑ خوب رہنے لگی ہے در پہ تری ہیئر بہاڑ خوب دست جنون فی ڈالی میں بیک او کھاڑ خوب لا تا ہوں کیا ہی ساگ گریبان کو پہاڑ خوب کر کے نشاناد ورسے نظر و نین تاڑ خوب کیا آپ فی نگائی سے تکیہ کے آڑ خوب	بہت پٹ چپٹ کرتے جو نوید ہو کو اڑ خوب ایک سنہا پہ جو صورت شیرین نظر ہے منظور اور بات جو کچھ ہو تو آئے لیٹے آگے نہ بین مجھوں سے یوں کہا ایسا نہ کہ خون کیہ کا ہوا نہ لون جلد ہی خبر لو میری کہ ہر خرم دلی آج دیوانہ تو کہو مو بھی میں ہی اکی سال پہلو کی گیند جھکو تو جھٹ مار رہی تھے اور اپنی بارے چوٹ بجا جانے واچہڑے	
--	---	--

	اشعار اوس سے بگڑا تو گنتی لگاؤ شوخ اچھا جی اچھا جا ہے ہٹا دیکھاڑ خوب	
کہ موج اشک ہوئی اپنی استین کا سانپ جگر کو کاٹ گیا شاخ یا سیمن کا سانپ کہ پر گیا مرے چاتی پہ اوس نین کا سانپ	پہرا یہ آنکھوں میں اوس زلف غبرین کا سانپ کہ جو پہ چوٹی پہ کسی تھی جکی دہو کی میں بلا کی زلف نہیں کسے کی تھی بوسے پر	

<p>مک او سکی سترہ و بنا کہ دار پر کرد میان لٹ او سکی بالو کی غصہ میں ملک جین چرکچہ گردہ زلف مددگار چشم تھی کہ مراد عمارت والوں سے ایدل تو بجلی نکلا کر شرب فروق تو ایک تھی جی اشد تماشا صباغ کھنجر زربین آفتاب کو دیکھ نگل ہے لیٹے کو نکلا ہے غار مشرق سی پیر کا سپہ ایسا ہی مطرب لی جو گیا گایا</p>	<p>کہ ہی یہ ترکس شمسے نازنین کا سانپ نہ ایسا ہو دیکھا حور اسے ملک جین کا سانپ دسی ہے دل نگہ سمجھ راخزین کا سانپ کہ ہے یہ شمسہ زربین و راہ دین کا سانپ قی کہ تاجیال میں دوس جید غبرین کا سانپ کما یہ بیٹہ یہ کافر نین زربین کا سانپ یہ ہیں نکاتی ہو سے چرخ یارین کا سانپ کہ بن گھر ایدل ایک آہ آتشیں کا سانپ</p>
---	--

عصامی حضرت موسیٰ یواسپہ آہ آفتاب
 کہی کرے جو کہین قصہ میرے کین کا سانپ

<p>بنا کے چوڑون جو افیون کا شرب پین سیا ہماری آکھون میں ساتی بغیر برقی نہیں اوٹ کی چوٹی جو نگہی شب ہوسے آکا دی ہلی ہے آیتھ میں اس طرح وہ زلف سیاہ یہ بال دہوتی ہیں کسے کہ عکس موج آب سمجھ نہ علقہ کا گل میں کان کا مونسے دلانہ اہل زمانہ سے تو معاف کر خیال او سکی ٹوٹکا نہ کیوں بے دلیہ سیکلی زلف سید کی جسی چڑھی ہو لہر</p>	<p>توصیف تو ہی لٹ جیم آہ آیتھ سیا یہ کیسی ہے نفس آتشیں سحاب میں سیا تو سر پٹنگ کے پڑا سخت پچ و تاب میں سیا کہ لہرین یووی پڑا جیسے سطح آب میں سیا جیسی دکھائی ہے ہر کا نہ جاب میں سیا کہ من نکال کے بیٹا ہے ماہتاب میں سیا کہ ہے ہفتہ گریہاں شیخ و شاب میں سیا پیرا کرین ہن ہزارون و دراب میں سیا نہ کیوں وہ چونک پڑی دیکھ دیکھ خواب میں سیا</p>
---	---

نہ ایدل ہب سے سفایں میں بانہ دالی ہن
 پڑی ہن ماہد سے فشا کی ایک مذاہب پانپ

روایف التار

<p>نہین چاہیے شرم انہی بہت</p>	<p>کہ جاس میں بن بیٹھے بیٹے بہت</p>
--------------------------------	-------------------------------------

<p>ذرا آنی دیجی تو ہو سکی رت کہ یہ کم سے کم وہ ہمت سی بہت ہنومان جیسے ہمیشہ کے ست</p>	<p>تباہی میں جسم نکو کیا شیخ جیو ہم صبر و شورش کے کیونکر بنے گوری ہی بھی شاکر کے ایسی ہی بن</p>
<p>غزل لکھہ اب انشا تو ایک اور بھی کہ یہ قافیہ میں انوس کے اچھت +</p>	
<p>جبکی جبکی سجدہ کو پتر کے بت کہ ہے شورش افزا یہ ساون کرت جنہیں درشتات میں انہیں نہایت یہ لہجیات میں تہتین دامن کو بہت تری بت کوڑتہ تری سونہ کو بت تو دکار دیجی او سے لکھت و ت</p>	<p>ہمیں اوس صدم کے بت الفت بہت تہ لہرامی کیونکر ہو اسے جنون سہارا جی تھے یہ سچ کسا + کو ہے اونہیں دیکھ کر راجہ اندر پری پیافسی تہخانہ کے ہر ہم + کوئی ہونکی ناق جو کئی کے طرح</p>
<p>بیاد و حیل خدا ہے و د و د + جبرائلات و غرا کو افشانے پت</p>	
<p>کیا جانے خوش آیا میں کیا رنگ خرابات جلکتے غرض اور ہی کچھ رنگ خرابات تاکرم یہ شب معرکہ جنگ خرابات سنانہ چڑیا کر قہج ناک خرابات مطر و صہم خانہ ہون میں تنگ خرابات آواز نی وین و دوف و جنگ خرابات</p>	<p>کعبہ سے کیا جئے جو آہنگ خرابات تہ شکوہ ہے ہر شر رنگ خرابات سب ٹوٹ لئی جام و سوساغر وینا اسی پر منان بندگی کا شوق ہے ورت گر راہ حرم میں نہ ملے آہ کروں کیا گر شیخ تھے فقہ لیک کو ہولی</p>
<p>لے سلطنت عشق مبلکہ تھے انشا ہو زب و دستانہی رنگ خرابات</p>	
<p>ال کر کہنے لگی دن ہے اسی ات کو بت میں تو بت جاتوں کہ آجا کوہ لکھت و ت</p>	<p>کہہ اشارا جو کیا جئے ملاقات کے بت سیرہی اپکی تشریف لی انیسو حصول</p>

<p>غیر سے کرتی تو انکو من ابھی بائیں تر گر چہ می بینی سکی تو بچہ سے سائے آوی خاطر میں جہا آپ پہر آئے یوں کیا کروں پاس ادب و ہون نہایت لاچار</p>	<p>ہم بھی آلو بھی میں کیا عین اشارت کو قوت بہول جاتا ہوں ولی تیری مارات کو پاس اس بندہ کی آ رہی پر اس بات کو قوت ور نہ کچھ اور ہی سوچو ہر محجبات کی قوت</p>
<p>موسم عیش ہے یہ عہد جوانی الفت دور ہن تیرے ابھی زبد و عبادات کی قوت</p>	
<p>مدت کے بعد ابھی فطر خیر و عافیت گر نعمت بہا سے ہلجاسی بوجھیمو اوصاف میں زیادہ زحلانی آویں اسی اہل درد حسرت و ارمان کو جو رہے</p>	<p>کہتے فراج کے تو خیر و عافیت میری طرف سے یاد سحر خیر و عافیت لیکن جو بوجھیں تو اثر خیر و عافیت کی رات کس طرح سے بسر خیر و عافیت</p>
<p>اللہ کیا سرور ہو الفت ساسی بزمین ایکبار یا رب یوحیی اگر خیر و عافیت</p>	
<p>حال و عظمت زواری خالق ملکوت نور و سطوت پروردگار ہے دیکھو محیط میں ہے مثال جلوہ واجب نہی کریم کہ کرو بیونکو جس نے دیا حسن حسین کے خاطر سی بخش دیو لگا کہ حسین سینگڑوں حورین ہزار غافل بہمین سج سجان ربی الالاعلیٰ بغیر اس کے کرم کے نہیں بن آتی ہا</p>	<p>خیال کر کے یہ کتا ہوں بلبہری جبر جہان ملک کہ کری کام یہ فطر کا سوت اگرچہ آئینہ ممکنات ہے ناسوت مدام مشغلہ سیر گلشن لاہوت کتاب نگار و نکو قصر زرد ویا قوت ہر ایک شل قمر کے بدون ریش و برش عطا کری جو تفضل سے قدس و نکات نزار گر چہ پڑ لاکھ دعاے قنوت</p>
<p>بیان ذات کے اوصاف کس ہوں الفت صفات جسکی میں جال عرش میں بہوت</p>	
<p>توئی لگائی اکی یہ کیا اگ ای بسنت</p>	<p>جس سے کہ دلی آگ اوٹھی جاگ ای بسنت</p>

کیفیت بہار کے تو اسکو وہی خبر ہر شاخ زرد و سرخ و سیہ ہر جا میں موسمہ دیکھو عاشق کی مقابل ہو گیا میں تجھ میں کمان یہ تو فلموئی کمان بیٹنگ	موج نسیم کی طرح اوڑ لگاں امی نسبت دوستے میں دیکھو ان کے جان لگاں امی نسبت باندھی ہے مجھے کسیئے تو لاگ امی نسبت دوست و چل کو خیر سے اب بساگر امی نسبت
---	---

جون تازینک چھینے انشا کو بات میں
تیرا سنا ہوا ہے یہ کھراگ امی نسبت

صد برگ کہ دکھائی ہے کہ ارغوان نسبت بہر بہر کے گلستان میں عی عیش و جشن سے تو اوٹھ چلا تو زرد و موئی کے رنگ رو آتی نظر میں دشت و جبل زرد و سرط شادابی نسیم سے بحر رور کو گرنی اٹھ لگایا کہ مون اہل زہد ب پتی بنیں چین میں گھر کتے تیر سی بغیر گر شاخ زعفران اسی کئے تو ہے روا گروا بنا کے ریش مخضب سے مخضب	لائی ہے ایک تازہ شکوہ یہاں نسبت دیتی ہے ہر لہری جھمی رطل گران نسبت کل لائی ہا میں یہ ناگمان نسبت ہی اہلی سال اسی ہے امی دوستان نسبت کرتی ہے جوش مار کے اب بیکران نسبت نی تو می بہر سیرا و نہیں موکشان نسبت کرتی ہے اس لباس میں ہر دم فغان نسبت ہی فرح بخش و اقی اس حد کو بان نسبت جاتا ہی اوس مقام میں جاوی جہان نسبت
--	---

انشا سے شیخ پوچھتا ہے کیا مصلحت ہو
ترغیب بادہ دی ہے مجھی امی جوان نسبت

او مولے فقیر کے صورت چہہ رہتے ہے خاک میں کوئی خفہ کو کوئی خوش آتے ہے	کل سے قدیر کی صورت سے روشن ضمیر کے صورت بادشاہ و وزیر کے صورت
کوہیست اسکندر کو شہت و ازراہی غلبت مستانہ جوینو قلعہ ننگ چڑھایا + در عالم دشت ہی جہین فقیر دلی طرح کینچ لنگوٹا اور باندھو لکھت	پڑھ فاعیہ وایا اولی الابصار کا آیا تا ہو محجہ عرت تب خضر نگارا کہ سنہا و مریا + اب کینچ طاو جا کج خرابات میں نگ گوٹو سبزا میوں کی عبات

<p>میں نے دیکھا کہ ایک آدمی میری داناہی کو دیکھ کر ہنس رہا تھا تم کو دیکھ کر وہ میری بندہ ہو چکا ہے اور میری ہر حرکت رو کر دیکھ رہا ہے ایک جگہ کہیں جانو داسا کہلا کر کہتا ہاں ہر جگہ عشق ہے صدارت ہے تجھے بھی عشق نہ ہو کہ وہ دزدہ نہ بیشہ کالا ہے ہے خوب فرحت دفعی کو سسل کر کے رہا نہیں کا گہلا ہے ہیں الہی الہی دیکھا نہیں ہاں گھر میں مسکایا کہتا ہوں یہ تھا</p>	<p>اسی حضور عشق کی کیا میں اچھی پہچان کر نہ لیتا مانتی ہے کہ خط الف اللہ کا کچھ بھی نہ ہو مجھ کو میں خاک نشین ہوں لگا کر وہ فقار کی طرح کچھ بھی نہ ہو اگر سیر کرناں دہر میں جائوں تو بولوں نا توں کو کس خوش رہتا ہوں ہر بار وہ کی بلکہ اصفیٰ مانتا قلندر درویش بلا نوش بلا جوت میں ہیں ہر پیکار میں ہیں گاہی ہیں ہم اوسو بھی خوشی کو ہمارا لگا کر چاہتے ہیں</p>
---	---

<p>ازاد و مکی لہجہ میں غزل گوئی سنائی از ہر صحن اب اپنی تو بولی کے کچھ اشعار کہ انشا مجھ میں گرفت</p>	
<p>ہے نام خدا و اوسو میری کچھ زور تماشا یہ آپ کی نیت</p>	
<p>کلمات ایسی غیب تیر صحن اور جھکڑا اللہ کی قدرت</p>	
<p>میں نے جو کہا ہوں میں ترا عاشق شیدا اسے کان ملاحظت</p>	
<p>فریادی لگی ہنس کے سوار تماشا یہ شکل یہ صورت</p>	
<p>اسعاد و تصوف میں جو توافیق ہے بیان اصلا نہ کیا کچھ</p>	
<p>پردہ اوجہ تعین کا محبت نے اوٹھایا کثرت ہوئی وحدت</p>	
<p>تاثر ہے کیا خاک میں اوس نجد کی گندی تو جھکو تو بارہی</p>	
<p>ہر چہ کے جو افغلی ہے بیان ناقہ لیلے اسی جذب محبت</p>	
<p>کعبہ کا کرون طوف کہ تہانہ کو جاؤں کیا حکم ہے جھکو</p>	
<p>ارشاد میری حق میں بھی کچھ ہو دیکھا آیا اسے پیر طریقت</p>	
<p>ہوں پر تو روح القدس اس عہد میں میں بھی عیسیٰ کی طرح تو</p>	
<p>یوں چاہیے بیباقتہ رہبان کلیں سیری کرے بیعت</p>	
<p>انی جو میری گھر میں وہ شب ہو کر ہے میں نونہوی گندی</p>	
<p>موندہ پیر کی گئی کچھ ہے گریہ کیا این تیر عیاہ طاقت</p>	

تو اکرین اس طور مری غیر ہمیشہ شک سوچ تو دل میں +	
ترسا کر ہی ہر وقت یہ بندہ ہی تمہارا اللہ کی قدرت	
دیوانہ بن چاند کے پونچے جو ہم اون تک ایک تہا کی اجھل	
ترسان چہرہ فریانی لگی کورت کے ماتھا اسے دایہ شخصیت	
خوشیہ بھیا ستام ہوئی شیخ جو صاحب اب دیکھئے کیا ہو	
جڑیوں نے لیا آگے درختوں پہ سیرا چون کر و حضرت	
لی برق کی زرخیز کوٹاک سوئدین اپنے اسی ابر کے حاسمی	
سینہ در لگا تھی یہ اس زبک شفق کا باعظمت و شوکت	
چل آٹھونگی سئلے کی ذرا دید کرین ہم ہے سیر کے جاگھ	
تم جیٹھ جڑا پارون کی ہیر سل رکھ دامت رحمت کی سن بد	
شب محفل ہو لی میں جو وار دہوا ازاد رند دن سے پٹ کر	
اڈا رہی کو دیا اسکی لگا بدتر مٹونا اور بجھنے لگے گت	
تب بچہ کہنے لگی تک پر گھونا چور رکھہ ناگ پہ اوٹلی +	
اور آنے جے آئی سے بڑا مانی سو بڑا ہے موسم عشرت	
تعمیری معلوم کو جو ایک طفل نے ناگھ انگور کے دانے	
لا کر بٹے اور اون سے کہا کھائی یہ ہے قسم ولایت	
لہجہ میں کتھر کے مقلع ہو یہ بولے شاگر د سے اپنے	
چل سامنی سے سیری آتا کر نہیں یوں اتھر نہیں لذت	
میا خٹہ اگر ناگ ہے بر رو جیسے تھکو سو کوڈی کے دس ہن	
بابا بایہ تکیا ہے یہ جہازا نٹ ہے اسکا کانا تہ یہے مت	
اب اور روئین اور توافی میں غل یڑو لیکن اسی ہے	
اشاعر و نکی آگی ہر اس بزم من انشا ظاہر تری شوکت	
یہے جو بلا میں لگی ہم آپ کے چٹ چٹ تو بول آٹھی جہٹ +	

چل جا ابی رمی واو ز پر رو میں پر می مبت بہت سب یہ بناوٹ	
ان آنکھوں کو میں ملنے نہ بھر کر دوں گا ایسا سے ملا ہوں نہ	
چھوڑ دوں ہوں کوئی آپ کے دروازے کے چوکٹ جتنا کہ کھینچ	
مرجائی لہو جاٹ نہ کوں گا ہو وہ کیونکر جو شخص کہہ دیکھے	
سرخ جی تیری آنکھوں کے اندر بارہ کی گنجیاوٹ سر سر کر گلاوٹ	
ہے معدن انوار الہی دل عاشق سے چہ نوع عزیز و	
اس چھپتی ہے بانہ میں یہ وسعت یہ سہاوٹ اللہ رمی چمکٹ	
کیا پہنچی ہے اسی نام خدا دا چہرے آٹا پندھو نہ تھارے	
ایک بوسہ کہ صد سے دہقان دہر ٹاٹ منی کی اوداٹ	
میں روپ بدل اور ہی خلی سی جو ہو تیا بیٹھے تھے جہان وہ	
سن کہنے لگی میرے ولی یا دکنی آہٹ ہے ایک تو نہٹ کٹ	
سٹی گرم یہ کچھ مجلس ہے رات کہ ساتی سب کہتی تھے زائد	
ہے تو بہ شکن آج مرا جی کے غناٹ بہلہ رمی جاوٹ	
اسی واہ رمی بالیدگی اور پٹنی رنگت یہ کات یہ سچ و بچ	
اور بانہ شبنم کے وہ چوکی پھنساوٹ بازو کی گلاوٹ	
مت چھڑو مجھے دیکھو ابھی کہنے لگو گی اچھا کیا کہنے	
چولی مری ٹکڑے ہوئی دامن بھی گیا پٹ لگ جا بگے یہ رٹ	
ہی نور بھر رک دیں میں پنہان یوں جیسے گنبد	
سواٹک کی قطروں سے برا کیلے ہے جہرٹ اور انکھیں ہیں ننگٹ	
اسی عشق اچی آؤ ہمارا جو نکلی راجا ڈنڈوت ہے تسکوا	
کر بیٹھے ہو تم لاکھوں کڑوڑوں ہی کے سر چٹ ایک آن میں جیت	
پہر تیری سان آنکھوں میں اب تک وہی انشا ہے ظالم ارمی کیوں	
باہم وہ لپٹ سو بھین اجائی رگاوٹ وہ پیار کی کروٹ	

<p>وہ سچ پڑی جھوٹوں کی محل کے وہ گیتی کو خواب کے پوش سے پردہ وہ تمامی کے وہ سونیکا چھیر کھٹ اور اوکی بجاو</p>	<p>کہ اسی وہن میں موی ہین در زندان سے لپٹ جون شکی رہن بارش میں چراغان سے لپٹ خال کے روپ میں باغے رخ بانان سے لپٹ خوب ساروین کے دروازہ زندان سے لپٹ جاوے جون شانہ جٹ اوس کا کل بچا لپٹ کو ندنی بھرتے ہی کلی تری دامان سے لپٹ کہول آغوش گیا اپنے گستاخ لپٹ خوب ساروئی ہم شہما ریا بان سے لپٹ لہرین لیتی ہے پڑ لپی دشت مغیلان سے لپٹ</p>	<p>کہول آغوش ملک اجساد اسیران سے لپٹ یون گئی تخت جگر دیدہ گریان سے لپٹ تب تجھی جانیں جسم اسی مردک دیدہ کہ تو گریہ چہننے کے خبر سچ ہے توقیدی تیری دستر بس ہو دل صد چاک کو اپنے تو ابھی لہر کہانا یہ کناریکانہین رقص کے وقت باب پنجم کے حکایت جو خوش آئی تو وہ طفل لیکیتی واوہی مجنون میں جو دشت ناگاہ قیس کی روح نسیم بھری کے صورت</p>
<p>غزل ایک اور بھی کہنے ہو تو کہہ ڈال افشا سر جھکا فکر میں جا اپنے گریان سے لپٹ</p>	<p>رعد ہو صاعقہ موبرق و رخشان سے لپٹ وہن وہ آہ گئی سر و گلستان سے لپٹ ہم بھی کیا روئے ہیں گل میل لبان سے لپٹ رات جو سو رہی ہم اوس سرتابان سے لپٹ اوٹھ کے ایک شعلہ کیا پای صدی خم سے لپٹ قیس صحرائین ہوا ہو جو مغیلان سے لپٹ تو نہ روح القدس دامن عنوان سے لپٹ دو در دروازہ سلطان خسرا سان سے لپٹ</p>	<p>اوٹھ نہ اسی دو دو جگر ابر باران سے لپٹ یاد میں اوس قدر عناک کی بہری میں نہ خواہ دیکھتی ہے اوی کچھ جی جو بہر آیا اللہ + پاسان چاند رہا تا بہ سحر چاند فی میں + واوہی نجد میں جو ناتھیلے گزرا + بید ماتم میں نہ کیوں بال کہیرے اپنے سیر فردوس جو مطلوب ہے بھو ایدل مکتوت خاک میں تو کہول کے بازو اپنے</p>
<p>تیسری اور دو جوان و ہار پڑہ التاثر غزل کہ دیوان جب کار ہے کتب بد گروان سے لپٹ</p>		

<p>چٹ گیا ناقہ لیلے جو میخان سیٹ آشنائی ہو کچھ افتادگی دے تو آ دیکھ مدفن کو شہید و بچی ذراتور و شمس تبریز ہمارا یہ جگر کا ہے داغ مولوی روم نیکون لہو ہوا پنا کوہ بشتہ ازنی کی امینج دیسی ہی کے گرا کر ہنشین اوسکے ہنسانی کا جو مو قعید تو او لوکھراتی ہوئی اور سو نہ کو بنائی ہوئی</p>	<p>قیس نے مگر کیا بیدیا بارن سیٹ اشک زسارہ طفلان نیماں سیٹ کھول آغوش تک ایک گونہ بیاں سیٹ رہتی ہیں جس سبب دس مہر درخت سیٹ شعلہ ہوتا سی دل صاحب غنائی سیٹ کہ پس ایک آگ گئی ساری تیاں سیٹ جاگ سی سو نہ کو کال اپنی تو بارن سیٹ سانگ لآج تو تو زمرہ ہستان سیٹ</p>
---	---

کہہ بہ تبدیل قوای غزل آتسا ایک اور
 رستمی اپنے دکھا طبع سخن دان سیٹ

<p>اب جو تپا سے تو آپا رکے کروٹ سیٹ کر کے غش رہ گئی ہم او کی جو چوٹ سیٹ مست جاتی ہیں صراحی کی غماغت سیٹ اپنی چوٹ سی او چک جٹ سی گپاٹ سیٹ گوئی جاتا ہوا ایسی ہی کوٹ سے سیٹ رہ گئی سی تری چولی کے پھنساوٹ سیٹ آنہ آج سے شک ایسی ہی سجاوٹ سے سیٹ رہ گیا اوز کا وہ پٹہ ہی چپہ کوٹ سے سیٹ ہی گلا کیلنا تھکو تو کسی نٹ سیٹ</p>	<p>کھول آغوش نہ تو مجھ سے رکاوٹ سیٹ اوسنے سراپا دہنا دیکھ شگاف سے دہوم یہ بادہ کشو نکلی ہے کہ میخانہ بین چون گئی میں مجھے آتی ہوئی دیکھا تو وہ شوخ شیش سے عید کو کیوں آپ ہم آغوش ہو کر جسکو کہتے ہیں تراقی کے پہن سو ظالم ہمیں ڈال آج تو میری ہی پہپولی دے وہم سے ہم دو نو گری فرش پہ پڑ پڑ کہ سا چوٹ کہا کری کہنے کہ اگر ایسا ہے یہ</p>
--	--

رعد کی ساتھ ہوا آتسا میری نالہ کا وہ روپ
 جیسے گٹھ جاتی ہیں سہم و لون تہی وٹ سیٹ

<p>چرخ اسیم کہہ مٹ یہ سرج عاب غلبوت کیاں کر ٹی کی جالہ بین نہ جہم پھین</p>	<p>مرستارہ کو سپر چشم زباں غلبوت ہی وہی دن فی ایش یوم احساب غلبوت</p>
---	--

سرخی خون گس ہے ہر شراب عنکبوت + بل بے ہنائی تری او پیچ و تاب عنکبوت مقتدا می و رشدا علی جناح عنکبوت + سے بڑی جی آپ پر یہ سب عذاب عنکبوت	ست ہو کر پھل جاوین کیون نہ ستے خط مرجا خوات کو تیری امی گس صد آفرین عالم نرویر میں جو شیخ جو صاحب کفوات مکیان ابھی پڑین عالم لگی ڈاڑھی کج
--	--

بکلی انشا کو یہ ہے وہ میان بین اوس فال کے جی گس ہو جو طرح سے فطراب عنکبوت	
--	--

ہیں کیسی سایہ دار میری آہ کی درخت نام خدا موسیٰ وہ سر راہ کی درخت ہوئی ہوئی جو ہو وین کسی شاہ کے درخت اللہ کے فقیر یہ اللہ کے درخت +	کیون بیان بلند رہے سر راہ کی درخت جو چھوٹے چھوٹے پود لگائی تھی خیر سے کیون جتر دار سایہ مواد لگانا امی نسیم الفت نہ گس طرح سے ہم ہو کہ ہم غریب
---	---

انشا غزل یہ سینے پڑ ہی جس مکان پر ہو وہاں سے ہرے ہنولی اوکی وادی درخت	
--	--

پر ایسی ہے کہ لگی تڑ سے جیسو راع کو چوٹ کسی کے سینہ دیوار خانہ باغ کو چوٹ خدا نگر استہ پہونچو کسی باغ کو چوٹ مبادا جا کے لگی جان سیغ و باغ کو چوٹ کسی طرح کی نہ پہونچو کسی چراغ کو چوٹ کمال شانہ ملا ابو الفدا راع کو چوٹ بلاتے گرنے لگی گل سری کلاتھ کو چوٹ نہ پہونچو اونکی جو گانی سے کچھ لاغ کو چوٹ	لگی طیل سے ابرو کی و لگی داغ کو چوٹ ہماری آہ سے اغلب کہ لگ گئی موگی تبا کہ حال ترا کیا ہو اسے نسیم اگر خروش نعرہ دے یہی تو دہر کا ہے کیسکی گھر کو اند پر انگر خدا و ندا گری جو وجد سی خست کے شیخ جو تو لگی ہماری نالہ پر اہل چین تو بوٹ گئے قصہ اسین میان تائین کا کیا ہے
---	--

یہ سوچ ہے کہین انشا نسیم سے نہ گئے شسیم نرس بیار کم و باغ کو چوٹ	
---	--

روایف التار المشکک	
--------------------	--

جسکو کچھ دین ہو کر عیسیٰ حسی حقیقت کی بحث قاضیا مانتہ بڑا شیشہ صبا تو او تار کر دیا محمد وقت کو قاتل جبت پٹ بزم رندانہ میں کیا زرد و ورع کا چریا	کہ بہن جانتے ہیں اہل طرقت کی بحث طاق نیان پر تو رہنے دی شریعت کی بحث مٹے مسیحا میں کل ایسی ہی قیامت کی بحث شیخ صاحب ہی بہت یہ لوحات کی بحث
---	---

بو علی ساتھ کوئی بولتی انشا کو سننے روز مونی ہے ہم اہل بلاغت کی بحث	
--	--

میتے جہان میں غیر سب جھکو بلاتی ہو عبت شکو کہ ہر تے صربان دیکھو اور تو انکھ بہ سیکی یہ تمہی وضع ہے پیاری عجبت اندون آتی ہو کھراوٹھ علی اونگی ہم ہر اور دن	دلکہ کڑا کر اور بھی جھکو بلاتی ہو عبت اپنے نظر میں ہے ستا ہم سے چپائی ہو عبت کہیں کہیں جو بات بھی غصہ ہو جاتی ہو عبت کن نے بلایا تھا بلادیوں ہے تم آتی ہو عبت
--	--

مٹو وفا کے عہد کو سننے سب انشا کی جانی ہے وہ تو خوب سا باتیں بناتی ہو عبت	
--	--

روایت اجماع	
-------------	--

نہ قیصر و نہ کی جان و اہی خیرج لے در صامی چند داغ ہے ساتھ نہ منی ہم اگرچہ اون نے بہت تم سے ہم یوں اڑی ہیں بوسہ پر	اویسان انکی بہن الہی خیرج ہے یہ بس تجھکو مرو و اہی خیرج کی ساجت میں عذر خراہی خیرج انگتے جیسے ہوں سپاہی خیرج
--	---

عین سلیمان کے نوکر اے انشا کیون نہ اپنے ہون پاؤں سا ہے خیرج	
--	--

نیلے وہ برق نگہ ابروی خفا انکی آنخ انڈتا کیون نہ پیری وادی میں پڑا دوستداران علی ہو جو اشخاص لکھو ہفت روزہ کو بجا دالی غرض ہے وہ سنے	یوں کہی بکے کہ بڑی ہوئی ہو تلوار کی آنخ جیسے جیل ہو تری لقمہ انوار کے آنخ داخل ہے یہ کہ کر می مس لب نار کی آنخ اتش دوستی حیدر کرار کے آنخ
---	--

لین ترانی بجاوے ارے کہ ادھی	جب دیوان دہار تری طلعہ خیار کی آج
تو مجھے دیکھ کے بیہوش پڑی کیوں نہ ہلا	خرموشی صفا آؤ شرر بار کے آج

پھونک مت جھکو پری چھپے کے روان الشا	شمع کی لوسی تری دیدہ خوبار کی آج
-------------------------------------	----------------------------------

امر و مولیٰ میں تیری خبر بیدار چار پانچ	دی ایسی اور حق مجھی اخیسار چار پانچ
جب گدگداتی ہیں تجھے ہم اور ڈھب سے تب	ستے ہیں گایان تری نا چار چار پانچ
کل یوں کہا کہ ٹک تو تھرے تو بولی آپ	ہیں منظر مرے سہ بازار چار پانچ
او جانے وائے شخص ٹک ایک ٹر کی دیکھو	سیان بھی تھر پھر رہی ہیں گنہ گار چار پانچ
صبا دلی خبر کہ دیا چاہتے ہیں جہان	کنج قفس میں تازہ گرفتار چار پانچ
سیان ہم بھی کوئی قہر ہیں جب دیکھو تب لپی	بہی ہیں اپنے پاس طرحہ ار چار پانچ
چلے سے کم جو کہتے ہو ہیں اپنے آشنا	شعلہ بیہوش کے اور دیوان دہار چار پانچ
ہر ایک اون سے شوخ ہے کیا خوب بات ہو	لگ جائیں تیری بات جو یکبار چار پانچ
تو او نکو جاہ چوڑ مجھے واجہری چہ خوش	رکھی ہیں میری واسطے دلدار چار پانچ
ہے کام ایک ہی سے وہ جو لے میں سب پڑیں	حد سے کہے تھے ایسے وہ فی انہار چار پانچ
صاحب تمکین تمکین نہیں ہرگز نہیں نہیں	جھکو نہیں نہیں نہیں درکار چار پانچ
میر قسطل و منحنے و جرات و کمین	ہیں شاعر و نہیں یہ جو نودار چار پانچ

سو خوب جانتے ہیں کہ ہر ایک رنگ کو	انسا کی ہر غنڈل میں ہیں ہمار چار پانچ
-----------------------------------	---------------------------------------

سبز خط میں تری تل ہیں وہ طلسات کی بیج	دل گیا جھلکے سب لپٹنے سقرات کے بیج
مردہ یا س سے حاصل ہوئی ہنگام و رو	واغ کی ہول پہل افسوس کے مہمان کو بیج
گر سحاب ٹرہ اپنا نہ برستا اے ابر	تو نہ او گتے کہی اقسام نباتات کے بیج
فلے اپنے جھکو نہیں بھیجے گویا	بودیے گشت محبت میں عداوت کے بیج
مارے دو چار جاتی ہیں نظر اول شام	چڑ کے ہیں کشتِ فلک بیج ہی رات کی بیج

بونی جو دانہ لشک اور سکی ہری ہتھی ہو | ہن ہی اپنے تو نزدیک عبادات کیچ

رو کے افسانے دکھاوی مجھے لاموت کی سیر
ہتی مگر خرم نہ شکر اور سکی کرامات کی بیج

ماخذ آدمی کے آپ سے عیا کرنا
قصا خد اسی خیر بہر حال شکر ہے
آپ خیر و عافیت تو لگا مجھ سے پوچھنے
حضرت سلامت کسی مین بولنا مین
کے طرح دخل پائی کیا کیجئے کیا مین
چپ چپ کے گرفتار خردار اور طرف

ہے اندون کچہ اور ہے سرکار کا مزاج
کیا پوچھتے ہو مجھ سے دل انکار کا مزاج
آنا تو باری نرم ہوا یار کا مزاج
کیا پوچھتے ہو مجھ سے گنہ گار کا مزاج
منا مین ہے ہر گنہ گار کا مزاج
گیزی نہ تاکہ قاتل غرور کا مزاج

الشا مین تو اٹھ ملا کر نہ دیکھو
نازک ہے اس کے نہ گس بیمار کا مزاج

جبات مجھ سے چاہی ہے اپنا مزاج آج
وہ کی ہے آگ دلیں پرے اشتیاق کیا
ہے قون قون غمزدہ و انداز تیری ملتہ
تیرا وہ من ہے کہ جو ہوتا تو بھیجتا
خوبان روزگار مقلد تری مین سب
آب زلال وصل سے اندوہ و رجہ

قربان تیری کل پہ نہ مال آج آج
تیرے سوائے کس سے ہو اسکا علاج آج
اھم ناز کا ہے تجھی تخت و تاج آج
یوسف زمین مصر سے جھگو خراج آج
جو چہر تو گری سو وہ یاد می رواج آج
تا بید گیل کے ہوتا ہے کیا شل راج آج

افشا ہے اپنے اور یہ انکار حیف ہے
لایا ہے وہ کبھی نہ کبھی خسیاج آج

روایت الحکار

ہے شب وصل گلی کاش نہ دروازہ صبح
دیکھ عارض کو تری ہر عرق شرم مین عرق
جام خجاست کن خورشید مین دے ساتھی

کم نہیں شور قیامت سے کچھ آواز صبح
شہ شبنم سے نہیں روی تو راز صبح
دیکھ برہم زن مستی ہے یہ خیاز صبح

کب مقابل تری ٹکڑی کی ہو گویا دوسرا	عارض گل پہلے لاکھ طرح غارتہ صبح
کیون نہ محبون صفت اب روئی وہ دیکھ چلا	یکے یلہای شب وصل کو جازہ صبح

انہ انشا کہین اس رنگ میں تو ہی مل جا
جیب گل چاک ہے گلشن میں بانداز صبح

<p>کریم جلد کرم کر کہ ہو مزاج صحیح + نسیم فضل و کرم میں تری وہ ہے بوباس بسان بید مری بند بند جگر سے ہیں + بگرگ کی نطاب بس گملا ہے جاتا ہوں نفس کو تنگ کیا ہے حرارت دل نے + یہ جانتا ہوں کہ حاضی نہیں کوئی مجسا + برہم کعبہ کہ ہنسنا نفسہ یہ بات + رہا ہمیشہ سد و کار فتق سے مجھ کو + کٹے بھو و لعب عمر طبع تھے مائل + نہرا مرتبہ میں کر چکا تبو کے تیار + فرائع انیسے جو حاصل ہوا تو پیش نظر گئی تھی زینج اونٹنیک ہاتھ میں میرے + کسی کی ہو کبھی غارتہ میں کہ سینے + نفاذہ غامضہ وہ بولتی شخص سانتہ + فساد بقیمہ خاک سے نہ تھا مجھے پر ہینر غرض عمل میں نہ آئی کہی وہ شے پار ب سوامی تیری دے کب کیسکو سمجھوں ہوں طرق شفا کے اشارات میں جو ہیں تیرے ہوئی ہین شرا وراق نسخہ صحت +</p>	<p>بزرگ نہ گس پیار ناوان ہوں صریح نہ پوچھو گرد کو جسکے کہی شمیم صبح و فور و دیانتیک کہ ہوں بشکل سلیح بوضع برگ کی ہوں مرعش بعد نہ ریح ہلا دی مروہ لطف ٹک پئے ترویج کیا زمانہ میں والہ خوب سائق نہیں میں اپنے خصائل کو جانتا ہوں صبح جو چیز ظاہر و باہر ہوا و سکی کیا تصریح کہی حسین طبع و کہی بزرگ جلیح + ہو اوجہ و دستار و خستہ و بیح رہے مطلق و توضیح و ستم و تیج مطالعہ میں سطرلاب کے گئے سلیح قصیدہ عربی میں کسی کی کی تہجیح کہ ہر ہین اب وہ کہان فہم و علم و طبع علیل ایسے اب ہوں باکل خستہ + کہ جس سبب ہوا مہر ات دین کو تو سلیح محمدی ہوں نہیں تابع شیطی و غلیح کہان سدید سی و قانون پنج یہ تو ضیح حکیم مطلق و مشائخ سے ہو نصیح</p>
---	---

<p>چمک یہ وجہ میں محسوس ہے مری خیال ہوا میں ضعف و نقاہت سی ہقدر لاغر رجوع تجھے لی آیا ہوں اسی مرے مولیٰ طفیل چہ نورانی رسول اللہ بہ سوز سینہ خیر النساء شفیعہ خدایتی + مجھے ائمہ اثناعشر کے واسطے بخش علی الخصوص برائے حسین ابن علی شفا تعقدی بیمار کر بلا ہو مجھے + بروح حیدر صغیر مجھے نہ کر محتاج</p>	<p>کری ہے یوں کہ مفاصل میں جمع ہے مریج کہ جب طرح سے صورت رکوں کی ہو شریج حصول ایسی مشاغل سے کیا جبکہ تفضیل یہ بین مہربوت بہ لمحہ حسن ملیج ملائک آتی ہیں جسکے پی طوافِ صریح جنہوں کو جملہ خلائق پہ تو نے دی ترجیح کہ تیری راہ رضا میں ہوا قسیل و فنیج سحابِ لطف کو کر حکم تاکرے ترشیج بہ چوب چینی و قیصر و ورج و عشبہ فنیج</p>
--	---

مفرح اپنے شفا خانہ عنایت سے +
 شتاب نہیج کہ انشا کو جلد ہو تفریح

<p>تجھے یوں یکبار توڑوں کس طرح گھر سے باہر تو نہ نکلاتا ہر سنور ہی سے تائب تھا ولیکن آج بے آبروی ابر بیان منظور ہے صاف دل کیونکر کروں تجھے ہلا شوق سے تو ہاتھ کو میری مڑو</p>	<p>میں قدم تیرے یہ چھوڑوں کس طرح تیری در پر کس نہ چھوڑوں کس طرح ہاتھ لگاؤی تو چھوڑوں کس طرح آہ میں دامن نہ چھوڑوں کس طرح ٹوٹی الفت پر کس چھوڑوں کس طرح میں تیرا خیمہ مڑوڑوں کس طرح</p>
--	---

وقت بوسہ کے یہ انشا سے کہا
 تجھے میں پیر موند نہ موڑوں کس طرح

روایت انخانہ

<p>بون تری خونخوار آنکھوں کا ہے قاتل انگسز رہ نور دانِ جنوں کی دولت یا بوس سے خانِ چنان آنکھوں سے قطر و گری تو ہو دین</p>	<p>صید کی لو موسیٰ خون شاہین کا ہو و چنگسز ہو گئی دشتِ طلب کے سینکڑوں فرنگسز رو و نیل و دجلہ و شیط فرات و کھکسز</p>
---	---

موسم ہولی میں دیکھا تھے کیا ہے لطف واہ
فائدہ کیا ہے سے کر یونگی اوسکی لطف کو
بادہ نوشی شب کو مکی تھی توئی شاید غیر ساتھ
رنگ سے تیرا ہوا جب طرہ شیرنگ سرخ
غیرت و چشمہ جیا و شرم و عار و تنگ سرخ
ہے ترا چہرہ جو کچھ اسی طفل شمع و شنگ سرخ

خون عاشق آچڑھا نگھون میں اوس قاتل کو آہ
کر کے یون ورنہ کب اٹھا خار رنگ سرخ

ہے بیان وہ نخل عشق میں دیوانہ پن کے شاخ
سایہ میں اپنے سرو خرامان کی دب گئے
دیو سفید صبح کے سر پر نظر برے
عکسِ فتن کو شمع کی بایبگی نے مکی
ہیں سو مکی سا مکی ہاتھ کچھ ایسی ہے شیخ کے
ہینسا ستر اپنے حکم میں ایک ایسی بیرہن
متہرین کسی آئی یہ ساقی کہ رات کو
سو نیکی تھی درخت نہی لاکھوں اون کے ساتھ
جستی او کی نمال اویس مرن کی شاخ
وہ نخل حسن یوسف گل پیرہن کے شاخ
آج ایک رو پہلی اور سنہری کرن کی شاخ
پیوند نخل سیب سے نازک بدن کی شاخ
نگلی ہو جیسے کوئی درخت کہن کے شاخ
جو جٹ سے توڑ ڈالتی ہیں کر کد مکی شاخ
جہک جہک پڑی خوشی سی ہر ایک گام و شاخ
گو ٹونگی پہل تھی تارون کی بھول اور کرن کی شاخ

اٹھا لگا دے نخل غزل میں تیرا اور شاخ
لیکن وہ شاخ سو جو بڑی ہے پہن کی شاخ

سپر کاش بھول بھی ہر ایک اوس چین کر شاخ
لیکے کی جھونپی کی جو اوڑتی سے کچھ سنے
سوئی ہے اوگلی پاوی جو نخل انار کا
کنگھی کری جہان وہ پری اوس زمین سے
بادل بھی آکے شوق سی جھولا کرین جو ہو
خوبی جو اوسکی ساعدی میں کے دیکھ پاتے
جوگی جی آپ گلشن اسلام میں جٹ
بھونجی حل کے سر سے طلا سی کرن کی شاخ
جنون بھی خوب جھولی یکڑ کر مرن کی شاخ
پیوند نخل شمع مرصع گلن کے شاخ
نگلی بجای سبزہ غزال فتن کے شاخ
اس آم کے درخت میں ایک لاکھ میں کو شاخ
تو ہونک دیو سی آتش گل یاسمن کے شاخ
پیوند کچھ نہ کچھ ہی اوگون کے شاخ

اٹھا تری نمال سخن کے گلے لگے +

مخل بند بیسی معجز سخن کے شاخ +

روایت الدال

نیکی جب کو جب او س منوح طہدار گنید
دسترس ہو تو تری سبب قن پزارون
جٹ پٹ آجو لگی بیچ میں چپائی کو تری
رکھی ہو ماہ شب چار دہم دلیں ہوس
بیچے او کو بدل آپ جرمیانیہ میں
گرد قیش ظلمانی کے کرن ٹکوا کر
گو کہ و نہ نیت ڈانک ستار و کی سمیت
گنید بازی میں جہارت ہی جھکو کہ تری
شال روال کے تو چوٹ مجھ کو کچھ نہ لگی
کنیج مارون جو اس آہ دل خواہ کا خاک
ہے کھلا رہی وہ ہر جیس کہ ٹھہر گئی

اوسنی محرم کو سہ سال اور ہی تیار کی گنید
قرص حورشید کی اور لمبہ انوار کی گنید
تھی یہ رو کی ہوئی کس محرم سہرا کی گنید
کہ وہ غالب نبی اور ہو تری و ستار کی گنید
قلم ہوئے مجھے جو کل انکو سہ کار کے گنید
میں یہ لایا ہون بنا اگلوس گل دار کی گنید
اور ایک پونجی ہے زربفت نمودار کی گنید
گو متی پارتک پونجی ہے اب ار کی گنید
اب بنا پھینکیہ کھواب کی شلوار کے گنید
تو بنا ڈاون ایسی برق شدر بار کی گنید
پھینکیہ بر روی ہوا گنید و وار کی گنید

لگے فرمانے وہ مل دل غزل الشاکو

وہ کیا خوب نبی کا خدا شہسار کے گنید

گاہ جاتو مری سینہ سے دروازہ کو کرید
افسون نگہ سے تری امی ساقی بدست
مکڑا تی ہوئی ہر تے ہن ہم کو چہ میں او کی
یا شاہ بخت نام اشارہ میں تیرا لون

دی کہول قبا اپنی کی بی خوف و خطر بند
شیشہ میں ہوئی شل پری اپنی نظر بند
کیا کچھ دروازہ او سر بند او ہر بند
ہو جاویں ہم نہ رنج نہ بان سیری اگر بند

آوی وہ اگر بار سرف کردہ تو اس

میں دوڑ کے کس لطف سے کھلوادون کرید

حضرت عشق او ہر کچھ کرم یا معبود
بندہ خانہ میں اجی لائی تشریف تشریف

بال کو بال میں بیان ایکے ہم یا معبود
آکے رکھ دیجی ان انکو نہ تہم یا معبود

اپنے گردن کو نہیں کرتے مگر یہ مضموع
مضموع اور تجلی کے قسم یا مضموع
پہنچتے اور کوئی سلف کا دم یا مضموع
یوں بھی کچھ دیکھو کی سے تھی نام کو ہم یا مضموع
گذران وہ تو ہے جو نہ مضموع یا مضموع
کیون خود ہی سے نہ مضموع یا مضموع
دم پر آبا می تو یہ نہیں مضموع یا مضموع
کوئی گویا تو وہ تھا کا یہ قسم یا مضموع
کہ بڑھوں اور بھی دو چار قسم یا مضموع

نقی اثبات کی شاغل جو قلندر میں سو وہ
اپنے دانا کی حقیقت کے ہیں جلوہ نم
جلوہ ہنگامی سبزی کی نشہ کو کوڑا
آپ ہی آپ ہیں وہ آپ نے سچ فرمایا
ورنہ یہ عاریت ہے جو جو آپنا سو
واقعی ہوئے ہی اپنے لڑا بھی جو آنکھ
آنکھ کو کتنی عرب علین ہیں سو نہیں اگر
رات تریاک نشہ نے تو اولٹ ڈالا واہ
سدرہ تک آن تو پہنچا ہوں تو قصہ یہ

چار زانو ہواب الشاہی زمین سے اڑ چکا

بک وجہ رہی لگا سا وہ کی دم یا مضموع

رکھ دیا ہے یہاں عبت کو نہ مضموع
خاک موندین او کی جہ کہی ہیں مضموع
کچھ نظر آتا ہے اس آغاز کا انجام بد
شام سے صبح بد اور صبح سے شام بد
شغل میں جو پڑے ہی سچ ہی بت خود کام بد
ایک تہ ایک ڈلی ایک ٹونک ایک باہام بد

اگر کوئی چاہی کہ یہ نہیں کیے کام بد
ہر طرح رہی ہیں خوش ہم فصل مضموع
اتباری و کشتی میں دیکھتے یہ بے کلی
ہیں جو عاشق زلف معاض کے تری گویا ہم
واقعی ہاں شرط بد کرینکڑوئی بازیت
لیک جی گئی کے خاطر تھک میری سحر قسم

روٹھنا اوں سے سنا ہے نہیں الشاہی

مان کہنے کواری سے یہ خیال خام بد

ہوا نور حق ہشتین محمد
یہ ہے آفتاب حسین محمد
وہ ہے جبریل امین محمد
وہ شندہ نقش ملکین محمد

نظر کرے کو قرین محمد
ریاض القدس میں ہیں کہی ملک
وہ سحر وحی و معارف قرآن ناطق
یہ اللہ کے نام سے ہے جان میں

<p>علی سے جن اشخاص نے بغض رکھا غرض لغتہ اللہ اور ان لوگوں پر نہیں ماسوا او انکی دنیا میں کوئے ایمہ کی تعریف کس سے بیان ہو</p>	<p>او نہوں نے کیا قصد کین محمد کہ تھی اسے آستین محمد ضیاء بخش شرع متین محمد منور ہوا اون سے دین محمد</p>
	<p>انہیں بارہون برج سے میرا التنا ہوئی زیب چرخ برین محمد</p>
<p>بیان سینہ سے مدینہ اور دل نبی کی مسجد جن نے وہ تیغ ابرو دیکھی وہ یوں ہی لولا ستہ امین جون کنہیا وہ بت جو ہاتھ آوے ہیں جا بجا ٹلکے حقاش جبکہ جیت سہی کیا موجدین منڈی منڈی اور نگہ داری ایک ست کو جو کہینچا زارہ دنی تو وہ بولا ازہ روی شرع پہلے مجھ کو بتا بھلا یہ</p>	<p>کیون قبلہ ہے چھوٹی او سکوک یک مسجد جو ہر سہ پہننے تار اسے یہ پری کی مسجد تو میں اوسی دکھاؤن عبد البنی کی مسجد اعز زارہ ویسی ہے کیا شیخ جے کی مسجد کی سیر من جو دیکھی ایک ناصبی کی مسجد ایسی ہے ملک ٹہیر ہی گویا کسی مسجد بابا گاہر ہے تیری یا کچھنے کے مسجد</p>
	<p>انشا کا دل بنایا مہر علی سے حق نے لازم ہے او سکوک نہا سید علی کی مسجد</p>
<p>بنی مدو حق کے کرن کیا مردم دینا مدو کھینچتا ہوں نعرہ حق کیلنا دتھال ہون اب کسی ہو ذکو جزا ہوں پہ ایک ہنگ کوٹنا فرقہ یا جوج و ماجوج آہم لڑتے ہیں جب جتنے ہیں ناسوت کی ابد موت کہا گین ہو کہ ہوتا تھی نگہ ستون کی جون جب پھیل کی چہرے جی میں ہے بن کر زانی آپ بھی لکار سہی</p>	<p>لب تلک بالامد و امی عالم بالامد و امی مری ساین مدو داتا مدو مولا مدو مور مدو حق ہو مدو مو ہو مدو ہا مدو و ہان کری ہے عاشقو مکی ہنگ کا ستارہ ایک چنگلی ہر جو کر بیٹھے بہبوت اپنا مدو حضرت وشت مدو امی جوشش ہو مدو کی نہ مرد آدمی بن نے گرا ہی انشا مدو</p>
<p>نام پر سالار دل کے عشق کوڑا پیر کوئی</p>	

گناہ و لہ مرد جب لہ و سہ لہ و

لوٹن ہن بست یوں بس فرک انڈا	اگر آیان لین جون پھر ٹاک انڈا
گلشن مین بول جاوے ہے سروسی	چتا سوجب وہ باقد چالاک انڈا
انگو خرم سینہ کو کیونکر ہنوشا	مسلی ہے او سکویہ دل صد چاک انڈا
گینید خیمیدہ بنین جابی عتساہ	اسی بی خبر نہ سوتہ افلاک انڈا
چلی کو اینو جاہ شہنم کے ہر گہری	مکڑی کر می ہے وہ بت بیباک انڈا
بسل تری نگاہ کا میدان قتل مین	لوٹی ہے جیسے ستر ناک انڈا

انشا کا ہے خمار مین یہ حال جس طرح +
خیما زہ لی ہے صاحب تریاک انڈا

میان چشم جاوے پے اتنا گھنڈ	خط و خال و گیسو پے اتنا گھنڈ
اجی سداوہ ٹاکراوہ ویکھنا +	اسی چشم و ابرو پے اتنا گھنڈ
نسیم گل اوس زلف مین ہو تو آ	نہ کر اپنے خوشبو پے اتنا گھنڈ
شب گہ مین کتابے وہ ماہ سے	رکابی سے اس روپے اتنا گھنڈ
میں اسے شمع کر فکا اپنے ذرا	انہیں چار آنسو پے اتنا گھنڈ
اگر تہ ہے کیا دیکھ دیکھ آئینہ	حسین گریہ سے تو پے اتنا گھنڈ

وہ مگر خجما انشا سے پوئے کہ واہ
اسی زور بازو پے اتنا گھنڈ

روایت الہال

کیون نہ گھبراؤن کسی جیب جھکو تو مشفق ملاؤ	کتابانہ ویسی باقین رو برو مشفق ملاؤ
کونسی یہ وضع ہے سوچو تو اپنے دلین تم	بی تہی کنا کبھو جھکو کبھو مشفق ملاؤ
سنگڑون دشنام دنیا بات مین امی واہ واہ	تینے یہ کچہ زور سیکھی گفت کو مشفق ملاؤ
آپ گرخصہ نفس راوین گردن دینین حق	سوجب تہت ہے پیرا کو کو مشفق ملاؤ
خون آتا ہے مین اب بات کہتے آپ سی	اندون آتی نظر ہوت نہ خوشفق ملاؤ

چشم بد و راسخ ہونیک جو شفق ملاؤ	بانہ کر تیغ و تبر چلنے کے بخون کی بل
شہر مین مین اور لاکھون خوب و شفق ملاؤ	منہر کیا آپ برہے دل لگانا گر ہوا

درعا محل ہوا انشا کا کہی آجائے	ہی عرض خواہش ہی یہ آرزو شفق ملاؤ
--------------------------------	----------------------------------

ہن اسین پرے بند نیکی دیوانگی کا	چہرہ انگر و میری قلمندان کے کاغذ
محسوس ہوئی ساری گلستان کی کاغذ	اوس غفل کو بیوقوف کا مری شوق بہ اتو
اب آپ لگی رکنے بڑی شان کے کاغذ	ہر وصلی سرکار پر جد دل سے طلاق فی
ماری سراد و تباو بہ وہ تانکے کاغذ	اوس شوخ فی کل ٹکڑی زینجا کی کئی اور
یحا کہ یہ مین سخت سے ارمان کو کاغذ	ہس میں اکٹھی مین خطا و سچ اس تو قاصد

کیا چہرہ انشا کا ہوا رنگ گل او سکا	یکبار جو قاصد نے دیا آن کے کاغذ
------------------------------------	---------------------------------

کہ مری موندہ سے لگی اوس کی گلی کا تعویذ	لکھو و آخو سخی صاحب کوئی ایسا تعویذ نہ
توڑ از بخیر کڑا قول کا چھلا تعویذ	کچھ تو دی اپنی نشانی مجھے بندہ بال
گرچہ سولا کہہ طرح لکھو دی سچا تعویذ	دل دہر کنارتی عاشق کا بناد می ہرگز
لال نار می مین بندہ نامی وہ نیلا تعویذ	غش ہوئی ہم تو اجمی قبر تہا اوس کا فر کا
اب لگا بھکھو ستانی یہ نگوڑا تعویذ	سر کے بانو نہر لنگ جبکی سے ابھتا تو کہ
خون نہ ہر ہی مرے واسطے لکھتا تعویذ	گرچہ سیانوں لی پڑہ انسون بہت اتوار کو
مشک سیند در اگر مری غلیبہ تعویذ	جی جلا اپنا سا پہون لکھتی لونگ اور اسپند
کام آیانہ کسی شخص کا کف ا تعویذ	جس پڑی کچھ سایہ تہا خدا و ترایس کن
دو دستو چپ رہو جانی ہی دو کس کا تعویذ	حاضرات اب نکر و بس نہ پڑہو سورہ جن
آب نینسان مین لی کور اس کور تعویذ	شیخ جی چھو تو یہاں چہرہ ہی نہ گھولا کبھی

خیر انشا کے جو چاہو تو پلا دو و دھو کر	اوس کی بازو کا وہ تہا سار و پہلا تعویذ
--	--

سستی ہے تیری آنکھوں کی ہے جام سی لذیذ چٹکاری کیوں بہری نہ زبان تری نوکر میں کالی وہ او سکی بیوی کی آنکھیں دکھاتی وقت انشا کو لذت او سکی جو اینکی حسن کے	سے ورنہ کون سے می کھام سی لذیذ کوئی مزہ نہیں ہے تری نام سے لذیذ ہی واقعی کہ پستہ و بادام سے لذیذ ہے زور طفلی کے بھی ایام سے لذیذ
--	---

آجاوی چٹکی پر جو سیوہ درخت کا
وہ کیوں نہ بہلا شرم سے لذیذ

روایت الہی

ہیں زور حسن سے وہ نہایت گھنڈ پر تعویذ لعل سے کی نہ پیر کی گھنڈ پر یار ب سدا سدا کی جود سی رجا کرے یہ باڑ سیوہ کی گات کی دی سستی استدر دو تین دن تو ہو چکی اب پہر چلو دہن وہ ہلو ان سداوہ سداوہ چھوٹے پیل جو کالی کوئی سی جھنڈی تین تین تین گلیہ تیر سجدہ کے لگے بیٹی ایک جوج	نام خدا لگا د پڑی کیوں نہ ڈنڈ پر ایک نیلا ڈورا بانڈی اس گوری ٹنڈ پر پتے پتے کچھن کچھن سے آفت از بند پر جو تھر گڑھری ہو سر وہی گنڈ پر غیر درخشہ کی لاش کی اوس چیتی گنڈ پر بول لاکہ کوئی غش ہو تو ایسی ہنڈ پر سو جنس چوب چوختا تین تین تین بیل تیری زخم جگر کے گنڈ پر
---	--

انشا بدگلی تافہ رکھ چھوٹے چوڑے

چڑو ہنڈ ایک اور چھوٹے گنڈ پر

یہ جو ہنٹ بیٹی تین تین تین تین اسی سداوہ تین تین تین تین شیر گلی سے پلہ تین تین تین راجہ جی ایک جلی کی جلی تین تین	اونا تین تین تین تین تین تین بیل او داس تین تین تین تین کیا ہی ہمارا ج سے برجا کی روڈ پر عاشق ہوئی تین تین تین تین
---	---

انشا نے شکی قصہ فرما دیوں کہا

کرتا ہر عشق چوٹ تو ایسی ہے منڈ پر

کیا بھلا شیخ جی تھی دیر میں تھوڑی پہر اسی بسا کہ نہ عمارتِ مقابرِ شکے جاو اسی شیخ و برہمن حرم و دیر کو تم کبھی دھما سی تباہ تجھے پس پیدلے شک نہ چری لو کہ سی شتر کے عیاذ ابا لندہ کو سن بٹین فقر اہل و عل کو تو ابھی گر گاہ گرسنہ کی شدم کی طبع کے پاس نہ سنسا میں جو سنسا سی شب او کی تو کہا	کہ چلی کعبہ کے تم دیکھنی روڑی پہر لوگوں نے چوب و چگل کر لہو توڑی پہر بھائی بیارہن تم ہمیں یہ چور سی پہر تو یہ ہم جانیں کہ بس نفی چوڑی پہر کو فی عشاق کی تھی چاقی کی پھوڑی پہر او کی ہاتھی ہون پھاڑ اور یہ گھوڑی پہر تو بھلا بھئی کی جاکا وہ بھنبوڑی پہر تجوڑ بان کروں ہا می گھوڑی پہر
--	--

ایک غزل اور سنا دی مین الشاہر خند
تو فی امین بھی کسی ڈھب کے نہ چوڑی پہر

بلکی چٹکی جو لے دیر کے روڑی پہر دفن ہے کوہ کن عمر وہ جس جا می چرخ دوست و صندل سایہ سی کیا موتا ہی رقت آئی نہ تجھو حال پہ میری سچ ہے ہاتھ تک مجھے ملائی ہے یہ فرمائی لے کا نور و پس میں منت جانیو امی جہانوج تو سن فکر عید و انورہ انجام کی ساتھ گھورا و نہیں ہوئی شمع مینو کما تو بولے بہت کیٹائی اری کاٹھی پڑیں شہی خاک وہ بہری گود کما بولی کہ اسی دیوانے سانپ سی تیری گزرت کھلی نہ کی بچ لکھسی سی چڑھی سچ کو جس سے کہ دین	چوم اور چاٹ کی مین کعبہ کی چوڑی پہر رکھدی لو ہو بہری وہاں لاکھی تو تھوڑی پہر ہو رہی ہیں میری سینہ کی روڑی پہر موجو پہر اوسی کیا کوئی چوڑی پہر تجھ سے پنہ وہ کری جو کہ ٹوڑی پہر زور جادو سی وہاں موتی مین گھوڑی پہر بھونچی تب جب کہ چلین کہانی سی کوڑی پہر مین تو انسان ہون ہو تو ہی گھوڑی پہر راتی اور نون تری دید و مین تھوڑی پہر پھوڑی سر نیا تولی اور بھی تھوڑی پہر چادر آب نے نگر کے جو پہوڑی پہر موندہ پہ کت چوش سی لا اوڑی چوڑی پہر
---	--

معرفت کی وہ غزل اب تو سنا دی الشاہر

<p>جس کو سن ہو فیون فی سہری ہون پتھر پتھر</p>	<p>آویں خیر ہے کیا اون نے چھوڑی پتھر</p>
<p>یون کی جس جلوه فی سب طوں کی روڑی پتھر داو کیا حکم ہن ہون منی بخوڑی پتھر سرخ اور سبز عجب رنگ کی جوڑی پتھر یہ شدہ رکھتی ہیں سب بندہ میں ڈی پتھر جس طرح کوہ کی چاتی پر دوڑی پتھر یا آہی یہ تیری زرد کے ہون توڑی پتھر کر کوہ کی کس وصل سے جوڑی پتھر</p>	<p>چلو آب کا گرتا تو پہاڑوں پر ویکہ کر نظر فعل و زمرہ کی طرف سینے ہن آتش عشق آہی سے ہی غالی کیا تھے اہلہ میں دل دریا کے جاب ایسی ہے تیری دولت پر پڑی خاک سن اٹھی و ظیل صنع معارضہ کر نظر ایدل جس نے</p>
<p>کہ غم بدل اور بدل قافیہ التما کہ تیار نکل آئی ہیں بہت تو فی جو پتھر پتھر</p>	<p>کماوین ہر چند کہ بارش کے شری پتھر پتھر میں دو انا جو کمین چڑ گیا ہندہ انکی توشب نخت دل کامری یہ روپ کچھ شگون میں سینہ صد چاک نظر آیا ترے عاشق کا جن پہاڑوں میں مزارین ہن تری کشتوں کی</p>
<p>بر سین گب مرے اشکو کی ڈی پتھر پتھر دامن کوہ کی از کون نے بنیرے پتھر لطیفہ سب سے جہن کماوین تپہ پتھر پتھر اوسکی تربت کے جو میں جا کر او پتھر پتھر لہو او ملی جو کوئی دہا کی او کھڑے پتھر</p>	<p>ایک غزل اور بہ تبدیل قوافی التما تو نے آخر کو ہن اس بحر کے پتھر پتھر</p>
<p>ایسی خطے کو چاہا جاسے جو کر کر پتھر کرتے ہن دامن اطفال میں کٹر پتھر پتھر بی ستون کی گئی تن اوسکی میں کر کر پتھر گئی شاخو کی دہرا دہرے وہ چہر پتھر پتھر سانس لیتے تری چہانی سو گیا اڑ پتھر شیشہ چرخ پہ اب تو بھی دی ایک چہر پتھر</p>	<p>صحن کر کر کی جڑی کیون نہ تر پتھر پتھر پہر پہر سہری سہی جن کی بھو بھو ای پتھر کو کہن کہا کے گرا سہرے جو تیشہ و دہن تربت قیس پہ کر ای یہ آہو کہ تمام و کر کچھ سنگ دلی کا جو شب آیا اوسکی لنگسار اوسنے کیا جھک بھوت سا فی</p>

<p>ارونکی ساجی مین جو تم بار تو دہن کی کوئی بی او بدست سادین بوسے خوشتر</p>	<p>لاویا نئے دوادہ کیسیلو کی جو پڑ پتھر جو ک کا اپنے او کا موب اور دھڑ پتھر</p>
<p>شیشہ دل کو بچا سی ہوئی رکنا الشا ماربیتے نہ کہیں جہٹ سے وہ اکڑ پتھر</p>	
<p>راتو نام نہ نکلا کر دور وازہ سے باہر جراح نہ رکھ پنبہ و مرسم کہ بیان لگ لی قیس مبارک ہو کہ لیلے نکل آئے یتے وہ جہا تھی ہیں تو گویا کہ نزاکت گو غیر نے آوازہ کسا و سکی گلی مین نا رنگی کے چمکے تھی مگر عطا مین دوسے</p>	<p>شونخی مین دہر و پانوتہ اندازہ سے باہر نکلی ہی ہر ایک زخم تر و تازہ سے باہر پردی کو اوٹھا محل جہازہ سے باہر ٹپکے پڑی ہے شونخی خیمازہ سے باہر پر مین کوئی نکلون نمون اس آوازہ سے باہر ہو پاس یہ تھی او ویہ غازہ سے باہر</p>
<p>رہتے ہیں سدا خواہش جاب سنی الشا اجز امری دیوان کی شیرازہ سے باہر</p>	
<p>مانگا جو پینے بوسہ او نئے چمن کی اندر شعلے ہرک رہی ہیں یون اینیوتن کی اندر ہے خالی یون تمہاری چاہ و قن کی اندر جو چا سو تم سو کہہ لو چپ چاپ ہیں ہم سہی کیا گمات کی جگہ ہے چپے کی جہاز پچے گل سے زیادہ نازک جو دلبران جہا سے بھکویہ تعجب سو رنگی پانوپہلا کافر شمار ہا ہے سارے کا یہ لہرا سو چلو نوٹکی باہر مطرب جو گار ہا ہے غم نے تری شبایا ای ماہ مصر خوبے سو نہ چپک چ تیری مطرب یہ تار یون ہے</p>	<p>بوتے کہ بیان نہیں مل چھی ہو سکے اندر دون لگ رہی ہو جیسی گرمی سے بن کے اندر جس روپ ہو کنیا آب جمن کے اندر گویا زبان نہیں ہے اپنے دہن کے اندر مندی کی ٹیٹو نکلی او جمل جمن کے اندر ہن بکلی مین شبنم کے پر بن کے اندر یہ رنگ گوری گوری کینہ مگر کفن کے اندر طیلے کی تالی وسم کے ہر ہر بن کے اندر آتی ہے کس فری سو آواز چمن کے اندر یعقوب وار بھکویت انجن کے اندر کاتنا لگا ہو جیسے کالی کے پھن کے اندر</p>

<p>اور آگے بٹھایا یوں مجلس بن گئے اندر اتنا تو میں کہوں گا اس انجمن کے اندر سو تیری روکھی سوکھی اس یا نہیں کے اندر</p>	<p>بل بی تر اگر نامی بامعہ میں طپس پنچہ سو جی تو دور کی تھی کتا نہیں لیکن وہ چیز نام جس کا یسنا نہیں مناسب</p>
<p>یوں بولتا کہ ہے سنتے ہو میرا لکشا ہیں ملک فہم مسافر اپنے وطن کے اندر</p>	
<p>گدڑی قیامت اس فل میدان پر جی تک تو ہم لگاتی ہیں اب ایک باپ ہے جھکو کچھ خیال بھی ابر بہار پر سوز نگ کے شگفتہ ہیں گل شاخ پر جاتی ہے چٹ نگاہ پستل سبزہ دل پر ساک ایندنی ہیں مست پٹری چیار پر کچھ لگ سے لگا ہے آکھار پر عکس شگوفہ ہے جو پڑا انبار پر سو سو طرح سے جھاڑی جو اپنے ہزار پر</p>	<p>آئی نہ آپ رات جو اپنے قہار پر ہی اشتیاق بوس و کنار اس قدر کہ یار ساتی صراحی می گلخام لاشتاب شادابی ہو این یہ کیفیت ابکی ہے نظارہ سووی دانہ شبنم اگر کروں انجار جو ہوتی ہیں پڑے سخن باغ میں موج بہار لالہ خود رونی اسی سیم سو سو طرح کی شکل دکھاتا ہر کیا کروں ہو کر نہ نہ سچ لب جو کے پاس بیٹھ</p>
<p>اشفاق سے اب تو انکھ چہرہ ادی یہ قہر ہے اس وقت میں تو رسم کر او کی خسار ہے</p>	
<p>دوڑی ہم سب کو لیکر سوے خانہ خمار ہوتی ہیں محل شکر ہوے خانہ خمار بہلہ ری غضب جاس کوئی خانہ خمار نور سے جو بہان لبر نہ جوی خانہ خمار</p>	<p>ساقیا یہ خوش آئی ہوے خانہ خمار رلز لہ قیامت کا اور صور ہر فیل ایک بار جو آیا لوٹ پوٹ سے بس خیر زائد کسی بہاؤ میں نہ بہشت کی نیر</p>
<p>چوڑ کر حرم اشفاق ایک بیک لہ نہ آجیب خواب میں نظر آکاروی خانہ خمار</p>	
<p>آخر آجھکو جنوں چننا ہے پنچہ چھاڑ کر</p>	<p>لی چلا دمان صحرا کو گریبان پہاڑ کر</p>

خوب ہی سیدھا مانبا یا سب ایک کو جہاں کر کہا کے دشت بہاگ جاو جو دیو بھی جنگبار کر طور آسا پتہ رہ تو یا نو اپنے گاڑ کر چکیان لے گا لیو کی خواہ تو بوجھ بڑ کر اور غل کر اور چلا اور توبہ دھاڑ کر	چہ ہا گیا جو میکہ میں محتجب تند و مکی تھا سکن خروش نعرہ اپناے عدد تو چیر کیا کیون نہ دیکھی جلوہ حق دیدل کیا گدہ انگ چوڑتے ہیں اب کوئی دو چار بوسہ بے لئے ہم نہیں ڈرنی کی ان باتوں سی پیکر شوق کی
---	--

مختلط غیروں سے دیکھا شہجہ انسانی حسین
ہو گیا وہ جان بوجہ انجان سب کچھ ہاڑ کر

تو یوں دیکھہ اس گھوڑی جوڑی کی خیر میان ساتی اس سلفی کوڑی کی خیر الہی سوا اس سبزہ گھوڑے کی خیر فطرتی کر اس گھوڑے کی خیر	جو چاہے تو مجھے ہنسوڑے کی خیر کہا دہی نشہ کے مرے رخس کو دکھائی مجھے سیر باغ ارم ہنسایا جوینے تو بوسے نہیں
لگا بیٹہ انشا کو ٹھو کر تو انگ ارے اپنی سونکے توڑے کے خیر	

ہے یہ اوس مر جبین کے تصویر بن گئی وود آہ محنون میں اپنے دایع جگر میں سو جی ہے دیکھہ نے اوسکی میں پیشانی	یا کسی حور عین کے تصویر ایک محمل نشین کے تصویر مجھ کو اوس نازنین کے تصویر ہے یہ خاقان چین کے تصویر
--	---

لفظ ساتی ہے اشک التامین
جبہ نیل امین کے تصویر

دل کر ہی کیا جھکے لکھ کر خط نہانے پہ جہر کل لڑا کر جب کہ دشمن سے لگے فرمانی آب دایع دل کے گرد میں یوں چھوڑی جوڑی حسن کے بدری کی ٹوڑی کی سرک پہندیکو کو	دایع کی اکی بوسی ہو اسکی پیشانی پہ خیر آج سے رکھنا تو اپنے کہانی اور پانی پہ خیر ہوا رک کی جسطرح فرمان سلطانی پہ خیر آرہی ہے دیکھہ ایسی میں کچھ آسانی پہ خیر
---	---

دو کی ابرو پر نہیں ہو خوشنما چمک کا داغ
اس غزل فی ایک پر ہی پکارا گوشتی کو اوتا
ہے یہ شاہ حسن کی تیغ خراسانی پہ مہر
کے دہان سعدی شیراز و قافانے پہ مہر

سید الشاہ سلیمان شاہ کشور کا غلام
اب کمد آتا ہوں ہی شک سلیمانی پہ مہر

ای صبح بجا ساری چین نذر پکڑ کر
صورت یہ اولیں نگہ کی تو جلا جا
اللہ ہی صفائی کہ ترسی رنگ کو آگے
اسکو نہ سمجھتے جس قمریہ شب بھران
ہی چین کہ بجا وں جوانان چین ہی
ہی قصہ کہ اوس نگر گن جاو وں ملین ہم
ز پر پاس نہیں عید کے دن اونس ملین
حمام میں تو اویں تو جاوے شہ غاور
گواو کی تو وحشت کو دلا بن کو زوال
اس دلیں مری گنج گئی تصویر تہاری
شندک نہ پڑی کیوں کہ گئی جاو رہتا
بکھری تری رخسار پہ جو زلف تو جھک
گو نذر نہوجی میں ہے مجانی اوس سے
لہر سپ اگر ہو تو ملین اوس سے پہا
جو شخص بینی ہو تو اوس باہر جلا جا
حوران ہستی اوس سے مجھ کرین اگر

مل ہم سے تو ایک غنچہ دہن نذر پکڑ کر
سب را یہ باوین نذر پکڑ کر
آئینہ ملاصاف تن نذر پکڑ کر
ہم سے ملی ایک سانپ کا من نذر پکڑ کر
ایک آئینہ صبا ہی کہن نذر پکڑ کر
ایک بچہ آموی تن نذر پکڑ کر
ہم اشرفی دماغ کہن نذر پکڑ کر
ایسا تجھے زینہ لگن نذر پکڑ کر
تو کہ موند دو چار مہر نذر پکڑ کر
عاشق یہ جلا تم سے پہن نذر پکڑ کر
زخمی کو تری ایک کہن نذر پکڑ کر
ایک دماغ ملا چاند گن نذر پکڑ کر
اپنا بھی بیاختہ بن نذر پکڑ کر
سیلا بہ سہراب فگن نذر پکڑ کر
رضوان سند خلق حسن نذر پکڑ کر
غلمان ملین سب سبب و فن نذر پکڑ کر

ایسے ہی بڑی قافیہ پیش آئے اب الشاہ
نہ جن سے ملا اپنے دہن نذر پکڑ کر
سینہ نہ جلا شہ و سخن نذر پکڑ کر
مل اونسے دلا تویشی بن نذر پکڑ کر

<p>نقاش خیال او کو اگر باوی تو جاو جاوی وہ جنم برج کو تو آب کنیا ہی تجھ کو یہ رہتہ کہ تری سانی او ایسا ہی گئی میں ہون کہ سب کو کی طرح گھن مل کو لگا قصد یہ ہی عید کو نوشی</p>	<p>اپنا ورتی نقشہ کن نذر پکڑ کر جسٹ سانی ہو مری کی دمن نذر پکڑ کر جبریل امین علم لدن نذر پکڑ کر دریا پہ ملین مجھ کو گن نذر پکڑ کر میں اب کے ملون تھوڑا سا گھن نذر پکڑ کر</p>
<p>و گھن کی بہت چال پسند آتی ہے افشا مل نہیں نہ تو بھی گئی ہن نذر پکڑ کر</p>	
<p>کیا اون سے ملون عید کی دن نذر پکڑ کر یون مجھے کھاؤں ہی تو میں چاہتین گیارہ جس میں کہ خشونت ہو کہی اوس سے نہ ملے ہون دلع بدل مرقش اب یون سرگلی</p>	<p>ہون سانی ایک بچہ جن نذر پکڑ کر لی اشرفیان اپنے تو گن نذر پکڑ کر ملی تو کئی حرف خشن نذر پکڑ کر جون کا پنے کوئی مرد حسن نذر پکڑ کر</p>
<p>گو بادشہ روم ہو ای حضرت افشا کچھ میں نہ ملون آپ کی بن نذر پکڑ کر</p>	
<p>بولی وہ جب ہاتھ رکھا میںے اون کی ران پر مینی کب کی تھی ہلا کیہ اور دیکھے باجیت ہونی دیتی ہے نہیں میں اکھڑے سے اچھلڑا واقعی صاحب نے دل میرا نہیں ہرگز نیا ہاتھ سے صاحب کے گوتم سنگ دین ہو سو ہر کیا کہیں کہنی کی کچھ نسل نہیں باقی رہے کو نسا ہو گا بنی آدم کہ جس سے ہم ٹرکین ہو پری یا حور یا غزلان ہو کیا غرض</p>	<p>خیر ہے تھکا جی لعنت کر و شیطاں پر قر ٹوٹے عیب کا بتان اور طوفان پر غصہ آتا ہے مجھی صاحب کی پاوا جان پر ہاتھ تو دہرتی نہاد ہو کر ہلا قدان پر شکوہ کرنا آپ کا ہو نہیں شایان پر ہو گئی ہم لوٹ پوٹ اون کی ادا و آن پر قصد بیان کر سہی میں ہم جان ابن الجان پر آپ بن کوئی گزرتا ہے نہیں کچھ بیان پر</p>
<p>کہ کیا تھا دل میں افشا کی جنہوں کے واہ واہ دہر گئے وہ آج اپنے ہاتھ دو نوکان پر</p>	

کیا ہے آتی ہے جھکو حضرت انسان پر
کیا بوج اسکڑی تشریف لائی ہے بجا
فعل بد تو انیسے مولعت کرین شیطان پر
میں اگر خط غلامے لکھ دوں اس احسان پر

پر نہ تھی اس پر بھی پروا تو فسی ہو بجا کیجے
کیا غصب ہوتا اگر بنا کہیں انسان پر

گم جو پر سے تجھے رشک تسمیر
شریوں او برائی داغ جگر پر
اشارا کر رہی ہے سنان جو گیا کا
کبھی عیب پر ہر پرتو کی جلیں گے
سیان کیجیو کچھ جو توفیق حق ہو
گناہک کروں میں زمانیکا شاوہ
خضوع و ادوار و نین میں
کھارام طائی رو بیا دے گیا لو
سلیا نے تلوار تو لے چکا ہے
پڑا نہنا تا ہے بن گھاس گھوڑا

گئی بیل بس جاننی ساری گہر
سینہری مونا مغلے جان سپر
کہ ملتی بہوت آج دوسے سحر
قدم آپ رکھتی مرے چشم تہہ
گمرا ایک آزاد ہے تیری اور پر
صیبت ہے یوں تو سب اہل ہر
پرستاسی افلاس ہے اونکی در پر
کہ انہا کہتا ہے اب اونکی در پر
لگاتی ہے اب تاک شاہ سپر
ہوئی چار فاقہ ہن پریم نقر

چڑھ ایشا غزل اور ایک نازہ ایسی
کہ موانسہ بن جسکی ہر شہر تہر پر

بھی رونا آتا ہے شمع سحر پر
چمک اوس پر ہی دشن کے ماند نہ
میری وہ دل فی فقر اندوہوں نے
اجی کہیں رولاتی ہو جھکو تبیں کیا
ہی وضع ہے تو مجھے کوئی گا
اجی جہیں ہے اب کہیں یہہ ہے
پڑائی رہ کہہ سے ماری ڈر کے

کہ بیجاری اب ستم ہے سفر پر
پڑی پرتے ہے اپنے تار نظر پر
لگاتی ہے جاعش عظم کی در پر
نہیں جسم آتا مری چشم تہہ
پڑی پرتے گامتہ رکھے کمر پر
بس ایک باندہ تیکہ کسی دگر پر
چڑھ ہے زاہد مفتخر مفتخر پر

مطلوب کو دی بار تو مختصر ہے	جنون سے اگر آشتائی ہوئی تو
کچھ ایک صاف صاف اسی کہ نہ غم نہ شگ	کہ وہ مارین چشمک صفائی گھر پر
<p>اوداسی برسنی لگی باہر دور پر قیامت ہوئی بیان دل نوحہ گر پر نمک کیوں چڑکتی ہے ختم جگر پر نظر کیا پڑے خاک گامای تر پر مجھی غصہ آتا ہے پچھلے پر پر اوڑالی گیا چٹ بٹھا اپنے پر پر تھیں گے بہشت برین میں اگر پر کہ مارو گے شوکت اوس سے ہر ایک پر کبھی اس شجر پر کبھے اوس شجر پر</p>	<p>کیا بار آفت پڑے اس سحر پر جھبانی سہری دہن کو ایک آہ نندی نہ شہوی گنڈا دور موہیاں سی شہنم مری بہا وین گلشن کو آتش لگی ہی کو ہی دیو تھایا کہ جن تھایہ کا فر پری زاد تھی ایک شے وصل و سکو مزی خوب نہ تو لگی کیوں شیخ صاحب زرد کی ایک چوبچ ہوگی بڑی سے پری اوڑتی بہری گا جون کالی کو</p>
وینا نہ سید انشا تو اون سنے	دو تیر مڑے ایک سہ نہامہ بر پر
<p>کہ چلکی گر مڑی خود دیکھو راگ پانی پر نہیں یہ سہل کمداری کی لاگ پانی پر جو اپنی لمبی گھوڑے کی باگ پانے پر کہ گھریں بیوی پڑا جیسے ناگ پانے پر کہ خوب کیلے ہمارا چ پناگ پانے پر جو بیٹی جاتی تھی ایک بوڑھی کھاگ پانی پر کہ ہو وین خوب سے گھری سماگ پانی پر کہ بانہہ شہ جو پیا سون سی لاگ پانی پر تو بطن خون کی طرح تو بھی جاگ پانی پر</p>	<p>یہ جلتے رنگ نے پہلا دی اک پانی پر بنا ہے اپنی ہو خاک آگ پانی پر سکروی سی یقین ہے کہ شہ نہ ڈوبین کے یہ لہریں لیتے ہی آئینہ میں وہ لعل سیاہ منور کہتی ہے جہنا سماگ دکھلا کر یقین کہ خواجہ خضر سے بچائی بکاساز چلو نہ تیری دریا میں بے تکلف ہو بہلا وہ دلیون نمک طرف کسکو باہم شراب دلاجو چوکی نواری کی اونکے دیتے ہے</p>

خیال میں تری بایلی کذری جو جھلے سحاب بن کے سر کو دکون رو یا ہے نہ چیتے لڑے عبت مجھے خوف ہو کہ بہاد اور ہر لوگ کا ادھر جہاں ہیج تر بنے جور و پتہ و کداری کا بن گیا سارنگ عجب طرح کی ہے بیڑی کی سیر دریا میں	تو موہن گانی لکین سب سہاگ پانی پر جو ہر طرف نظر آتی ہیں جہاگ پانی پر لکین سہاگ سے ہو وی وہاگ پانی پر عجب طرح کا ہے تیر تہہ پر آگ پانے پر کہ چاندنی نے لگا دی ہے آگ پانی پر کہ موتا جاتا ہے سب نیاچ راگ پانی پر
---	---

کنور جی تیری جو سونی میں ساتھ الشالی
تو جاگے سونی کے اور او سکی ہاگ پانی پر

عجب سہ چشمہ متاب سے تھی آگ پانی پر نجا دریا نہا نیکو تجھی ہے آگ پانی پر ستی ایک میو لگی پر آگن کر گھاٹ پر تہے پر ہی کی شکل ایک راتو کو میان تو ہے دکھلا تذیلا مفتق والا تیرا متا خوب سب بولی ترمی رانوں تے یہ گھوڑا دریا ہی سب کو ہی نہ اوڑھی آپ جوگی جی ابھی مسم ہی جو جاپن نہانی والوں نے دریا مہا بیاتک کہ یہ کہو	سنا یا چاند نے نے آج دیگ آگ پانی پر کہ سورج دیوتا گاتی ہیں دیک آگ پانی پر وہ اساجا رہا ہے اور سب پر آگ پانی پر پڑی پھرتی ہے اکثر دوتی ایک آگ پانی پر سیان ہے مشک اور تو بنو لگی سیر لالہ لگی کہ مطلق سم نہ دوہین جو اٹھالی باگ پانی پر بھا کر درگ چھا لابیہ لین بے لاگ پانی پر منش کی طرح آہ لڑی سراسر جہاگ پانی پر
---	--

تصدق کرتے ہیں ہم نعمت الوان کو امی الشالی
اسی ایک جوگی روئے اور ادبانی ساگ پانی پر

لے او نہون نے جو یہ ہو لونی جہر خالی پینگین امرتوں میں جسوقت چڑھتا ہوں میں غل جیا یا تری و بوانی نے ایسا ہے کہ حبث کہہ لڑی تھی کہ مسم پانچ لڑی چھین کے	میں نے بھی آپ سے دو لڑکی لڑی الی تو مجھے کہتی ہے یہ ساوکی جہری ڈالی تو اپنی رنج کے ہر ایک کڑی ڈالی تو میں نے اس ہر کے سول لڑکی لڑی الی تو
---	--

ساتھ پر یوں کے یہ ہم جہولی کہ الشالی

ڈالی جو آنکھ کی تھی سب بڑی ڈالی توڑ	
<p>تحقیق خاص و عام برای عوام چوڑ ایسی سیدی ایسی مرغی جیسی اسے غلام چوڑ مین نے کہا نہ دور ہو مجھ کو نہ تمام چوڑ لی تیشہ اپنے ہاتھ میں اپنا نہ کام چوڑ شیرین بی ستو کی طرف دی رام چوڑ دی پشت برہمن پہ بزدل تمام چوڑ کر دی تو بد و عام چار رام رام چوڑ اُم بابا باگ جاوین گے بس انتقام چوڑ</p>	<p>پیر تھان کسے کو نہ تو لٹ نہ کام چوڑ سایہ سے اپنے کتے نشہ کوہن دھن میں چوڑ کالی بڈا کے شکل بنا کر حیثیت چوڑ پیک صبا نے آکے یہ فریاد سے کہا شعبہ نیر برہمن ہوا نشان خسرو سنگر اشیر باد بس آغانی ایک جریب کہنی لگا چرخچی چہ رنجی تو بولے آپ این مردمان ہند مرا سیکندرا سیر</p>
<p>التماعزل ایک اور ہے عالم کے توسنا اس قافیہ ردیف کو تو لا کلام چوڑ</p>	
<p>جاوین کہ مر ملا کہ مفت آسمان چوڑ وہ آگ مہون گیا موحسی کاروان چوڑ بی جسم ناخدا فی دنی باد بان چوڑ کیا تو فی انقلاب دیا سار بان چوڑ اب او سکی سوکھی ساکھی تو چہ آسمان چوڑ دیو جنوں کا ہاتھ سے مین دون جوکان چوڑ ای قصہ خوان آدمی نہ یہ داستان چوڑ ایک آن تو صاحبیت باغبان چوڑ</p>	<p>اسی آہ ابواپنی کہیں آن بان چوڑ صحرای لقا و دوق مین سلگتا ہوں پی آپ او تری تھی جو جہاز سے اونٹن نہ لی خبر محل نشین نے ششکے دہی تیری غش کیا جنون مین کچھ رہا نہیں بس امی تہ لقا و جال کا معائنہ صدرہ موحساق پر بان کس طرح وہ قصہ صنوبر لکھ چکر التماعزل کے وادی جنوں کی سیر و گیم</p>
<p>سہر طواف قیس جو این مین حوریان سویا سجا لکین مین و داب ہول بان چوڑ</p>	
<p>مین خوش نہیں نہیں نہیں سرگز نہیں چوڑ ای تڑا شہر روح الامین نہ چوڑ</p>	<p>ہننے کہا نہ بس مجھے اسی ناز نہیں نہ چوڑ ہو رنجی اگر چہ سدرہ تنک ہے ادب ہی غم</p>

<p>اسی ڈرو دہی آہ دل شہناہ خیر بس چین جہین ہو بہت چین تو غور سے</p>	<p>راس مہذب گویا نفس الشین نہ چہیٹر اکثر کلاہ کوشہ خاتمان چین نہ چہیٹر</p>
<p>کہہ مرتبہ میں شہرچی کی غزل ایک اور انشا کسے کا تذکرہ بغض و کین نہ چہیٹر</p>	
<p>اسی دل تو ذکر لیلہ محل تین نہ چہیٹر مجنون کی مرگ خواب میں دیکھا دوسرے جان و کی یہ وصیت آہ کہ جتیا جو قیس ہوا دن امتحان کے وہ جوتھی سو تو ہو چکے دامن سے میری آنکے لپٹ ہلکا ہوا دینا کے شرط مانع بوس و کنار تھے مکتب نہیں کہ کوئی کرے گا یہ تھکنا منع تیری سوای دخل ہے آوین ملک جو پاس</p>	<p>ہے یہ تو سخت قصہ اندوہ کین نہ چہیٹر اوسکی حکایت نفس واپسین نہ چہیٹر تو کہید اوس سوس بھی طاقت نہیں نہ چہیٹر دوری سے اپنی آپ مجھی ہو کر قرین نہ چہیٹر اب بات وہ نہیں کہ مری استین نہ چہیٹر کہتا کسی کو کون ہے زیر زمین نہ چہیٹر اوسکی ذوق نہ چہیٹر تو اوسکی جہین نہ چہیٹر پہلے جو گرد تو کہوں اسے جو عین نہ چہیٹر</p>
<p>الشباب آگے کیا ہے کہ پہلی ہے کہہ چکا ہے یہ تو سخت قصہ اندوہ کین نہ چہیٹر</p>	
<p>اب دل سمجھ کے اوسکی تو زلف رسا کو چہیٹر چمچو نگور و زکحل کو مسل اور صبا کو چہیٹر میں فندقین جو اونکی بنائے لگا تو وہ کیا کار ہا ہے اپنے اوپچ اسے حدی سدا نا نوس میری سخی جو بلبل تو بولے آپ شوریدگان عشق سے باتوں میں ستا و لہجہ اسی منشی یہ موسم ہوئی ہے اندون لیکن کچ اور سانک نہ لاسرہ اپنے اب چمکانہ میری سامنے اسی مہر آیت نہ</p>	<p>کلم نعت کیا کرے ہونہ کافر بلا کو چہیٹر لیکن نہ اوسکے عقدہ بند قبا کو چہیٹر لوئے کہ پل پر ہی ہونہ میری خنا کو چہیٹر جس سے کہ قیس لوٹ ہوا اوس صدا کو چہیٹر واہ اسی اوچڑ گئی نہ مری آشنا کو چہیٹر اسی بے ادب پر ہی نہ گردہ خدا کو چہیٹر منظور ہے جو سیر تو اوس خوش او کو چہیٹر نیلا قصا بہ بندہ کے اوکھی دوا کو چہیٹر قی کہتا ہوں بات مان نہ اہل صفا کو چہیٹر</p>

ایک بو اموس نے اونکی جوانی کو کھیا برقع اولٹ کے موہنے سے وہ گنہگار بنی دیکھی بھی ہے کیکو روانی تو کچھ نہیں اشیا جو مونی ہوئی ہو مودل کی ہی یوں	رستہ میں اپنی تو سن حرص و مود کو چھوڑ بٹیا کسی جوان سے صاحب ادا کو چھوڑ مٹا کو اپنے چہرے تو اپنے بو کو چھوڑ تا چھوڑے آج تو اس دلبر کو چھوڑ
---	---

ایجا کے چکے چکے دو سال کی بچی ہاتھ ناخن گڑوئے چکے لے اگست پکو چھوڑ	
---	--

خط ترانہ رستہ دیکھ امی مار شوخ و تنگ سبز اپنی آنکھوں کی جھری بھی کم نہیں بیات سی اشک کا قطرہ جو ٹپکا نہ یہ الماس تھا عشق میں موندے نہیں پائی کسی عنوان سے	رہ کر کہا اپنا زمرہ دے کیا ہے رنگ سبز فیض سے جکے ہوئی یہ سینکڑوں رنگین کیا تعجب گر اثر سے او سکی مود رنگ سبز غیرت و عار و حیا و شرم و نام و ننگ سبز
--	--

کیون نہ موندے سبز اشیا شل سر و سبز سبز و نو قیر ساقی سبز ترس پر ننگ سبز	
--	--

باع اسید میں یوں ہے چمن یا س کے پاس امی سحر جاک کر یا ان سے مری آتی ہے کیون نہ پہ کوری سکویہ میں مجھ کو بہا و شراب جہاں کے اعلیٰ زاد نے کہا بوسہ کے وقت	جون ہنسہ بوسی گلاب اور انا انا کے پاس جھکو کچھ حضرت عیسیٰ کے سے اناس کے پاس ساقیا سمن سے آتی ہے چلی پیاس کے پاس آپ کی ڈاڑھی میں کیا چ رہی پیاس کے پاس
--	--

بھر و بر سے بچے آتے ہی مدام امی اشیا جامہ خضر کے اور جہہ الیا س کے پاس	
---	--

پہنس گئے عند لب موبکس قیس لیلے سے مل گیا شاید اوس کے پر تو کے سب یہ جاو ہی تھی	ہامی تنہائی اور بچ خفس نہیں آتے جو آج ننگ جس موسی و نذر و ناز و طور قفس
--	---

آئی وحشت کے پر ہار کون میں جوشب اونٹے راہ میں پست ہاتھ پائی ہوئی کچھ ایسی کہ پر کلی کہنے کہ میرے دامن کو مفت جہل بانیگا پری ہی سرک جبکہ نہ کہا کہ چوڑا ہے نہیں کون کے سولی لی کیا روانہ نہ سہی	موج چاہم سے خب ضبط نفس ہم عالم رہا نہ خوف عس اونچلی اونچلی کے چڑھ گئے جہٹ نہیں ہتک کیا کسی نے مس ارمی میں آگ اور تو ہے خس تب تو ٹھہری کہ ڈنگی بوسہ مجھے پیٹے کری جو اور بوس
--	---

ایک دو تین چار پانچ چھ ساتہ
آٹھ نو دس بوسے ہر انشا ہوس

بوس نہ دنیا کے رکھ اسی صاحب اوراک ہوس لیکھے اینڈنی کے وہ جوتہ خاک بوس تہوڑی سی عمر میں کس شے کی بوس کچھ کہ بوس جہانک کہتری کو دکھاتا نہ رہی باقی اور روح مجنون سے کوئی پوچھی کہ کیا کہتی ہو ٹک ہم آغوش ہو مجھ سے کہ نکالے تو سہی صید بونیکے غزالوں کو نہ آوی کیونکر سہر گتہ دامن نظارہ میں گرے کے پہول میں نگاہوں ہوں تصدیق موجوں کی طرح چپ تھک شیشہ مہیا نہوا می زاہد شاک	خاک ہے خاک ہی سب خاک کی کیا خاک بوس اب نکالیں گے وہ بنک شجر تاک بوس کرنے دیتی ہے نہیں گردش افدک بوس تیری سہل کو کچھ اسی قابل خاک بوس دشت پیاسی بیابان خطرناک بوس کچھ تو اپنی ہی گریبان کامری پاں بوس مہاسی دیکھ کے دہانی تری پوشاک بوس اور کیا کہی سواب دیدہ نساک بوس کو پیہ یا میں باہم خس و خاشاک بوس بیان بجاوی ہے کوئی کاسہ ترناک بوس
---	--

میل مدینہ کے زیارت کو تو انشا اللہ
کہ نکالیں گے تری وہاں شہ لولاک بوس

زراعت و چشم یار میں وام گرہ گیر نفس میں تری ابرو و ترکان و نگاہ و چشم آہ	تقی اسیری اپنی نسبت میں بزم خیر و نفس حاضر دلو کمان و ناوک و تبر و نفس
---	---

<p>بار ہو نامہ حرکت میں نہیں مکن کہ ہے شام غربت آن پہونچی ہم صغیر و ساندل کر دیا صبا و جلہ ہی سو کہ جاے رسم ہی بال پر تو نگ ہلا و خیر و منتقا سے مرغ روح اپنا نہ کر جاوی کہیں پر داز بان بال و پیر اوڑ جا بین گو ہو دام میں مجروح سب</p>	<p>بج و گرداب حوادث مثل زنجیر و قفس پیر ہم میں اور فریاد ہم بوزیر و قفس دیکھ تو ظالم ہلا یا صید و لکیر و قفس ہم صغیر و تور و الودام کو چر و قفس کر دواس سینہ کو امی صبا کی پر و قفس چوڑیو ہر گز نہ لکین سن و چوڑی و قفس</p>
---	--

صید و لکیر ہر خبر صبا دے الشانہ لی
 حرم الفت کے قوس میں یہ تغیر و قفس

<p>پر تو کہہ ہر کوم سر و مری موٹہ نہ چوس تھرے لعل بسی زیب سو تری کمنسا رہ غنیمت تو چلون تو مجھی چوڑنے دی جھکویہ ان کر چوڑ تری دشت سے</p>	<p>ہاں وہ کس طرح کہ بیدر مری ہونٹ پنجوس رنگ یا قوت ہی بیان کر دمری ہونٹ پنجوس دیکھ یہ جاگہ سے بی پروا سے ہونٹ پنجوس دیکھ نہ سار موی زر دمری ہونٹ پنجوس</p>
---	---

صدع اس نازک الشا سوز کمنسا چل کر
 چوڑ لگتی ہے ہوا در مری ہونٹ پنجوس

روایت الشان

<p>بہت غنیمت کہ خود بدولت لی کیا جو کی کیم نواز غلام دی و امچی ہو فدوی محب باوق رجوع حاضر وہی فقر وہی مطلق جواب اگلی طرح سے کہتی برحمان کشت بولی مجھی جو گل راہ میں لی سب کیسے خط میں سلام کو کسی جو کہتی تھی وہ ہی چوڑا سب سے غلط کر رہی تھی تو ہی بات اپنی و سب</p>	<p>لما لالہ لطف و مہربانی جرمی توجہ کریم نوازش غضب ہے اس پر ہی میری حق چین آپ فرماوین کہ نوازش تونہ فائدہ میں پیری کر تہ ہلا کیوں دو گم نوازش کہی تو از پیر سیر کچ بسوی بیت لضم نوازش غرض کہ تم ملو ایسی ہوئے گئی وہ سب عیاں نوازش ستم جو مخصوص ایک پر ہو سمجھ کہ ہے وہ تم نوازش</p>
--	---

تصدق اپنی مذاکی جاؤں کیا رانا ہی جھکو الشا
 اوپر ہی ایسی گناہ ہم اوپر ہے وہ دبدم نوازش

ہو یا می اگر جہان فراموش جاتے ہو تو یاد رکھو مجھ کو صافیت کیا پھر کے ہر کو اس طرح ہی دوستوں کو اپنے سچان اللہ سے یہ انصاف تو ہووے یہ دخل کیا ہے ہم تو	کب دل سے ہو دوستان فراموش نست کجیو میراں فراموش تنے اسی قدر وان فراموش کرتے ہیں دوستان فراموش بیان یاد ہے اور وہاں فراموش کر بیٹھے ہیں خود کو بیان فراموش
--	--

ایسا تجھی ہو گیا یکا یک
انشاء اللہ خان فراموش

بار ہو کے جسم موضع بادلوں پوش گلے لپٹ کر یہ کہنی لگے سب کیا ہی نیم واکہا میں ہر کے تھوڑی سا خوش و ہوش و ہر زب گئے لشکر کہان وہ گرجی صحبت کہ وہ کو مودا سین بہارنی القصبہ جگہ یہ باتین تساب جگہ کے ملو تو زریہ غم ہی کنا یہ غم و لطافت بس زخوش اطلاق نگاہ مطلق سے جسکے جہان ہوا مال ہجوم ماہ و شان او سکی زب میں شہ پیشگی لای میں تشریف سید نقاشی	مونی جو آ کے دنیا باغین مجھے ہم پوش بزرگ بیل تصویر کیوں ہو تو خاموش کہ بیان فراق میں یار دیکھ کر نہیں پوچھ شگفتگی نہ رہی طبع کو نہ جوش فروش ہو اسی چراوڑا لگئے سب اپنی پوش کہا یہ مصلحت مجھے ہو کے جلوہ فروش لالہ خرچ ہے جسکا غلام حلقہ کو پوش امید گاہ عزیزان عصر و عذر پوش نہقہ لعل میں جسکے لالہ حیرت پوش صداسی بدن و دف و دف و بانگ شاووش میں مغایہ عشرت سے تاکہ ہو مد پوش
--	--

ندام تو سین اقبال ہاتھ ہونہرے
خوشی رکاب میں اقبال غاشیہ رودوش

کیوں سا قیام ظال ہوا پناہ رنگ فرشتہ جون آئید ہے او سکی جان چاندنی بچھے	شیشے شرب سحر کی میں چاہ سنگ فرشتہ دوان عرش ہوئی باؤں کا سایہ ہر رنگ فرشتہ
---	--

تم جانتی ہو مجھ کو کہ میں ہوں پنگ فریش پہنتی کہی سہون فی کہ آیا کنگ فریش دریا کی بھی ہنگ سی کچھ یہ ہنگ فریش فراش بولی زور ہوئی یہ تو ہنگ فریش	تمنے پنگ وور بچایا تو کیا ہوا شیخ دراز قہ نے جو مجلس میں ڈک ویرے تک فری کہ شیخ کے دیکھو کہ ہے زیاد جو مجھ میں اور انہیں دہا چو کڑی چھے
--	---

وہا پڑا جو پاؤں سے التا کی پورا پ
کیا سخت بی گناہ ہے ہی یہ تنگ فریش

روایف الصا و

یارو دیکھا ہے دنیا میں کہیں ایسا شخص جس گہری غصہ میں ہو چیں چیں ایسا شخص چڑھ گیا اپنی نظر آج ہیں ایسا شخص چاہئے نرم میں ہو صدر نشین ایسا شخص دوستو جس سے کہ ہو بر سر کہیں ایسا شخص ہو جو تہ خانہ میں عازت گردین ایسا شخص دیکھ تو جہین ہو اللہ مکین ایسا شخص ہو س گلشن فرسہ دوس برین ایسا شخص آج بیبا ہے مری ہو کے قرن ایسا شخص	کیون نہ دل و دل وسی دنیا میں نہیں ایسا شخص موج دریا می نرا کتہ میں نہ ڈوبوں کیونکر مقبس نور سے ہی جسکے حرم کا جلوہ جسکی صوت کی طرف دیکھو ہچک سہ جاتین کوئی ممکن ہے بھلا جان بچے دیکھو تو کیون خرابات نہو خانہ اسلام بھلا سب مکانات سے پہر کیون نہ شرف ہو لگو ساکن کو ہی صنم خانہ ہون گب رکھی ہے متصل سو جتنی جلتے ہیں ہزاروں ہضمون
--	--

یارب التا کو سدا عیش و طرب میں خوش رکھ
جیف ہے جو رفاک سے ہو خرمین ایسا شخص

روایف الصا و

آوی جو میری پاس تجی اب ہو کیا عرض کیا میرے پاس آئیے تجھ کو بھلا عرض سوجب سبب حصول بھی کہہ دے غرض ظاہر پرست ہوئی ہیں سب شاعر غرض	دینا تامل سو لی چکا امی بے وفاء غرض پنے گلی میں دیکھ کے کہنے لگا مجھے کیون فائدہ ہی کیلئے کامی و اسط مطلق نہ ہر شامی دینا پھر کر گشت
--	---

افشا خیال مفر ہے اسیر نہ ہو امیو سرگز کے ساتھ نہ لے خدا غرض	
منو جس سے ہونی سب جوامہ و اعراض سوا چشم شب و گردن سحر کے بیاض وہ جسکے ہاتھ گریبان صبح کے تفرض ہمیشہ خلق جہان کو ہزار ہا غرض الہیات سے تا فہم کو نہوا غرض	زہی نسائم فیضان بسبغ فیکش درام نامیدہ ساہین حضور میں جس کے میں خط و خیاط جامہ تنویر حکیم و حکام و سر میں جس سے ریاضی و طبعی سے حاصل یہ ہے
مجروات کو مخلوق کے مواد کیسا سیاست مدنی یکہ جاوین تا مرناض	
رولف الطار	
چنچ کر دوڑ پڑی باغ کے تالاب کی بٹ سے غضب دشمن جان عاشق بخواب کی بٹ بن کٹری موجود صد دل سخراب کی بٹ پر نہیں بن کر کے پا جاسہ کجواب کی بٹ	میں بہانے جو لگا لیکے مئی ناب کی بٹ بس مئی بانو کی آہٹ سہی کروٹھی بٹ داری پارتو آبادی کسی سات لکشی شغل کے واسطے طاوسی بناؤ تو سہ
جوش پر دیکھ کے گل خیز ہفتاب افشا بن گئی غیب سے ایک طائر سیاب کی بٹ	
ماسا غلط غلط غلط اسے مہربان غلط پر جا ہی ہی ہیشہ نہی یہ گسان غلط اسی مہربان غلط غلط اسے قاروان غلط گو ہم نے کی بھی ہو رہہ کوئی تباہ غلط مجھے ہو ترک محبت پر مغان غلط ہنگام ہر دن ہوں کر کے رہکاروان غلط	کیا دمل نیر می عم میں رہی چین جان غلط دو چار دن جو تم سی نہ بولی تو کیسا ہوا میں اور ترک عشق پہلا کچھ بنے ربط ہے تصمیم نہ کم کبہ نہ تو بھی زاہدا + اسی میر طبع چپ ہوندا کا بھی نام لے آوارہ دشت شوق میں مانند گردبا +
افشا سے اب ہلال ہی افشای راہکا	

روایف العین

مجھے ہے ساقی ایک جام طمع
اور رکھتا حسین غلام طمع
مجھے پریشان نے فرمایا
انے مشرب میں ہے حرام طمع
تو نے وہ ناجرا سنا کہ نہیں
ق کر کے آئے تھے خاص و عام طمع
سرنیا سے ریش قاضی کھینچ
جو حریفوں نے کے مدام طمع
اوسین کچے نہ تھی جدا آئے
گھوڑ غلٹ بریش خام طمع
جتنے ہیں اپنے ارشنا و فریق
ق اون سے بیان ہے فقط سلام طمع
داخل کیا ہے اگر کہے تے کج
دولت و جاہ و انتشار طمع
بان گرا سقد رکہ ہے مجھ کو
عزت و عظیم و احترام طمع
نہ و کما دمی وہ دن خدای کریم
کہ رہیں اونی ایک نام طمع

چڑ ہے اقصہ اپنے امی الشاہ
ہے زمانہ میں جسکا نام طمع

بوقت صبح ہو یوں نشہ شراب طلوع
کہ جیسے مشرق سر کر رہا ہے آفتاب طلوع
ایک ایک ابر سے شبشہ کے ہو گیا ساقی
و فور نور سے خورشید جام ناب طلوع
جو دیکھی اشعث لغات کے جھکا نہ سکی
شعاع شمس کج ملک لاسکے نہ ناب طلوع
افق سے مشرق طفلی کی ناگمان اپنا
بسان نیز عظیم ہوا شباب طلوع

شب فراق کے ظلمت سے ہو تنگ الشاہ
خدا کے واسطے اس مہر کر شباب طلوع

سبحی ہیں قدسیان جسی شاہ جہان مطاع
سوال سے فقیر کے رکھتا ہے اطلاع
حاشا کہ اسکو دست سمجھ اور دیہ جو ہے
جوش و خروش و ولولہ و حالت و سماع
یہ ساوگی یہ وضع بہلا ہے تو کون شخص
جس بات میں کہ دیکھی ہے تازہ اقرار
ہرگز جہان نہ پہنچ سکے طائر خیال
ہے کاغ فضل کا ترے یہ عظم و ارتفاع
رہتا کسی طمع سے نہیں و لگو کیا کروں
تو بیچ و زجزر با کجا کب تک و تناع

آتشا جو جرم واسطہ کچھ موجب نزاع	آکر وہ تم جو جہد سے ہوئی کس نے بھلا
ہے کون جزائے آتنا عشر نخلی آتشا امردین مین کر ہی جکا اتباع	
روایت الغین	
جملے سے دلیں دور سے جون دیر کا چراغ ساتی جی مغانہ سے بہرے مرا ایاغ طوطی کے ساتھ طے کوئی ہم قفس ہو زراغ لیکن دل و دماغ گمان کسکو یہ فسراغ	ایسی آتش فراق ترا بل بے سوراغ + آنکھو نہیں تاکہ نشہ وحدت کا ہو طلوع نیما ہے آج مجلس زندان مین شیخ بون پیدا لگاوت آہ کسی ساتھ کچھ
ہو پنجو نہیں کسکی کنہ حقیقت کو آج تک آتشا مجھی ملا نہیں اپلے کچھ سراغ	
ہفتم فلک سے کیون نہ پری ہو دماغ داغ باری شجر سے آہ کی ٹھہرا ہے باغ داغ اسی بے خبر تو دو ہو مڈھی چکیا اب تک سراغ اب وصل ہی ہو ہے تو باقی ہے داغ داغ	روشن ہو ملک دلیں ہمارے چراغ داغ ہر دایہ سر شک تو ہے بار و برگ یا بس ہم بیان تمام عشق کے آتش سے پہلک گئی اتنی بے خبر مین تہا تیرے واسطے +
آتشا پنجو جہد مین ساتی کی حال کچھ پتا ہون خون دل سے مین ہر بلبل داغ	
سایہ سے جسکی عکس کے ہر جام کو فرورغ کچھ اور ہی ہی جس سے لب بام کو فرورغ کیونکر نہ ہو وی اپنے ہر ایک گام کو فرورغ ہے کیا ہی آد رندی اشام کو فرورغ تختا ہے بنے جائے احرام کو فرورغ جسکے شرار اشک سے دام کو فرورغ شل گلین ہو اپنے ہی کچھ نام کو فرورغ	تختا یہ حق نے اوس لب گلفام کو فرورغ ہل بے جھکری چاند سے کھتری کی داغی شل گرجکتی ہن پاؤن کی آسے + ایسے مہراج دیکھو کعبہ کے راہ مین نورانی ایک نعرہ لبشیک کھینچ کر مین ہون وہ صید تازہ گرفتار ہم قفس یارب سر بر بخش سلیمان شکوہ کو +

تا آفتاب مرعلیٰ کے شعاع سے
ہے او کی چتر و تاج کی ایسی ہے روشنی
او کی سبب ہو غائر اسلام کو فروغ
گر روم میں ہو وہ تو رہی شام کو فروغ

انشاء ترا جود داغ جگر خون چکان ہو تک
باقی رہے نہ کچھ شفق شام کو فروغ

ردیف الفار

ہم جو ولی ہوں تو پڑی اپنی نگاہ مصافحہ
ہوئی تھی چپڑ چپڑ تو غیر یہ دہر کے سو کیسے
کیا نہیں باقی اب رہی بوند لہو کی ایک بھی
دور کے دیکھ یہاں سے ہو جو بناہ سو بخیر
قصہ گناہ تپہ جوٹ اپنی تو چڑہ یہ بات بھی
ناور ملک حسن ہیں آپ بسن چار وہ
کہنچ کے تیغ قتل عام کیجئے جو بوسانے

ذرو اولٹ پلٹ میں یہ بیان تو گناہ مصافحہ
اتو لگی سنائی آپ واہ جی واہ صاف صاف
نکلی ہے دہوئی دہائی سے آج جو آہ مصافحہ
تو نظر آئی آئین گر صورت ماہ صاف صاف
او سکو کوئی میں دو ڈھکیل جسکی ہو چاہی صاف
چہرہ میں ہے یہ کچھ دیکھ جی ہوہ صاف صاف
قتل ہے قتل قتل قتل خواہ سخاوت صاف صاف

اک ہی ڈوب سی آہ انشا نگراہ مرگہری
شام گراٹاٹ نکک صبح گراہ صاف صاف

گدہ مری قتل کے محض یہ تو تنجرف کی حرف
نوش جان ہی جو تری جام بلورین پہ کھڑا
چتھن پاک کے جو نام ہیں سب گروا گرد
قتل قتل قتل قتل ہے پڑی ہے قاتل

تا وہ سب یاد رہن ہو ہو بہری حرف کی حرف
او کی گویا کہ تراشیدہ ہیں سب حرف کی حرف
زیب وہ تیری نگاہ کے ہیں دھڑلے حرف
کبھی دو چار جو سنتا ہی وہ کھڑے حرف

بیس حرفوں ہی میں سب کچھ یہ انشا چہرہ
بس یہی نحو کے ہیں حرف ہی حرف کی حرف

عالم میں دوستی کے اور اس قدر تکلف
تعلیم نہیں اتنے ہر وقت فائدہ کیسا
ہر چند روز کو ہم ہو جائیں گی جیہ دن

او شہ جانی چاہتے سب باہد گر تکلف
اتک ہے ہم سے تم کو مد نظر تکلف
یہ ہیں رہا کر لگا ہم سے اگر تکلف

اودخاع سب تمہاری دلچسپ خوبترین | یہ اتھاس بنی مشتق مگر تکلف +

دوچارون ہوا تو ہو وی و لیکن الشا | آپسین کب نہی گایون عمر ہر تکلف

رولف القاف

پہونچی نقان کا جوش جو اپنے بگوش برق | جل جاوی و وہین خرم جوش فخر و برق
گر ابریشم نہ ہو وی بگوش برق | کہو دیوی اپنی آہ شرر بار ہوش برق
کم مایہ ہے طیش سے یہ روشن ہو خلق پر | ابرہ ہار ہو نہ اگر عجیب پوش برق
رکھ اے ہوا می عیش و طرب میر و دوش پر | سے دوش ابر بار اگر بار و دوش برق

الشا ترا نقان دل زار ہے مران | خجلت کندہ طیش و سوز و جوش برق

مک قیس کو چہر بھار کر عشق | لٹا جھمے پیچے جہار کر عشق +
خسہ ٹونک مر می ہوا مقابل | فریاد کو دون بھار کر عشق
آیا کج و واکج اس طرف کو | و امتق کا گہ او جہار کر عشق
بے فوج سرشاک و پرچم آہ | جھٹایون بھیڑ بھار کر عشق
القصہ سب ہونکی ہو مقابل + | میو پنجاہ ہم کوتاڑ کر عشق
تا دامن کوہ کھینچ لایا | جنگل میں آنہون کو گاڑ کر عشق
ہم عشق اللہ بونے تو ہے | چنگمار کے آسے ہار کر عشق

ہے ہے الشا ہمارے دل کو

بے طرح گیا لتاڑ کر عشق +

نادان کمان طرب کا سر انجام اور عشق | کچھ ہی تجھے شعور ہے آرام اور عشق
لینے نہ دیر نیکی مجھے مک چین جیتی جی | دشمن یہ دو نو گرویش ایام اور عشق
بیان عشق میں شوق طوفان میں یاران کہہ تو | اسی نامہ بر تو کہیویہ پیغام اور عشق +
ایمان نام لیکے اونکا پکارا کروں کہ بیان + | رکتابہ ہر زبان میں ایک نام اور عشق

بوجھانکے نے قید سے تو بہت ٹھیک ہے

ہو لاء وہ بہر کے آہ کہ اسلام اور عشق

اسباب کائنات سے اس بوسے کے ہستی

اوتھانے انتخاب کیا جام اور عشق +

عشق ہیج ہو تو وہ عشق ہو کیونکہ عاشق
جھیڑ دیا جو کسی نے تو وہ بولی اسی واہ
تیری تصویر کے بدلے تجھی دیتا ہے تمام
چھت و رواز کی کنڈھی نکلی اور ترا
دیکھ تو عشق کے ڈھیر کے گوشہ وصل میں آو
آنسو بہا می جو ہم دیکھ او نہیں تو یہ کہا +
دیکھ کل اونکی طرف شیخ رہا تو بوسے
سنگ و خاک در معشوق حقیقے کے سوا
باو شاہت ہے اگر عمدہ در بانے میں
اوب آموں ہو مانند اسطاطا لیس
سیکھ تھر تو وہ شستہ و رفتہ جس سے
فارسی پر تری آومی شہ ایران کو عشق
نہ کہ صحبت ہو زانو سی جو یون تجب کو کہین
دیکھتا تجھ کو نہیں ہا می تو کن انکھیں سے

جس پہ ہم عشق میں اجی وہ بھی ہی ہم پر عاشق
ایک میرا ہی وہ لا کوئی برابر عاشق
شیخ سعدی کے گلستان مصور عاشق
مرگیا رات کو چو کھٹ سی ٹپک سر عاشق
گرچہ ہے پاس شے تو بھی ہے ششدر عاشق
آپ اس شکل پہ بن میرے مقرر عاشق
خوبی قسمت کی ہوا مجھ پہ چھندر عاشق
خو گرفتہ نہیں بابا لش و بستر عاشق +
ہووے معشوق کے دروازے پہ لو کر عاشق
تا جہلت پہ تری ہووی سکندر عاشق
قلزم علم کے ہوں تجھ پر شناور عاشق
عربی بوسے تو ہو روم میں قیصر عاشق
دو کوئی خبر ہی دولہ بہادر عاشق
تک رہی ہے طرف غم نہ نظر عاشق

کہہ بہ تبدیل توانی غزل اور ایسی سحر کم +
جسکی مطلع پہ ہوا الشاشہ خاور عاشق

کہو لی جب چاند سی اس کھڑی کا کوئی کھٹ عاشق
نہیں معلوم اجی تنے یہ کیا پڑہ ہوں کا
سیکشی تم کرو غم و غم سے ہم تو اپنے
بہا کتی پہرے میں کچھ زور اٹھاتا ہے مری

کیون نہ پہر لیوی بلا میں تری چٹ چٹ عاشق
کہ تمہیں دیکھتی ہی ہو گئی ہم جیت عاشق
کوٹ لوبوس کے ہی کیون نہ عناق عاشق
کہا کے چیراں تری ہاتھ کا شاست عاشق

سُرخ زراہی و گر نہ تری چو کھٹ عاشق تاڑ جاتا ہے تری پاؤں کی آہٹ عاشق سو بہتین دیکھ کے تیرا یہ چہر کھٹ عاشق رات سی اتو بدلتا نہیں کروٹ عاشق	گھر سے باہر نکل آؤں سے اپنے سر کے چھپ کی کیا سونڈی ہو انکھیں ہی پس کھل چکی آئین شب سیر کو جو باغ ارم کی پریان + اسی نسیم سحری او س سے یہ کہیو کہ ترا
--	---

ایک غزل اور نئی قافیہ میں کہہ اٹھا
جسکی سنتے ہی ہر معشوق بھی جھٹ پٹ عاشق

کیون نہ سراپا بلبلی بیٹی و سدا دیر عاشق تو اسی شرم میں بس صبح گیا گڑ عاشق آپ کے انگلیوں کی سن کے یہ کر کڑ عاشق کیسے جس بزم میں معشوق سے جو پڑ عاشق حق کرمی مجھ پہ ہو دیک آپ سادہ عاشق ہے پوٹھیل بیان بخشی کا دگر عاشق تھک گیا اتو تری پاؤں ہی پڑ عاشق جڑی ہے تو نے سدہ شہچہ چکر عاشق	بن تری و کیسی ہی سب دیر کو او جڑ عاشق گہر بڑی حال جیا تیری شب فرقت میں اجی پھر کو سواو سی طرح کہ غش ہو تاہر راجہ نل اور دمن کیون نہ ہوں صلہ و نو زراہ بزم سے کتنا ہے مودب ہو و شوخ کچھ خلقت کو خیال اپنے میں کب لاتا ہے اور کیا چاہی ہے بس بہر خدا اگر چل آفرین سید انشا تجھے آہیکے سے +
---	---

زویات الکاف

درکات اور مقولات عشر بیسون ایک چارمیت اور قساق شام و سحر بیسون ایک ہفت اقلیم جان معدن زر بیسون ایک ہو وین گو لکی یہ جون شیر و شکر بیسون ایک فی الثل ہو وین ہسم یہ بھی اگر بیسون ایک بار بیسون برج یہ اور آتھ پھر بیسون ایک کب بیون ہستہ ملزوم بشر بیسون ایک مع میں او سکی ہین بائیس و قمر بیسون ایک	گرہن افلاک و عقول اور نظیر بیسون ایک رعد و مہ برق و شفق زلزلہ و شکر لیلہ و زور اسطقات و موالید و جواہر خمسہ + سبعہ ستارہ اراکین و جبات و العاود چود بیون علم و سب اعلاال و ذکا و دانش تو بھی حیدر کے ثنا کر نہ سکین کچھ گو بیون او سکی بن اون یہ نو انزجہ و پانچ محاسن عالم وحی و خضر چار کتب بار بیون داس
--	---

لکھا نام مستعار ہے جو دس سالوں اور دو لاکھ تین سو ساٹھ سال

<p>جسہ اشفاق کر ہی ہوں یہ اوور میون ایک رکنتی میں او سکی اطاعت کا نہیں ایک</p>	<p>وہ تیفع آپ خود اور گیارہ امام آئمہ بہشت سات دن اور شب جمعہ پہننے بارہ +</p>
<p>چوتھن چودھون معصوم و حق اللہ اللہ رکین العارف کے سب تہمہ یہ نظر میون ایک</p>	
<p>لگا دو مری تکیہ میں سائین نفس کبک + کس طرح نہ پیر شخہ فشان مہ نفس کبک طاوس ہی روتا ہوا آتا ہے پس کبک + اس طرح سے چلتی نہیں دیکھئے نفس کبک</p>	<p>ہے یا و خرام او سکی میں مجھ کو موس کبک کہا تا ہے وہ انگاری ترمی یا دین اباء شرمندہ ہوں جو لاکھہ رفتار سے تیرے جس طرح سے پککین میں تیرا لکھو نکی دوری</p>
<p>اللہ انہیں ہمہ جو کوئی گواہ میں او سکی ہے کبک کے ف یا وہی فیلو در کبک</p>	
<p>ہی خلاف اپنی سدا آپ کے جال ایک نہ ایک تہمہ سہی سرو کے سایہ میں نہال ایک نہ ایک آہی رہتا ہے مرے دلکو طال ایک نہ ایک کسب ہی جاتا ہے ان لکھو نین جال ایک نہ ایک موسی رہتا ہے مری جی کا زوال ایک نہ ایک آہی رہتا ہے ترا مجھ کو خیال ایک نہ ایک</p>	<p>بات کی سائنہ ہے موجود ہے مال ایک نہ ایک سم ہی اس واسطے بتے ہیں کہ مو رہتا ہے یار ہے پاس پر اب فرط ترد کے سبب دلکو ہر چند بچا تا ہوں ویسکن ہیات مجھ کو کچھ حسن پرستے سے نہیں کام وے کیا کروں گرچہ ہلکا تا ہوں بہت میں یسکن</p>
<p>مجلس وجہ میں بڑہ اپنی غزل تو اللہ کر ہی بیٹی گا ابھی شتی ہے حل ایک ایک</p>	
<p>ہم کو کیا فائدہ گر آپ بہت ہیں نزدیک + رات ہی کوچہ و بازار رشتے میں تار یک پیکے لو مو کو غرض گنوٹ رہی ہم جن بیک کس سلسلہ شہی ملی تجھ کو جہانمی ملک یک +</p>	<p>ایمان رات کی صحبت میں ہمیں ہونی شریک ابتو نام کو کے کثری بات ہمار ہی سن لو پان جو ہاتھ سے کل غیر کے توبنے کہا یا دور ہو وادی جنون سے نکل اسی وحشت</p>
<p>وادی عشق میں اللہ تو سب سہل کر جانا</p>	

	ہاں خبردار کہ یہ راہ بہت ہے تاریک	
	ردیلت کاف فارسی +	
<p>موش اور گئی گلوں کے چہ جامی شکست رنگ بانگ و راہی اونکو نوامی شکست رنگ ہے برین او سکی تنگ قبائے شکست رنگ راہی گلوں کی قافلہ ہائے شکست رنگ کچھ یہ بھی ہے چمن میں ہوائے شکست رنگ ہر تازہ یہ گلوں کی بنائے شکست رنگ</p>	<p>ہوئے جو تازہ گوش صدای شکست رنگ واما نہ ہین جو قافلہ گل کے امی صبا غصہ سے کیوں نہ چاک گریبان گل کرے امی موش سادہ خوب و جل اسچمن سے ہین رونق گئی ہے چہرہ ہر گل سے امی ہبار اتی ہو بہ سیر چمن عسرق فشان +</p>	
	انشا سمجھ کے اہر مکافات عند لب کیا کیا سہی گلوں کی نوائے شکست رنگ	
<p>غل مجاہد کہ گرے معدن سیلاب میں آگ شمع سے دہکے گایا درمہتاب میں آگ چنک چنک اٹھنوں مہنوں دیکھ اجی خواب میں آگ پیر رہی ہے مری اس ویدہ پر آب میں آگ</p>	<p>جو ناک می عشق نے جب اس دل تیا بین جی یہ چاہے ہے ابھی شیشہ صہا کو اولینڈ جب سے وہ شعلہ برق آنکھوں میں پتہ تار تجھ بن امی ماہ شب چار دم برب جو</p>	
	یاد مسجد میں جو آیا رسم ابر و تیرا لگی انشا کی دم گرم سے محراب میں آگ	
<p>یہ لین کروین یا تنگ کہ ہوا چور پلنگ صدق موعی ہے ترا دیکھ ہر ایک حور پلنگ دستہ ہای گل نرگس سے ہے ستور پلنگ لیکے ہو جامی جوری کوئی نہ کاغذ پلنگ + دیکھنا ہے اُسی شاید ترا منظر پلنگ + تجھ تک پہنچ رہے امی بت مغرور پلنگ کہ تو سویا ہے پچھا مجھے بہت دور پلنگ</p>	<p>بسکہ تہا تیری تب ہجر میں نے نور پلنگ چہ ہو لون کی پیری ایسی بہین پر کہ بس خوش لگا ہوں فی لگا دی میں جو آنکھیں اونکا چاندنی میں تو نہ سو کوئی پہ ڈرے کہ ترا باو لکی تری ٹکیری کو جھلکے ہے جو ماہ جبین پیئے لگی ہیں سوون ہوں اوپر کہ مرا چودھویں رات کے چاند اسپہ نہو نامغرور</p>	

آج سیری ہی ہیک دیکھو چپکے پر آنکھ + اگر چہ ہے جلد ایک جانبین مشہور پینک

آج پریون کا اوتار ہے میان ہی التشا + ماہ تابی پہ بچے سپہ بدستور پینک

رویت اللام + شعر ترکی

ارو او لاری کو دووم بوکون قاسی ساریغ قاسی شیل + قاسی تون لاراق ابدی قاسو بویاق لاسے قزیل +

سلطنت چچی ہین درد کشان خاک کے مول + ہے بیان سایہ ہما کا خس و خاشاک کی مول
سرو آزاو کسی حقہ کش افیونے نے + نیچے ایک ادھی کو اور کو لی تھی ڈھک کی مول
قصہ موباغ بنائیکا تو لے لیجے آب + ساتونکی ساتون اعاطہ ہین نہ افلاک کی مول
کیون رہ انجام خرد غرق عرق مونہ کہ بیان + خجری اب بکئی لگی تو سن چالاک کی مول
سرباز از خریداری ہے اب کے بیاشاک + کہ لگی بکئی گزی شاہو کی پوشاک کی مول
تم جو صدر برگ کی تختون مین پڑی پرتی ہو + لیتے موبوہول کسی سینہ صد چاک کے مول

ناک باندھی ہوئی جوانیڈتے ہین مست التشا + کب وہ طوبے کو ہلا مین شو ناک کے مول

حال درویش بیان چچی ہین خال کے مول + وجد کر تارون یہ کچھ ہونے لگے حال کو مول
سرمنڈاتی ہے صفائی پہ پڑے یہ او لے + کہ کلاہ نمدی بکئی لگے شال کے مول

الحصا

حواس موش تھی اپنے بچیک نکمت گل + ہوا کے ساتھ گئی اوڑبرنگ نکمت گل
مذاج دیکھ یہ نازک کہ بیہ جاتا ہے + جاری آیتہ دل پہ رنگ نکمت گل +
یہ گرم اپنے ہی گلگون فسر کا تنگ و تازہ + نہ ہو پنج گرد کو جسے شنگ نکمت گل
خون سے اپنے عجیب سے اے صبا کیونکہ + نہا لایا یہ دیر غور شنگ نکمت گل

سپر سے جاہ چچی کے روک ہی التشا

	اگر نسیم لگا دی خدنگ نکست گل	
خورشید ہو شود و ابل بے دماغ دل لبریز ہو چمک ہی بڑا پیمان دماغ دل کبھی تنگ آنکھ ہو نہ کے گریہ دماغ دل معلوم کچھ ہو نہ بہین پر سدا دماغ دل فیض دم مسیح سے اپنا دماغ دل +		آئینہ فلک میں ہے عکس چراغ دل اسی جو یاد لغزش ستانہ پار کے آتی نظر میں اس میں تماشے ہزار آوازیں کے ساتھ گیا سو گیا ہے بس غیر از نسیم وصل نہ ہرگز شگفتہ ہو
	انشاء پر ہمارے بحرِ غزل ایک اور کہہ حاصل ہے اس گھڑی تجھے عیش و فراغ دل	
اور ہی کچھ ہی اسی نسیم اس گھڑی دماغ دل کشتی بادہ ساقیا لاکے تو برباد دماغ دل ہے یہ تیرا فروغ اسی روشنی چراغ دل جان سے تو معتمد ہے کوئی دم فراغ دل		سیر بہار لالہ زار او کو اور یہ دماغ دل ایچ شفق کے بھی یہی گدڑی ہو سچ لالہ دل ویر و حرم میں مقبض فوری دماغ عشق کے گردش در کسکو میں دیو ہی ہے اسی صبا بیان
	بحرِ جدید میں غزل اور بھی انشاء ایک کہہ دیکھہ گوئی تازگی ہے یہ شگفتہ دماغ دل	
کو رہی کیون طیش و درد و دماغ دل می عشرت سے تھے ہے ایانہ دل پہ در باز خدا یا چہ سدا دماغ دل مشعل نسیم اینا دماغ دل	تجھے حاصل ہو جو تک ہی فراغ دل تجھے لازم ہے تغافل یہ ساقیا نہ بچے بادِ مخالفت سے تو کیسے کہیں اس رخ میں چپ ہو بیان تو	
	غزل اب اور بھی بحرِ نہیں لکھ بڑو نہلا اس میں ہے انشاء سراغ دل	
میری چیرنے سے حصول کیا نہ نایاب خوش فراغ دل طبیعت اپنی و ماضیات شگفتہ سے یہ دماغ دل		تجھے میں کہا نہیں ایجنون کہ نہ کیسے نیا دماغ دل ہو کہ نکست گل کی کامیابی اسے نسیم بہار دل

پرسی اسی سیم سحر پری نہ ذلیل ہو کہ صبا ہی
خمر زلف یار میں دہنڈیتی میں پیچا ہو گر کہین
گل و نغہ و خندہ زخم سی پری اور سنیکڑ وین
بہت آستین سے بھاری نہ بھاولی نہ چرائی

بل اب رویت کو ایک غزل کو لکھتا ہوں کہ
کہ پری ہے عرش عظیم سے بھی کچھ اس قدر ہی یہ دماغ دل

واستہ برائے طبع آزمائی خود گرہ در مقطع کردہ وادہ بودم بنابر ان اینجا نوشتہ شد و الا این

غزل در رویت نون می بالیست

نعم دور و و تاسف و یاس الم سنی لاجملہ و نغہ گنا
اور انکی ویکو تو بر بنیان می نغہ جگر کو فروغ کو نک
مجھے جانب نغہ نہ بیک جلونی سیر فرودہ طبع یہاں
موتی بستی اوجاز فراق کو جو تو حصول صبا لنگار بنا
میری جانی بلا خراب یہ کسی خمر بادہ کہ میری نغہ گنا
تھیں اپنے تونگی بھلا تو قسم یہ کشت کی بجائے نغہ گنا
جس کو گشت گل خوش آوی بھلا تو نغہ گنا کہ ہر وہ طبع گنا
طیش اپنے کو پسینے سے جل ہو کہ کسی آہ جگر کہ وہ نغہ گنا

ہن خازین قلعہ قاف میں اور حرم حرم میں تو لکھتا ہے
جسے دھند تو تھی وہ تو دل سے میں تھا میں کہ لایہ نغہ گنا

سبیل و لین اور ہاتھ میں ہن لاکہ نغہ گنا
تھے چند تار سوختہ کچھ اور شمع کا
ساتی شراب لاکہ خوش آئی مجھے یہ سب
ہن ناز کے میں ایک سی باہم بہار کا
کل آپ کو قیب سید خام ساتھ دیکھ
پاؤں لگوراد تو چالیس دن ملک
اے اسبہار کسکو تناسے باغ و گل
یا اے صبا نے صبح نہ مطلق سراغ و گل
گلکشت باغ و کھیر و سرور و فراغ و گل
زنگ پریدہ اور تمہارا دماغ و گل
پہتے کسے سبھون فی کہ ہے ربط باغ و گل
جسچون مزار قیس یہ ہر شب چراغ و گل

لکھتا ہوں میں ست پرے کیوں نہ ساقیا
ہر ملک ماس نے سے ہم ہے باغ و گل

نوع می سی نہ کیونکہ جو وی باغ روشن مراد حاصل
ہر کپاؤں میں اہل میں بسان کو نہ کہ کسی بخشان
شکل پر مشہور ہے چنان میں چراغ روشن مراد حاصل
کہ ہر کپاؤں میں اہل میں بسان کو نہ کہ کسی بخشان

چراغ روشن ہوا حاصل فرما کر دیکھو کئی مت کہ	بیان یہ لازم ہے تجھ کو کہنا کہ داغ روشن ہوا حاصل
خوشی ہو گئی کیونکہ بہتر نہ ہوئی کہ دیکھتا ہو کہ بکلی	بجی ہے دیکھ لو کہ اور اور دیکھتا ہو داغ روشن ہوا حاصل

نشانہ آتشا کو آج ایسا معلوم ہے جسکی ساقیا ہو	سرور سید مزاج حاضر داغ روشن ہوا حاصل
--	--------------------------------------

کیا ہوا اور پتہ کے گرجے ابھی کا قفل	کہول دیتے ہیں سکندری بھی بیان سید کا قفل
کنج غزلت میں وہی لوگ ہیں مشغول بخت	جو در دل پہ لگا بیٹھے ہیں ابجد کا قفل
ورخروہ سے کہتی ہیں ملائکہ کہ یہ حیث	کھل چکے ہیں اگر نام محمد کا قفل
خلق خالق فی زمین پر ہی کئی ہیں وہ لوگ	توڑتی ہیں جو در چرخ شعبہ کا قفل
تھمر بن لگا دیتے ہیں دروازہ فصل	اور الماس کے کندھی میں زبرجد کا قفل

تو نے کھلتا درخشم خانہ سرمد کا قفل	تو نے کس آہ جزین کی جو نہوتی آتش
------------------------------------	----------------------------------

جس زمین پر ہون تری کشتہ دیدار کے پھول	کیونکہ نہ پیر و بان سی اولین نرسن ہمارے پھول
کشتہ بیخ جنا کا ہو جو تیسرا منظور	تو بہلا فائدہ کچھ توڑنے گلزار کے پھول
خاک بختہ بخون چاہتے ہوا رکھ دار	پھول درکار ہوں تو ہوں پیر یار کے پھول
ای کلیم کو اگر دیکھے کسی شجرہ طور	تو چھا کر کے سب لمحہ انوار کے پھول

کیونکہ آتشا کری تمویذ بہر ایسے خط کو	جسمین بنوٹ ہوں اوس طرہ دستار کے پھول
--------------------------------------	--------------------------------------

پیلے ٹوک سی ساجد نازک یار کی بیل	چنیا کلی سے آن بھری نور من کے بیل
کلی تجھ کو دیکھتے ہے بجائو کے طرح سے	کینار کے سمٹ گئے اس انجن کی بیل
یہ آہ پر شدارہ پلے داغ دل سے یوں	سویں سے جیسے پھوٹتی کلی کرن کی بیل
راں جو ذنب کے شکل یہ چوٹی ہے ای بڑی	پہنتی ہے اسکو کہتی جو سوچ کہیں کے بیل
سداوی سبار کی لگے کانٹے غنڈ لیب	لہر لگی خوشی سے ہر ایک اس چین کی بیل
بول او نہیں بنگو و بیان ساری قسم	صاحب ہیں دلائی دولہا دامن کی بیل

انشایہ نعر و س غزل ہاتھ کیسا لگے +
گویا کہ اب شد ہے چڑی اپنے سخن کی لیل +

روایت امیر

چتون کمی دینے ہی فصل خبر چشم
یہ اور غضب دیکھ نکل آتی ہیں آنسو +
کیا تھر ہے آنسو کہ یوں ناک میں بجائیں
گر مانگی گرا اپنی طبیعت تو کسی وقت
کیون جنبش ابرو ستری خوف نہ آوے
پر تو ستری نور کے سے چشمہ نہ شرید
مہتاب کی چادر میں ابھی آگ لگ اوشی
شادی ہوئی اتنی سے تری مٹا ایسے
ترکان میں گشتی ہیں قطرات اشک خوں
ای طائر نظارہ کمان طاقت پر واز
ہر ایک شرہ غرق یہ خواب جگر ہے
خواب رگ جان تنہا سے بناوے
دراہون نظر جھکونہ لگما ہی کیسے

نوا می نگہ فاقہ سنہویر وہ چشم
سن جنبش ترکان کے دستک بدر چشم
تھی طفل رشک اپنے جو سخت جگر چشم
ای ابرو کماؤ کی حسم اپنا ہر چشم
بی وہب نظر آتی ہے یہ تیغ ویر چشم
جوش شیشہ آتش ہے یہ اپنی نظر چشم
ہے اشک سیدیاں دست گیریاں ہر چشم
ای راحت جان و دل و نور ہر چشم
کیا بندہ ہن و آواز بند ہے ہی ہر چشم
پو عجز پر مشعر نگہ بے اثر چشم
ہیسی سوئی اتنی ہیں نظر بال ویر چشم
وز دید و نگہ ہے وہ ہلاشت تر چشم
لوگوں کا مجھ آٹھ ہر سے خطر چشم

نظر

کتوب نگہ انشا تو او سے سخت جگر پر
جلدی کہیں بے اشک ہو از سر ہر چشم

سام کی کاتری یا جلوہ گر یکا عالم +
تائب بام مقص اوڑنکے ہم حسیا و
جام پر مونہ سے لگائے کہ عجب ہوتا ہی
ربط کر بوی گل و باد سحر سے پیدا
رات کی بے ادبی کیسے معاف آپ کہ تھا

کیا بیان کیجیے بس خیر بے کا عالم
اب تو ہو چکا ہے یہ بی بال و پر کا عالم
می کلزنگ سے تجھ بے تری کا عالم
آخر ای ہوش یہ ہے ہمسفری کا عالم
نشر می سے مجھے بے خبر سے کا عالم

والت زلف و رخ و خال و خط و حسن و نکل
مت و اوایل کی یہ عجب گزری کا عالم

آج صبحید ہوا جو ش جنون ہی تھا
دیکھ بوسی گل و باد سحری کا عالم

بس دیکھو لگا دٹ سے نہ تم ہو گی ادھر گرم
سہم حسرت آغوش میں اوس رشک پر بھی
گرمی کی اگر اسی ہے تابش ہے تو صاحب
کتابی کہ نامہ کو تری آگ پہ رکھا
رونا تو کہاں سینہ جو سوزش سے زندی تھا
گلشن میں گر بول بڑا اوس گل رو سے
کھیا کوئی بہرے وادی مخبوت میں دم سرد
مینہ بر سے ہی جاڑا ہے ہوا سرد چلی ہے
قویا ہی کس شغل میں تھے رات کہاں تھے

جس ساتھ یہ غلط ہے رہو اونسوی سر گرم
پہلو کو کیا کرتے ہیں رکھہ باش پر گرم
ٹھنڈک موجدان جاتی ہے بندہ کا گرم
قاضی تو لو اور سنا ہی یہ خبر گرم
آنکھوں سے ٹپک پڑتے ہیں دوچار شر گرم
کیون در نہ چلی آتی ہے یون باد سحر گرم
اس مشت میں رہتی ہے ہوا آٹھ پہ گرم
ہم آتہ لپٹ کر مری سپنہ کو تو کر گرم
حداب مجھے آتی ہیں کچھ آج نظر گرم

التا جو غزل طح موتی ہے سو وہ پڑا
اب روپ کو مجلس کے نک ایل و رہی کر گرم

سج گرم نگہ گرم منے گرم ادا گرم
گل کہا نیکو گل مینے جو چلے کو کیا گرم
کیا پونک دیا غیر نے جا کا نین اوسکے
آوارہ پڑی بہرے ہیں کیون ہو پین صبا
ہمک شیخ سید رو کی قسم کو تو دیکھو
صد شکر خدا جذب محبت کے بدولت
گرمی نے مری ولکی کیا ہے اثر آخر
گر زمرہ پروازی گلشن مجھے سپین
جاتے ہوئے گل راہ میں چیرا نہ کیے

وہ نام خدا سر سے ہن تاناخن پا گرم
بوئے کہ چہ خوش و اجڑی میں آب ہی کیا گرم
کچھ وہ جو مجھے دیکھ کے حلاج ہوا گرم
تہ خانہ میں سو رہے نہ چلتی ہے ہوا گرم
معلوم یہ ہوتا ہے کہ ہوتا ہے تو گرم
کچھ آج وہ طفل میں بہت مجھے رہا گرم
کب کا کہ کو کہنے جو نہو کا رہا گرم
پہر بوئے نہ بیتل کبھی اے باوصیا گرم
کو کو نکلی دکھانیکو موتی اونکی دوا گرم

ای صدقہ کروں اسکو یہ کتنا ہے موا گرم	پر جی میں جو بھیجی تو لگے ہنس کے یہ کہنے
یہ اور کلیجہ یہ میرے داغ دیا گرم	آفت کر کے چراغ اوسے شب بول میں سندا

انشا نے جزا بد کو بنایا تو یہ بوسے	
کیونکر نہ بھلا ہستی ہے کجخت بلا گرم	

جائے بن ویاں فقط سلام کو ہم	ترب کر اپنے ننگ و نام کو ہم
اور یوں ترسین ایک جام کو ہم	خم کے خم تو لرزائی یوں ساتے
جائیں بن خوب اس غلام کو ہم	میں کہا میں غلام ہوں بولا
خلق کے دیکھ اثر و نام کو ہم	میر و کعبہ کے بیچ ہیں ہنستے
کرتے بن کب خطاب عام ہی ہم	تکلم میں خاص لوگوں سے

رو بھٹکے بن بے طفت ہوا انشا	
صبح گر روئے وہ تو شام کو ہم	

حضرت مرتضیٰ علی کے قسم	چاہتا ہوں تجھے بنی کے قسم
تجھے اپنے ہنسی خوشی کے قسم	مجھے نکلین نہ چوڑ روتا آج
آپ کو اپنے ساوگی کی قسم	صاف کہہ بیٹھے نہ جی میں جو ہو
ہم نہیں مانتے کسی کی قسم	میں دلائی قسم تو کہنے لگے
یا داتی ہے اوس پر جی کی قسم	صدقہ ہوتا ہوں جبکہ می مجھکو

ہاے کنا وہ ادسکا چکے سے +	
تجھے انشا ہماری جی کے قسم +	

وتیا ہوں تجھکو سخت سلیمان کے قسم	مل مجھے امی پر جی تجھے قدر ان کی قسم
جبریل کے قسم تجھے رضوان کے قسم	گرد و پو بھی تجھکو قسم اور عرش کے
عرو و قصور و جنت و غلمان کے قسم	طوبی کی سبیل کے کوثر کے جام کے
مریم کے تجھکو عفت و امان کے قسم	روح القدس کے تجھکو قسم اور سچ کی
تجھکو قسم زبور کے فرقان کی قسم	توریت کی قسم قسم انجیل کے تجھے +

تھمکو محبتِ عربی کے قسم ہے اور ملت میں جسکی تو بڑی او سکی قسم تجھے واماں کو میری ہاتھ سے اس ات مت جھنگ مدت سے تیری چاہ و دقن میں غریق ہوں قید می ہوں میں ترا نجد اوندر می خدا موسیٰ کی ہے قسم تجھے اور کوہ طور کے سو گنداب ہنسی کی ہے تھمکو دلائے نرکس کے آئندہ کے قسم اور گل کے کان کے تھمکو قسم ہے غنچہ زربق کے ناک کی سونیلی گائی کے قسم اور رو و نیل کے بستر مرابے فارغیلمان لبان قیس ایسی بڑی قسم ہی نہ مانے تو ہے تجھے دیو سفید کے قسم اور کوہ قاف کے مونا چاری کی قسم اور کلو ابیر کی قسمیں تو ساری ہو چکین باقی رہی ہوا

مولیٰ علیؑ کے شاہ خراسان کے قسم اور اپنے دین مذہب و ایمان کے قسم تھمکو سحر کے چاک گریبان کے قسم باللہ تھمکو یوسف کنعان کے قسم اور اوس عزیز مصر کے زندان کی قسم نور و فہر و فہر جلوه یمن کے قسم سن تھمکو اپنے نازکی اور آن کے قسم تھمکو عزیز گلستان کے قسم اور شور عند حبیب غر لخوان کی قسم نور عون کے قسم تجھے ہاماں کے قسم لیلے ہے کی تجھے صف ترگان کی قسم تھمکو اوسی کے شوکت ذوی شان کی قسم بانع ارم کے اور پرستان کی قسم کلے بلا کے غول بیابان کے قسم پیل تلی کے بتنے کے شیطان کی قسم

ہاں پر تو کہیو ہاں وہ کس طرح ہو می غضب
انشا نہ چیر جب کو مر می جان کے قسم

دلی بہر تاج نہیں ہے ترک تازی کا مقام طاق ابروی تیان کو قبلہ عالم سمجھہ سینکڑوں کٹواو کے عشاق اپنی راویں بندہ درگاہ کے ہے ایک نرالی ہوناز قنطر ایسی اوس حقیقت کا جو سب ہی پر می نالہ اپنا ہی یہ مونسنا جلال الدین روم

ہے بیان پر حضرت مسعود غازی کا مقام حضرت دل یہ نہیں کچھ ہو و بازی کا مقام اسی صنم اللہ سے تیری بی نیازی کا مقام عرش سے بھی کچھ پری جو اس تازی کا مقام مدت در می ہرگز سمجھہ عشق مجازی کا مقام پوچھا اسکا نہیں کچھ خیرازی کا مقام

ہے خدا ہے سے توقع اب تری بیمار کی	اور نہ کیا باقی رہا ہے چارہ ساری کا مقام
سید افشا کو نہایت اندون تشویش ہے	بندہ پرور ہے یہاں بندہ نوازی کا مقام
وہ دیکھا خواب قاصر جس سے ہوا نبی بان اور علم وہ رہ رہ جیسی کہتا ہے خدا کی باتیں ہیں ورنہ جو پوچھا قیس سے لیلے نے جنگل میں اکیلے ہوئے اجی گڈ بڈ رہی ہی عقل اپنے سب فرشتوں سے نشا ہے عالم مستی ہے بے قیدی ہے رندی ہے نیابت ہکو رتوان کی مٹی سولی کے صدقہ سے	کہ گویا ایک جابر اوسین سے وہ نوجوان اور ہم بہلا نکاح دھین اپنے غور کر تو یہ مکان اور ہم تو بولی اسی نہیں مشت جو اور آہ و فغان اور ہم پڑی پرتی میں ہم نیک کرتے تھیں ان اور ہم کہاں اب زہد و تقویٰ ہے خرابات میں اور ہم وگرنہ عہدہ درباری باغ جنان اور ہم
عجب ترکیبیاں باتوین کہہ جوتے ہیں ای افشا	ہم جہتیتے ہیں جب سعادت یار خان اور ہم
ابوینین یعنی تو چیرا چوا ہے نہیں مجھے اپنے رسو خدا کے قسم	
مجھے انہی ہے بند قبائلی قسم مجھے دامن پاک صبا کے قسم	
مہوی بانوہ کے تکیہ جو گوشہ گزین و ہی ہن کے زمانہ میں اہل نقین	
کوئی سلطنت لو سکو ہو چوختی نہیں سر و سائید بال تہا کے قسم	
کسی سانس کے پیماس سے کر تو خذر نہیں میری تو حال کے کچھ ہے جسہ	
مجھے اس سے ہی تنگ زیادہ مگر تجھے اپنے ہے ناز و ادا کی قسم	
مری دلی نکال یہ ور و الم بو فور محامد سقہ قسم	
تجھے کچھ اہل صفا کے قسم تجھے زہرم و سوق و سنا کے قسم	
تری زلف کو سو نگہ لیا ہے نہیں کہی میں تو سنا کہ کیا ہے نہیں	
لب رخسہ جگر کو سنا ہے نہیں شب تیرہ آہ رسا کی قسم	
کہی خضر خونی مقابلہ تھا کہی عشق کے ساتھ معاملہ محفہ	
کہی آپ ہی رہبر قلعہ تھا سر طائر قبلہ سالی قسم	

سنبھل ایسی غروبین ہے یہ خلل کہ گرمی نہ ابھیرے کیونکہ کی ہی بل	بس اب اس سے بھی آگے تو بڑھ کی نہ چل تجھے وقت عرش عکاسی
ترمی لیتے بلایین من خوب ہے ہم نکرانے تو طوطی کو جسے تو کم	تجھے خواجہ مردوس را کی قسم تجھے الفت ال عبا کی قسم
یہ جو رات اندھیری ہے تارون بہری بھی شاہدی انہی ہیر کی ابھی	نہیں اس سے تو دزدوی بوسہ موتی بے تیری ہے دزد خان کی قسم
ترمی عہدہ خداسی کی میرے خدا تب صدق رہتا اہل عہدہ	نکرانے عبال سے جھکو جب را تجھے نیت صدق و حقا کی قسم
موتی انشاء اس اس کے کہتے ہری نظر آگے جو چاہ وہن سولری	گئی زندگی ابکی دوبارہ ملی سرخسہ آب بقا کے قسم
روایت النون	
بہر ہے من یون پہنچولی اس دل صدکائین	آری مون خوشہ انکور جیسے تاک من
الصلی	
با دل آئی بجلی چلی مینہ کے ڈیر پڑی پڑی	پہوڑ کی موند پر باو صبا کے لہجہ تھیر پڑی
برج میں باکر کھیلو ہوئی تہک موسی تم بوجھ	کیسند کی جگہ وہان تو خواہ شرمہ کی ٹہنی پڑی
شیخ جو صاحب ہیں جو نہاتی مشک سے بیٹی چکر	سوزی ماندھی چند یار کیا خوب تھیر پڑی
ایسی مین علیی کجی تماشا اکثر یرایان	ندی کی اندر خواجہ نظر کے نذر کی پیری پڑی
انشاء اللہ خان کو صاحب آپ نہ چیریں مجلسین	
ان باتو نہیں بیٹھے بٹھائے لاکھ نمبر سے پڑی	
ہن یہ شکران اس منظر دوام دوسرے ٹیٹان	جس طرح گرمی مین چہرے جائین خس کی ٹیٹان
تھی پڑی وہ جو جبرو کے اونکی اگر لگ گتین	موسی ہای ریش در بان و حسن کے ٹیٹان
ہم صغیر و ن نے یہ گر مار کم کل نغری ہے	جسکے دولت تہک گتین کنج نفس کی ٹیٹان
باس خس خانہ مین خسکی کیا بھلا باتے رہے	جسکے روگردان ہون پہر لگے برس کی ٹیٹان

<p>خاک و گہی من معلومی جنگی آگے چل گئیں بیکہ ٹھنڈک پائے یہ لپٹی ہی رہتے ہیں تو کبھی</p>	<p>برگما می سیر و خاشاک عدس کے ٹیٹان نگہبستی گویا کہ پر مائے نگس کی ٹیٹان</p>
<p>کچھ ننگا بن تری ایسی ہے ہنر سے لڑا یہ جو چلوں سے کوئی شخص اوپر چھائی ہے</p>	<p>تک نسا جا ل ان گز نکا دیکھ تو انا بھلا کسکی کیا باندی ہن اوس صانع فی نفس کے ٹیٹان</p>
<p>کہ جھڑی نور ہی کی قصہ قصہ سی لڑا پہر تیان اوسکی مری دیدہ تر سے لڑا جمع و رین تین یہ کسواٹے اسے شہنشاہ کس کا یہ سیاہ تاجو سو توبوں کے سپرہ کے</p>	<p>کہ جھڑی نور ہی کی قصہ قصہ سی لڑا پہر تیان اوسکی مری دیدہ تر سے لڑا جمع و رین تین یہ کسواٹے اسے شہنشاہ کس کا یہ سیاہ تاجو سو توبوں کے سپرہ کے</p>
<p>آہن انشیا کی اٹھ رہی تھی تہی کو پیا خوبین حوروں کی ہن اوس لڑا</p>	<p>آہن انشیا کی اٹھ رہی تھی تہی کو پیا خوبین حوروں کی ہن اوس لڑا</p>
<p>وہ دم اتنی تر سے دیوانہ ہیا کے ہن مجھے اعمار کوئی اٹھو مل سکتے ہن یہاں وہ آتش نفساں میں کہہ لیا تو جہا سوچی تو سوسا ہن دہری لپٹی جہا حضرت دل تو بگاڑی ہن اوس لڑا شیخ اتنی نگرا می شیخ کہ زندان جہا تو کہ وہ فقر اکونہ سمجھ بے جہوت دم زرا سادہ کی لپٹی ہن پھر رہی لپٹی گرچہ ہن مونس غمخوار تک وہ مونس بھی چارہ ساز اپنی تو مضر بدل ہن لیکر ہر محبت جہتری المینجہ ایک طور پیا کر کے جھوٹا نہو یا جام اگر تو نے تو مل ہنشین تو جو یہ کہنا ہے کہ بغیر جہوت</p>	<p>کہ ایسی نرس کو چاہین تو پیا سکتی ہن سو نہ تو دیکھو وہ مری سانی اکتی ہن آگ و دمان شفق کو بھی لگا سکتے ہن چٹکیوں میں بھی کب آب اوڑا سکتے ہن اب بھی ہم چاہین تو یہ بات بنا سکتی ہن اونگلیوں پر تھجو چاہین تو چا سکتی ہن ذات مولی میں یہی لوگ بنا سکتی ہن سو نہ لپٹی مونی لاہوت کو بنا سکتی ہن پر تری شمع کو کب راہ یہ لاکھی ہن کوئی تقدیر کے لکھی کو بنا سکتی ہن ہم کہنا سکتے ہن اوسکو نہ بڑا سکتی ہن ماری غیرت کی ہم افیون تو کھاتی ہن اب وہ آواز بھی کب تھکوا سکتی ہن</p>

<p>اپنے پاؤں کی کڑو کو تو بجا سکتے ہیں ق اور اگر سانک زمین کو فی بنا سکتے ہیں زراہ ہنرم کے موندہ پر تو لگا سکتے ہیں اپنے کو ٹھی پک تو تر توارا سکتے ہیں ایک وعدہ یہ بھی برسوں پہلا سکتے ہیں</p>	<p>ایک آواز سناؤں مجھے در تک اگر + ہم تو سہی نہیں آپ کی سننے کی لئے کالی کاغذ کی اسی لک کر کو بیجا گہرے باہر تعین آنا ہے اگر منع تو آپ جوتی ہیں یہ جو جوتی ہیں سنا سکتی ہیں</p>
<p>ایک ڈوب کے جو قوائی ہیں ہم اومین انشا ایک غزل اور بھی چاہیں تو سنا سکتے ہیں +</p>	
<p>پر کوئی وصل ہے اس بندہ ہر جہاں سکتے ہیں ہم نہ رہ سکتی ہیں اس وقت نہ مل سکتے ہیں ٹوٹے چلی میں بہلا پوسٹ تو مل سکتے ہیں لیکن اسپر بھی جو چلیں تو میل سکتے ہیں دلی ارمان جاری بھی نکل سکتے ہیں + پراسپی آپ سنبھالیں تو سنبھل سکتے ہیں قول کا چلا اگر دیوین تو چل سکتے ہیں +</p>	<p>آپ سو روپ سے گور روپ بدل سکتی ہیں غیر گرم سخن تم سے ہے کیا بھی بہلا اپنے نکلے سے جو بندہ نہ ملا ہم آزاد گرم رو گرچہ رو کعبہ میں ہم ہیں اسی شمع کہہ لو اسی چرخ بہلا تجھے کسی طرح کہی گرچہ کچھ اپنے گزرنے میں رہا کیا باتے ہیں جو یہ سادہ و پرکار سے بیٹی سو بچے</p>
<p>قافیہ اور نثری سو بھی ہیں مہلو انشا جنہیں اشعار کئی رنگ کے دل سکتی ہیں</p>	
<p>پر کوئی وصل ہے ہم تم سے اگر سکتے ہیں + اڑ کر ٹرے ہو دین تو ہم نال سوار سکتے ہیں غور تو کچی بہلا مجھے جگڑ سکتے ہیں اسی خرم ٹونک کے بیان دیو سی لڑ سکتے ہیں عذر خواہی میں بہلا پاؤ تو پڑ سکتے ہیں + آپ ہی اوکو بیٹھیں تو بیٹھ سکتے ہیں + وہ کوئی باد خزان تجھ سے اوکڑ سکتے ہیں</p>	<p>یوں بگڑ چکو فرشتے سے بگڑ سکتے ہیں + آپ کی سر کے قسم قسم وستان کیا ہے ساتھ صاحب کے جوہر ہے یہ سدا دوا ملک بھی پریک ہو اگر آپ کی تاب سے تو بہر اہی کیوں روٹھی ہو ہم پاس نہیں گوزر روز مجھ میں اور آپ میں رہی ہیں جو گر گری جگر جن درخون کی رگ وریشہ ہیں اس نغم میں</p>

باس خاطر عین جبراح کی رہے ورنہ ابھی دور آتا تو نہ پہنچ آپ کو اسی امن کوہ آخرین آتش گل جھکونوا ستون کے پالو پر سے جو مری سر کو اٹاتی بنیں آپ	ایک خیال زہ میں سو یا نگلی او دھڑکتے ہیں اب کوئی اہل جنون کبھی پھڑکتے ہیں آشیانی اسی صورت سے اور ہڑکتے ہیں تو بلا پہنچ کے ایک تیغ تو جڑکتے ہیں
--	---

دوڑی ہے کو سون جو آبائی ہر دشت کی دین اجی انشا کو کوئی آپ بکڑکتے ہیں	Chob 1937
---	--------------

کہنچ لے کاش وہ بڑی اپنی جھی کان میں ہو نہ وہ ماہر تو جوت شیشہ زمی اولیٰ ذکر شیخ ہی یہ بیان کرو ہم ہی تو باری کچھ سن چیز ہے کیا رقیب تو خوب سے جھکے دیجئے کلمہ تری سر ہانکا سو کلمہ کے غش کیوں نہیں کشتہ کو اپنی جاہ کی ہینک نہیں دیا تو ہر سایہ سدرہ میں تو اڑ عشق میں مثل چربیل بکر کی بولی مت بلار ہم کے کیل میں ہے	یاد کہ بلا سے ہینک دی دامن کوہ قاف میں شیخ سے آگ دون لگا چادر نور باف میں آپ کے ہاتھ کیا لگا غلوت و اعتکاف میں ریش ووشاخ لیکے آئی رستم اگر رمضان میں آتی ہے واہ زور باس تہ سیر اوس غلاف میں خال ہوا ہے لال سا آپ کی کیوں یہ ناف میں قصہ کفر و دین کے بس نہیں اختلاف میں ڈاڑھی ہلا گئی ہے شیخ موب محبہ اب نما میں
--	---

باوین جو کعبہ میر انشا تو حصول کیا ہمیں اس سے تو خوب ہے رہن دل ہی کی ہم وطن ہیں	
--	--

شرابی منہ کے ہن بیان بدل گرج رہی ہیں چلتی تو ویر کو ہم اسی برہن ولسکن کاٹی ہیں ہننے یونہی ایام زندگی کے گر راکتی طبیعت باہم جو مٹ بون کے	تقاری سے فلک پر کچھ آج بچ رہی ہیں وو پارا در باقی ایام حج رہے ہیں سید سے سید ہی سادھی کچھ کچھ ہیں تو او بھی سلجھے تانیں کیا کیا اوچ رہی ہیں
---	--

جو باندھو بند بچ انشا بہ وہ تو سنئے کھاپا اپنی رشتہ دستار ج رہے ہیں	
--	--

<p>جواب تیر سو کھینچے مون آپ کی بس میں میں اور پہنچوں سطر اس پنجم نفس میں ہر چیز میں ہر شک میں ہر غار میں حسین پرست می عشق میں کب خوف عس میں جزو زند کیا کسی اس تیش برس میں دنیا سی نرالی میں غرض میرے توپ حسین تہ جھکو دلا یا نکر اس طور کے حسین</p>	<p>یا چل میں رکھئے مجھے یا اپنے موس میں یہ جای ترسم ہے اگر سمجھے تو صیام آتی ہے نظر او سکی تجلے ہمیں زائد ہر رات چھاتی بہری میں شوق سو دہو میں کیا پوچھتی ہو عمر کے کس طرح اپنے ہر بات میں یہ ملدی ہے ہر چیز میں اصرار دشمن کو تری کاروں میں امی جان جہان بس</p>
---	--

انشائی تری گر کو تھ جسم ہر نہ تو ابوی
 آواز تری یار کے ہر رنگ جھوس میں

<p>رہے اب تاک امید واری میں زور لذت ہے زخم کاری میں کسکی بونگھت ہمارے میں فائدہ ایسی اشکباری میں سلک گوہر کے آبداری میں ناگمان دلی بقراری میں تاک کے اوچل ایک کیاری میں پانور کہہ اپنا ہوشیاری میں تیری ایسی فرا جدارے میں آپ کے وضع پیاری پیاری میں کیا خوش آتے ہے یہ تھاک میں</p>	<p>کیا ملا ہکو تیری یارے میں ناتھ گمراگ کو کئے قاتل دل جو بے خود ہوا صبا لاتی تک ادھر دیکھ تو بھلا اچھی چشم چٹ لگا دیتے ہیں مری آنسو روٹھ کر بس سے تین جو کھانگا آیا اونسنے دوڑ کر مجھ کو یوں لگا کہنے بس دیوانہ نہ بن کب تک میں بھلا رہوں خیر روز ہے سایا ہوا جو لڑکاپن اپنے بکری کا مونہ چہ اتنی وقت</p>
---	--

بندہ بو تراب سے انشا

فلک نہیں اسکی خاکساری میں

یہ کسا ہے فہار خاطر یا لوش شیشہ میں
 کہ مراعت ہے اسکو جیت سکوش شیشہ میں

زبون لونی اوکھتو

نظر جس طرح آوی صورت فانوس شیشہ میں اوتارون میں تجھی کی ہے ایسی خوش نشین سپستان عذرا و فاسی نہ اصل اسوش شیشہ میں ایسی ظالم پیری ہے فوج کیا نوس شیشہ میں عوض جی کے ہر نیکی ہمہ خلاوس شیشہ میں کہ موتی ہے پری کسطور سی محبوب شیشہ میں دماغ باد ہے جون دخت کیا و شیشہ میں کیا جن نے جلوں میںست فانوس شیشہ میں	نمود آہ سوزان پیرین سے اپنے اب یون ہی لیا کر برے جاسوسی بھلا تو دیکھ لینا میں سعال نرین نفس بھلا مو دفع کس وہب سے ہر ایک قطرہ چٹ جاویگا بن کر صفحہ بستہ کیسے سحر میں اپنے ہزاروں دماغ ہن دلیر مری آنکھوں کی تپلی میں سا جا اور تاشا کر بند ہاں سکے ردہ ہفت کشور کا بیان نقشہ نجی جان ایک عروس ناز پرورد دختر زہے
--	---

لڑھی جو انکھ اوس خورشید رو سے تو بھی آ
موتی ایک آسمانی آگ سے محسوس شیشہ میں

کہ دار موتیا کی سرد ہو جون برون شیشہ میں انما حق کے ادبہ آئی وہن ہر حرف شیشہ میں ہری کس طرح ہوگی خانہ شجرت شیشہ میں معانی لایجب المہرین کے حرف شیشہ میں	اوتار اس چاند کو ای زندہ عالی حرف شیشہ میں پہر منصور کے لوہو سی اہل شمع نے تو بھی اچنبہ ہے گوارا باد کا کھنا بھلا سوچو بہر خواہ سکی بخشش ہو رہی ہے تو نگہ راستے
--	--

ہوایا بر و باران میں جو کچھ نہر کی آفتاب
تو ساتی بی بہر خون نگاہ نرین شیشہ میں

غزل دو بحرین

باغ مت جاؤ کہ ہے اس چمن آئینہ میں چومے تو ہی بھلا اپنا دہن آئینہ میں تو نظر آئی او سے شکل دہن آئینہ میں نے کیا معنی نہوا آئینہ میں آئینہ میں آگئی نشہ میں دیکھ اپنے ہمیں آئینہ میں عکس آدم کو کرین گورہ کفن آئینہ میں	نگہ کشا کی بھی تک دیکھو بہن آئینہ میں لہرین لیستامی پڑا چھی بہن آئینہ میں راجہ قل کا جو پڑا عکس دہن آئینہ میں کیونکہ میں جیسے کو تیا ہے نہ بہر کون نظر مدہ پر جو بن کے چہرے ایسی ہی تھی وہ تو کہہ تو ایسی ہے ہلا کو میں جو کچھ میں ہو تو وہ
--	--

شغلِ آئینہ سے لذت یہ اوتھائی ہے کہ بس شعلہ آمونگی بہ اندیشی سے بہن یونین نمود حوضِ آئینہ سے نوارہ نازکت کا چٹے واہ اس طغلی واسِ شکل جو اسکے بدل	نہم فقیرِ دن نے کہا اپنا وطن آئینہ میں منکس جیسے موسوچ کی کرن آئینہ میں رونق افزا جو مووہ چاہِ وقن آئینہ میں سانسے ہو دیکھی ایک مرد کہن آئینہ میں
--	--

دیکھ کر لپٹے بہا راوسنے یہ افسانہ سی کہا
باغ میں کب ہے چین عوسے چین آئینہ میں

کیسے کہیوں تنہم میں مین لڑکیاں ہوں کیونکر نہ گدگد اہٹ ہاتھوں میں اوسکے اوشے جی چاہتا ہے بولین پر بولتی نہیں ہین نکس ہے کوئی ہم سے افسانہ راز ہووے کیونکر جنوں مجسم ہو کر مذہبی دکھائے تازہ کرشمہ ویسا سچ درج غضب یہ حسین چتون میں وہ لگاوٹ سرسے کہ وہ گھلاوٹ مر جاتی نہ کیونکر ایسی پڑ ہووے بے ظالم	جب لکھلا کی ہنس دو باہم صبا بیان ہوں وہ گوری گوری راہیں جسے دبا بیان ہوں ہو وین اگر تو باہم ایسے رکھائیاں ہوں سوار بٹنڈی سانسین گول بٹنڈیاں ہوں جب شور شون فی دلی دیوین بھائی ہوں اور یہ نک یہ گرمی یہ خوش دایاں ہوں پر تہ یہ بجاوٹ یہ اچھلایاں ہوں جسین اکٹھی اتنی باتیں سنائیاں ہوں
--	--

پرہ اور بھی غزل ایک لکھنا اسی طرح سے
تماشا عروچی آگے تیری بھائی ہوں

جس سے کہ چلی چلی لاکھیں لگائیاں ہوں ای پاکذات صد تے تیری خدائی کے مین یاسیر اوس گھڑی ہو پرتا ہو وہ شیش ایرٹک کا آنا کیا پاندہ پر خوش آوے مٹی کی عطر کے بو کیونکر نہ اونسے آوی کیا تہ ہے یہ ہو کہ پر ہون جنوں کی خاطر مائی ہون نتھیں بھی سو سو کر ڈرو بک کے	لازم ہے یہ کہ مونہہ پر اوس سے رکھائیاں ہوں ابو نہ میری اوسکی ہرگز جدا یاں ہوں اور ہنے اوسکی کچھ کچھ چین چرائیاں ہوں جسکے نظر میں اوسکی کھڑکی چائیاں ہوں جن انگلیوں نے بغلین وہ گدگدائیاں ہوں درگا ہوں پنج جا جا راہیں جگائیاں ہوں وہو وہو روپہ اشرفی نذرین اوتھائیاں ہوں
--	--

مردی ملای گاہے اونے تو تمام ہے سے ای نظر جو تربت مجنون کے ایک مسافر پر دی بین قتل کرنا کیا چیز او سکی آگے	انگوٹھیں اونکی جبک جبک نیریاں آیتان ہوں بے اختیار بولا ایسے کیا تیاں ہوں چلن کے اوٹ جسے انگوٹھیں لڑا تیاں ہوں
---	---

تبدیل قافیہ سے لکھ وہ غزل اب انشا
جسین کہ اپنے ڈوب کے بتدین نباتیاں ہوں

گر آپ روپ مجھے باون میں نکال کر ٹری ہوں ست کچی روکھی پھیکے ہم سے اوچاٹ باتین موندہ بہرے نام کیا لین ساتی وہ نیکشے کا اچھی سی اچھی ستھری خاصی کر ٹری ہوں کیونکر نہ چونکی فتنہ بازین جب تو مارے نرگس کے پہاں وہاں سے نکلیں پیرانہ سے چمکا پڑی ہے جو بن اوس روی آتشین پر ہی ظالم اوس پر پر غم غش نہوین جسکے	سورگرسی چکر ٹری قضی قصہ جہٹ اوٹھ کر ٹری ہوں وہیاں آپ اون کا کہتی تیو جادہ ہڑی ہوں وہ وہی پالیو نہین جو لوگ غش پر سے ہوں کوئی شراب ہو تو د وچار تو کر ٹری ہوں یہ قہر نہ چونکی سونکی دو کر ٹری ہوں نیکی نگہ کے داری جس خاک میں کر ٹری ہوں قطری عرق کے یون میں جیلجنگ جری ہوں چمکی بندہ مالی توڑی کر ٹری چڑی ہوں
---	--

ایک اور ڈوب کے انک اس بحر میں غزل لکھ
انفاذ جسکی ہاں ہم موقع سے آٹری ہوں

جاری میں کیا مرہ ہو وہ تو سمٹ رہی ہوں اب آپ کی دمنین ہم آچکے ہٹو ہی کیونکر زبان سے اونکی اپنا سچا و مودے آتی تھی ساتھ میری دیکھو تو کیا ہوئے وہ تب سیر دیکھی کوئی ہاں لڑا یون کے کیا کر سکین دوا ہی حال دل پریشان اپس میں روٹھنی کا انداز ہو تو یہ ہو	اور کہول کر رضائی ہم ہی لپٹ رہی ہوں خوش آوی پیار کسکو جیل ہی کٹ رہی ہوں ذات وصفات سبکے جب وہ اکٹ رہی ہوں ایں نہو کہ سچی رشتہ میں کٹ رہے ہوں کہنچی ہوں وہ تو تینا اور ہم ہی ڈٹ رہی ہوں زلفون کی بال اونکے جب آپ لٹ رہی ہوں وہ ہم سے پٹ رہی ہوں ہم اونسی پٹ رہی ہوں
---	---

<p>مطلع موصفا شہر ابدل ہی پٹ رہی ہوں شبنم کا وہ دوپہ پٹے اولٹ رہے ہوں</p>	<p>جی چاہتا ہے ابدل ایک ایسی رات آویں سوتی ہوں چاندنیں وہ موندہ پٹے پھر جسم</p>
<p>چشم غزال اب اکتفا انداز کی سنادی آغوش میں معافی بسکی لیٹ رہی ہوں</p>	
<p>سبکو مہو اتبا دوس کم مہو اور ہم ہوں فردوسی غلام تیری بے وام بے درم ہوں جس ناتوان کے حق میں پانگا گھونٹ سہم ہوں مر بات بات میں جب سو سو کر ڈروں ہوں جاوین کلیسا کو یا زائر حرم ہوں ایسی ہی لوگ شاید دنیا کے بیچ کم ہوں قہر سے قیدی بندی شایستہ ستم ہوں جو بیچ دیوچ ہووین سو ایسی محترم ہوں</p>	<p>خلوت میں فکریہ اعیان سب ہم ہوں اوسو قہر نے جو سبکو دے ڈالی ایک بوسہ دیر جی شہر اب تہمین کیونکر گلی سے اوٹ اوسکی لیٹ میں ہم کیونکر بھلا نہ آویں نہ فنی میں تیری کیا ہر امی چشت اتبوح کہ آیا جو ذکر سیرا بوسے کہ پوچھنا کیسا تھک اس طرف تو دیو آکھنیں ملا کو صاحب ایتھ کے گھر میں تیر سجان تیری درت</p>
<p>کیا وقل لکھ کے بھیجوں شہر اپنی اوسکی لکھا مصرع پر رسم کروں تو چٹ انگلیاں قلم ہوں</p>	
<p>بہت آگے گئی باقی جو میں سہا رہیے ہیں تجہ انگلیاں سوچی ہیں ہم بیزار بیٹے ہیں غرض کچھ زور وہ میں اسکڑی بخوار بیٹی ہیں نہیں اوشنے کی طاقت کیا کہن لاچار بیٹی ہیں نظر آیا جان پر سایہ دیوار بیٹھے ہیں غرض روپ کران سبکو ہم کیا رہیے ہیں ابھی اس حد کو وہ کیفی نہیں ہوشیا بیٹی ہیں جسے پوچھو ہی کہتے ہیں ہم کیا رہیے ہیں ہماری پاس صاحب ورنہ ہوں سو با بیٹھے ہیں</p>	<p>گھر باندھے ہوئے چٹنے یہ بیان سب پار بیٹھے ہیں چھپڑی ٹھٹہ باد ہمارے راہ لگ اپنے خیاں انکا پر ہے بہت عرش افیم سے کہیں تانی پسانہ بقتیر پامی رہ رہان کو ہی مٹا میں یہ اپنی پل ہے اٹھاو گی سے اندون ہون کہیں میں صبر کسکو آہ ننگ و نام کیا شو ہے کہیں بوسہ کے مت جرات دلا کر بیٹھو اوشے بچھینو لکھ عجیب کچھ حال ہے اس در میں یارو نہی یہ وضع شرانیک سیکھ آج ہے تجھے</p>

کسان گردش فلک کی جبین ویتی ہر سنا آشتا	نہایت ہے کہ ہم صورت یدان و جابر بھی ہیں
--	---

ایضا

چشم واد او غمزہ شوخی واز پانچون کیا رنگ زہر و گریہ کیا صنعت ووریا نغان بارف راق سے ہے چون شمع دل کو ہر آرام و صبر و حیات پوش و جیا کمان ہر فراد و قیس و دواق محمود و ماہ رو بھی ہیں تیری ور پہ اگر یہ ایک سہ بسجود	دشمن ہیں میرے جیکے بندہ نواز پانچون افتخارین ہیں لکھ میرا یہ راز پانچون احراق و داغ و گریہ سوز و گداز پانچون لی و لگی ساتھ یہ بھی اسی عشوہ ساز پانچون رکھ بار مجھ پہ سو دین مہو دار پانچون لیلے و مہر و خدرا شیرین ایاز پانچون
---	---

ست پوچھہ کار آشتا حجرہ وصال میں ہے
صبر و ضبط و وحشت عجز و نیاز پانچون

چشم صبر دل دین تن مال جان آٹھون سج و سجد گہرہ لکھ چپ حسن واد و شوخی مردنگ و چنگ و لی و دین میں مر باب بھرتی ساتون سر و نین و طرب گت بھی یہ کتھہ ہیں	صداقت کئی ہیں پیر و مہر بان آٹھون نام خدایا ہیں تجھ میں اسی نوجوان آٹھون اسم ساز و سم نوا ہیں یقین میں تان آٹھون ہیں سہم یہ اٹھرتے کیا نذران آٹھون
--	---

رخ خال و زلف و خطب و نذران میں نر نذران
اوسکے ہیں اپنے دشمن آشتا ہر آن آٹھون

پہن کر مہیج لگا وچ وچ جہاں طرہ ایام آٹھون نور و نذران دین میں رخ چہین و نکبہ سہم ادواز و جہاں غمزہ ترشہ شوخی جیا نفاصل جھپک لگا وچ چاک جھک لگا لال غصہ کرم رکاوٹ شکیت صبر و قرار و حاکم و آرام عیش و راحت سیر و پھر و فٹون ملک و شکوہ و تب و کمال و صحت	تھوڑے ہیں آس بیکر اگر چہاری تو کون ہوا کلام آٹھون سکاماتی ہیں نونجی کو کافر جی سبیل نام آٹھون تمہاری چوں کنگالی ان یہ کرتے ہیں لہجہ آٹھون کیسکی باتو نہ کہتے ہیں بیان کیسکی جی ہے کلام آٹھون تمہاری الفت میں کوئی تہا ہر آن میں لگا کلام آٹھون مری بیان کو دی خدایا یہ جلد با آشتا نام آٹھون
--	---

	<p>پنہ چھ مجھے توسید انشا کہ نام عاشق کیا ہن جشی ذلیل و رسوا خراب خستہ غریب بندہ غلام آفتون</p>	
<p>غرض کہ عشق ہے اگر کیا تو جو ہٹ اٹھالی کلام تیسون یہی تو سر کا حق تعالیٰ کو ہن مارا لہام تیسون عقول دس مدرکات دس ہن سو کر تو تیر کام تیسون امور دنیا کو تاکہ ہو نیچا ہن خوب سالن نام تیسون</p>	<p>تمہاری باتوں کی انکلیو کی یہ کیوں پورین غلام تیسون امام بارہ بریج بارہ عناصر و جسم و روح انہی نہین عجائب کچھ آئندہ ہے ہن مہلوتین تین سات پر علوم چودہ مقولہ دس اور جہات شد بنایا اسی</p>	
	<p>بلابین کالی ہن اوس پر بن تیسون یا تین کالیہ انشا کہ ہر جینے کے دن ہی جھکو کرے ہن جہاں کہ سلام تیسون</p>	
<p>تیری ہے ذکر میں ہن اسی پاک ذات تیسون روح و حواس خمسہ اور شش جہات تیسون ظاہر کرین ہن تیری لاکھوں صفات تیسون اسی میری جان ہن تیری حفظ حیات تیسون</p>	<p>دس محفل دس مقولے دس مدرکات تیسون نہ آسمان خور و مدہ ساتون طبق زمین کے بارہ بروج چودہ معصوم چار عنصر سی پادہای و لگور کیوں محافظت سے</p>	
	<p>ماہ گذشتہ کا حال انشا کہوں سو کیونکر مر مر بسر کئے ہن دن اور رات تیسون</p>	
<p>اور آنجا وی کوئی میری جبین جی نہیں کیونکر نہیں نہیں نہیں کیوں ایسے نہیں زادہ نہیں میں شیخ نہیں کچھ ولی نہیں لوگو نہیں لیکن آپ کے میری ہنسے نہیں لائق تو ایسی باتوں کی بندگی زری نہیں اس بات کا شعور مرا مقصود نہیں کچھ ست خیال کیجیو ہرگز اچی نہیں غیر ونگی ساتھ راٹگو می تھے پے نہیں بوسے نہیں نہیں نہیں ہرگز کہے نہیں</p>	<p>لہتے ہو تم تو دم لے پری ہٹ ابی نہیں مان مان ہے سب سے اوپر نہیں کیوں گہ یار می پلاے تو بہر کیوں نہ پہنچے خلوتین یوں جو چاہی کہ لیجے بھجے دیتی ہو گا لیان مجھے انصاف تو کرو کچھ جمل سے کہ راتو نکو تم آو میری پاس غصہ میں جو کہا کہ کیا ترک عشق خیر کیون پاس میری آ کے نہیں بیٹھتے اگر ہینے کہا کہ آئی گا میرے پاس کب</p>	

<p>اس موندہ سے ہاں سنی نہ کہی مینو کیا کروں ماری سڑوالتو ہے عرض اپنے کہ نہیں + بولی کہی نہیں میری تم کوئی بھی نہیں</p>	<p>میں نے کہا کہی تھی ماری ہی کوئی تم + فرہ سے بات پر رہی آتشا سے تم خفا کیا جانی کیا بلا ہی تو کچھ آدے نہیں</p>
<p>جھنڈا یا م جوانی کے چلے جاتے ہیں سانسو آگمو لکے اوگتا ہے چمن نرگس کا + ہاتھ کیا پھیرو ہو غرض پہ ابھی کیا یہ وہاں یاد میں اوس خط نو خیر کے یہاں دانہ خط آسپا آب کی ہے چشم ترا پنی جس سے ہر گھڑی دکنی طرح ہم تو مٹی جاتی ہیں لکے آتا ہوں ابھی آپ بھٹے جاتے ہیں خط کا کچھ دخل نہیں گال ملے جاتے ہیں اشک سبز آگمو نسو ہر وقت چلے جاتی ہیں روز چھاتی پہ مری مونگ دلی جاتی ہیں</p>	<p>اگر مہو آب جو تک آتشا سی ملتی ہیں کہی آتش رشک میں اعیار چلے جاتے ہیں + میں تو سخن میں عشق کے بولوں ہاں نہوں باتیں جو دلمیں بہر رہی ہیں سو کمان کہوں مجھکو دہن میں اپنے لگی ہے زبان نہوں ابر قرہ سے روکے اوسے بیکران کہوں آتی نظر میں چشم سے ہر پل عیان عیون کب میری دل سے ہو ہوس دلبران ہوں معقول یعنی دل اوسے اسی قدر دان نہوں میں ہی اونہو کی طرح سے جو نگران نہوں</p>
<p>فلوت سراہی دل میں ہے ہو کر کے معکف بیٹا ہوں کیا غرض کہیں اسی جا ہلاں ہوں</p>	<p>جب تک کہ خوب واقف راز نہاں نہوں غلو تین تیری بار نہ جلو تین مجھکو ہاں سے گامی جو اوسکی یاد سو غافل ہو ایک دم شرط عمیق عشق کو یہ چاہتا ہوں میں + ملو خان لوح آگمہ نہ ہم سے ملا سکے + ناصح خیال خام سے کیا اس سے فائدہ + یہ اختلاط کہجئے موقوف ناصحا + آتشا کروں جو پیر دی شیخ و برہمن</p>
<p>چک ہے یہ کچھ اوس اودی دوپٹہ کی کناریں تری جہون کی آگمیلی سے کی ہمیں میں اگر</p>	<p>نظر جو برق اوی دامن ابر بہاری میں جیسے شب لیکتی چکے سے ایک نرگس کے کیا نہیں</p>

بہت سی عاجز آسمی ہین بھلا صاحب رہیں کنگ
 جھے کہنے لگی وہ پیار میں اگر اگر بس ہو
 کراہات زخمی اوس کی غمزدہ کا تو وہ بولی
 ساری ساتھ تیری چاند سی کٹھری کی بن دیسی
 جو کہتا ہوں بھلا جاگا کروں راتوں کو میں کنگ
 وہ جو سردار تھے اگلے زائیکے برسی رستم
 پیرمی سونا کھرتی ہین کسی ٹوٹی سے چاکو سے
 جو وہ دوسرے کے ڈولی پر کہیں جاتی ہین چڑھ کر تو
 سیان قدوس اوکی پو پو سی ایک جو نوکڑی ہین
 ہزاروں جتہیں ہنگار لاکھوں یاد ہین اوکو
 بعینہ اوس نفر کی سو ہے وہ جو پنی آقا سے
 نہ ناوان اس قدر بنی سجھتے سوچتے ولین
 حریسی کو مل نہ دیکھا کرنگر انہو صاحب +
 کوئی بندہ ہاکی فی دنیا کوئی بکرا کوئے مرغا
 غضب کچھ چھو کا نہر پہونکا تھے شیخ جی صاحب
 پرسی پرتی ہی کٹھنچی سے ایک لوٹھی جو دھڑک
 سواو سکی اب یہ حالت ہے کہ گاسی کہہ نہ سکی

مزاج عالی سدا کے ہم پاسداری ہین
 تو تھکو مندر کھوں ایک کھنچی سے چاری ہین
 کوئی ہے لال مرچن ہر کو اسکی زخم کا ریتی
 رہا کھ ماہ تابان رات بہر اختر شکاری ہین
 تو کہتا ہے رہا کر اوچی اسیدواری ہین
 یہ اونکا حال ہے اب عالم بے روزگاری ہین
 کہیں جو رہ گیا ہے پاؤ کوڑی بھر کٹا ہین
 پرانی شال دیتو ہین کھارو کو کھاری ہین
 بری ہین موتیوں سی اونکی باتیں ابداری ہین
 حکایت بخشنی کے اونکی تو خدمت گزار ہین
 یہ کہتا تھا بہت سا کینچ خود کو بدواری ہین
 قدم حضرت سلامت آپ رکھتی ہوشیاری ہین
 تو کیا کھو اب کا کھڑا ہو دھیلی کی نگاری ہین
 مریدونکی یہ صورت ہے تمہاری پاس ہین
 کہو اب فرق کیا سو تم ہین اور نونا چار ہین
 بڑا خفشار بنا فی اپنی صورت خانساری ہین
 لگا یا ہاتھ اوسکے کان کو اور وہ پکاری ہین

کلمات رزق کی کس سے کیسی ہو سکے انشا
 صفت مخصوص ہے یہ توفیق اس ذات باری ہین

وہ ہین اونٹن جانی ہین یہ اور ستم کرتی ہین
 رفتہ رفتہ تیری ہم ہنی کو کم کرتے ہین
 تیری دکھانیکو ہم چشم یہ تم کرتے ہین
 آپ کو کیا ہے جو اس بات کا غم کرتے ہین

کا ہی گاہے جو ادھر آپ گرم کرتے ہین
 جی نہ لگ جاسی کہیں تجھے اسی واسطے بس
 واقعی یوں تہ ذرا ویکیو سبحان اللہ
 عشق میں تم کو ان صاحب مشفق یہ سچا

کایان کہانیکہ اوس شے سے ملتی ہیں	کبریٰ ترانہ میں جو کام مومن کرتے ہیں
ہیں طلبہ کا رحمت کے بیان ہر شخص	وہ بہت اہم طلبہ داعی و دہم کرتے ہیں

تین مستی میں ہیں دیدہ فہم	انکہ جب موندی میں ہر عمر کی تین
---------------------------	---------------------------------

یہ نگہ یہ موندی یہ رنگت یہ سی	عقیدہ اور سیدہ سیدہ زبان بزرگ
ستہ اور ناز خوش بہ صناعتی	کہ ہری خلک کے گزری یہ صیامی
یہ نگہ یہ جب یہ سج و سج یہ ادا	تلاطم تیسرہ ہوی غرق ہوشندان
وہ لطیفہ گوئی اوسکے وہ فصاحت	نہیں اس قدر کہ بوسے کوئی شاعر
فلک البروج پر سے کہیں سب تلک	نہ اثر ہو کس طرح سی پدای
یہ نصیب اپنی دیکھو کہ سمجھ کے	اوسر آن ہی نہ ہینگے کہیہ آہ
بت سنگدل خدا کا بھی ترس ہو	تو شکستہ و کموت کر کہ پیشہ

بہال فضل و دانش یہ عیب ہی کہ	غلطی پہ تو مصرعہ شبان خود پسندان
------------------------------	----------------------------------

بناب کی جاوہ کری پر عیش ہون	لینے ہر سہر پر ہی پر عیش ہون
رہ دینا کے ہر مین پسند	لینے میں بے ہنری پر عیش ہون
برق کے طرح نہ تر پائون کیونکر	تیری پوشاک زری پر عیش ہون
اوسکی شہزادی سے لاتی باس	اوسکی مین گود بہرے پر عیش ہون
عش نسیم سحری ہے مجھ پر	مین نسیم سحری پر عیش ہون

اسی کچھ ہونہ سکا	آہ کی بے اثری پر عیش ہون
------------------	--------------------------

ای دو دگر بنکے سرافیل کے گردن	ٹوڑا برسید کی ٹوڑا ریل کے گردن
گردن کی صفا دیکھو تو اوس شک پر	تھی ایسی بھلا یوسف راجیل کے گردن
لنگاہ ہر عیش چاند کو اولٹا	ٹوٹی کی ابھی عیش کی قندیل کے گردن

<p>قابیل نے توڑی ہے نہ ہابیل کے گردن پر بے ساختہ ہل جاتی ہے جبیل کی گردن سرستہ کایوہ بن کا غریب کی گردن</p>	<p>ست بہول دلا ربط مواعات جہان پر جب سدرہ کے سایہ سی گزرتی ہر مری آہ زادہ کی ملک اعضا کی طرف کر کے نگاہ</p>
	<p>انشاء حروت اور قوائی کے دیکھا وہ سن جب کوہلی صاحب موس کی گردن</p>
<p>پر یون وہ نہیں جیسی ہو طاموس کی گردن ہے بے حرکت آپ کی یاموس کی گردن کر تن سے جدا اپنے تو محبوبس کی گردن کیون ختم نہ ہو کف و د کا دوس کی گردن کٹ جای الہی تری جاسوس کی گردن باز وہ قوی رکھون ہون چوں طوی کی گردن</p>	<p>عقاربے اچی عاراضوس کی گردن + یہ خوش خبری سنی کہ کل رات سی صاحب تا چند سہی طوق و سلاسل کے شہاید جب تخت کیا بی پر نظر دئے دل آوے چوری جو کسی رات کی پکڑی تو وہ پوسے جون گا دوسرے ستم دستان ہے مرا ڈک +</p>
	<p>پڑہ ریختہ اور ایسی توانی بین توانا جسیر کہ ہوشم مالک قاموس کے گردن</p>
<p>رکھ دو لگا وہاں گاٹ کی ایک حور کی گردن نت چاہتی ہیں ایک نئی منصور کی گردن سب یون ہی چڑھا ہواں می نور کی گردن ہے نام خدا جیسی تقفور کے گردن + اب دیکھی ہے دینی جو نفور کے گردن سرخرس کا سونہ فوک کا لگا ور کے گردن جون شگل شہباز مین عصفور کے گردن گردنہ مری اوس بت مخمور کے گردن وہاں کیون نہ جبکی قیصر و فقفور کی گردن تو توڑنے پر ہے کسی مجبور کی گردن +</p>	<p>توڑو لگا ختم بادہ انگور کے گردن خود واری بن شکل الف ہے انا الحق کیون ساتی خورشید جبین کیا سونہ بین او چلی ہوئی و شمس تری ڈنڈ پر چھلے + تھا شخص جو گردن زدنی اویس سے یہ بوسے آئینہ کی گرسیر کرے شیخ یہ دیکھے + یون پنجہ مرگانین پڑا ہے یہ مرادل + تب عالم مستی کا مزا ہے کہ پیری ہو + بیٹا ہو جہاں پاس سلیمان کے ہفت بہنچی ہے بغل اپنے مین اس زور سے جو عشق</p>

ایست یہ کیا قبر ہے نشتِ سب خم سے مخمل میں تری شمعِ نبی مود کے مرجم + ای دیو سفید سحری کاش تو توڑے + جب کشتہ الفت کو آٹایا تو الم سے + بی ساختہ بولا کہ ارے اہلہ تو کب دو +	کیون توئی صراحی کی بہار چورسے لرون پگھلے پڑی ہے اوسکی وہ کاغذ کے گردن ایک لکھی سے خور کے شب و عجر کی گردن بس مل گئی اوس قاتلِ شہید کی گردن ڈلکے نہ مری عاشقِ مغفور کے گردن
--	--

حادثہ تو یہ کیا چیز کری قصہ بجا آتش
تو توڑ دی جہت بلجم با عور کے گردن

یہ آپ حسن پہ اپنے گھنڈ کر تے ہیں نہیں یہ تو سن باد بہار کے جھونکے نہ مطربوں کی کسینے سے تو وہ ناچار جو بارہو مینی پہ آجائیں کات ہی کی جبین اذیت اور نہیں کچھ پر آتشِ افسردہ زنی یہ سایہ دار درخون بھی دیکھتے قسمت کلا کی مال پوی تر ترقی مومن بہو گ نکلتے دل سے ہے ایک آہ نیکے جہاڑ بیار	کہ اپنی شیش محل میں ہے ڈنڈ کرتے ہیں پڑی اول بھیڑے اکنڈ کرتے ہیں شروع وہو بیونکی طرح اکنڈ کرتے ہیں تو ہم بھی سنگ دونوں کو کر ڈ کرتے ہیں جگر کے پھوڑوں کی اتک کر ڈ کرتے ہیں کہ بیان برابر می اون سے ارنڈ کرتے ہیں گرو جی جیلونکو اپنے بہنڈ کرتے ہیں جو تھکوا یا دھم امی جہاڑ اکنڈ کرتی ہیں
---	---

شراب اونکو کہیں مت پلائیو آتش
کہ وہ تو مست ہو مجلس کو بہنڈ کرتی ہیں

وہ جو شخص اپنے ہی تاثر میں سوچیا پڑا ہوا جھے کام تجھسی سوا ہی جھون کوں کسی نہ کچھ سنون یہ جباتی نہیں ہے اکھا کہ سا کچھ او رہی باجہ رام ارو آہ توئی غضب کیا مری دلوں کو مجھے توڑا لیا خفکے ہی طرفہ ہی ایک شو پڑی قصہ ہو آہیں لاگوں مژہ پر ہی بارہ دل تنباوہ مثل ہوئی سوا ہی فرا	نہ وہ بستی میں نہ او جاتیں نہ وہ جہاڑیں بیاریز نہ کسی کو رو و قح میں ہوں نہ او کھار میں پھاریز تری پاس سے جو چاہا لیا تو کھرا قضا و جہاڑ میں مری جیکو لیکے جلا دیا پڑی اختلاط یہ بہاڑ میں وہ کہان ملاپ میں لطف ہی جو مزہ سوا کی لگاڑ میں کہ درخت سے جو کہی گرا تو وہ اٹکا اسکے جہاڑ میں
---	--

کھین کھڑکونگی طرف بند ہی مری لگی تو ایلیا بوی	گل نرس کے لگا گئی وہ پرخا ہر ایک راز میں
مری زمین نشہ کا ہی کان مچھو جو تیرے وہ پستان	کہ کھجوری چشموں الیاں شیر تیرے میں کھڑا میں
برسی ڈاڑھیوں پہ بناو لایہ سب جو دنگ میں پستان	یہ شکار پیلے ہن بے پلا انہیں شکاری تو اڑ میں
کڑھی جھانکتی ہے وہی سیر نہیں شہ میں تو دنگ	وہ جو عطر فتنہ کے باس سے سوچا سوچو کو اڑ میں

انگریزی جان کو مضحکہ اریو اٹھا اوسو گانہ دل	
تو دگر نہ ہو دیکھا سنبھل کھین گیا جو تار میں	

کل وہ یہ بولا مجھے ہنس کا جاہ اری کچھ لیل میں	بن ہون ہنسور او تو ہی قطع میرا تیرا سب میں
زارع کو ارسکی مینی جو سو گماناں تیرے بولے شو کو	دیکھتے کیا ہیں آپ او ہر کو بیان تو مانوس تیل نسر
سیر نسیم اب سر پر ایشہ خاک اڑوان تیرتی ہو	ہے جو بند یو انو لگی تیری آتی نظر کیوں جیل نہیں
حسرت و حیران میں تیرا درد فراق دیکھ کعب	لے ہر پر امنی بلا میں ناحق ایدل جیل نہیں

اوسکی نمک کا زخم اوشا کر اٹھا تو کیوں لولو دے	
جنجونا کو تیر نہیں کچھ برچی لم سب میں نہیں	

نرس کے پیر نہ دیکھا جو آنکھ اوشا چمن میں	کیا چائے کسے کس سے کیا کر لیا چمن میں
چڑھیا یا سمن کے گردن یہ عشق پیچا	آیا کہ ہر سے کافر یہ سسمہ پاچمن میں
نالی پہ پیری نامے کرنے لگی ہے اب تو	بیل نے یہ کلاخند اپنا چمن میں
تکلیف سیر گاشن اسے ہضمیت دی	اوس گل بغیر میرا کب دل لگا چمن میں
ہے کیوڑی کی دودھ کیا چیز کسکے جو	اس بو کو تیری جھونکی وہ بولے غلام میں
کچھ اوس سے گھونپہ کیوں پڑ گئی کبابک	دیکھو تو کتنے کھوئے بند جب چمن میں
داو دی اج پہنے عیسے کا پیر میں ہے	نک سیر کچی عالم جتتاب کا چمن میں
جھکو دکھا جو اون نی کابل دیا تو اوسکی	مٹے یہ تھی کہ شب کھوڑس کے اچمن میں
ایسی ہوا چلے ہے تو ہی بنو ہے کوئی	کوئل کا یاد کی کو اگر موندہ چڑا چمن میں
جی نہیں کہتی نے ابر ہے یہ تھمہ بن	پرتے سراگ اڑا تی کالی بلا چمن میں
ہی ہی پھر بھی نے بے چراہ کتنے مانا	چلنے سے کھنڈی مٹھی کیا ہے ہوا چمن میں

<p>ایک اہل خطہ جسے ہو کر خفا یہ بولا + جای اوقف کرنا تو ہبے عقل شعرت</p>	<p>ایک اہل خطہ جسے ہو کر خفا یہ بولا + جای اوقف کرنا تو ہبے عقل شعرت</p>
<p>مین صدرتے او سکے ایشا جھکو جو کر اشارا صدی کی ٹیٹو کی او جیل چیا چمن مین</p>	<p>مین صدرتے او سکے ایشا جھکو جو کر اشارا صدی کی ٹیٹو کی او جیل چیا چمن مین</p>
<p>ہاں ڈھبی صاف ہی ایک اونکی نہیں کی مین درد سا ایک دل ناتہ نشین کے تہ مین چاہتے ہن کہ کہین عرش برین کی تہ مین دفن ایک زلزلہ موتا ہے زمین کی تہ مین ایک پیر پرسی رگ جان حسین کی تہ مین</p>	<p>ہی نہان نطف و کرم چمن جبین کے تہ مین خافہ سجدی گذر تو لگا اوٹھنے و وہن + شہر راہ کے پیک کو ہمارے ملکوت آج عاشق کو تری قبر مین رکھتی ہن لوک اوسکی کو چسپا آئی تو بیان اوٹھنے لگے +</p>
<p>سید ایشا کے دم سرد سے اوٹھتے ہی ایک گد گری شہر جبریل امین کے تہ مین +</p>	<p>سید ایشا کے دم سرد سے اوٹھتے ہی ایک گد گری شہر جبریل امین کے تہ مین +</p>
<p>تو جاک ذرہ ہی اس خسرو خاور مین نہیں صبر کا خصل کہین اس دل مضطرب مین نہیں کیا مگر رسم وفا آپ کے کشور مین نہیں روک ٹوٹ ایسی تو کچھ سید سکندر مین نہیں خشک و ٹھین مزا ہے سو فر عفر مین نہیں لہو کے چھینٹ بھی اوسکی تن لاغر مین نہیں کہ اری بوی وفا جسم صنوبر مین نہیں لیکن اون چیز و ان سے کچھ اپنی مقدر مین نہیں تاب پر دوازہ وہ جبریل کے شہر مین نہیں غور کیجئے تو وہ اسکا کسی بندر مین نہیں ہے وہ کیا شے کہ فقیر و مکی جو بستر مین نہیں جو نہ سمجھے تو وہ اسلام کے لشکر مین نہیں +</p>	<p>آج وہ جلوہ فرور اپنے جو منظر مین نہیں تاب فرقت کی مری جسم محقر مین نہیں کوئی اوس ترک جفا پیشہ سے پوچھی تو سے و لکی ترک جانیکی حالت کو بہلا کیسے کیجے + زور بازو سے کماتی ہن سو یہ کہتی ہن و کر محنون مین یہ ہنر لگی لیلے اتبو + پہونک دی کا نہیں شہزادہ گل کے کوئی آپ کے پاس تو ہن سینکڑوں چیز مین موجود طاہر نوہن کو مولانے جو طاقت بخشی + کمر گیان جو مغل تازہ ولایت کو مین یاد دین و دنیا کے تماشے سب بیان ہن حاضر معنے آہ لا اسلم سید نا +</p>

<p>تاج کچھ کام میں ہوں کوئی جو بوجھ جھکے لکھنے پڑھنے سے معاف آپ مجھ کو کہی گئی میری امید برآتی ہے اب انشا اللہ</p>	<p>تو یہ باہر ہی سے کہہ دیجو کہ وہ گھر میں نہیں طاقت نامہ بری میری کبوتر میں نہیں کوئی چیز ہے اللہ کے جو گھر میں نہیں</p>
<p>وہ لکھ لے بہانے کہ ہر بات سے تیری انشا کوئی کٹر کے ہی تو اس گنبد بدلی در میں نہیں</p>	
<p>ہی او کوئی ہے جو اس تری آن اف میں نہیں کچھ عجیب بلی و مجنون کی کہانی گزرے بات ہوتی ہو سوتی الفور سے ہوتی اچھی بادشاہت یہ اونہیں لوگوں کی غش ہوں میں تو</p>	<p>لطیف ہی بیان جو ہیں کا سو وہ یوسف میں نہیں کوئی شخص ہے جو اون کی تاسف میں نہیں خوب اگر سوچے کچھ حسن توقف میں نہیں گانوں بھر ہی کوئی جنگی تصرف میں نہیں</p>
<p>لی لکھت پڑھی ہوتی ہیں مری میں انشا سو وہ بی شب یہ کہ اقسام لکھت میں نہیں</p>	
<p>یہ لے و مجنون کی لاکھوں اگرچہ تصویر میں نہیں مل گئی سب خاک میں جو وقت زنجیر میں نہیں</p>	
<p>کچھ میں انشا سے جو بیان تو او کا لاکھا وہ تو اس کے سر پہ ثابت کر کے تقصیر میں نہیں</p>	
<p>جب ہو میں بیان ہو اگسا نیکو کہ بیان میں نہیں نو عروسان چین کا دیکھنے کا اختلاط قمری و بیل سے بخشی مات کروالا اونہیں لوٹی دیوانی تری تو جا بجا رہ گئیں خوب سی ہم تم گھلے مل گئے با ہم روحی چار ہی ہیں آپ بن کالی بلاتین زیر ناک شبنم و باد و عباد و بوی گل سب میں خفا مفت میں گل کھانے تیار آپ ناحق لڑ پڑے دیکھ کر سوسن کی رنگت دیکھان اپنے چہرہ گئیں</p>	<p>تو دیکھو و بخشی لگین چھوٹکی گھڑیاں باغ میں چل رہیں ہیں خوبسی پہلوئی چھڑیاں باغ میں جہیل ڈالین آج ہم سے سخت کر یاں باغ میں ٹوٹ ٹوٹ اون کی وہ زنجیر و کلی گھڑیاں باغ میں تو عجائب لگ گئیں کچھ عینہ کے جڑیاں باغ میں جنبشیں آتی نظر میں لینے پریان باغ میں رنگ گئیں ساری کی ساری جوٹی پریان باغ میں نہ گستاخی میری آنکھیں لڑیاں باغ میں ان پر زیادہ ملی وہ مٹی کی وڑیاں باغ میں</p>

<p>ابو الشاس غزل کا قافیہ تنگ آگیا تو ٹٹاوی اور سے موتی کی لڑیان باغ میں</p>	
<p>دیکھ کر ایک دو جنون کی رنگ رلیان باغ میں تنگ گئیں لے لی بلاتین قسریان او بلبلیں کیا ہوا جو بند دروازہ کیا اسے باغیان + گرستانہ جو عالم خواب کا سا چھایا گیا + ہر خوش پر لگ گئی نقش کے تارون کی ڈھیر +</p>	<p>کھنگھلا کر سنس پرن پہونو کی گلیان باغ میں سنی وی اپنے جو مجھ کو منہ کی دلیان باغ میں کھل سے ہن ہر گ گل کے تو گلیان باغ میں لی جانی اپنی آنکھیں کس نے میان باغ میں کچھ پر زار دین جو اپنی سادہ چلیان باغ میں</p>
<p>پہل کسی ڈھب کا نہ توڑا شایکو دکھ نہ دی تا دعا تجھ کو کرین سب پہول پھیان باغ میں</p>	
<p>کیون نہون ہر گل کے جوڑی آج افشان باغ میں</p>	<p>ملکی پہولی کہتے ہن آج پریان باغ میں +</p>
<p>آج شاید عرس بیل کا ہوا ہے اسی سیم آتش گل نے کیا ہے جو چراغان باغ میں +</p>	
<p>نفضلات نہیں لطف کی نگاہ نہیں + غلط ہے آہ کہ ہے دلوں دسی راہ نہیں غلام قسم تو ہن ایسی مزاج والوں کو ہماری چوری جو ثابت ہو وی دلیل ہی کچھ تو اضح آپ کی ہم کیا کرین بہلا صاحب رُکھایان جو بی ہن تو اس طرح اپنا حرم سے دیرین بیان آب و دانے آیا نیکہ جیت نہ سبب قاہ قاہ ہنستے ہو</p>	<p>معاملہ ابھی مطلق وہ روبراہ نہیں کہ تیری چاہ مجھی تجھ کو میری چاہ نہیں کیسکے ساتھ کسی ڈھب کے جنگو راہ نہیں مقرر نہیں کوئی شاہ نہیں گواہ نہیں بقول شخصے اس اپنے جگر میں آہ نہیں نہیں نہیں نہیں ہرگز نہیں نباہ نہیں برب کعبہ مرا اس میں کچھ گناہ نہیں تھاری خوش مجھے آتی یہ قاہ قاہ نہیں</p>
<p>کہون یقینہ قسم لا الہ الا اللہ + کہ تابہ چہر بس اب مجھ میں اسی آہ نہیں</p>	
<p>باس و امید و تاساوی و غم و موم آٹا کی سیتا</p>	<p>خوب مجھ سے آج وہا دم مار گئی سیتہ میں</p>

دیکھ کر کیا جو وادی جینوں ہنسنے دہن میں شیشے کے شیخ و برہمن حیر و حرم میں ڈھونڈتے ہو کیا لاجلہ قد کیا یہ تھے صبا آئندہ رٹانا آفت حقا	منگل مجسم ہو کے خون کی آن سما فی سینہ میں مونڈ کے اکھیں نہ کہو تو ہے ساری خالی سینہ میں جہت پٹ دلو ہو نک دیا او لگ لگائی سینہ میں
--	---

حضرت دل تو کب کے سدا کرب جو ہونڈا انشا
ایک دیوان سا آہ کا اوٹھا نک نیا فی سینہ میں

بس ہونچے آغشتہ بخون دست و گریبان ماری ہوئی ایک زلف کی ہین خیمہ ہمارا ایمانا اگر نام ترا بے ادبی سے ہو لاکھوں کی ہین اس بادہ گلگون کے بدولت یوں چاہیے آپس میں نہ ایک آن جدا ہوں لی شغل رہیں دست و گریبان تو دلا میں	ہو مجھے نہ اسی دیو جنون دست و گریبان تم چھوڑ دو اسی اہل فسوں دست و گریبان لی کوئی تو اسکا ابھی ہوں دست و گریبان ترداسن و آغشتہ بخون دست و گریبان اسی ولولہ شور خون دست و گریبان حاشا کہ ہر اونکو نکھوں دست و گریبان
---	--

ہے قوت ایجاد می اذ بان ہی انشا
یا معرکہ کن فیکون دست و گریبان

زمین پر کتنی تسبیح وائے کچھ کہتے ہیں جیسے کہا اون کلیموں سی حقیقت نبض آدم کے گلی لگ لگ کے سونا وہ جو اونکا یاد پڑتا ہے مجھے دمی جام می ساقی گر جتی ہیں او دہر بادل عوام الناس سے مت رکھہ توقع آویت کی	ہر ایک پھانسی میں سو سترن بر قواقی ہیں نظر کرتی ہو وہ جوتاڑ لیتے کل کے رگ گہن تو اپنے سامنے کچھ غیب آجاتی لگ لگ ہیں او دہر کو ٹھونکی پر ناے بھی کرتے شور لگ گتیز کہ اگر گرگ ورو بادہ و خفاں مگر نہ ونگ میں
---	--

شب مجراں میں سانپوں کی بچتی ہیں میں انشا
نہ یہ بھونون نہ یہ تاک نہ یہ الماس کے نگ میں

جس پر کہ ترا سادہ دامن قبسا ہو ہو اوس گل کے اگر باس ترے بوی قبسا ہو ان آب کی لوگوں نے بکرا صم نہیں کئے	کیون اوسکے تصدیق نہ بہلا با دھنا ہو دنیا میں غرض اور تو اسے باد صبا ہو کیا کبھی جوتیر کے تے ہاتھ دبا ہو
--	---

لی خمت اطفی کے دعا کا ہوجان ورد صد حیف کہ افلاس کے عالم سے ہوا پال لازم ہے اوسی جسکو خدا بخشی امارت	کیا معنی کہ اوس ملک میں کچھ فعل و باہو وہ شخص جو سرکردہ قوم خجبا ہو ایک چشم ترجم تو بسوے غربا ہو
---	--

باندہ اور قوانی بھی کچھ ایک ایسی ہی ایشا
جس سے کہ میا غفلتہ و اعجابا ہو بہ

کہہ بیٹے صاف اوس سے یہ دل جس سے نہ داہو حاضر یہ کتابین ہین انہین دیکھتے ہرگز سیرنج و ہمار قص کنان ہین مری آگے لکھہ سینے دیا خط غلامی اونہین کر محضر واشد مری تب دلو ہوا می ابر بہاری اوس شیخ سید چہرہ کی ہنگام تبسم بہ حاجت نہ معاند کے رواج جسے ہو ہرگز گاہے بدی یا درے یا قسے کچھ +	ری داوڑ بر و ہوا وڑ چھو ہوا ہو دلکا جو ستانا کسی ملت میں روا ہو اوس پر چڑھی کیا دہیان جواتنا سالا ہو لو دستخط اس پر کرو تم اپنے گوار ہو جب زمرہ پرواز چین گرم نوا ہو دیکھا تو کھائے یہ ہنستا نہ نوا ہو ہر چند وہ یکے میں پڑی پسکے روا ہو کرو کہ کسی شخص کے حاجت تو روا ہو
--	--

انشائیہ کو بھی دی ڈال نہ امی عیسے مریم
گر کچھ مرض عشق کے تجھ پاس دوا ہو

رکھتا ہوں دیکھ بر سر خیر اپنے یار کو فریاد کو جنوں نے ٹھکانے لگا دیا کل بیٹے چیر پہاڑ جو معقول اونہے کے بی طرح لگ چلی ہو خبر شہ طہ ہے اجی من بعد مرگ ہی یہ وصیت تجھے نسیم یجا یو براے زیارت بخت تلک یا کر علما میں روئے اقدس کے سامنے سانی ہواے ابر سے جلد ایسی جام سے	میں تمام تمام اس دل بے نیاز کو اب جا کے ہم بسا میں مگر کو ہمار کو حصہ ہو بولے آگ لگی تیر می ہمار کو پہر رک کہیں نہ جا ہو تم اپنے بار کو لانا بجا کہ چین ہو مجھ بقیہ ار کو کیونہ خاک ہند میں اس خاک ار کو دیجو فشارا میں جہے شست غبار کو چکے بے برق نور شے کے ہمار کو
---	---

انشاء تو اینڈ تے ہین پڑے یکدرہ کو بیچ
کیو سلام زار شب زندہ دار کو

دو ہین گھٹانے گنیر لیا چشمہ سار کو
ہرگز کوئی کیسے نہ ہو نچا پکار کو
رونق ہوئی دو چند ہر ایک برگ بار کو
مستانہ جوم جوم چلے کو ہمار کو
محبوس کو چہ رنگ گل میں ہمار کو
سازندہ چہیرے نگے بین ستار کو
اشجار گستان کی ہر ایک شاخ کو
قشر لپٹ لیگئے بطمی کے شکار کو
کنے لگا ہوا ہونشہ کے خار کو
زور آوری ہمارے انشاء کو

لہر اویا جانے جو گل بنہزار کو
جوش و غروش رعنی یہ ہوم ہام کو
بھلی تر پہ تر پہ کے دکھانی لگی چل
کچھ لگہ نامی ابر سفید و سیاہ و سرخ
خدا دانی ہوانے یہ چاہا کہ کیجئے
اڑنے لگی ملا کے تانین فلک تلک
گو یا ترانہ سنجی مطرب سے چال ہتا
ہم مشرب اپنے چند جوان تھی سونہر
سانی نے جام بادہ گلغام دی مجھے
القصہ ہیر تو بیچ میں لاکر ملا دیا

بولے یہ عندلیب کہ باقی نہ چوڑیو
ایسی سین میں خواہش بوس و کنار کو

بات میں تم تو خفا ہو گئے لو اور سنو
چوڑ دیگا وہ ہلا دیگئے تو اور سنو
تم تو سو کہہ لو مری کچھ نہ سنو اور سنو
ہے قسم تم کو سزا نام نہ لو اور سنو
جاوری واوز بر رو چو چلو اور سنو
گایان سن تو پکیا پاتے ہو اور سنو
آپ ہی بات میں ہر روٹھ رہو اور سنو
دیکھ رو تا مجھے یوں سے لگو اور سنو
ایسی ہے وہ سناؤں کہ سنو اور سنو

پہلے کا تو مزہ تب ہے کہو اور سنو
تم کہو گے جسی کچھ کیوں نہ کہی گا کہو
انصاف ہے کچھ سوچو تو اپنے دل میں
اتو کچھ اتے خفا ہو کہ کہو ہو مجھ سے
نہ میں احوال مرا شکے جبرک کر بولے
پہل کے دو ایک قدم دیکھتے پہر ہو یوں کو
آپ ہی آپ مجھے چھیڑو کہو ہر آپے
آفرین این نہ یہی چاہیے شاباش تہین
بات میری جو نہیں سنئے اکیلے مل کے

شکوہ منداپ سے انشا ہو سکا کیا اکل
تم نانو تو کہیں چکے چپو اور سنو

اپنی پرکھو ہمارے پہلے ملک سنو رہو صاحبو سیرے سفارش اور سے کوئی نہ میری ہے سر کے قسم چہ نام جائیگانہ لو اب جوان فضل الہی ہو چکے کیا ورتیں	کر رہا وہاں کیا کیو یا کیو کیو رہو دیکھو تو موتا ہے کیا آخر کو چکی تو رہو جھک رہیو آج اگر تم اپنے گھر جاؤ رہو آؤ ہو کیلو کو دو لو تو پوٹو سو رہو
---	---

دوستو انشا کے رو نیکنہ دیکھو انکھ کھول
ہوٹ بنے دو کہیں دے لگے پچھو لے کو رہو

کام فرمائی کس طرح سے وانا کی کو عشق کہتا ہے یہ دشت سب جنون کے حقین کیا خدائی ہے منداپ کی لالی بخل کو وہ لوگ وعدہ کرتا ہے غزالان حرم کے آگے گرچہ ہیں آبلہ پا دشت جنون کے اسی خضر ایک بکولا جو پیرانا قہیلے کے گرد ست بارو بگٹی کرتی ہیں بیان بکوں	لک گئی آگ ہے بیان شکر کیانی کو چھیرت مجنون چلی سیری شکر ہاں کیو دیکھ کر وہو رہی میں چپ تھی جانی کو کتنے یہ بات سکھائی تری سودائی کو تو ہی تیار ہیں ہم مرحلہ پائی کو یاد کر رہے تھے لینے وہو خدائی کو کھینک رہی تھی سی سخا کی شہر کی کو
--	--

جہین کیا آیا انشا کے یہ بیٹے بیٹے
کہ پسند اونے کیا عالم نفسانی کو

جوشش قلزم احد دیکھو جلہ اشیای کائنات کے بیج آیہ اینما تو تو پڑھو آگے غم وجہ اللہ کہہ اوٹا قیس جٹ انما یلے شل آیتہ ہیں جو یہ نفس	دیکھو دیکھو یہ جزد و دیکھو ہر طرف جلوہ صمد دیکھو ماصل خوب کر کے لکھ دیکھو یعنے اس قول کے سند دیکھو جذبہ عشق کے مدد دیکھو انکھ امت خمدہ مند دیکھو
--	---

<p>بس یہ اللہ فوق ایہم یہیں نے جیتے سو اللہ کا حلقہ نور گرد ہے انکے وقت کے بادشاہ ہیں درویش ہے قلم و جو انکا ملک جنوں انکی شاہی میں کچھ جوشک ہو آنسو دیکھا جو انکے لشکر ہے وہ و درویش کا بن۔ نا جو لکھ ابر گر نانا تو سر پر انکے یہ</p>	<p>چیکے سے پڑھ لو انکو جد و کیو پر تو ان میں جد نہ تہ و کیو تک یہ لمحہ حسین و خد و کیو انکا چہوٹا سا یہ نہ تہ و کیو لحقات اسکے لائق و کیو تو بہلا مجھ سے شرط بد و کیو او سکھو تم بشمار و حب و کیو سودہ تخت اب بہ شد و با و کیو آہ کا صاف جزو و کیو</p>
<p>مرتا ہوں اچی زبان سے بول بس حضرت دل نہ روٹھواؤں سے صاحب کا نہ چاہتا ہو گردل بن بولے نہ رہ سکوں گے ہرگز میں تو غش ہوں کہاں تک ناز کعبہ میں نہ ڈھونڈ میرے دلکو</p>	<p>انہیں انشا خود آپ میں ورنہ + عشق دیکھو اور انکا قصہ دیکھو + بولو مجھ نہ تو ان سے بول اپنے تم دستان سے بول تو خاطر و دستان سے بول اوس مشفق و مہربان سے بول ہے مجھ نیم جان سے بول اسکے کو ہی تہان سے بول</p>
<p>کس دم سے ہو لو جا و اپنے + انشا اللہ خان سے بول +</p>	
<p>تصفت آتا ہے دل کو تمام تو لو + کون کہتا ہے بو بوست بو لو + سم صغیر و چٹوگے مت ٹر پلو انہیں باقونیہ لوٹنا ہوں میں +</p>	<p>بولو بوست بہلا سلام تو لو + ہاتھ سے میرے ایک جام تو لو دم ابھی آکے زیر و ام تو لو گالی پھر دیکے میرا نام تو لو +</p>

ایک نگہ پر کے سے الشان

مفت میں مول ایک غلام تو لو

ہے جھگو سو نہنے کے ہوس سونکال تو
 سوند ہانگالی کہول نہ یون سر کے بال تو
 نگ میری گال سے توللا اپنا گال تو
 پلتا ہون پانون پر میرے بازو ہنہال تو
 تپا تو مجھے سن لے دلی کا خیال تو
 بس اسی جنون نہو میری جیکا و بال تو
 سایہ میں اوسکی ٹھیکہ کے ہو جو ہنہال تو
 باتون ہے باتونین مجھے اتنا نہ مال تو
 رکتاب ہے میری ساتھ یہ اچھا سوال تو
 یہ چین کر رہا ہے خیال محال تو

وہ ایک شب کو اپنی مجھے زرد شال تو
 ہو پچی جھک نہ اوسکے پرستان میں کہیں
 دیکھ آئینہ میں عکس کو کہنی لگا وہ شمع
 صدقہ میں اوس گہری کے نشہ میں جو جبکی
 یراگ اور لای نیا وہ کہ کہتے ہیں +
 مت پنجہ جھاڑ کر کے چٹ چل پری سرک
 اسی شیخ جھگو کچھ نہین طوبے کے آرزو
 میں جو کہا کہی تو بہلا اوسکے چوکی مل
 ہنس کر نگاہ یہ کہنے کہ اے جھگو آفرین
 میں اور تجھے بات کہوں موندہ تو دیکھی

اتنا ہی تو کھلے نہ پڑا کتاب اسکی میں

کتاب ہون سوچ کیل ذرا دیکھ بہال تو

ای خدا یہ تو کسی بندہ کو آزار نہو +
 یعنی آپس میں کسے ڈول کے تکرار نہو
 یعنی کیا معنی جہان گل ہو و مان خار نہو
 ناک چوٹی میں پس آئنی ہی گرفتار نہو
 نگمت گل کے طرح سے جو سبکبار نہو
 آدمی کیا کہ جسے بوجہ نہو ہسار نہو
 سانس لینے میں کوئی شخص گنہ گار نہو
 جسکی مطلق کہیں کچھ گرمی بار آور نہو
 آدمی پنے کے جسی خوب ہے سرشار نہو

کوئی اس دام محبت میں گرفتار نہو +
 کیجے افسار کچھ ایسا کہ پہر انکار نہو
 غیر کو محبت دلدار بن کیوں بار نہو
 دیکھ آئینہ میں موندہ اپنا خیر بار نہو
 اوسکے لئے سے گرانی ہے پیر تابی ہے
 کیا خوش آیا یہ قطع ہو گل اون کا کہنا
 سیر تو ایک طرف لاکھ غنیمت کہ بیان +
 چاہئے کچھ خریداری اسی جس کے اب
 جام اسی ساتھی کا فام وہ کس کام بہلا

سفر منصور کے لوہوسی ہوئی یہہ تحریر
اوس سے نادان ہو بہا کون جو اس کی بیج
نالہ مرع چمن نے اوستہ بد خواب کیا
ہے تو یہہ قصد کہ چھڑوئی لیکن کیونکر
ہر طرف ہن ترے دیدار کے ہو کے لاکون
جس طرح پھول کے باس ایسی طاقت اچھی
اپنے پڑ رہنے کو مسجد تو خدا نے دی کر
کیون مرے چاک گریبان ہو بہا او بھاتا
کھولی دیتا ہوں ترے کھان ابھی سے اسی گل
تج ہے دہوم اسیران نفس میں کچھ اور
جہز لگا دی ہے ان اکھنوں کی تری زمین بیا
نخت بیدار اگر خواب میں تجھ کو پاوی
فانع البال ہو اسو گمہ کو زلف او کی رات

یعنی سردار حسین وہ چوسہ وار نہو
ستہ باندہ کمر چلنے پر تیار نہو
نچے درے کہ خفا جسے وہ دلدار نہو
میں جو چہرہ تو ہو بہا جسے وہ بیدار نہو
پیٹ بہر کر کوئی ایسا ہی طہ دار نہو
جس سے خاطر کو کسی شخص کے کچھ بار نہو
اب بلا سے میری جو خانہ خسار نہو
اب تو بختا تجھے پہرا گے یہہ زہار نہو
ایسی تفصیر کہی پہ یہہ خسار نہو
جا کے دیکھو تو کوئی تازہ گرفتار نہو
صدے صدے میری کیون ابر گہوار نہو
تو وہ بہر تا قیامت کہی بیدار نہو
لیکن ایدل یہ کہین بات نو دار نہو

کہہ غزل اور دعائیہ ہی لکھا شاید
کوئی اوس یوسف مصری کا خیر یاد نہو

پیکلے سے تری کچھ دلگوں روکار نہو
گد گدی پھول کے پنکھڑی سی مہی چوڑی
نہ چلی ایسی ہوا ہی جو بڑی تجھ کو لگے
ہو دی ری واوزیر و جو رکاوٹ ری
گرم ہو کر تری مجلس میں نہ آوی جو شخص
تیری زلفوں کی نہ الجھیرے میں جو کوئی پیش
آوین مٹنے کو اگر باغ ارم کی یہ بیان ہو
تیری دلیر نہ کسی قہیب سے گرائی آوے

تیری نرکس سے الہی کہے ہمار نہو
سو پ کچھ تری گلی کے تو کہے ہمار نہو
پھول ایسا نہ کھلے جو تجھے درکار نہو
لیون وہ دنیا میں رہے جس سے تجھی پیار نہو
یارب اوسکی تو کہیں گرمی بازار نہو
وہ جان جائے کسی طرح نو دار نہو
بن کہے اونکو بھی مجلس میں ترے بار نہو
تیری دشمن کے بھی دشمن کو کچھ آزار نہو

<p>تو وہ جو کام کرے اوکو سزاوار نہو تو نہ لیا بھی کسی او سکی خریدار نہو بات جو ترے مخالف ہو سوزناہار نہو</p>	<p>جھکو دبو کا جو کسی کام میں دیوے آکر سانے تیری چویر سفت کو بھی بچھین آکر مانگتا ہوں یہ دعا اپنے خدا سے کہ جسے</p>
<p>نیت ہنسی اور خوشی ہی سے انشا اللہ میرے والی وہ کسی چیز سے لاچار نہو</p>	
<p>تو وہ گمراہ قیامت کہے آباد نہو سب سے غلطے رہن اور کچھ ہمین ارشاد نہو شورش زرمہ مرغ چین زار نہو کہ چپا سین کہین کوئی پر زار نہو چٹ تری ایک تنفس کہے ولساد نہو نہ کہ یہ قصد کہ کوئی کہین آباد نہو زندگانی ہے نہیں جسکے یہ نیا نہو کس طرح مجھے بلانا کہ فساد نہو مجھے ڈر ہے کہ یہ خون سرفراہ نہو بیان کوئی دام لگائی کہین حیا نہو امر خزانہ میں بھی کچھ بند کی ادا نہو تیری شکوہ کے جگہ اسی ستم ایجا نہو</p>	<p>حق تعالیٰ کی طرف سے جسے امداد نہو میں جو محبت دیرینہ تمہیں یاد نہو اب کی قدر غن یہ ہوا ہے کہ خبر دار کہین بلو کی جھوکے سے ہلگے اونہیں دھڑکایہ تھا ہے یہ اضافہ بھلا خوش رہی پس تو ہے فقط خانہ آباد جو اچڑی ہوے ہوں او کو بیا سٹ گیا جب کہ جاب آہ تب آہی یہ صدا و او بیداد ہو تم کیون نہ کرونین فساد بستونیر جو کھلا لالہ تو شیریں نے کہا غور اتنا کر اے مرغ نواسخ غموش کلیات ایک طرف تجھے کسی ڈر ہے سب کہے تو بھلا سچ تو کچھ گوشہ ولین کیونکر</p>
<p>ہو جو انشا کو اجازت تو بہری وہ نالہ کسی بیل کے فرشتہ کو بھی جو یاد نہو</p>	
<p>غزل قصیدہ</p>	
<p>خوش رہو موحین کرو تازی رہو تازہ رہو پر خدا والوں کی کہتے رہو ادا رہو اونہیں بھی کہدو کہ تم سے سزاوار نہو</p>	<p>لو فقیر و ن کی دعا ہر صبح کہا دہو پیری غیری وہ جو ہوں شوق سے چٹ کر دہو قری باغ بہشت اب جو یہ بے فاختہ رہیں</p>

ویداد سکی ہے کرو جسے بنایا سب کچھ وامین سے جو چہنٹے ہیں اونہیں یہ حکم ہوا جاگے اور نہ سہ پروا دے اوسوش لئے صورت آوی جو نظر گنہ گنج لو او سکی تصویر چمن امن و امان کے تھیں ہوسید نصیب	نہ کہ ہر خطہ فدای گل و شمشاد رہو کہ لب باب گرد و رخسانہ مسیاد رہو خود فراموشوں کو مولا میری تم یاد رہو لپٹے اسوقت کی تم مانی و ہزار رہو سائین العبد سدا بر سر ارشاد رہو
--	---

عیش و عشرت کرو ہر وقت تم انشا اللہ
حسن چکائی پیر دسب میں پرزاد رہو

خامدہ ولسی تپ چہنٹ جس سے کچھ حاصل نہو کیون ہلا محو حال صاحب محمل نہو فی المثل آئینہ سان شفاف جکاد دل نہو تا قتل جسم تیغ غمزہ قیام نہو تو تھا مجھے جنت اے نامح فاسل نہو ایک تو غش ہو کھلا دوسری کا دل نہو ماں جو روح جادہ کیون ہلا قاتل نہو نور حق افراد انسانی میں گر شامل نہو بندہ خانہ میں اگر تشریف لا دین اپ نہو راد ہکا کو چین کیا آوی کنیا جی بغیر ہے یہی جہل مرکب مر جیا اسی رندست ایک اوہ اسی کاروان پر چاکتی اسی باران لاکھ پردہ نہیں اگر بیچے نہیں پردہ نشین کیا کری بیچارہ ایسا جستجو والا بھلا عشق کا دریا وہ دریاست کہ عمر خضری اگر بیک روحی ہبسم ہو سخی تو ماتہ نسیم	کاش ساتون روزین پہلو میں ہون پڑل نہو کیا کری مجنون جوا و سکی لب میں اپنا دل نہو دیکھئے والو کو نسکین اوس سے کچھ حاصل نہو دلکے بدلے کاش ایک انگر ہو لیکن دل نہو چین تب لون جو شو کی جھکو دیا دل نہو اسی خدا کا فرود رخ سے بھی یہ شکل نہو جسکے چہرہ پر مروت کا کین ایک تل نہو ہستے ہو مہوم کا نقشہ ہے پیر باطل نہو واہ واکیا بات ہے مطلب ہی پیر حال نہو واقعی کا فور اوڑ جائے اگر فاسل نہو حضرت قاضی کو تو کبھی دی پر قاتل نہو ملک خبر لچو کین لیلے کے یہ سنہل نہو جسکے کچھ آنکھوں میں پردہ شرم کا حامل نہو راہ پر جسکا کہ کوئی مرشد کامل نہو صرف گر ہو جائے تو بید اکین سال نہو کوچہ تنگ رگ گل سے گزر مشکل نہو
---	--

ہے یہی نقصان ذاتی موجب فخر کمال	گر نہ تو ناقص تو قدر مرشد کامل نہو
درود ہو مشکل کشا کی نام کا اشتہار ہے	کیون بے لاد و دنون جہان کی اوسکی حل مشکل نہو
اوس شعلہ رو کو ہو وی جیہ آہنگ آئینہ تہنہ کیا جو صبح کو آہنگ آئینہ محہ نظارہ تو نہو اپنے جہاں کا بھوم ہون اس قدر کہ کئے سے مری مثال ہرگز پشنگ نہ گرد معاصی کے اسی عزیز	سیلاب وار اوڑھنے لگی رنگ آئینہ دروازہ بہشت ہوا جنگ آئینہ بے مثل شہ سبز یہ نیزنگ آئینہ کیا دیکھتا ہے آئینہ اسے جنگ آئینہ اپنے صفائی قلب سے کو رنگ آئینہ
الشاہ راج طوطی خوش نغمہ کے مثال	درپیش اون لبونہ ہوئی جنگ آئینہ
ای دو دواہ رات نہ بٹری وہ بند باندہ دکتے اگر ہی آئینہ تو تعویذ ان لکا دہ سو نیکا پنہا مور کا پر ہے نقطہ نہیں لے ناکہ چوٹے چوٹے پہاڑوں سے اوجھ پردوں کی چوٹیں کے نہیں امتیاج کچھ فی حکم میں پتنگ پر اون کے گیا جو بیٹہ گل سینچین ہون ستاروں کی اور ہون لال ناچ سوتا ہے شیخ ایسی میں تو اوسکی موجہ سے	جا کر گلوے مرغ حسین کند باندہ بازو پہ اپنے توپے رفع گزند باندہ ایک زرد پوٹلی میں ہی تھوڑی سپند باندہ یکبار قصہ قلعہ چرخ بلند باندہ دی جاو نو پیر اپنے یہ گلگون پرند باندہ ہاتھوں سے میرے اون فی دیتی سچ بند باندہ گلگون کی اوسکی نعل تب اسے نعل بند باندہ جو باجو کے ایک پتے رشتہ باندہ
الشاہ غزل ایک اور بھی پڑہ اور اوہین لو	مضمون چاک کے پانڈ سے بھی کچھ دو چند باندہ
ای آہ میس پردہ محل کے بند باندہ سالہ قافلہ کے تو اس قافلہ کے ساتھ اوس شعلہ رو کو دیکھی تو بس جامی شہ تر	گرد اوٹ کے تو شہ مار کے زرین کند باندہ جامی جبرس کی کا دل دروند باندہ مٹی میں اپنے غنیہ ہی لادے سپند باندہ

ہی موج لالہ جوش پر اس سال باغبان شیرین نے خوب روکی یہ شیر و یہ سی کہا بولی و دیون رقیب سے آنکھوں میں شکر ناک	تو ایک حجان برسہ شاخ بلند باندہ مست رحم تو مخالف و ستاؤ رند باندہ تو ٹھٹھکے نہ میری طرف اسی ہونڈ باندہ
--	--

اور او میں تو معافی عاشق پسند باندہ	اشاد کے قافیہ اشعار تازہ لکھ
-------------------------------------	------------------------------

دالی جیب آہ نے مری جھاڑ اور پہاڑ باندہ تشبیہ قد یار سے دیوین جو سر و کو پر وہ کی مہمے ٹھیری تو چلون کے اوٹ کیا سے و تلاش کب تک اسی دل حصول کیا بر کیف بیان تک ہے کہ او کی لگے کی بیج حق بن مہا کی حکم یہ ہے پاس بات کو	یکبار گالیوں کا دیا اون نے جھاڑ باندہ اون کی لگے سے دی بھئی دو چار ٹاڑ باندہ چلون پر او رہی بھئی دوپٹے کے آڑ باندہ ٹکیہ او سی کے در پہ تو سب چوڑ جھاڑ باندہ گاہے صداسنی نہ بجز بار دھاڑ باندہ جانے پناوی مان اسی لیکر پھاڑ باندہ
---	---

اور او س غزل میں صفت تو اذکار کا گڑ باندہ	اشاد سنسی کے واسطے لکھا اور ایک غزل
---	-------------------------------------

بولی وہ اپنے سر و فرمان کو آڑ باندہ + چولی کسی پری کی جو چڑھ جاوی و بیان میں یلے و شو کی گر مڑہ یاد آوین تو او نہیں نے قطعہ با حوشیم کی زنجیر کر درست تثال سے جو آئینہ آبا ہے تو کیا +	گر قصد بوسہ ہووے تو گرد او کے پار باندہ مضمون شعر میں اوس کا نہ پہاڑ باندہ + تو قیس کے خار و فیضان کا جھاڑ باندہ + پلکوں میں کھول سوند ہے اون کی کیوڑ باندہ او سکو قطعہ صفا کے سبب تو او جھاڑ باندہ
--	---

اور او س آہ شعلہ خیز کو اشاد تو پہاڑ باندہ	جو دھنسا سے انجم گرد و ٹکڑا لے بہون
--	-------------------------------------

نہند مست تو کو کمان اور کدھر کا ٹکیہ لخت دل آ کے مسافر سے ٹھرتے ہیں بیان جس طرف آنکھ اٹھا دیکھتے ہو جاوی اثر	شت حمانہ ہے بیان اپنے تو سر کا ٹکیہ بشم سے ہم سے گداؤ کی گذر کا ٹکیہ ہم تو رکھتے ہیں فقط اپنی نظر کا ٹکیہ
--	---

چین ہرگز نہیں محفل کے اوسے تکیہ پر
ہاتھ اپنے کے سوا اور تو کیا مویہات
سر تو چاہے ہے مرا ہودی میسر ترے
یہ تو حاصل ہے کمان رسدے لیکن جھک
تنگے پن کے تری قربان اگر طے حد سے
گرچہ ہم سخت گنہ گار ہیں لیکن دانستہ
گریہ و آہ و فغان نالہ و یارب فساد
زند و آزاد موعے چوڑ علاقہ سب کا
گر بہر وساءے ہمیں اب تو بہر وسائے
شوق سے سوئی سر رکھ کے مرنے و فوہر
جب تک آپ نہ جاگیر کے میگایون ہی

اوس پری کی سنے ہو جوہر کے سر کا تکیہ
والہ دور بدرو خاک بسہ کا تکیہ
ہاتھ کا بازو کا زانو کا کمر کا تکیہ
جسین بانو کی ہو بوتیرے ہو سر کا تکیہ
کیا ہی بیٹا ہے لگا کر کے سپر کا تکیہ
ولین جو ڈر ہے ہین ہے اوسے ڈر کا تکیہ
سب کو ہے ہر شب و روز اپنی اثر کا تکیہ
ڈھونڈتے کب ہین پیدا اور پسر کا تکیہ
اور تکیہ ہے اگر تیری ہے در کا تکیہ
اسکوت سمجھی کچھ خوف و خطر کا تکیہ
سکینا تے کہ جب کہتی گا سر کا تکیہ

لطفت انر وہی سی اسیدہ ہی الفتاکی
کچہ نہیں رکھتے ہین ہم فصل و سر کا تکیہ

گردن کی یہ لچک یہہ کر کے مڑوڑ دیکھ
بازو نہ تو تھی تو مری دل کو توڑ دیکھ
ہو لاکسی سناوی ہے اچانہ چوڑ دیکھ
دروازہ کو تہا مون سر نہ پور دیکھ

برچائیں اپنے چال کی ملک موندہ کو موڑ دیکھ
پیکان تیرا ہے آلودہ زہر سے
مینے کہا کہ عشق کو اب چوڑ تہا مون خیر
چو کٹ پہ اوکے مینے جو پکا یہہ سر کہا

چوڑی جواون نے مجھے تو ٹوڑی ریب سی
افتا تو اپنے یار کے یہہ توڑ چوڑ دیکھ

یون مجھے لگا شان تجانی نہ ارے بیٹہ
غصہ کہین جانے ہی دی بس خیر اسی بیٹہ
ہے یہ بھی کوئی طوطا رفت کا نہ دی بیٹہ
کتا ہون ہی اوس سے کہ نکال فروری بیٹہ

تو مجھے لگا کہنے کہ چل ہٹ کے پرے بیٹہ
کب تک تو ڈرانا پریگا ہاتھ مین کے تیغ
تو دے ڈر کے آتا ہے مجھی چہیڑنے سب مین
کیسا ہی ملا کیون نہ وہ بیٹا مویہ پاس

انشا کہیں نہیں بولیں مگر ہمت
میت ہاتھ کو اس طرح سے تو سر پہ دیکھ رہی تھی

ہے جھکو رہا بسکہ غزالانِ رم کے ساتھ
سے ذاتِ حق جو اس پر واعراض سے بری
کیا این ملک وضع و اخلاص کا دخل مان
دیکھا نہ ساتھ ڈھول کے سوئی پران کا
نیکوئی بد چاہ اذکی اندر پیری کو تین کے بیچ
کوئی تباہی طرفِ حرم کو چلے تو ہسم
تھیں اپنے اکھیں حلقہ زنجیر کے منظر
کتنے ہو ورن سے ہو کے او دہرا و دون
تم اور بات مانو اجی سب نظر میں ہے

چو کون ہون دیکھ سایہ کو اپنی قدم کی ساتھ
تنبیہ کیا ہے اسکو وجود و عدم کے ساتھ
ہے انفعال و فعل متی کیف و کم کے ساتھ
مخبر وہ جو ہر تے متی طبل و علم کے ساتھ
پیکا لپٹ کشتہ کو اپنے گلے لپیٹ کے ساتھ
لیکن کمال حسرت و حرمان و غم کے ساتھ
پیوستہ ہل رہیں دریتِ اصغر کے ساتھ
کیا خوب کیوں نہ دوڑ پر دن ایسی دم کے ساتھ
وانتوں تلے زبان و بانی قسم کے ساتھ

اب چیر چار کے غزال انشا ایک اور لکھ
ہیں لاکھ شوخیان ترے لوک قلم کے ساتھ

کیا کام جھکو عجب وہ دیر و حرم کے ساتھ
او جانی واسے ٹر کے ذرا دیکھو اوجھ
امی رہ روان ملک فنا مستعد رہو
ایک روپ میں پرے کی عجم ہو اس کے پاس
وحشی تری گامہ کا بیا بان کعبہ دیکھ
گو بر گیش تو نہ ہی ایسی ہے شیخ کے
ہی تب فرا کہ انگنہ چوٹ کے کیا ہیں
والا نین ہر ایک کو دہرا می اور ہے
پہر چو چو رکھ کر پڑے جو میرا احسان
مہر قوت ایسی ہم نہیں اوقات اپنے پار

ستون کا سر جلی ہے صراحی کے خم کے ساتھ
مانند سایہ ہم ہی ہیں تیری قدم کے ساتھ
تیار ہو رہے ہیں بہت سے عدم کی ساتھ
اڑتے پری ہے شب کو نسیم ارم کے ساتھ
بہنے لگا شنگ غزال حرم کے ساتھ
نسبت نہ وہی ہمیش کو جسکی شک کے ساتھ
ہم سن کیے ہون لڑ کے پری اور غم کے ساتھ
چکے سے یوں کنی تو لپٹ رہو تم کے ساتھ
دی سونہ سے سونہ ملاوین لطف و کرم کے ساتھ
پنچہ سے کرتے گدزی ہر شیراجم کے ساتھ

نزدیک اپنے خرسے ہی بدتر وہ دینکے	ق	ہر خند ہو توفیق من و جاہ و حشم کے ساتھ
دون دم میں مندہ باندہ اوس جانی کو سو		نرکھی اینچ جو کہ امام احم کے ساتھ +

تبدیل قافیہ سے دیوان دہار ایک غزل پڑ	
افشا سادھی اور سہی سلفہ کے دم کے ساتھ	

مومنہ ویکو جو رہو جو ایسی بہین کے ساتھ		اوس میں کہان اگر نکر اس بانگین کے ساتھ
ہے قمری پری تری اس نزد مثال میں +	ق	کافر کا ہوا یہ سلسل کرن کے ساتھ
ہاری جو مجھے آپ تو بولی یہ بول گئے		چو پیر میں پانی رکھ دی ایک نورتن کے ساتھ
ہٹ تیری راجہ نل کے تو اوڑ جامی حق کرے		خنگا سا کوئی سور ہی رانی دمن کے ساتھ
سایہ میں تیری رافت کی میں آگیا کہ تھے		وہان جاگرتہ ایک پری ہر شکن کے ساتھ
شہر ہر لولی گیتی نے چٹ کئے +	ق	عقدہ نکاح باندہ نہ اس چوہہ دن کے ساتھ
امی تو بہار سچ میں ہو نہیں کہ کیا کون +		کس گل کو دون مشابہت اوسکی بدنگی ساتھ
کیا چیز ہے گلاب گل اوس کی جو بشت		کر بیٹی نگ مقابلہ اوسکی دہن کے ساتھ
نرکس میں کیشکے میں نہ زایل میں کہیں +		جو باس ہے چچی ہوئی اوس پر میں کو ساتھ
چہا میں موگر امین مدغان میں کہان میں +		ہے ناز کی کے تہ سے جو ایک انگلی تن کے ساتھ
نور دہی نی کی روپ سے خالی ہے کون بول		یہ نام ملتی جلتی ہیں سب یاسمن کے ساتھ
ایسی تو سیکڑوں میں کینڑان ماہ رو +		آیا چلیے اور دو انگلیچن کے ساتھ
بن دیکھے ہیں جو عاشق نور محمد کے		اونکو مناسبت ہے اویس قرنگی ساتھ
من جانب الیمین کا سدا پڑہ تو کس طرح		ہمکو بہلانہ انس ہو بادین کے ساتھ

الکسا حسین کے جو غلاموں میں جو تر شعل +	
پیش آدمی مسم سی کون نہ وہ خلق جس کے تہ	

واغونے ہی یوں یہ دل بیتاب شگفتہ		پہلو سے ہو جون گشتن سیراب شگفتہ
بیتابی دل اپنے کو گیا سمجھ نہ س		اس نسخہ میں تم کرتے ہیں سیاہ شگفتہ
اس غمخہ دل کو مرے امی ابر بہار سے		کرتے ہے فقط بوی سے ناب شگفتہ +

آسو وہ تری کشتہ نظارہ جان میں + کوسون تک اوں شست میں تدرست خدا کی اون کی قسمل آہ زین بیور کے نکلے	کیونکر نہ وہاں خاطر اجباب شگفتہ ہے پیش نظر زکس شاداب شگفتہ ہر شاخ یہ ہے ویدہ پنحو اب شگفتہ
---	--

پہلوں سے مری آہ شر بار کی انشا
ہے باغچہ چادر مہتاب شگفتہ +

برق کو چیر قدم معان سیاب پر رکھ نہ آڑا جاسے کہیں لبر ہار اسے ساتے میں کما قتل ہے گردال بلا سے تو کما قصہ خوان میند جہ تہو رسی ہی جابی تو دل	ہاتھ لیکن نہ کسی کے دل تیاب پر رکھ سنگ فرس بطمی چادر مہتاب پر رکھ ہاتھ تو میری تو شمشیر کے مک آب پر رکھ جوڑی سونیکر کڑو کی تجھے گنجواب پر رکھ
--	--

سب طالب تری صل ہوئی انشا اللہ
ہر گمشی اپنے نظر حضرت دہاب پر رکھ

رکتے تھے جو فقر اپنے یقین پر تکیہ + مل گزایاں فلک رہتہ سے ایدل تو فکر پنجر آپ پڑی سہتی تھے ایسی ہے کہ رات مست خواب می شست وہ پری پیر شوخ	بازہ بیٹے وہ در عرش برین پر تکیہ + خزنت بادشہ روئے زمین پر تکیہ + آہ ہاتھ وہ سر ہانے سے جین پر تکیہ پنیک ماری ہے رخ شیخ خیرین پر تکیہ
---	--

آج جب اپنے ملک بن کے آری خوا انشا
تب وہ دی ہوشی ہے جبریل امین پر تکیہ

کیون نہ ہر شاہ پہ غائب ہو کہ اکا سایہ لیگے بان اوڑا ایک پری کے کا کل + عرش ہے پرستہ سدرہ کی چریل کے ہر سپہ روشن ہے یقیناً کہ ہر صورت ہے یون ہی نکلے ہی جہ عرش کے دروازہ کی کہہ تو مارو نہ ہی واحد ہو کہ مارو ز قمار	میلن قدم لبوس کی جھکتا ہے ہما کا سایہ پڑ گیا مجھ پہ غضب طرد ہما کا سایہ نہر رہے مری اس آہ رسا کا سایہ تجلی آئینہ سے اہل صفا کا سایہ + بلکہ بڑ تلبہ گروہ حقہ کا سایہ + کیون نیلن عرش ہی تجھ یخدا کا سایہ
--	--

	یا الہی سرالشاہ رہے شہر کی وطن اوسکے آقاہے کی دامن قبا کا سایہ	
<p>اندھے جیسے حضرت قہار کے شبیہ کھینچے ہی اور کے جعفر طیار کی شبیہ کلمی ہوئے غنفر خوں خوار کی شبیہ سو جی ہے مجھ کو اور داد اور کے شبیہ تو سب میں سو جیے اختر مختار کے شبیہ بندی کی دل چسپد رکڑار کے شبیہ بیان لوح دل یہ اپر گہ بار کے شبیہ کھینچی ہے جس نے گردش دوار کی شبیہ انگھون پر اپنے صورت جبار کی شبیہ کلمی ہے چرخ برترے زخار کی شبیہ دکھلائی ہے مجھی ذنب الفار کی شبیہ کھینچی ہے تنے کیوں مری ولد ار کے شبیہ</p>	<p>ای عشق کیا مہیب ہے سرکار کے شبیہ آہ اپنے غامہ پر جبریل سے دم لوح چین و بد پہ مین دیکھتا ہوں ایک ای حضرت جنوں او ہر آو کہ آپ مین رہتہ کلمی جو تجھ پہ فنا فر اگر رسول کا ای نقشبند کن فیکون ایک کینچ دے داتا ہماری کھینچتے مین دو و واغ سے صدیق مین اس مصور قدرت کی امی خیال ہوتا اگر اختیار تو نہاں کھینچتا ہو کتنے مین قرض مہ جی سوا نقاب فی ہر دم یہ ہو چہ آپ کی اسے شیخ نگہ ریش والہ امی بیان محمدی عاشق شبیہ کش</p>	
	اٹھ اٹھ اٹھ اور توانی مین لکھ دیا اب اور یہی معانی اشعار کے شبیہ	
<p>طالب ہوں وہی مجھے مری سو ب کی شبیہ آتی لطف ہے بارشیں مقادیر کے شبیہ تحریر میرے آپ فی کیا خوب کے شبیہ وہی آپ نے مجھے میاں محبوب کی شبیہ ای صبر رکھ دی ہاتھ سے ایوب کی شبیہ کینچ ایک و قید راغب مرقع کی شبیہ</p>	<p>دکھلائے مجھ کو یوسف یعقوب کے شبیہ ساقی اس ابریشم مین تصویر برق بن مانی کاسو نہ چڑا کے وہ کہتا ہی واپٹری محبوب دین کہتا تو مرقع سی ٹھوٹو ڈانڈ آئی مین یاد حضرت یوسف کی قبلہ گاہ ہی چین اپنے ویجے جاو کے ہاتھ مین</p>	
	شیرہ اور قانیون مین اب انشا توقہ غزل	

<p>گو یا مہر جس سے شہابہ محبوب کی شبیہ</p>	<p>کھینچی ہو جسے خاطر سیاب کی شبیہ کھینچو اومی اپنے ناف کی گرداب کی شبیہ تو وہ دکھاوین دوجہ عناب کی شبیہ لکھے ہے تیرے مسند کھجوراب کی شبیہ اوس بیت کی جھکو فقرہ قتتاب کی شبیہ رستم کی ہے یہ شکل یہ سہراب کے شبیہ اور اداس کی ہاتھ کعبہ کے محراب کے شبیہ</p>	<p>لکھی وہ میری اس دل تباب کی شبیہ عاشق کو گر غریق کیا چاہے تو اوس سے مہر ٹوٹنی تیری یاد میں آہن جو کھینچے تاری نہیں یہ پسینچ پہ نقاش صنعت نے گمراہ و زنا نہ ہے تو گمراہی اسے خیال و کیسی جو چنگ عشق میں عاشق کو سوکھی ہے زور خاق ابر و می جانان یہ جن لال</p>
<p>انشا بہار اور قوافی کے اب دکھا کھینچ جائے جس سے گلشن یہ ایک شبیہ</p>	<p>ما سوجہ جائے عالم لاہوت کی شبیہ تارِ نظر کے کھینچی ہے جو سوت کی شبیہ جولہی میں جہونک دن میان باقوت کی شبیہ یہ دیو کی شبیہ تھی یا بہوت کے شبیہ عاشق کے شامیانہ تابوت کے شبیہ</p>	<p>رو و مہر شامرق ناسوت کے شبیہ بار کی قلم پر اب اوسکے تو کر نگاہ گر اپنے نعل لب تو دکھاوی تو میں ابی میں کا پتا مہون و یکہ کے تصویر عشق و اوی سہر جھاڑ مہونہ پہاڑ لئے ایسی ہاتھ میں</p>
<p>انشا جھاب اور قوافی کے جھکوسن بول اوشی واہ عاشق بہوت کی شبیہ</p>	<p>انشا مہون لو بہشت کی طاوس کے شبیہ بتخانہ و برہن و ناقوس کے شبیہ اس دل کی ابر حسرت و افسوس کی شبیہ اکھون میں اد کی آپ کی مجبوس کی شبیہ میں ایک صنم کے ناکل مایوس کی شبیہ میں کیا کروں گاہ بادشہ طوس کے شبیہ</p>	<p>کھینچو کے داغ سینہ مایوس کی شبیہ لی کھینچ لوح دل پہ مرے اپنی اچھی صنم مست جان اسی سحاب یہ کھینچی فلک فی ہے غش ہو کے گمراہ ہے فقر جب کہ پہر گئے لکھ دوں گا تجھ پر اسی حجر الماس و آن کر مہون مشہد مقدس آفا کے در بیان میں</p>

	الشفاعت اور قوائی میں اب نہ بول + لامع ہر جس سے صاحب ناموس کی شبیہ	
بولی کہ میں ہوں بسد فویات کی شبیہ سب جو کی تون عباد کی اغراض کی شبیہ بیان غیر حق کے واسطے مراض کی شبیہ وہی کینچ جھکواؤ کی تو اغراض کی شبیہ انکھوں میں تیرے عیسے بناض کی شبیہ		پڑھائیے میں شاعر مراض کے شبیہ + سے علم حق کہ صفحہ تنزیہ پر رسم کینچے ہے لایہ یہ جو ہے لا الہ میں میں اتہ چوم نون تری گرامی شبیہ کش آتی نظر ہے اسے مرض عشق کے طبیب
	الشفاعت جنہیں کہ دید ہے بیان وہ بقید جسم ہیں دیکھتے جو اس پر و اعراض کی شبیہ	
کہ عشق ہے میری کا نہ ہی پہ لا کہ میں کا بوجہ جو عوج ہوں تو اٹھانوں تری بڑکا بوجہ پر اپنی سے نہیں اوٹھا کر مری سخن کا بوجہ پڑا امانت طلاق ذو المنن کا بوجہ نہ تم سکا جو تری بوی پر ہن کا بوجہ نہ راجہ نل سے یہ اوٹھا دل و من کا بوجہ سنبھال کون سکے لشکر و کمن کا بوجہ		کسی سے اوٹھ سکی کیا مجھ جلاوطن کا بوجہ نظر کر اپنی قوارع پہ اسے جنون کی دیو ہلا کی قاف کو ہر چند ہوں اوٹھا سکتا سما وارض سے اوٹھا نہ جب تب انسان پر حیرت بانی ہی میری ہے دوش پر بیگا اگر چہ بیاہ کی دن گو دین تو لے آیا سوائے حضرت اور ناک زیب عالمگیر
	بڑا غضب ہے کہ جیسے جو ان ہی الشفا جو اوٹھ سکے نہ خرم باد و کمن کا بوجہ	
کہ عیش کہا گرا فوج بیل کا دستہ نہ تھی اقبامین جو کامل کا دستہ موا پیش فیض تامل کا دستہ انین شیم شہما ہی پر زل کا دستہ تو بہا کی کسانداز زل کا دستہ		وعدتا کہ کیا ہمنے کس گل کا دستہ کیا اون فی قیتون اوسی یہ بین کا مکبر سے آقا کے دست متانت ملی کاش حکم میں ابرسیہ کی جو خالی کروں ترکش آہ خزین کا

کین سی بنا لاکے پہل کا دستہ	کمرِ سرِ کسی شیخ کا تو سنگمادو
کہ لٹ بٹ ہو مجلسِ قل کا دستہ	ہر ایک صوفی نے ایسا ہی لغو
علامانِ سلطان کا بل کا دستہ	بل بادل اشکون کی ہین باندک
یہ ٹانگہ ہو خالقِ کھل کا دستہ	کہ آبت ہی رانِ خالقِ حریف ہے
لگا کر تھی اب ایک ہنسل کا دستہ	جوا فیون لکر چنے کا لیرا ہوا سیر

لگا لہے اونکے لگا زون فی الشا

غضب تیرا تامل کا دستہ

چب آکھ ٹاک موئند لب وندان بعینہ	ہوین آپ جیسے یوسف کنعان بعینہ
کمرِ اوہ گات سیب زرخندان بعینہ	سے جوہ کمرِ بری کی طرح تیری چالِ پال
ریگِ روان و دشتِ نیلمان بعینہ	کو چہ کو تیری کیون نہ کہون راہِ کعبہ بین
ہے وہ تو آج حضرتِ لقمان بعینہ	کہا و می تماشِ اپنے سے جو لقمہِ طلال
ہے قد یارِ سد و خرا مان بعینہ	آزادگی سے کیون نہ سروکار ہو ہمیں
یہ روج ہی تو صورتِ انسان بعینہ	کچھ شکلِ ظاہری پہ نہیں منحصر کہ ہے
ہے تیری صبحِ شامِ غربان بعینہ	مجنونِ سیاہِ نیمہ لیلی کے دبیاں میں
بی شبہ جیسے فصلِ بہار ان بعینہ	ہے حسنِ خلقِ ناشم ملکِ جانیان
لاریب ہے وہ یوسفِ کنعان بعینہ	مغفوتِ سنجِ تھو سے رکھے جو خلق کو
نامدابر ہے وہ ذراقتان بعینہ	نالہ میں جس کو ایسی سعادتِ علی فردی

انشاء ہے وہ ماصدوسیال جس ہے

ہندوستان بمقابلِ ایران بعینہ

لسانِ پردہ بادامِ سب نشانِ نگاہ	جگر میں ہو گئی کہا کہ تری سنانِ نگاہ
تو ظرفِ نون سے سہی ہے جو درمیانِ نگاہ	نگاہِ لطف نہ کیجے ددامِ ہمہ اگر
لباسِ آہِ پہن بیٹے نیم جانِ نگاہ	ستم پس اتنی ہی مت کیجے کہ عاشق کے
نہ قتل عام کر اے ناوِ جہانِ نگاہ	زمانہ زیرِ دُورِ بر ہو گیا برا سے خدا

کہ جان لینے کو پہونچی فرشتہ خان نگاہ
غضب ہے آپ کی یہ چین قلیح خان نگاہ
بجائے اونکو اگر کہیے خواجگان نگاہ
تو اوسکے ساتھ ہوا ایک ساربان نگاہ
بقیہ جسم نظر آئین آہوان نگاہ
کہ نخل آہ بھی ہے سر و پستان نگاہ
برس پراوہ چہرہ ابر در فشان نگاہ
کرین تب اوسکو پریراوشیشہ دان نگاہ
گل سر سید باغ دلستان نگاہ

ملائی آنکھ چہنئے تو لوگ سب لوے
قشون صبر و تحمل کو لوٹ لیتے ہے
جہان کو فیض ہے عشاق کے نگاہوں سے
چلا جو وادی مجنون سے ناقہ یسار
خیال نرگس ساقی مین کیا عجب کہ مجھے
نرین جو چاہ کے آنکھیں تو یہ ہوا معلوم
ہوا نخل زمانہ جناب عا کے کا
تل ایک حور بہشتی کے آنکھ کا بلجاسے
ہمار نرگس ساقی ہے اب زمانہ مین +

شمیم نرگس شہلا یہ بولی امی انشا
حضور آپ کے ہلہ رمی عظیم و شان نگاہ

ق لک لکئی اونکو چوٹ تکیہ کے
پیر توڑا سے کہ سوٹ تکیہ کے
باس بر جان لوٹ تکیہ کے
شکل شب لوٹ پوٹ تکیہ کے

کی جو شرمائے ادٹ تکیہ کے
آنسو بہ لاکے سب فرنگی تو
اوسکی ریفونکی بوسے ہی اپنے
نیکے ہم پٹنگ پراوس کے

شیخ ہو لونکی یا ہے انشا
اور ظالم وہ گوٹ تکیہ کے +

بڑی آپ نے آج یہ پرورش کے
لگی کہنے مت بات کو اس ویش کے
کہ ان ساتھ خار و نی کیا نرنگ کے
ہنوں نے عرض یہ پریم سے غلش کے

لگا کر گلی رفع و کے پیش کے
کہا میں سپر چین کو چلوٹنگ
یہی بانو جانی ہن سے دشت غریب
طبیعت کو بہشت نے گہر الیا ہی

اوسی دو ہزرات کو کہنچ لا ما +
نر پنے نے انشا کے اتے کشش کے

چوٹی وہ بلا قہر کہ جو مانگ کے جی ملی گر ہاتھ لگاؤں خطر جان مجھے ہے شبم شب یلدا پہ پڑھی ٹوٹ یہ جانا مینا می جی سہج یہ ساتھی سے کہی ہے گلابی سے رکھا ہو سکی جو شب میں تو بہہ بولا الصدری رنگت تری بہلہ رنی نرگت	سپر یہ غضب اور چہرے پہ بھیڑیے کیلے وہ تری رلف سی جو کالی کو کیلے دیکھی جو نہانے میں ترے بال یہ کیلے ایک عاشق خون کشتی چرخ چار سو کی معلوم ہوا آج کہ تم سخت ہو کیلے بوسہ کی تو سم فی کئے ہونہ ہونہ کیلے
--	---

مقصود وجود و ملت ہو کبھی دو نون جہاں کے
مشتا تو ابھی آؤں گے دامن علی کے

کل باد باری فی سونگری گلابی کے جون معج ہو اپنا تہا کش ہوا ورنہ مطرب خیال اسکی تاج میں لے و لگو بجلی کی پڑی دسی کیون شعلی لکھتے ہیں انداز وادیکسو پر قیل ہے کرتے ہے تقصیر نہ اس دلی نے جرم محبت کچھ ڈاڑھی کی منڈانی کو اندر سی جو فرمایا	اس پردہ میں آپسکے روح ایک تری ملی امی نگہت گل تو فی کیون اتنی شبابی کے مار رگ جان ہنچے ہی ہن ہن یہ باجی کے چاہی کہ کنار ہی ہو تجہ جاسہ آبی کے ایک پنچہ کی مچ تیری دستار گلابی کے تیری ہے لگاؤں فی سبب نہ خزانے کے زادہ فی کما اچھا جو کچھ ہو غیبی کے
---	--

بو باس نکلتے ہے کچھ شعور میں انشا کے
جامی کی نظامی کی سعدی کی سجاوی کے

شب خانہ قریب میں تاج صبح سوچے سرگرم اختلاط قریبوں سے ہو چکی کتے ہو بس و لگو ہماری بغل میں دیکھ قیمت ہی ایک بوسہ دم نقد لہجی جی ردنا ہی تہا یہ موجب تناسی راز عشق تاب و تحمل شب حیران نہیں بکھے	اب فائدہ کرنے سے ہم دیکھ تو چکے ناموس و تنگ و نام غرض آپ کو چکے بو لونہ پیچھے ہو تو قیمت کو چکے تم چاہتی ہو مفت میں کچھ لونہ دو چکے یہ مردمان چشم مجھے توڑ بو چکے تم مشفق ایکبار سہلا دیکھ تو چکے
---	--

خواب عدم سہی شورِ جنوں کے جگا دیا
نشا بس اور یہ نہ کہانِ خوب سوچ کے

دوستی کا جو گمان تم سے ہو گا کیا دخل
ہاں یہ سچ واقعے انشا ہی نہیں بر تو سچ

غیر کے ایک اشارہ پر راوٹہ کئے میری پاس سے
خوب جو درمیان چڑھ گیا بوس و کنار کا خیال
بوسہ لگا رکھی جبکو ربا د صبا جو لیکتے
ساتھ کی جتنے ہنسنے پڑے تھے سب نے رو دیا
کون کہی ہے روک کی آپ کی ساتھ میں جلون
چٹنے ہی طرح سا قیقا چالی زبانیں پڑ گئے
رخت بزرگ منچہ کیون چاک کروں نہ یہ قبا
آپ کے اس حباب کو مہر و وفا سے ربط کیا
اوشکتے ہیں خشتگان خاک خواب عدم میں چونا چٹکا

	اپنے نام سے مراد زمین دین جو گالیان تاڑیا سبھوں نے کچھ ہم ہی ہیں روشناس سے	
جہیہ آفت تری یہی ہوج یہ خوش اندامی ہے روح تو اوڑھ چلی تے لیک تری دیکھنے کو کام مطلب ہے کیسے نہیں رکھتے صاحب جام می پینے کو دیتا ہے یہ سب کو فتوے جذبہ عشق ہے گرا دوی تو لاوے تجھ کو شیخ صاحب کی دراج کی طرف کچھ لفظ	کہ نظر بہر کے تجھ دیکھتے تو بدنامی ہے ایک دم اور بزور آنکھوں میں ٹک تھامی ہے تھکو منظور فقط اپنے ہی خود کا ہے اسکڑی یہ بیغان مولوی نامے ہے ور نہ یہاں اسکی سو اکون مرا حامی ہے گر ٹبری ڈاڑھی نہیں سو سی گنگا ہے	
	کر نہ کیجے جو بوازم ہیں جنون کی پختہ مغزان محبت کو بڑی خامی ہے	
غیر کے موڈ ہی یہ تم باتہ جو دہر بیٹہ گئے نچہ صف صدر و فعال اپنی نہیں خاطر میں آہ جون شعلہ نہ بالیدہ ہوئے انگڑول ضعف اس حد پہن ہے کہ کہین گرا آیا طاقت طے مسافت نہیں اب ہتھیویمان امین یہ تعظیم سمجھتا ہوں سنا بندہ نواز اپنی مجلس میں مجھے دیکھ کے غیر وفسی کسا اوٹھ کے دلدار کو رخصت تو کیا پروں ہی	ساتھ دالو کو نوچا کہ کدھر بیٹہ گئے ست مد ہوش ہیں ہم بیٹے جد ہر بیٹہ گئے کچھ چک اپنے دکھا مثل شر بیٹہ گئے سایہ دیکھتے دیوار لفظ بیٹہ گئے ٹھک کے اسی قافلہ سالار سفر بیٹہ گئے آپ اوٹھتے تھی مجھے دیکھ کے پر بیٹہ گئے وکیٹو گا انہیں کیا ہو کے نڈر بیٹہ گئے رکھ کے ہم دست تاسف کو لب پر بیٹہ گئے	
	سنکے یہ تیری غزل بزم میں انشا شکو مستعد اوٹھنے یہ تھی اہل نہر بیٹہ گئے	
کل ہی حصل سے تری ہم نہ ملی بیٹہ گئے دشک کرتے ہیں سدا اونے ارم کے حورین روٹھ کراوٹھی گلے سے تری لیکن سوباز	بولی اوٹھ اوٹھ سبھی ہانک کہ گلی بیٹہ گئے تیری دیوار کے جو سایہ ملی بیٹہ گئے ہو کے ہم رو بھٹا ٹک جو طے بیٹہ گئے	

ہے تو وہ شعلہ برق آہ کہ لاکھوں جس سے چال اپنے تو یہ ہے رات کو اوٹھ سو بویا کہ دلا اور یہ تبدیل رویت ایک غزل	خرمین صبر کے انبار بٹے بیٹھے ہوئے اپنے تری لبوں سے ملی بیٹھے قافیہ اسکے بھی دو کچھ ہیں لے بیٹھے
---	---

آج انشا کی برسی خیر ہوئی غصہ میں آپ لیکے تلوار تو اوٹھی تھی ملی بیٹھے	
--	--

طیش دل ہے سی ہم ملکی گلے بیٹھے ہیں + آہ کی دھونی لگا در پہ میری خاک نشین سردی و گرمی و برسات جو ہوا قسمت پاس بانوں نے بہت آکے اوٹھا یا ہم کو آپ جو چاہیے فدا مائی ہمتو چھیکے ور دولت سے تری بندہ درگاہ بھی آج	چیر مت شعلہ گل بسکہ جلیے ہیں را کہ جوگی کی طسج منہ کو ملی بیٹھے ہیں تیری دیوار کے ہم سایہ تلے بیٹھے ہیں اپنے ہم دلکی بٹھاسی سے دلی بیٹھے ہیں کیا کریں خیر جو کچھ بس نہ چلے بیٹھے ہیں ماننی سے تو کیلے نہ ملے بیٹھے ہیں
--	---

سیرکشن کے نہ تکلیف ہمیں دی انشا کنج غزلت ہی میں ہم اپنے بے بیٹھے ہیں	
---	--

غزل در بحر ہرج استر	
---------------------	--

برق شعلہ زن چلے ابر ہی خروشان ہے استدر شکر رنج ہے ہم کہ کچھ ہم تم پیان کیسی کوئی بھی بات ٹک نہیں بٹھا ملکت بہار آئی اب جنون کی ہے شورش نغمہ رباب و چنگ ساز کر تو اسے مطرب شیخ جی سٹال آساقم سونا صحر و باہ	گرم اسکڑی ساقی بزم ورنو نشان ہے بوتے نہیں مطلق محفل جوشان ہے غور کر جدھر دیکھو دو رخ و فروشان ہے عشق شیشہ ولین شل باوہ جوشان ہے عرش سے پری یہاں اب فکر تر نشان ہے شکل قاضی و واعظ چون دراز گوشان ہے
---	--

کم نہیں خیانت سے بناک سبزا می انشا بات سنکے نے مانا کار عیب پوشان ہے	
---	--

سبزہ کیا خاک شہیدان سحر تری خاک اوگی	بامی گل چاہیے دہانے دل صد چاک اوگے
--------------------------------------	------------------------------------

جس جگہ چوٹ بھی خرم جگر کا انگو ر کیا تعجب کہ جہاں منتظر اوسکے رووین وامن زینت تری صید جہاں چوٹ پٹینے سایہ قامت لیلے نہ پڑی اور افسوس آگے پیچ میں جہاں او نگہ رہے افسوس	سینکڑوں کوں ملک و ماں شجر تاک اوگے بہائی نرس جو وہاں ویدنا اور اک اوگے سنبہ اوس بادہ کا صورت فتراک اوگے تربت قیس کے تہ سے خس و خاشاک اوگے پہول اوس باغ کا جوں کا سہ تریاک اوگے
--	--

آہ نکلی دل پر دماغ سے افشا تو دین
تختہ لالہ تہ نسید افلاک اوگے

کب چاہوں ہونین صرف ملاقات کی تھیرے دو باتیں کروں عرض میں خدایت میں تھیرے یہ تو میری چڑھی ہے کہ کن کہیں دیکھوں ہیں ہم بھی پہلے تو می آئی ہیں تیرے پاس بوسہ ہے تڑا قی کا مزہ کی کوئی گالے آتا ہے یہی جبین کہ دستار گرور کہہ جون شعلہ برق آہ نکلتے ہے جاگے	تب خوش ہو میرا دل کہ جب سناں کی تھیرے صحبت مرے اور آپ کی گرات کے تھیرے اور اور وفسے یوں تم سے اشارات کی تھیرے آنکھیں خیر کچھ تو مدارات کے تھیرے جہر کے ہی تبسم ہی عرض گمات کی تھیرے پہر آج ذرا سیر خرابات کی تھیرے ای ابرقرہ دیکھیں تو برسات کی تھیرے
---	---

نسید اور گئی آنکھوں سے کچھ اسات تو ہشا
اوس شونخ ستم کے دکایات کے تھیرے

پہی تنظیم اشک اس طرح آہ سرداؤ تھی ہے گرہ حسرت کی تہرنا نفس میں پڑ گئے جس سے سیہہ بختو ناگو ساتھ اپنی اوٹھایا دماغ غم فزون ہوئی امید حاصل شکر جاسی گریہ ہے لیکن ظہور حمدی دین کا سینہ آج کل مژدہ نشی میں لی ہے اور تے ہی نکل پردہ سینا کو خوش ایدل صد او خراش انہیے تہیہ لیل	کہ جیسے قطرہ افشانی سی بوی گرداؤ تھی ہے یہ کیسے ہو کہ ہر دم ایدل پرورد او تھی ہے لبٹ کر مہر سے کاغذ کے جیسے فرداؤ تھی ہے کہ رخصت کی لئے اب یاس غم پرورد او تھی ہے خدا کے فضل سے اب یہ جفت نامرد او تھی ہے عروس شرم کو کہ رخت رزلی پرواؤ تھی ہے اگلا ملک شگفتہ خیر جاسی درداؤ تھی ہے
---	---

پیش خاکستر عشاق سے جون شعلہ آتش مسی کا گمراہ عجز ہے پاسو نہیں چوڑے کے بلا لگ وادی مجنون میں جا بس آج تک نہیں	ہستان میں نہ گام شدید البرز اوٹتی ہے کہ مرغانی ہے بد پر زندہ ہر یک نرو اوٹتی ہے صدای نعرہ ہوئی بیابان گرو اوٹتی ہے
--	--

بنو زاوین دست غربت بیچ او کی فال آہی ہو پڑنگ سنج و بنو نیلگون و زرد اوٹتی ہے	
---	--

آئی آگ آگ کی لگی سانس رات سے ساقی ہوا میسرہ کو تو سر سری خسان اینا صنم وہ قبر ہے اسی برہمن کہ کر کل سے تو اشتلاطین تازہ ہے اختراع پیش آئی ثبقت و لطف اس سے شیخ جی خائل کیا جو ہنہ قد بموسس پر دیر ہن واجب الوجود کے انوار عشق میں اشعار طبع زاویری سنے شوخ وہ + مطلق ملا کے آئندہ او دیر دیکھتے نہ بین	اب ہے امید صرف صدای کی ذات سے کیفیت اسکی پوچھ بات نبات سے ویکی نبات کو تو زرا دیوے لات سی رگنی لگی ہن آپ مری بات بات سے نبت الغیب کو جانسی اپنے نبات سے آئی صدائے عشق اور سونات سے اوسکی صفات ذات نہیں گھٹات سے کنہ لگا کہ فائدہ اس مصلحت سے آتے نظر ہوا آج بھی کم انصاف سے
--	---

انشائے آگاہ ہے لیا تھو بات میں ظالم وہ چرکتا ہے کوئی اپنے گھات سے	
--	--

کلا یہ اور ڈھب کا اس سے مجلس میں کھر تہاری واسطے صواشتین ہوں ایک دم سے ہمارا جو کئی راجہ بجنون ڈنڈوت ہے تھو گلی میں ڈال کر زنا تشقہ کینج ماستے پر کسین دے لگا وٹ کو جو یون سوچی کہ لگا کر تو اوٹھی کاٹ و انتہین پھلاستے رنڈی ہو پڑکتا آج بھی ہکو نہ پر سوئی طرح رکھتے	اجی سب تاڑ جاو نیکی نہ ایسا تو ستم کیے بسان آہوی خوشی نہ مجھے آپ پر کیے ہی اب دلیں آتا ہے کوئی پوتھی رقم کیے برہمن بنے اور طوف و بریت انہیں کیے تھی یا رے اپنے بھی خطہ کوئی دم کیے انگ گئے بس اب میری بڑاپی پر کر کیے خدا کے واسطے کچھ یاد وہ اگلے قسم کیے
---	--

ملک آپسین کہتے تھے کہ زاہد کچھ جو بولے تو	اشارا او سکوبٹ سوی زنگشت شکم کیجے
کبھی خط بھی نہ لکھتا بھیجا پیر ملایا آپ کو کہنے	کہ القلط دوستی نشا سے ایسی یک قلم کیجے
فقیر دن ساتھ بیٹھ پیسہ لینی خرچ کم کیجی جنون امی میری مرشد ہوا اگر مرضی تو یا مولی زیارت کعبہ دل کے اگر منظور خاطر ہو قنانی اللہ کی رہتہ سے بابا ہو جو آگاہ ہے وجود وحدت باریین ان انوار کثرت کو یہ وہ وادی ہے حسین و سیر مجنون نسو مرشد کا گدایان خرابات مغان کا زور عالم ہے نہیں اس شہر میں کوئی جو آزاد و کا طالب ہو ذرا پتخت رب العلین کو دیکھتے چلکر کلیسا میں بہت کی بت پرستی بالکوا و شہو	نہ اوٹھنے مرشد اللہ بیٹھے داتا کر م کیجے در بیت الضم کے پاس وقفہ کوئی دم کیجے تو آنکھیں موندیا موجود نک گردن کو خم کیجے تو کچھ جینے سی خوش ہو جی نہ کچھ مرنا کیم کیجے قیاس موج و گرداب و جباب و آب م کیجے گذرئی بیانیسی یا ساین تو سجدہ ہر قدم کیجے جو سبزہ گوئی انکا تو سیر جامہ جسد کیجے او داسا کسی لے دشت بس اس نگار سی کیجے یہ آگے بڑھتے وہاں سے سیر گزارا م کیجے چلو نکا بستر کا نہ ہی پس طوف حرم کیجے
غزل تو وہ لکھی انسا اب اپنی پرو مرشد کی	و عا میں ایک مخمس نقبت کا بھی رشم کیجے
جان میں مثل تیمور اور بابر رشم کیجے	مخمس طرد قبضہ میں عرب سے تاج کیجے درود و سورۃ انا فتحنا پرہ کی دم کیجے
امیر المومنین اب امی میری مولا کر م کیجی	
کیا دو لکڑی جس قوت سی شنیچیر کرار در اوسے ڈھب سی عرض ایک نعرۃ الدلکبر	موا مفتوح جس حکم سے شاہا قلعہ خیر سیلمان کے مدد کو ذوالفقار اپنے علم کیجے
امیر المومنین اب امی میری مولا کر م کیجی	
تمہارا جو آسری چٹ کچر نہیں بیان سو جہنم مطلق ولاد و کافروسی جین کرنی احوال اوسکا حق	امین تشریف فرما ہو کہ تاج لدی سے موروثی سیلمان کی مدد کو ذوالفقار اپنے علم کیجے

<p>امیر المومنین اب امی مری مولا کرم کیجے</p> <p>مطلب کیون نہوں اور کی جو ہو وہی کجا</p> <p>سیلمان کی مدد کو ذوالفقار اپنے علم کیجے</p>	<p>رسول اللہ اور تم ہو ہم یک وجہ دو قاب</p> <p>خدا کے واسطے تم آگے یا لیت نہی غالب</p>
<p>امیر المومنین اب امی مری مولا کرم کیجے</p> <p>ملک کو اس غلام اپنے کی اتنی دیر کیا مئے</p> <p>سیلمان کی مدد کو ذوالفقار اپنے علم کیجے</p>	<p>کمان تک وہ سہی بیان کہ سن ناکس کے جتن</p> <p>تماشا ملک بذالہی کا دکھلا دیجئے مئے</p>
<p>امیر المومنین اب امی مری مولا کرم کیجے</p> <p>نشاط و جشن و عیش و طول عمر سر خوشی صحت</p> <p>سیلمان کی مدد کو ذوالفقار اپنی علم کیجے</p>	<p>شکوہ و تیر و تاج و تخت و فوج و ملک اور دولت</p> <p>یہ سب او سکھو عطا فرمائی لشکر با حضرت</p>
<p>امیر المومنین اب امی مری مولا کرم کیجے</p> <p>کہ ہو وہ بادشاہ اور میر بخشی خانہ راو او سک</p> <p>سیلمان کی مدد کو ذوالفقار اپنے علم کیجے</p>	<p>دعا کر نیک ہے اب تو یہی حسب المراد او سک</p> <p>عنایت ایسی ہے گنجی کہ دل ہو شاو شاو او سک</p>
<p>امیر المومنین اب امی مری مولا کرم کیجے</p> <p>و اتنو کی نیچے داب زبان چٹ پٹ گئے</p> <p>جٹ پٹ وہ ہٹ کو اثر کے پٹ سہی جٹ گئی</p> <p>بہراہ فوج بوش کی لے غٹ کی غٹ گئے</p> <p>جب وہاں نگہ کا دہیان پر اجٹ پٹ گئی</p> <p>بلی اختیار شرم کے مارے سمٹ گئے</p> <p>باتو نہیں یوں ہی جا رہرات کٹ گئے</p> <p>کیا جانیں ان دنوں کی یہ کیوں رات گٹ گئے</p> <p>ہے خروش صبح کے چاتی نہ پٹ گئے</p> <p>بیل کو ہم نے ایسا ہے چیرا کہ کٹ گئے</p>	<p>اتنی تھی ایک جو ر مجھے دیکھ ہٹ گئے</p> <p>آہٹ کو میری تار کے چو کٹ سہی جٹ او سک</p> <p>آئی نسیم صبح جو کل کو سے پار سے</p> <p>تھی سلاہٹ ایسی ہے کچھ نرم گات مین</p> <p>شب مئے جو مین ہاتھ لگایا تو وہ پر سے</p> <p>ہم دو گھڑی بھی ساتھ تری سو رہی نہ ہاں</p> <p>مجھے لپٹ کی آخر شب یا نہ نے کہا</p> <p>کم نخت آمو اخل انداز خواب مین +</p> <p>دو جاہر گرم گرم جو تا تو کی لے او سک</p>
<p>الشا کے لشکوہ وہ دہوان گرم ہے کہ فوج</p>	<p>الشا کے لشکوہ وہ دہوان گرم ہے کہ فوج</p>

اگر بار او سکے گلے سے لپیٹ گئے

نعاؤ اللہ دیسی جو ادھر سکلی یہ طاقت ہے
اگر ایسی میں آ جاؤ تو صاحب وقت فرصت ہے
تصدق میں تمہارے باؤں جھکوا سہیں است ہے
برسی تو نظر آتی ہیں جھکوا سے دہشت ہے
لطافت ہی ملاح است ہے صباحت ہی نراکت ہے
قاریو کے لڑکوں این بھلا یہ کیا شرارت ہے
لفظی یاد تو کر لو بھلا یہ کون بابت ہے
کہ امی حضرت سلامت آپ سنئے یہ حقیقت ہے
جہاں چہی ملی ان کو تو ایک پاقیامت ہے
سدا ہر سی آپ جس سجایا ہو تو قیامت ہے
اگر چہ کہ نظر سمجھے تو بیان کچھ طرفہ صحبت ہے
بجاری شیخ سعدی کی بیان ہو تو نصیحت ہے
غرض تم صاحبوں کی خوب اب ہوئی ضیافت ہے
مزہ سی کیلو کو دلو لو تو پھر فراغت ہے

گندہ ہے اوس پرری کی سرخوین ایک آفت ہے
چمن میں جام صبا ہے گہا ہے باغی فلو ہے
رگڑنے دو جھی تو دے اینو تک تو انکسین تم
سدا اچھا کر خچر چٹ جاوسی کہین وخت
بھلا کیونکر نہ غش ہوں ہم کر ورون وخت کی ہون
جھی کیون گالیان دیتے ہو ہے کر کے ناقص تو
ابھی سے مت نکالو لام وکاف اپن زبان ہو تم
بھلا خون چی صاحب کو کافی دو کہو لگائین
دیاجی بانو شوخی میں یہ شاگردوں صاحب
کسی کاموند چرا جانا کیسکو بی تہے کہنا
تباہو پیر پری وکر بھی ہے ساتھ پٹوں کے
مراتب شوٹ کا متا جی اجڑای گلستان کو
ایدا آتی میں نیلا کیس اور ہے سانس ہی سو وہ
نہیں تو کچھ مجھے دینی کو سب ملکی ایسی ہیں

بدل کر قافیہ اشتا غزل اب اور کوئی پڑہ

خدا کے فضل سے جھکوں صاحب سے بلاغت ہے

جھکرا نور کا مہر غضب او سکلی سجاوٹ ہے
کہ ہر شوکر پہ جسکی ولین اوشتے گد گد اہٹ ہے
کہ وہاں پکا پری ہو جو بن ایسی گد گد اہٹ ہے
بلا میں جسکی دل لیتا پڑا سینہ میں چٹ چٹ ہے
نہیں تو میرا سر ہے آج اور صاحب چوکھٹ ہے
تجہ میں خوب سمجھا ہوں اری تو ایک نٹ کہ ہے

بہو کارو پتہ جہ قمر افت چلبلا ہٹ ہے
خبر چھو یہ کسی پاؤں کی انکسین آہٹ ہے
پہل کیونکر نجادی دل بھلا ایسی پہ ایو بارو
اری ظالم یہ کیون آیا نہیں معلوم کچھ جھک
اچی کہتا ہوں در واکر کی کندی امو لک وچک
بلا میں میں جو لیتا ہوں تو یوں کہتا ہے وہ ظالم

<p>کسل جاتا ہے جب محل کا مکینہ اپنے پہلو سے چلے آتی ہے بوز گس کے ان لاپسی کی پروت چکا چوڑی نہ لگا دی بہلا کس طرح آنکھوں کو کھائیے اچی تک موندہ سے بولو ہا می تان خفا سا دیکھ کر جھکو لگی تو کون سے فرمانے</p>	<p>تو یاد آئی کسی کی وہ مزی کے جھکو کر پٹ ہے کسی کی یاد میں کچھ کھلاتا سا چہ کھٹ ہے بسان برق تیا بانہ او سکے اچھا کھٹ ہے تو کیا کہتے ہیں چل جھوٹی اری یہ سب بناوٹ ہے خدا کے واسطے سوچو انہیں مجھ سے رکاوٹ ہے</p>
<p>بچاوی کس طرح انتہا سراپا سی ہے روکو کہ لاکھوں وضع کی ہر ایک موقع پر لگا دے</p>	
<p>ہی اور کوئی ایسا جس میں یہ نہیں نکلتے ایسی میں کہیں اوڑ لگا ہی طائر دل تو بے سوزش سے مری دلی دشت کی جو بو آے امی عشق تجھی ہم تو آسان سمجھتے تھے یوں تن وہ نہایاں ہے پیرا ہن آبی سے جس میں مچھولی کی گل شیخ جی آئے تھے ہے یوں در گوش او سکا اونٹ لک کی حلقہ میں شبنم میں جھوک رکھ دوں میں او سکی دوپٹہ کو انسوئیں گتے شعلہ مری داغ دل غل کے دیرا سی ہندا ہو کر جو آخر شب کا فہر</p>	<p>سج و ج اسے کہتے ہیں بیاضتہ پن نکلتے ہیں کب ہو اکو سب مرغان چین نکلتے سب واوی جھون سے ہوت ہر نکلتے اطھار تری بہا می پر سخت کھٹن نکلتے جون و ہو پ کو اڑ و نسی آئینہ کے چمن نکلتے زندوں نے اونہیں چیرا ایسا ہی کہ بن نکلتے مہتاب میں کالیکا جس طرح سے من نکلتے مہتاب کی چادر سے خوشبو سے من نکلتے ق کہہ ایسی جھکڑے سے ساک کے بدن نکلتے ہاتھوں میں لئے چو کہہ پوجا کو دمن نکلتے</p>
<p>انشا کا وہ عالم ہے اور چاند سی مکڑی پر جون وقت سحر انشا سو بجی کرن نکلتے</p>	
<p>نکلتے ہی خون شہر دلی ہر ایک خزانے سے کے نگاہ برق و ش ٹوٹ پڑی کہ شل ابر کل جو رہی ہم او سکو گور کہنی لگا وہ فانیہ جنگ ہم کو مہا جوں سے ہے آپ کے کیا برابری</p>	<p>چہرہ دو اسکو دوستو تیر مگر تراش سے نکلتے ہے ابلک دہولن تخت جگر کے لاش سے آتی ہے بوی خون مجھ تیری نگاہ فاش سے ہم ہیں کیہ نہ ایک غلام فرقہ خواجہ تاش سے</p>

<p>موسم گل سے دوستو جاوے وہ پہر باغ کو ساتی شوخ چشم اگر مہونہ گرک تو بہر غفل بن لئے بوسہ پانچ سات اسی جو کوئی چوہون حضرت عشق دیرین رہتی ہو یا حرم میں تم + اندھونن شاید اور بھی جھگوڑا پڑا ہے کچھ ہی یہ دور روز زندگی جھگوڑا بال گردن آہ لرزہ فغن خروش یہ کب تک ایسا آہ چپ غیر سے کہیں تاش چنگ کرتی ہیں سیر و لگو سو</p>	<p>اوشنہ کی تاب جھگوڑو مہونہ گمہ سداش سے کچھ نقل اب شریع میری جگر کے قاش سے چرہ گئے ہو تم اپنی ہاتھ آج بڑی تلاش سے جھگوڑو نہیں کچھ اطلاع آپ کے بود و باش سے آتی ہے کیتکی کے باس تیری گلاب پاش سے ای وہ خوشا جو چٹ گئی دغدغہ معاش سے کاجی ہے تہ تر افتاب تیری اس رخا ش سے بات بعید سے ہی باپ کی اس قماش سے</p>
--	---

تافہ اب ببل کے شش غزل اور پیر باب
طبع کو تاسر و مہو قلب کے انعاش سے

<p>شہر سے دل اوجات ہوا نس نہیں جاڑے بیٹے بازہ ٹکٹے کیون نہ بھلا کوڑے بی خبر آگیا جوین جٹ ہی شب او سکی سانے رایت آہ پیشرو فوج سرشک ورجلو صبح جواوٹھ کے آمیم ولین ہی خیال تھا پاونیزو کے گر پڑا میں تو لگا وہ کنہی شوخ آہ کے تری مشابہت سرو کے ساتھ ہی ہر پٹی جو ہم تو ادون فی شب سر نہ میں لی اوٹھا</p>	<p>سرو کو پکٹی اسی جنون کو نسی اب پہاڑ سے نکے ہے جہانک تاک کی باس کچھ ٹٹا مہو سو نہ کو چپا لیا تمام ہاتھ کی اپنے ڈر سے حضرت عشق آتی تو زور ہی بہتر پہاڑ سے رگ نہ رہی ہون شاید آپ رات کی چیر چار سے سرو کو اوٹھا و جاو وہی لپٹی ہو تم تو جہاڑ سے سرو کو جو ن مناسبت دینچی لئے تار سے وہوم سے غل سے خنج سے شور سے تو بہ دھار سے</p>
--	---

آند و شد رہی نہ اٹھا جو گئے میں اسکا اب
خوب ہوا کہ بیچ گئے روز کے ہم تھاڑ سے

<p>بستے تجھ میں اوجاڑ سے ہے شاید کہ مونی سرایت عشق ہر چند کہ بوسے نہیں وہ</p>	<p>کم نجت یہ شب پہاڑ سے ہے کچھ سینہ میں چیر پہاڑ سے ہے باسم پر چیر چار سے ہے</p>
---	--

<p>سورہ تہ ہیں ایک سائنہ لکین</p>	<p>تکو ار کے بیج آری ہے</p>
<p>انشاء اللہ شاید آیا ہو</p>	<p>اوس کو یہ مین بہتر ہارے ہی</p>
<p>دیکھ کر کنگار اچھو اور دیا وشت نام ہے مین کمانک چلئی میرے گھر کہا باعث سنون دولہ مین تیری چوڑا ہم فی سن او خود پسند چل ہے مین تیری ہم سے چٹ گیا تانکھا و شک بن تری ہم یہ بہانک ہن کہ اپنی جہت ہی یار چل بہاتی تجھ ملک تھی گر کسی سے اندون مین کہا شب خوب آئی بولی تو کہ مین نہ ستا بنیگی ہے اپنی سب مہربان ہن اپنی سب</p>	<p>جب مین جہنم لایا تو بولا واہ تیرا نام بھی کس سبب کس فسطے کا نیکو کیوں کچھ کام بھی بتکہ وہ بھی صومعہ بھی کفر بھی اسلام بھی اب بدولت ہجرتی کو یہ جہل آرام بھی ساتی و مطرب بھی چمخہ بھی جسم بھی جام بھی لوگوئی تو رو کے کہنا چپ ہو موندہ کو تہا ہی ایک تو وعدہ خلائی تہہ اور الزام بھی شیعہ و سنی و صوفی و زرد و آشام بھی</p>
<p>کچھ تھی وستی ہی تنہا و سمن انشا کی مین</p>	<p>عشق و مجر و نو جوانی گردش ایام ہے</p>
<p>جنون کی رہ نور و نکا کوئی لکنا کین دل ہے نگاہ ناز سے جسکے جہان سب نیم بسل ہے خط بہر کر قطر و ون دیکھنا بھی سخت مشکل ہے محیط عشق کے امواج طوفان خیر سے تہہ نغان دل کو سن مجنون درای کار و ان سمجھا تمہاری ہاتھ کیا آتا ہے بندہ کی گڑبانی سے گلستان جان مین جیسے ہم اردی بہشت آئی وہ انگین باد و می جمیدہ سحر سمری چتون مرکب پار غصہ سے نسیم عشق کو ہر گز یہی صانع یہی فعال عقل جز و کل اس سے</p>	<p>بسان گرد با و او نکو سد اقلع منازل ہے یہ وہ کافر یہ وہ ظالم یہ وہ خوشخوار قاتل ہے مغلا اللہ دیکھو تو کد میر آیا میرا دل ہے کہی ہے ناخدا یہاں سے ہزار وں کو بس ساحل ہے چلا کہتا ہوار و رو کی نیلے کا وہ محل ہے بہلا حضرت سلامت آپ کو کیا اس سے محل ہے برنگ بوی گل ہیکو سد راحی مراحل ہے خط نور ستہ شہر سبز عجیب چاہ بابل ہے نہ اسین ذرہ آب و ہوا می و آتش و گل ہے یہی موجد یہی مبد ریی خود آپ فاعل ہے</p>

	<p>خیال ہستی موموم دل سے دور کر انشا سفر و پیش ہے جھکو تو اس پر آہ غافل ہے</p>	
<p>وگر نہ ہونگی ہم آرزوہ اپنے جینے سے تو کس مزہ سے لگا رکھوں اپنی سینے سے عجب فراہی تری کٹری پر سینے سے</p>	<p>قسم نہ کہا تو ظالم تو ہے کے پینے سے اگر میں پاؤں اکیلا تجھے کہیں ہے ہے چکتے چاند کے ہین گرد جس طرح تارے</p>	
	<p>وہ سنکے غرض کو انشا کی طرح بولا کسی غرض ہے عبت موند لگی کہنی سے</p>	
<p>اوٹھ کٹری ہوتی ہین اپنی تو بدنگی روٹھی سبز نخل پر نہونگی اس ہین کے روٹھ گئے ہین ہی دو بار موجب باغچن کے روٹھ گئے یہ بنای حق نے ہین سوج کرن کے روٹھ گئے پنبہ مینامی صہبای کہن کے روٹھ گئے جسطرح ہون نافہ مشک حقن کے روٹھ گئے</p>	<p>ویکھو وہ لعلی گرداوس ہین کے روٹھ گئے لک صفائی اوس شک کے تو نظر پھیل کے کھس بہگئے اپنی سونپہ ویدم پیرے ہی ہاتھ ویکھہ سبز ہین چک کاٹونگی اوسکی تو کے کاش ستونگو نہ ملتی ڈاڑھی اوگتی اوسکی جا یون ہین اسی پیر مغان یہ آیکے موچونگی بال</p>	
	<p>خجور کرکٹ جنگ کی صفائی پر انشا اسکی ہین جون غدار یوسف گل ہین کے روٹھ گئے</p>	
<p>جھکو جیما جانے کہ کیا بات خوش آتی تیری کاشن یار میں گرد و دے رسائی تیرے موفک سیر گرا می آہ رسائی تیرے شیخ کیون دختر ز کون ہے جانی تیرے ماری ڈالے ہی یہ سینہ کی صفائی تیرے کہیں ایسا نوڑ جاے کلائی تیرے ممکن عقل نہیں پہر ہو رہائی تیرے انگلی ہم بھی جو ملک کھول رضائی تیرے</p>	<p>گپ گئی آنکھوں میں کل جلوہ نمائی تیری امی نسیم سحرے کہیو میرا عرض نیاز شعلہ برق شر بار کو بھی دیو ی پہونک موند لگاتی ہے مری سخت تھا موند لگے ہامی کیا قہر ہے اوٹھتے ہین بہونگی دل سے اب خدا کے لیے جانی بھی دمی نیچہ تو نہ کر امی دل زار پھنسا اوسکی سر زلف ہین گر کیا مودا غصہ نہو شدت سر مین اگر</p>	

۱۴۱

طالب حسن نمونہ چوڑیہ باتیں دیکھ کہتا یونین اس میں ہے بھلائی تیری	ایدل آئی ہیں ہم اب فائدہ افسوس کیے پی دفع خرد و رخصت ناموس دیے ناصحا گرچہ بہت خرچہ کیا ہوس کیے دیکھنے پاوی تو حسرت سے نہ طاؤس جیے	مٹی پے قشقہ دئی کعبہ میں ناقوس لیے آئی ہے سیکڑہ عشق میں پے چند قدح دل صد چاک کسوکا نہ رفو تجمہ سی ہوا دعا خانے دل عشاق کی جلوئی جو کہیے
محفل تن میں سرور زندہ ہوا شاد و شمع جسکے شعلے نے جلا سینگڑوں قانوس دیے	خوش ہو سب اہل خرابات کی یا ہوس کیے امی برہمن جو دہان و لب ناقوس کیے جب ہوا تیری ملاقات سے یا ہوس کیے کیا قیامت ہوئے گری دل و کوس کیے ہوں کسی طرح سے جراح کو محسوس کیے	ہم نے ساقی کی کہیں ہونہ جو چنگ چس لیے دل صد چاک کو فریاد سے وہ منع کرے طبع خام کو اپنے میں کر ڈرون و شام گر بظاہر ہوا جاہ و محشم نہ ہوا زخمی ہی نگہ ترک جفا کار اگر
ذوق نظارہ سے ہوں ستھرا روں انسو اپنے آنکھوں ہی میں انشائی تو افسوس پئے	اویختے ہیں کوئی در پر ترے جب اری اری مخموں میں نشہ میں جہان گر پڑے بڑی کیا بونے کے ہم سے نہیں جب لڑی لڑی اس میں جو تیغ کہینے وہ جھکو جڑی جڑی اور اق منتشر کے طرح جو جھڑے جڑی اور اپنے پاؤں دگنی لگے میان کڑی کڑی	دو چار شکے تیری سخن ہم کڑی کڑی مخصوص ویر کعبہ بنین یہ فتاوے مک یہ تو آپ دیکھئے سچ ہے یہ واقعے کر بیٹا ہوں آج تو میں عرض دعا جو خزان سے آج وہاں باغ و ہر تم نے غور سے نہ اشار کیا کہ بیٹہ
انشاء اور اسی عرش کا رتبہ ہے اعراف ہیں اب خیال اور ہی ہو بڑے بڑی		

<p>سودا زوہ دل جو نویہ تدبیر کرینگے خصلہ میں تری ہم نے براطف اٹھایا دیکھیں گے جب آتے مجھے آپ ایک اداسے یہ نالہ جانکاہ پُر از حسرت و درو آہ چمکے ترانگ جو نظر رہے اپنے چند ہی جو بسریوں ہوئی اوقات تو ہم یار</p>	<p>اوس زلف گرہ گیر کے زنجیر کرینگے ابو عہد اور بھی قصیر کرین گے بوچھن بچھن تکیہ بہ شمشیر کرین گے ناچند تری دلیں نہ تاثیر کرین گے بوجہ اہل نظر سے کہ وہ قہر کرین گے لکھ لکھ تری عالم تصویر کرین گے</p>
<p>دل شاد رکھ انشا تنظر نہ ہوہرگز عقیدہ تری حل حضرت شبیر کرین گے</p>	
<p>آز روہ سے تو ہی جواب امی بیان رہا اس مل جل کو بحرین امی آتش فراق راہ جو نکلی طے کی نین تاب ہر ہو یک جرعہ شراب سے لب تشنہ ہم چلے کتنا ہی یہ تو مجھ کو کہ پاسے اور کو</p>	<p>جی سی گئے جہان سے گئے ہم کہاں رہے ایسا ہی ہو لگیو کہ نہ باقی نشان رہے موحسب کی جہین جاو پلے ہم تو بیان رہے آباد ساقیا یہ تراخانان رہے حریف مجھ سے اور تجھے یہ گمان رہے</p>
<p>خو کردہ گالیوں کی جوین اوکو دیجئے انشا ہی اسی بات نہ امی مہربان رہے</p>	
<p>مجھ سے فرانی لگی اب قدر جانے آپ کی یونکو دیکھا ہی نہیں اور اختلاط اور نوس تھا سنتے ہی احوال میرا اسکے یوں بولا کہ بس اب جہان چاہو سدا رو کچھ نہیں ہے ہم یہاں</p>	<p>نہ کہ کس قابی ہے صاحب صربانی آپ کی ہو کئی معلوم اسین قدر دانی آپ کے خوش نہیں آتی ہے یہ مجھ کو کہانی آپ کے داغ دل رکھتا ہوں سینہ میں نشانی آپ کی</p>
<p>سید انشا صاحب اتار جم ہو مجھ کو کہ ہا کہتے ہی کس درد و غم میں نوجوانی آپ کی</p>	
<p>ترہی ہے نبض کس قدر انگشت کے تے گامی عظیم و شامق و کامی سرین ہے</p>	<p>دیکھ اسی طیب اپنی یہ انگشت کے تے جنبش سے اسکے زکمرہ خبر انگشت کے تے</p>

<p>اسی مطرب اپنے کر نظر انگشت کرتے حل جس طرح مواب زر انگشت کرتے قطع انیدین سے ایک نقش دہر انگشت کرتے نقش مراد جلوہ گر انگشت کے تے سینہ پر سر یہ آگمہ بر انگشت کی تے بیرون رکمون ہو سوچ کر انگشت کرتے</p>	<p>سہ تار چنگ ہے رگ جان سماع و وجد عمل جگر کو فکری یون خون گردیا عکافی فال نامہ دکھا کر کما جھے رکمتی ہے او سکی حرف پہ کیبا رہو گیا ہر حرف سطر نامہ جانانہ اپنے ہین مہر لافہ غانہ شطرنج کے طمع</p>
---	---

<p>انشا گھنڈہ زورید اللہ سے یہ ہے مل وائون کوہ قاف زر انگشت کی تے</p>	
--	--

<p>ساقی آتا ہے چلا زور سر انجام لیے سیکدہ دین دوسہ قرط مے گلفام لیے مخمب تین خوب سے کین خوب افام لیے آج صیاد پہر آیا قفس و دام لیے سینکڑوں ہینے تو کل صبح سے تاشام لیے کہ حرفیون نے وہ سب جامہ احرام لیے</p>	<p>ختم بعل پنج نہان ہاتھ میں ہے جام لیے سیر کے اوٹنی عجیب جسے کہ آتی ہے چڑا کھایان سیکڑوں دین یا نو جو دانی ہینے ہر صغیر ان چمن دیکھتے کیا ہوتا ہے بوسہ ہامی رخ وزلف ضمہ مہر جبین لی خبر طبعک اسی قافلہ شالار حرم</p>
---	--

<p>چنگی آج بھی اوس بات کی انشانوئی گھر کو پہر آئی تیلے ہم طمع خام لیے</p>	
--	--

<p>دیکھ انگلیا میں اوکے گوٹ لگی انسیم سحر گلے میرے مین پکارا تو پھوٹ کہہ بیٹھے</p>	<p>دیکھو پہر تازہ ایک چوٹ لگی کل خیابان مین لوٹ پوٹ لگی جھک کر کیا پیاری اوکی پھوٹ لگی</p>
--	--

<p>دیکھ انشا کہ ایک جو رنزا و ہے کھڑے دو کو چق کے اوٹ لگی</p>	
--	--

<p>رہتی مین بزنک بو کو چہ مین رگ گل کے کس کس سے مین اب بخون مین میری تو نالہ</p>	<p>لوٹی مین بہار مین ہم یون سانسے بلبل کے یون چھیے بلبل کے دین تھقیے قافل کے</p>
---	---

آئینہ عالم میں مثال جہاں حق بیان جام و صراحی سے اب دور تسلسل ہے والہ نہ فقط ہم میں صورت ہی کی بس تیر جو تہنی کہا تھا شب سو صبح کو سب ہو لی	اوم ہو نظر آیا کتنے میں یہ ہم کمال کے شکر حکما سب میں گو دور تسلسل کے شوخی کی تغافل کے خال و خط و کمال کے بس اور تو کیا کہی صدقہ میں تغافل کے
---	--

جمعیت اجزا کا کل نام ہے اسی انشا

ہر چند کہ جز میں پر موج بہین عین کل کے

کل وہ نگہ اوچستی ہوئی یوں جو بڑ گئے کس کس واسے ناک چڑھتا ہے ویکھو اوس شعلہ خو کے برق فی دہکی جو یہ چک اوبھتے نہیں جو دسے صدا آہ کیا ہوا تاب غیم ذاق کسے صبر اور گیا	بی تیار اوس سے مری آنکھ لڑ گئے بیکل ہو تک جو نیند میں گردن اکڑ گئے کہا کر بھاڑ کر کے زمین بیج گر گئے اس ساعت فرنگ کی کیا کل بکڑ گئے بس لے هجوم یاس کہ طاقت نیر گئے
---	--

کیا حرف ایکبات گرا انشا ہی چ کھو

کچھ جھوٹ بولے کی یقین خوبی پڑ گئے

ایک چوڑا نہ زندہ جان تو نے کیا کیا آہ ناتوان تو نے بیلہ ری یہ دماغ سمجھا ہے آہ اسی برق عشق ہو تک دیا اسی طیش ننگ و نام کو چوڑا آفرین تجھ کو اسی دل بے صبر آہ اسی سیل گریہ ڈواہ دیا ضعف پٹری مجھے دیا کن نے مہربانی یہ کن نے فرمائی بات کی پوچھتے ہی دین مجھ کو	مکھور رکھا سہون کو بان تو نے اگل ہی ہونک دھی بیان تو نے آپ کو شاخ زعفران تو نے صبر کا میرے خاں بان تو نے نام کو بے نہ کچھ نشان تو نے اپہنسا یا مجھے کہاں تو نے صبر کا میرے خاں بان تو نے اسی جوان تو نے اے جوان تو نے مہربان تو نے مہربان تو نے سینکڑوں آج گایاں تو نے
---	---

قرب کن نے دیا یہ النشا کو
ای مری یار قدر دان تو نے

گالی سہی ادا سہی چہ چہین سہی
مرا مرا جو جاہے تو لگیا کچی سے نک
گرا نازنین کی گھنی سے مانا برا ہو کچھ
اکی برہی جو جاتی ہو کیوں کون ہر نہا
یہ سب سہی ہر ایک نہیں کی نہیں سہی
اب کا بھی دم یہ میرا دم واپسین سہی
میری طرف کو دیکھتے ہیں نازنین سہی
جو بات ہم کو کہنی ہو تم سے نہیں سہی

منظور دوستی جو نہیں ہی ہر ایک سے
اجا تو کیا مضائقہ النشا سے کہیں سے

بندگی ہنہ توجہ سے اپنی تھانے آپ کی
تی جو وہ لاہی کی ٹوپی زعفرانی آپ کی
دہم کہہ بیٹنا بس جاوا اپنی اون کی پاس
کیا کہوں ماری خوشی کے حال میرا کیا ہوا
ہی کسی سے آج وعدہ کچھ اجی غانے نہیں
ہمنی سورا تین جگائیں تب ہوا یہ اتفاق
میری حق میں اب جو یہ ارشاد فرمایا کہ ہے
ایک میں اور تھوٹ چھاؤں یا بیٹھوں کیا کروں
کہیں نہ عشق اللہ بولوں حضرت حل آپ کو
دید کردہ الابس او سنے عالم لاہوت سب
اپنی آنکھوں میں برہی بہتی ہی اتک وڑو
ای جنون اوستا دس خرم ٹونک کر آجائے
صدہ صدہ کہوں نہو باؤں بہلا عش کیا کریں
سبزہ آغا زمی سو یہ کہہ تہفت ساوگی
اپنی آنکھوں میں تراوٹ اگنی تیکار گے

بندہ پرور خیر آگے قدر دانی آپ کی
سو جاری پاس ہے اتک نشانی آپ کی
کیوں نہیں جاتی وہ اتک بدگمانی آپ کی
آمد آمد جو ہوئی کل ناگمانے آپ کی
یہ دہرے سہی کی ہو ٹوٹ چھانی آپ کی
سو اسی دنگو دہری تھی سہنڈانی آپ کی
خوب بہانہ مقوش خاطر جانفشانی آپ کی
روکھی پہلی ایسی سوکھی خبر بانی آپ کی
پیشواؤں تی ہی اپنی آن بانی آپ کی
جسنے لگدی بنک کی صفائی میں چھانی آپ کی
عرش پر داتا وہی صورت دکھانی آپ کی
لان خلیفہ ہم سہی ویکھیں پہلوانی آپ کے
ویکھ گدرا تی ہوئی اونٹتے جوانی آپ کی
تھہراوس بات پر گردن ہلانی آپ کی
ویکھ کر یہ پہلے پوشاک دہانی آپ کی

کیون نہ تری سب کین ہو اہلین امی شیخ جیو
گول پگری نیلی لنگی مونیجہ مندی تکتہ لیش
ہے جمہوخی کی سہی صورت یہہ ڈرائی آپ کی
بیرہ رو مال اور وہ رخ تو ناسدانی آپ کی

دو گلابی لاکھی ساتی نے کہا اشتا کورات
زعفرانی میرا حصہ ارغوانی آپ کے

ترلف پیچان فی تری کمودی یہہ رونق ساکپا
بال اوس زلف پریدہ کی گری یون وقت قطع
پچ پیچے کی تری حصہ پہ بولی ہین سیہ
مارا تہ باز اینا دودول ہے جسکے ساتھ
جاچہ سیاب پر گئے بجائے جو گیا
می کشون کو مار دوزخ سی ڈرامت واعطا
مدرسہ میں اہل صرف اس خوشی تہی تہی کل
پچ میں مودی کے مت آ ایک ذرا پچ کیل
توب گئی چوٹی جواو سکے میری بازو کی تے
استدرا و چیلاکہ وہ کافر ہی کہہ کر دوہن

مرٹھون فی توڑالی اپنے بیرق سانپ کی
تیغ سے اوڑجای جون گردن معلق سانپ کی
گر سے کوئی عجوبہ ہی یہہ حق حق سانپ کی
لہر سے ایک جایی ہر تاجرخ ارزق سانپ کی
نکلے جو صورت پکڑ کر مونج زیرق سانپ کی
خود تری شملہ کی صورت سے عشق سانپ کی
زری ولام دنی سی ہی ترکیب عشق سانپ کی
اشنائی سپر سخا امی مردا حق سانپ کی
چیلہاٹ سی میں پاکر زیر مرفق سانپ کی
بول اوٹھا کندلی سی چچہ بیان تہی لٹھ پٹا

اوسکی کاکل کے تصور نے مدد کے وقت فکر
ورنہ انشایہ غزل تہی سخت مطلق سانپ کے

لب پہانی ہوئی یہہ جان پرے
چہن کیا ہوہین جب آئندہ پرے
خون عاشق چٹا کہ ہے لازم
ساقیا آج جام صہب پرے
چکیان لی ہے اس طرح بڑے
پانودہ عہد تہے کہ ہم مر گز
نئے ابرو کئے ہو معاذ اللہ

یار کر اس طرف کو آن پرے
لپٹے آنکھو میں وہ جوان پرے
تیرے تھوار پر یہہ سان پرے
کیون نہ لہراتی اپنی جان پرے
جس طرح ٹکڑ میں تان پرے
نہ بہرین گے اگر جان پرے
آپ سے شخص کے زبان پرے

روئندہ گراوٹھہ چلی سے انشا سے
باری پیر ہو کے مہربان پیر سے

سن کے بولی اب ہوا کہا بات تیری یاد ہی
ہکا میلہ کچیلہ پن بسے کچھ بیداد ہی
خود فراموشی سچنے یاد آگے یاد سے
تجسس کیا لہجہ اری تیری ہی کچھ بنیاد ہی
چاٹ جاوینگے حریف اسکو یہ مے کی گاد ہی
پوچھی ہے اخون جی یہ صادق یا ضاد ہی
قید سی دو نوجوان کے یہ فقیر آزاد ہے
احذر اس سے کہ یہ شیطان کے اولاد ہی
کیا کیا تو نے اری امی غمان برباد ہی
صبح وہ بولے اری تو بھی برباد ہی
کوئی اسکو کیا کری یہ تو خدا کے داد ہی

دو گھنٹی ونسی کہا ہے کہ کیا ارشاد ہی
آج تو کٹری نہ بد تو تھو میری ہے قسم
جام پر انگلی سچائی غن تو ساتی نے کہا
مین جو ایک کجواب کی لایا تھو تو پی بولی
خاک پرست پھینک اسی ساتی یہ درد نشین
خال لبت چشم بر اپنے وہ طفل انگشت رکھ
ہادی امد شرب و ملت سی کچھ ست پوچھتے
منجھ کو دیکھ کر کہنے لگا ایک رند ست
قتل عالم کر چکا غمرہ تو فربہ مانے لگے
وہ ننھے رات کی دکھلا بھی تو ہو لہان
شکے یہ اشعار میری کہتے ہیں یہ اہل رشک

مین کمی دیتا ہوں انشائی و ریح کیلیو
وہ بلا سے تیرے آفت ہی ایک و ستاد ہی

پیر آپ ہو مودب ہاتھوں کو جوڑ بیٹے
دروازی سے تمہاری ہم سر کو پوڑ بیٹے
کوئی بھلا جو عاشق دامن خجور بیٹے
سیری طرف سی اپنی وہ مونہ کو پوڑ بیٹے

کیا چہیر ہے کہ پہلے دل صاف توڑ ہو
آواز سن ہماری گھر سے جو تم نہ لگے
رہ جاسی ابرو کیا امی ابر بار تیرے
کی سے شرب جو سہوا تیرے جان نیکے

تو کوئی خوش آئی آتشا کو جب سے یارو
وہ سب کو چور بیٹا سب او سکو چور بیٹے

کہتے ہیں کہ مین یہ تو مصیبت نہیں بہرے
اب آئینہ نور کے حیرت نہیں بہرے

دن بھر کے اب اپنی تو طاقت نہیں بہرے
وہ کو فنا دن ہے کہ تری مٹنے کے آگے

<p>وعدہ تو کیا تھے اچھی مہر و وفا کا ناخوش کوئی ہوتے ہیں ہم اوس آئینہ روستے ساقی نہو جب تک کہ فدا آئندہ روستے جھون تو چلا نجر کو اور حیف کہ سیلے جب تک نہ غلامان کے کا ہو گذار دو بوسہ نہ رائے نہو این تو وہ بولی</p>	<p>پہرہ کے پیش اس کے شہادت نہیں بہرے مٹاؤ بے اس و ملین کہ ورت نہیں بہرے ای بادہ کشان مجلس عشرت نہیں بہرے ایک سانس بھی ٹھنڈی دم خست نہیں بہرے رضوان پکاری ہے کہ جنت نہیں بہرے تیری تو کسی طرح سے نیت نہیں بہرے</p>
--	--

اس تازہ زمین میں ہم ستاد ملی با شمشاد
 اللہ کے شخص کے سمت نہیں بہرے

<p>ترو تازہ دیکھ کی آپ کو یہ گلہ نہ اوس سے بڑ گئی نظر انی اوس سے جو کر گئی تو وہ چہون لہوین لگئی دم بچ سیرت میں جا جو صبا کی نام ایسا ترا چلی آہ اگلوئی قافلے سے اب جوتے ہم ارئی جو کہا کہ مری میں شمس میں ہم تو وہ بولی یہی طرح ہم گئی ہم جو ان کی گلی لپٹ تو جھٹ کی سینے سے لولی جہے سیری زانو پر ہی تاک جو سو تو یہ بولی جو تاک و دہرے</p>	<p>کہ نہ جتنی راج تو مجھے ہی وہ چین سی میل او جگئی شرہ و ملین ایسی ہے اگر گئی کہ جوبات تھی سو بگئی تو بہار ہدیس میں گل کے آدین کان اپنی بگئی پڑی اپنے پاؤں میں آہ تو بہلا ہوا کہ ر بگئی کہ نہ جھوٹ بولی نہ لہا قسم تری سانس کب یہ او لگئی کروں صدیقی ایسی چٹ کو بٹ مری جاتی جس او لگئی کروں صدیقہ ایسی میں کیا کہ مری کروں سے اگر گئی</p>
---	---

یہ جو شب کو بہتی ہو جو بولی شمشاد ہی لہر دہرے
 ابھی اوس گئی میں جو شور ہو تو یہ جانی کہ بگئی

<p>اگر یہ وہ شب نہیں ملے کہ اوس رخسار کو بگئی بے نامہ بندہ کا ست کبھی جب بس پلا بندہ کر ہی افشای راز عشق تو جھٹ پٹ لگو اگر ہمیں جب دیکھ کچھ وہ بڑ اتا ہی تو کہتے میں شب اوس کے جو گلی کا ہر تھا گر ہاتھ آجاو کر اگر وہ سو نہ دی اپنی دوپٹہ کا او لٹا تو</p>	<p>تو کیا کیجے گفت و سوس ہی ناچار کو سٹے جہاں سے نہ اپنی زیر گیس سرشار کو سٹے ابھی تلون سے اس دیدہ خوشبار کو سٹے جو ہاتھ آوی تو کیا اوس صل خوش گفتا کو سٹے تو کس حسرت سے چاتی سے ابھی اُس ہا کو سٹے مزہ سی چیکے چیکے کیا گفت و دلدار کو سٹے</p>
--	--

نہ میری سانس خیم ہو کر تو ہے
کہ بیان ڈھی چڑھی تو چھاتی ملی دو بار کوٹے
چٹے گادو دھو نہ سے ایک چٹو بہر نکل آئے
بہی چوک بھی تیری محل شکر بار کوٹے

بس اب امی حضرت عشق آپ دست ظلم سوزی
نہ ساری رات انشا کی دل بہار کوٹے

غیر کے لی جو ران میں چٹکے
تھنے لی میری جان میں چٹکے
گالیان سنکے جبین آتا ہے
بہی تیرے زبان میں چٹکے
جس جگہ لینے سے تو چونک پڑے
لیجئے ایسے مکان میں چٹکے
بات سن کہکے اوسکے اکھیلے
لیتے ہی گل کی کان پن چٹکے

لے نہ اے عشق ہر دم انشا کے
اس دل ناتوان میں چٹکے +

گلی سے تیری چونک ہو کے آدمی لگو
تو اوسکی سایہ سے جٹ بکرا پر لگو
خیال میں تیری چہر کی مر گیا بد جو خضر
تو اوسکے خاک سے شو کی آرمی لگو
بھید شان سے عاشق کو آہ بہر زنتے
ولی ود کیا کری جب اوسکی جان پر لگو
کیسے بدش کو کھدوا کر بلا پاسے
تو اپنی گھر سے کربانہ کر ہی لگو
نشان آہ لہی چانو چانو تارونکے
چلیکے فوج سرشک آج جانڈنی لگو
کجی طبیعت کج فہر سے موتب نہ لگو
کسی دوا سے دم سک کی کر جی لگو

ہزار شکر کہ انشا کی محفل میں +
خفا سے آتی تھی یہ ہر ہنسی خوشی لگو

اونکی دو جیسے کہو تر کے جو چوری ار گئے
تو یہ بولے کیا کیا ہی ہے لگو بے اور گئے
نیلی ڈوری تو رہی ڈال اپنے دو نو پا نوکے
کیا بلا موٹے کڑی سونکی توڑی اور گئے
یہ بگولا وادی مجنونسی آیا ہوتا مگر
جون خص خاشاک جس سے جی کے روئے اور گئے
پایا دھب سوارون ساتھ پونہ جی گارڈ
باتین کرتے تیرے ہوا سے اونکی گھوڑے اور گئے
کیون مقصع شیخ جی کیا سب غسورے اور گئے
کوئی اتنا بھی نہیں پہنتے کہی جواب پر

<p>موسم بہار کی آج کیوں نہیں ہو کر کو صبح دیکھ کر</p>	<p>کیا ٹرانے کو جو بہرے لعل چہرے اور گے</p>
<p>پہلے ہاتھوں سے چہرہ ہندی جو لہری اور رات</p>	<p>تو میری سینہ کی انشا سب دوڑی اور گئے</p>
<p>ساقیا امی ہین بادل یہ بری پانے کے نام شکون کا مرے لی جو کہیں سیل موند غور کر دیکھو تو شبنم کو برہے سبزہ شعلہ خوکون نہایا کہ نظر آئے جواب غش مواد دیکھ کے مین تجھ کو کل ایسا ہی کہ بس ہم کوئی کافی بہرے پانیسے کرتے ہین وضو چمکتے ہی بانوں سے تیرے نہرے دریا مین ہی کس ڈول سے آن اوئے نہانی مین کیا</p>	<p>جلد بھر جی سے جو خالے ہین گہری پانیکے کہ نہانی کو یہ طوفان ہین اڑے پانیکے کسے موتی یہ بنا او سپہ جڑی پانے کے کچھ پہلو سے سی وہ چاتی پہ پڑی پانے کے جھنڈے لوگوں نے مری موند پہ جڑی پانیکے تیجے گا ہک موتھین ایسے سہری پانیکے ایسے شاق تھے گویا کہ کڑے پانیکے اکھین کھروہ جو تلوے مین کڑے پانیکے</p>
<p>صبح کس روپ سی لی او سہری پر انشا</p>	<p>کچھ درختوں مین سے قطرہ جو چہرے پانیکے</p>
<p>ہی سب ندراب مین خوگیر کے بہرتے ہر ایک گڑی خانہ بہ بخیر کی بہرتے تو را کہ مین دہار آپ کے شمشیر کی بہرتے شکین وہ کہ آج تک اکسیر کے بہرتے اوس شاید اصلے کی تصاویر کے بہرتے پر کا شعلے پر کیسے ہے بھی کچھ تیر کے بہرتے</p>	<p>کب تک کری دودھ کا تاثیر کے بہرتے + روتی ترے دیوانے تو سن نعرہ موقوف چڑھ بیٹھے ول پر جو کسی سوختہ جان کے خاک قدم خضر جنون رکھتے تو الفت نقاش خیال اپنے مرقع مین کئے جا + لوہو مین مری گوترا بیکان تو ڈوبا</p>
<p>و حشت جو موتی مقصد انشا کی تو ہرگز</p>	<p>چپ کے ہنہن جھونے بڑی پیر کے بہرتے</p>
<p>گریہ ہے فضل در گنج اثر کے</p>	<p>کیوں دعا اپنی نہو باب غفر کے کنجے عرش کے کیوں نہ کو آراہ سی پھر کمال مین</p>

فضل در باہی فلک کہوئے کو جھکو دے
 فضل دروازہ پر اپنے تو نہ بہول امی عیال
 یہ بھی قسمت نہ کہتا فضل در اور بہتر سے
 موند نہ لگاتی ہے کہتا فضل در بستہ دل
 بند شکو ابھی ایک قہر تھا تیرا تیسرے
 طول سے اشک کی کیوں یہ نہ جلعین نخت جگر
 فضل ابجد ہے تری شیش محل میں جو لگا
 کیوں نہ ہر صبح چہرہ در در و لاوے کہ شرار
 کچھ دو کچھ جو ہر دم حرفوں میں گندہ آتی ہیں

کہول انشا کے لئے فضل در بستہ عیش
 یا علی ہاتھ میں لے تیغ دوسرے کئے

واقعہ جو ہم نہیں ہیں اس نرم میں کسی سے
 کتنی ہونیدانی ہاں کیوں نہ سوئی دون کا
 مشکل کشا علی کے سو گندہ کمانہ جوئے
 کیا موند نہ بناوے ہوا اندری رکاوٹ
 مودتہ جوڑتا ہوں بس کیجے جرم بخشے
 دلی بڑک فی جھکو کبیرا یا غنیزو
 کیونکر جہر میں نہ موتی دامن سے بادلوں کے
 تجھ بن ہو گنگو وا شد اس باغ او جڑ گزیر
 یوں آہ سے ہوتی بیان دلی پیش کے حالت
 اسی دلی حد قدہ جاؤں جسے یہ جھکو لکھا

تو زور کچھ ہے انشا اللہ جھکو رکھے
 مسرور شاہ و غورم ہر دم ہنسی خوشی سے

<p>کہا کرتے ہیں آپ احق کیون حرف واجبی سے گھنہ جاڑیٹکے ابھی جسم ایک اور ہی پرکے ڈھنگا نامی اپنی سو نہ کے کھو بڑے سے اور خون ٹپک رہا ہے لالہ کے ہر کھل سے ستہری مری مری کی پاکیزہ اپنے جی سے اور رات ہنسنے کا ٹی یہاں سخت بکلی سے</p>	<p>کیا تھا کیا کر اوسے وفا کہا تو کیا تھا خوب ویران عالم میں پڑ گیا ہے مالت ہی اور ہی کچھ ماری مری کی اسد مندی کی ٹیٹوں کی ہے آسخت بیٹل اوس بات کے لئے ہیں پنا کے جہاڑ خامے پھونکی یج پر تو وہاں چاندنی میں سویا</p>
---	--

کیا دخل اور ڈمب سے دیکھے جو تھکوا انشا
مت رکھ گمان فاسد اوس مرد متقی سے

<p>ایکاش ابراوی یارب فلک پسبح کیا دخل ہے کہین جواو کے پلک پسبح تاو یکہ کر دل اوسکا اونکی ڈلک پسبح پر دیکھی اوس پر ہی کی جوہن چلک پسبح</p>	<p>آفت اس طیش سے بن نہ تن کب تلک پسبح تو چشم گریہ اوس سے اسی دودا ہمت رکھ ای چشم کر نقد درامی اشک حسرت جاڑی میں ہم ایکے کیا ہے سکر رہی تے</p>
---	---

پرواز کر کے کیا کوئی حضور انشا
گر اوس سے اوڑھیلے تو بال ملک پسبح

<p>یہ لے کو آج کہتے ہیں جمعہ کا یوم ہے کہتے تے وہ بھی گل کہ مجھے آج عوم ہے جواخ موت نوم ہے یہ اخت نوم ہے مطرب کو ڈوم کہتے ہیں بوسے کہ دوم ہے</p>	<p>مجنون ہو بچ شباب کہ آفت میں قوم ہے صدتے تمہاری اسی رمضان المبارک آہ ہمخواہ کیوں نہ شیخ جی کے اونگتے رہے آغا وہ ہیں جو تازہ ولایت سورات کو</p>
--	--

انشا جو گاہی میں ملامت گران ہو واہ
سم لوم اوسکو بھی تے سو وہ تو لوم ہے

<p>تو نہ کیوں سب پر ہی نیلے مارا نکا وڑی بن کے ایک شکل کو بڑ نفس تنگ اوڑی یون مری نیند اوڑی د نکو ترا چنگ اوڑی</p>	<p>لی شہ میں تجھے جب یون قلع تنگ اوڑی نامہ شوق کی پو پنا نیکو چاہے ہو کہ یہ ایں کو ٹپی پہی شب کو کمون ہون الیکاش</p>
--	--

کہ نہیں ب او کے سی سب مرغ خوش آہنگ اور
 تاکہ نشہ کامیری نیلہ سر خنک اور
 حضرت خضر کے وہاں ہوش ہو جیہنگ اور
 جو گے جی بال جنو سینکڑوں رنگ اور
 ابھی گرنیکہ موقانون ونی وچنگ اور
 تو کہی سنگ پٹیا ہون تو وہ سنگ اور
 پرٹک ایک سادہ کے دم ہم ہی لب لنگ اور
 نہری تو تو نہ اور ہی پر یہ تراکھنگ اور

میں کل نعرہ ہو باغ میں ایسا ہی کیا
 ساقیا بنگ میں ایفون ملا اوسمیں شراب
 لیکن جھکو جہان عرش نما اسی جبریل
 گرد کو میری نہ پوچھی کہیے ماسد ہر چند
 گماہ اور دونین نالہ میں بہرن لین مطرب
 کہوں یا حی جو مخدوم جہان گشت نمط
 گر یہ وہ باری کا لگا تو نہتا جو گی جی رات
 اور گئی دور ہو چل کہ کے مجھے بول اوٹھی

طرز ناییدن انشا جاوڑائی تو وہین
 طائر سدرہ ہم کرتے ہوئی جنگ اور

میں اور تو کیا کو سون پر ہم سے خدا سمجھے
 امی عقل کی دشمن سو تیرے بلا سمجھو
 معقول چہ خوش لے واہ آپ اسکو اداسمجھو
 تو آج سے صاحب کو ہم اپنا چچا سمجھے
 امی شیخ جنون نکو ہم خواجہ ہر سمجھے
 او سکو ہی تا شانی ایک سانگ، نیا سمجھے

مل خون جگر میرا ہاتھوں سے خیا سمجھے
 جھانکے جو باتیں کین میں دلا تجھ سے
 ولین سر پہ شک لے ایسی ہو کہ وردا اوٹھا
 امی بولس نخت سید ہے ہین اگر چہ حج
 صاحب فی نہ کی یاری وشت سی پر سی تو
 ہنگامہ محشر ہی گر سامنے آیا تو

وہ دشت محبت میں کہی قدم امی انشا
 سر اپنے کو آگے ہے جو تن سے جدا سمجھے

تو چلتے ہے ٹھنڈے ہوارک گئے
 وہ دیکھ اپنے دزد خنارک گئے
 کہ برق اوس سے کرنے کو تارک گئے
 سو موسیٰ کا لیسکر عصا رک گئے
 سمٹ کر وہ سب جا بجا رک گئے

پر دے وہ جوتک ہو خفا رک گئے
 کی کو جو یاو آے چوری تو رات
 ہرے سانس ٹھنڈی یہ کس شخص نے
 تجھے جو وہ طور سینا پہنتے
 نسیم سحر تھی جو پہیلے ہوئے

تری وصف کامل میں انشا کی رات
وہ چپڑے کہ باوصبارک گئے

کیون نہ وہ پردہ نشین بہر مجھے سرن مارے
یہ غضب ہے نہ بہلاہے کسی جب کچھ بات
اسکرمی کچھ تو لگا وٹ کی ہی سیر سی اور کاش
آتش طور کے کل دہن میں کئے نفور گرم
شیر کے کمال بچا اور ملے تن سے بہوت
حبس دم کر کے کہے موتی ہیں اونچی تو نہیں
حال اونکا تری وقت میں یہ ہو بچا ہے آہ
چپڑ تو دیکھو مسی مانگتی اوس سے تو وہ شوخ
فضل حیدری جہانین مہنیں وہ رویتن
تو مجھی کچھ نہ ہو معلوم مگر اتنا ہو
جسنے کل سیری تسلی کو یہ کہلا بھیجا
یعنی خط لکھوں تو آپا کہے اتو مسی وہ وہ
اور جہانکو تو کہے دیدہ ہوا تی ہوتا
تیری کروئی جہر دور کیا اورا جابی تو بہر
نہ نفور کہیں میں زبا رگتے اوس سے قتل
یہ جو بوڑا سا ہے دربان تمہارا ایک ش
کل لایا قتل ویش وہ نگا کرنے دم
ریشک کی چاہے خوشا حال رہ افتادہ ش
نیلے تری ہونو لگو کوئی چپڑی ہے

میں نے تھی پہوا لکھی جانب چلون مارے
آنکھ تب غیر سے تو امی بت چرفن مارے
وہ مری موندہ پہ اگر گوشہ دامن مارے
سینے کہ موندہ طرف واوے ایمن مارے
گاہ جو گے کے طرح رہتے ہیں آسن مارے
چنچ چارم پہ چلے جاتے ہیں آسن مارے
وست و پا جیسے کہ کوئی دم مردن مارے
تا کہ کر ٹیو ٹیو میرے گل سوسن مارے
کہ کہی کہیں کے گرتیغ بھی دشمن مارے
چپڑی پہوا لکھی کوئی جیسے کہ سمجھن مارے
کیون نہ اوس شوخا پہر جھکوا لڑکچین مارے
چٹکے موندہ پر دسے جھٹکے رو بد ظن ماری
طفہ ادس ڈل سے بہر دیدہ روزن مارے
چشم خورشید میں جیسے وہیں سوزن مارے
سیکڑہ میں ہی تو لاکھوں میں بہن مارے
کوئی چوراوی اورا وکی کوئی گردن مارے
پرہ کہی ماش جو میں جانب روزن مارے
جسکو اوس شوخے تو سن کے وہ روندن مارے
وہ جو دندان طبع برسے کہن ماری

کو بہ تبدیل توانی غزل انشا ایک اور
چھپے شیک جسے بیل گاشن مارے

جسیدہ ایک ٹونگ وہ پڑھ کر بت کاہن مارے میں تو چھڑا نہ چھو اہاتہ لکایا ہی نہیں پاتر وہ سا لگی ایک آفت جان ہے ظالم اس قدر بٹ ٹکرا ہی طفل سرشک او بد بخت مفسد ایک جو عاشق میں کمان پاؤں زور	بہوت ہورات گلے جن ہواوسی من ماری توبہ دہاڑا پچھاتے ہیں عبت بن ماری جان عاشق کے بہلا کیوں نہ تر اسن ماری پاؤں شوخی میں نہ دہر مٹ تھی دین ماری زور ہواوسی پاس جو پاری کے رسا میں ماری
---	---

اور بھی قافیہ میں پڑھ غزل اشعار جسکے میں پڑھتے ہی چنگاڑ بڑا جن ماری	
--	--

کیون نہ پہاڑ کے ٹکاوٹ کی بھی دہن مارے قہر آوی نہ بہلا ہو دی جو بی پردہ وہ شوخ بہول بکرا دنی گورے کی جو شب بینی توڑ پہر کما خصہ ہو کیا اور تو کو سون پہ سچے سیر کما خاک نظر آوے جب اوس بن اپنے	جس پہ میں ایک ڈلی ہیکون وہ سو بن مارے جسکی چلون سے پازیب کی چہن چہن مارے تو وہ سب اوسنے میری سینہ پہ چہن مارے یہی اللہ کری ہے جو تر کن مارے تیرا آنکھوں میں ہر غنچہ گلبن مارے
---	---

کاش اس تاش کے دنیان کی بدنی اشیا وہ میرا کر محمد ایک سنگ فلاخن مارے	
--	--

دیکھ اوسکے بری قائم یا قوت میں لنگے مٹی ہے مٹنے کی تشدد میں سوا الحق گہستی ہے مری آو فلک میں تو کمون ہون آنو وہ ہونی تو رہے جو قوت کہ ڈوبے گہستی تری تری جو شہادت کی ایشیائی ہے یون تری نبض جلیبے کہ تر ہو	باروت فی کے دیدہ ماروت میں آنگے سے وہ دہن عابد طاعوث میں آنگے یون والسی ہیں بیٹے مسکوت میں آنگے جراح کے خون دل بہوت میں آنگے سودن ہی کٹری رہ گئی تابوت میں آنگے واؤڈ کے خون سر جالوت میں آنگے
---	--

ناسوت کے عالم میں بنی سیرم انشا کرتے ہیں شگاف در لاہوت میں آنگے	
--	--

تب سے عاشق بن ہم اسی طفل پرورش تیر
یا داتا ہے وہ حرفوں کا اوٹھانا اب منہج +
حی کی پر شکل حواصل کے سی آتی ہے نظر
وال ہی چھوٹی بہن او سکی ہے جون آتو ہے
ری یہی خالی ہوا وری پہ ہے وہ نکتہ ایک
سین خالی ہے بری شین پہ بن نکتہ تین +
طوی بن طرہ ہے اور طوی پہ ایک نکتہ پھر
فی پہ ایک نکتہ ہے اور قاف پہ بن نکتہ دو
سیم ہی یون ہی ہے اور نون کے اندر نکتہ
کیا خلیفہ ہے یہ ہی ہے ہی نہیں سے نکلے

گایان تیری ہی سنتا ہی اب التشارنہ
کسکی طاقت سے الف سے جو کلمی و سکولے

پہنتی تری مکڑی پہ بچے حور کی سو جی
نک ویکئے گاجہ و عمامہ زرا ہد
کیون میں دل پیرا بلہ پرتاک نہ باندھوں
ہی شیخ یہ چہرہ جو مجلس میں پہ کنا
واعظ جو پڑھاجن متخیر سے نہایت
ہاتھ اپنی سے جب چٹ گئی اوس ہڈ کی کھلی
ہان اسے شفق صبح تری دیکھ کی نکت

جب پھول جبری نور کے اس آہ سے میری
اوس پر مجھے التشارنہ طور کے سو جی

غنیہ گل کے صبا گو د بہری باقی ہے
کرنے دو چار قدم لائے خود رو کے بہار

موند نہ تو دیکھو تری چو نیکی جو پاوی بوباس
پہونچی بی پر کوئی اوس گل تنگ انشا کیا دلا
کھمکت گل پڑی کانپے ہی ڈری جاتی ہے
قہر بیل اس رشک تننا میں مری جاتی ہے

ہاں مگر ہمیں میں مالن کے محل تک اوسکے
کبھی جاتی ہے تو باد سحر جاتی ہے

زمین سی اوٹھی ہے یا چرخ پر سی او تری ہے
او تری نجد میں کب تھی سوار سے لیلے
نہیں نسیم بہاری یہ ہے پری کوئے
نہ جان اسکو شب نہ یہ چاند نے خانم
چلو نہ دیکھیں تو کہتے ہیں دشت و دشت میں
نہیں یہ عشق تجلی ہے حق تعالیٰ کے
یہ آگ عشق کے یارب کہ مرے او تری ہے
تک آہ قیس کے جذب اترے او تری ہے
اوڑن کھٹولی کو پیہر اجور سے او تری ہے
کمند نور یہ اوج فخر سے او تری ہے
جنون کی فوج بڑی کڑو فر سے او تری ہے
جوراہ زنیہ بام نطفہ سے او تری ہے

لباس آہ میں لکھنے کی واسطے انشا
قلم و دوات تجھے عرش پر سے او تری ہے

یون چلی شرکان سی اشک خون نشان کی میدنی
عاشقون کی باغ و دلیں شور میں نالوں کی ہیں
نخت دل مسعود غازی نیلے گھوڑے داغ ہی
عاقبت ہر جزو کو مناس اپنے گل کے ساتھ
دم مارا پہونچی کمناد یو مہو حضرت جنون
اسی مکن پور کے مٹنا زور ہے کچھ شان ہے
ہاں بدیع الدین الفت آتی ہیں حضرت مسیح
جیسے بڑا پچھلے بانی میان کے میدنے
مجمع اس جاہ ہے آہ و فغان کی میدنے
جلوۃ انوار سے گرو بیان کے میدنے
پہر وہیں جاو گی آخر ہے جہان کے میدنے
کانپ اوٹھی جگہ آتی ہے جہان کے میدنے
کھیلے ہے دہمال تیری عاشقون کی میدنے
دیکھنے کو آپ کے دیوانگان کی میدنے

رستمہ دیکھ انشا کو قشون شاہ میں
لوگ کہتے ہیں کہ آتی سیستان کی میدنے

پکڑی کسی سے جاوی نسیم اور صبا بند ہے
عاشق کو یونع بند میں باز ہے اونٹنوں
مولا کرے کچھ اپنے ہی ابو مہو ابد ہے
تہ ہو کے دست نقیہ میں جیسے قبا بند ہے

<p>چہت جیسے ابر تیرہ کی تحت آسمان بند ہے لاموت کا سان مری آنکھوں میں آند ہے ایسا نہ کہ آپ پر کچھ تو تیا بند ہے اور اوٹھتے تیر موز و خا بند ہے اوٹھتے اسیر مونی بار ہا بند ہے</p>	<p>یون دوداہ کا مری سب بند ہا ہا ہا نک عالم اسی جنون تو دیکھا وہ کچھ جس سے صحت سرنگھلا کی آنکھوں میں نکلا نہ کیجئے مہ قدرت خدا کے دیکھو کہ چوری تو ہم کریں اچھیری میں ہنسی تے تری زلف کی سو دہ</p>
<p>انشاء خدا فرین تری ذہن سلیم کو مضمون زیادہ اس سے بھلا اور کیا بند ہے</p>	
<p>تا جیسے ہی ہو جام خناب کی چوری صاحب فی ہین سند کخواب کے چوری کی جسے ہو میرے دل بیتاب کے چوری کس طرح نہ عاشق کے کری خواب کی چوری کے اسے ہی کچھ خانہ نواب کے چوری ثابت ہوئی اوس پر در نایاب کی چوری</p>	<p>کاش ابر کمری چادر محتاب کے چوری نک تکیہ پر سر و ہر کے رہا سو تو لگائی سیاب کے آنسو وہ سد اروسے آئی وہ عشق کہ چرخ آنکھوں سے کاجل کو چرائے جھمکو سربازار گستاخ کے نکالا ہو جسے کہ مری چہرہ سے آب آہ اوڑا لے</p>
<p>شب سیندہ جودی مرغ کی ایک چوری تو ہو گئی سب صبر کے اسباب کی چوری</p>	
<p>چڑھائی میں جسے دشت میں ہی ایک کوک سے صورت کوئی تیرن مری سینا اللوکی سے گراو می سے یہ کوئی ایک اوک چوک سے موت کوئی نہ کہتے ہیں ایک مادہ خوک سے</p>	<p>اوٹھتے ہی اپنے دسے کچھ ایسی ہے ہوک تو تصویرین دیکھ بولی بدیع الجمال یون تقصیر ہو معاف بھلا کیا غضب ہوا کھانا بلا ہے کوئی نہیں ہے شب فراق</p>
<p>انشائی جو عشق کو سرانام بولے آپ کبھی نہ کیا بھلا ہے لہو کے بلوک سے</p>	
<p>کدوی تو میری نہ خداسان پر سپر کھدے نہ تو پر نہیں سے دیوان پر سپر</p>	<p>ای جرنے نہ لکھ قصیر و فاقان پر چوٹی ایکیت جو تو بچے بخشے ہے اسی عشق</p>

خوش ہو کے تیری سیب زرخندان پہ چٹے
سبز نہیں ہے رومی و زرخندان پہ چٹے
ہی سبز و پیر کی یہ انسان پہ چٹے
فرمان پہ فرمان ہے فرمان پہ چٹے
کرنے لگے تیری لب خندان پہ چٹے
قیمت کی لگے جوں ہو کسی تہان پہ چٹے
کہ جو بھی کسی مرد مسلمان پہ چٹے
جبریل نے کر دی مری ضوان پہ چٹے

پہ خط نہیں ہے خواہش بوسہ نے لگا دی
تخواہ مری آپ پہ کچھ حسن نے کے ہے
چپک کے نہیں دلخ یہ مہرین ہیں یقیناً
پر وانیہ پہ پروانیہ ہے اور شقے پہ شقہ
دل بادون فی مانگی جو تخواہ تو بہر برق
یون تہین مری دلی ہے ایک دلخ کی کیا
مالہ مری دشمن ہیں اجی او پتہ نہ کیجے
حورین مجھے کیونکر نہ ملین حکم ملے سے

انشاء کو معافی ہوئی ہے باغ خندان کے
حاضر ہے یہ پہلے شہ مردان پہ چٹے

تو پہریدہ ہنستی کہ دیوار مقہ بن جاتی
قرب ہے کہ گریبان تا برامن جاتے
ہماری او تمہاری جیسے بات کچھ بن جاتی
اتنی اپنا بھی دہما ہوا کیون من جاتی
خدا انخواستہ سرکار کا یہہ جو بن جاتے
بہم نہ جوں سلکین ہم تم اور ساون جاتے
گلی میں آہ کے زمار اشک کا بن جاتے
کہ ہند و دہرم ہر ایک وہاں جگای کروں جاتے

کیسی پیری کی ہنسی دل پر اپنی کچھ تہن چا
یہہ پانوں خاک نے پہیلا ہے ہن کہ دست جنوں
گرمی ہے آج تو مہتاب چاند سے چہن کر
پٹ نیسم گئی بوی گل کے جہاتے سے
کیسکو چاہتی ہیں اب تو دل و دہر کتاب ہے
ہزار حیف کہ باغونین جاکے ابکی سال
لگا کے ماتھے پہ ایک دلخ تازہ کاٹی کا
برہے یہ راہ میں سلکامیر و دہرم پستک

تو سوی سیکد ویون جانی خواہش انشاء
کہ جا پ تاپ کو جیسے کوئی برہمن جاتے

کہ بانہم عرش پر ماری خوشی کے قدسیان لپٹے
سباوا ایک بگولا سا پامی ساربان لپٹے
تو شخاں سدرہ سے میرے یہ آہ ناتوان لپٹے

یہ کس سے چاند نہیں جسم بریر آسمان لپٹے
خدی خوان وادی مجنوں ناکہ کوئے لہانا
ادب گر حضرت جبریل کا نافع نہو مجھ کو

سکندر اور دارا کیا کر ڈرون اور بھی من کسی ڈھب سے طبیعت میر موتی ہی نہیں اونٹ منسے بولی رہی مشغول اپنی جسطرح چاہا ولیکن یاس کہتی ہے کہ مونگی خوابی بائین کہ ہر لوے کہ ہر لپٹے منسے بولی کہ ہر جا کر	پڑی ہن گور کے تختہ سے زیر خال دان لپٹے ابھی دالان سے لای زبر سائیاں لپٹے اود ہر لپٹے اود ہر سوی ہماں چٹو ہماں لپٹے تعمین کچھ خیر ہے صاحب تبا تو جہاں لپٹے کہاں لپٹے کہاں سو کہاں چٹے کہاں لپٹے
--	--

غزل مستی میں لکھ ایک اور بھی افسانہ کہتا ہے بلا میں آکے ساتی لے تجھے یہ معان لپٹے
--

کہا لیلیٰ نی کچھ شعلے سی جو اسکو نہاں لپٹے ہمیشہ در غلامی جو کہ میرے یار کو مجھے کناری سرخ جوڑ پین تمہاری اس میں پر ہے اگر راتوں کو آؤں تو مجھے سرکار کا گرجے کہاں ہے مغربین طاقت بخیہ ریشہ جیو جیو کہوں گا آب رنما باد پر مجلس تمہاری میں پڑ ہی ہے اس روشن سے اب وہ منت و خیر اوسے چٹھی دلا دوا اسکے تم اوستا دسی اگر مکوئی صورت ہو ایسی ہی کہ بس جزدان اطلس میں	یہ غم ہی اونکی سادی سے جہاں لپٹو ہماں لپٹے آکھی اوسکو کالا بہوت ہوسا را جہاں لپٹے کہ داماں شفق میں جسطرح برق جہاں لپٹے اود ہر سے آنکو چٹھی اود ہر سے پاساں لپٹے عبث تم جھاڑ کر پنچے مجھے امی مہربان لپٹے گلے سے میری گر اگر وہ طفل وستان لپٹے کہ جیسے چھوٹے عذیب گلستان لپٹے کہاں تک چپت سے مکتب کی بھلا اسکی غافل کہیں امی شیخ سعدی جیو تمہاری بوستان لپٹے
---	---

بدل کر کج کو الشا غزل طرچی کی بھی بابہ کہ اہل ذوق باہم حسینے ہیں خوشہ سان لپٹے

گلے سے تیرے کہ ہر کوئی اہل دل لپٹے اگرچہ ہم سے وہ سو بار متصل لپٹے یہ جابی رشک ہے اونکے گلے سے تل لپٹے ہوا قشون ملا یک سے غفلہ بر پا نہ خوف یشہ فرما د ہو تو شیرین کو	ہماں تو آئٹھ ہر رہتے ہن محل لپٹے پرایسے ڈھب سے نہ لپٹے کہ دل سول لپٹے اور اپنے آنکھ کی پتلے سے خون دل لپٹے بہم جب آتش و آب و ہوا و گل لپٹے یہ دیو بنکے ہر ایک سیتونکے سل لپٹے
---	---

<p>کبھی ہوا ہے کہ خورشید ساتھ گل پٹے بہت سی بہنیں خوشا شک منجھل پٹے کہ جیسے آگ سے جس ہو کے شعل پٹے</p>	<p>معانقہ کا کیا قصہ دینے تو بولے یہ گویا وہ بھی ایک شے بن جسکے واسطے کچھ اونکی تم تو گلے یوں لیٹ گئے کل رات</p>
<p>کچھ اور ڈوب کے اب اشعار ایسی کہ کہ جس سے طبع سخن سنج مستقل پٹے</p>	
<p>جو ایسی سے کوئی پٹے تو اہل دل پٹے تو اپنے تیکہ سے بس ہو کے وہ خجل پٹے نصیب دیکھو ہوسم ہو کے پاگل پٹے یہ زلف مارسیہ ہو کے متصل پٹے رچاوٹ اور ہوئی اب کہ اوسہ تل پٹے آئیں اوسکو ابھی موت ہو کے سل پٹے</p>	<p>جنونکی دیو سے کیا عروج منجھل پٹے کہیں کہیں جو کہانی میں شرم کی کچھ بات اودھر سے پھاند وہ کشتے اودھر سے ہم کو نہ اوسکو لہر چڑھے کس طرح بہا جسکو کسی حسین کا ایک مومنہ تو تہا ہی کچا سا یہ دق کی شکل جو دربان کھانا تہا ہی ترا</p>
<p>کہہ اور طور سے اشعار غزل وہ جبرستہ کہہ برق جبکی گلے ہو کے منفعل پٹے</p>	
<p>وہی انمول میں کیونکہ نہ دل سے دل پٹے ہوسم پہاڑ کے ہر ایک سل سے سل پٹے ہوسم پڑی ابھی بادل تو گل سے گل پٹے ملوں تو زور و زما ہو کہ تل سے تل پٹے</p>	<p>نیما میں نور سما جامی ظل سے ظل پٹے جو نعرہ کہیں چون تو اوراق آب ویرہ نرط نسیم نجد میں لانی غبار شاہد سے کسی کی خال دق سے اوس آنکھ کے تل کو</p>
<p>مے چوبیس سے اشعار کہی تو ہم اوسکے اوسے جرات نامند تل سے تل پٹے</p>	
<p>دلچہ جو ہر لے ہاتھ تو بس خون ٹپک پڑے ایسا نہولہ خاطر محزون ٹپک پڑے مارسیہ کی سینکڑوں آنسو ٹپک پڑے گردون سے جب خزانہ قارون ٹپک پڑے</p>	<p>وامن اگر چوڑھی جیچون ٹپک پڑے میں بہر رہا ہوں آپ مجھے بس نہ چھپڑے جسدم عرق نشان وہ ہوئی زلف مشکفام براوی کہنے خچ کے عہد سے جب کوئی</p>

مارا نجات ہے کہ پسینہ یہ شیخ جیو
گم کے جو راہ ناقہ نے ییلے نے یون کہا
جس جاسے تم کو چھڑے ایک چوڑا شجر
تم یہاں کہاں سے حضرت جھوٹا شجر ہے

انشا تو اس غزل کو غزل در غزل ہو کہ
ہن ابرو سے سینکڑوں مضمون چمک رہے

سے مستعد کہ وہ لب میگوں چمک رہے
گر برگ گل پہ ڈالے شبنم کے سمت آنکھ
سم کو کوڑا موند کے بیٹے تو امین دے
گھر کے سوامی اور نہیں بات چیت کچھ
کوہ جھونکی سیر سی کہتا نہیں جو دل
بند اپہن کے یون تو نہ پیر ذیر آسمان
ٹمک اونکو یون جو چھڑے تو خون چمک رہے
تو دہان سے دانہ تو رکنون چمک رہے
ایسا نہو کہیں سے وہ ملعون چمک رہے
یار ب کہاں سے نطفہ مہمون چمک رہے
تو یہاں کہاں سے انکی پامون چمک رہے
ایسا نہو کہ زہرہ گرد و ن چمک رہے

انشا بس غزل مر سچہ کے نمط
رکتے تھی جو طبیعت موزون چمک رہے

صاحب کے ہرزہ پن سے ہر ایک کو گلہ کر
چو وہ پہ خانوادہ ہن چار بیر تن ہن
پہر کچھ گئے ہو تو کلی مطلق خبر نہائے
بارگاہن اوٹھانا کس واسطے عزیز و
مین جو بنا تھا ہون میرا ہے حوصلہ ہے
چشتیہ سب سے اچھی یہ زور سلسلہ ہے
کیا جانے کدھر کو جاتا یہ قافلہ ہے
ہستی سے کچھ عدم تک توڑا ہو فاصلہ ہے

دی گایان ہزاروں سن مطلع اس غزل کا
کہنے لگی کہ انشا اسکا یہ صلہ ہے

اشک مرگان ترکی بو بجے ہے
آہ کو مت حقیر جان سے
جو گڑھی یاد میں تری کٹ جاے
جلوۂ یار ہے عزیز بہت
جلد اچھا ہو یہ تعالیٰ اللہ
یہ مٹراس شجر کے پو بجے ہے
دو دمان اثر کے پو بجے ہے
وہ ہی آئینوں پہر کے پو بجے ہے
یہی اہل نظر کے پو بجے ہے
یہی انشا کے گھر کے پو بجے ہے

تیری بخشے ہوئے خدا و خدا میرے یہ عمر بھر کے پلو بچے ہوں

میں تیری صدمے بس یہی میرے
دل و جان و جگر کے پلو بچے ہوں

سانوئی پن پر غضب ہی وچ بستی شاکی
زندگی اس تار خنگ آہ نے جنجال کے
بن لگا وٹ رہ نہیں سکتا ہمارا دل کہے
ہیں وہ جو گیہ نہ گرا بد موت جنگی سانے
ایسی گھوڑی چرچہ ڈاکر یہ نہیں پہنچتی تجھے
تو بھی ہے ایک شاہزادہ پانی تیری لینے

جی میں ہے کہہ بیٹے اب بے کنیا اعلیٰ کی
اوڑ رہی ہے ایک ہوا پر پوٹے سہی ال کے
کیا تیری خو پڑ گئے کم نخت بیت المال کے
بالکا دیو جنون وحشت پرمی ہی بالکے
گرچہ جہاں دار ہے پر بالکے کے بالکی
مور چیل دو ہوں جہا کی اور مغرق ناکی

کیون نہ انگاری اوچلی بہر وہ اشتات کو
ہے ہماری آہ شاگرد الگیا بیتال کے +

کب وہ آزاد بہلا مور و تحسین ہوئے
شیشہ خانہ میں جو تم موجب ترین ہوئی
واقعی غم سے گناہ ایسی ہے دو تین ہوئی
جسدم تجھے لپٹ کر وہ نشی میں ہوئے
بہہ چلے بندہ درگاہ سے اور آپ ہی خیر
راہ رو چونک کہ ہے قافلہ میں تیارے
قمری و دلیل نالان میں پڑی جو چکرے
ایسی ابجھ کہ وہی پانومیاں سہوٹ جان
بچہ رمی نرمی جو لگا کہنے تو مان بابا و سکر
اشک آنکھوں سو قدم رکھ نہیں سکتے ماہر
چمن بیابان و تھیں ہوئی نہ دیا منے تو ہم
تھک نہ گاہ مناسب ہے نہیں صاحب کو

ہول جو بک کو گئی دین سے بی دین ہوئے
سانے اپنے کے لشکر سلیم ہوئے
کہ میرے سانے وہ لیکے قراہین ہوئے
تم نبی باد صبا ہم گل نسوین ہوئے
ہم الفت میں اگر ایسی ہے آئین ہوئے
محمل اوٹو نہ بنارے فوج میں سبائین ہوئے
سودل غمزدہ کے موجب تسکین ہوئے
بین کا نہ ہی پد و ہری دوسری روہین ہوئے
لپٹے و نہ ان سے کہول کی چون سین ہوئے
دولت شرم سے مانند سلاطین ہوئے
مرد شاعر نہ ہوئی باد شہ چمن ہوئے
گرچہ معلوم تجارت کے سب آئین ہوئے

جی بے اچانہ رہا پر تو عیلا دارا آمد
آئی دو تو بنی نکل فتن سے اور کھینکے سی
فائدہ کیا جوت ہناسائی اراکین ہوئے
خیر میرا پ تو باقی نہ رہے میں ہوئے

تجھ کی یہ کہ ملے آپ فی انشا
اور کپڑی تو میری مفت میں رنگین ہو

ان انگلیوں میں قول کے چیلے نظر پڑے
وخت کے فوج کی جو دہڑے نظر پڑے
دیکھا پر ہی و شون کو تو اونکی سرو نہر آج
بلی ولایتی تو اچھی پالے آپ نے
جی متناہم کا اسی تو سن بہار +
والہ تم بھی سخت چیلے نظر پڑے
فرما د و قیس دو نو چیلے نظر پڑے
کچھ طرفہ طرفہ رنگ کی شیلے نظر پڑے
پہر مجھ کو کیو تم تو بیلے نظر پڑے
ایسی جنون کے دشت کی پلی نظر پڑے

اوس دیوزاد فوج جنون کی جو سیر کی
انشا تو وہاں بڑی بڑی کھلی نظر پڑی

جوسیم صبح لیٹ گئی کسی گلکی دامن پاک سے
گردن کیوں طرف لگی غمش کہ بدو چرخ ہون جرحہ
وہ جو محو و مہو بہن میں کٹری تری نقاب جال کے
پڑی نہ پس آنکھ نکالی جو گھڑی کان گل ہی ہلا میں تو
کئی زخمی اونکی نگاہ کی ہوتی واروا کی جو راہ کی
یہ جو آسمان کی تار ہی ہن ہنست کیوں گنا کہین +
جھمی دیکھ موندہ کونہ ڈھانکے کبھی اک اوپر ہی جھانکے
بند ہی تاک آنکی خوب ہی جو نفخت فیہ کی شان کے
پر ہی او بی عشق کے دیود و تری آنکی ہنیں ہانکے
دم سر دینا نہ کوئی بہر تجھی دیکھ دیکھ تو کیا کری
یہ زوال نور ہلا ہی باہی سچی سے نیاں میں جرحہ
تو شاع مہر فی ایک چڑی جڑی و سکو آکی شاکی
جھے ہر جو دغذغہ عطش تو اسی کھا رکی چاک سے
نہ سوامی مہ گیا او کی کبھی اونکی سنبہ خاک سے
ترا سا منا جو چین کو موتو بہلا وہ کونسی ناک سے
تو اثر سی سیونی آہ کی گئی پہول خجگو نین ناک سے
کہ بظاہر او کو مناسبت سی ہر ایک طارم ناک سے
مری چاک و لگو بھی ٹانگ لاسی دامن اپنی چاک سے
تو نہر تاک بہر اپر انکل آوی اپنی ہی خاک سے
تجھے کہدیا تہا بہلا یہ کہ کہ تو بٹہ جامی ہساک سے
مجھے ڈر لگے ہی بہت اری سراسی وضع کی تاک سے
کر ویا علی ولی مدد اسی اپنی پانو کے خاک سے

تجھے آج انشا تو خوش کروں نہیں چاہتا ہر کو چپٹ مون

غزال اور قافیہ کی کہون ابھی حکم موت تو جہاں سے

بہاؤ دمی کہیں باز آری اوس پرے کی سہاگ سے
 بہت اپنی تاک بلند تھی کوئی میس گز کی کند تھی
 بہت آتی مٹری گڑی گڑی وہ جو منڈی تھی تری
 وہ سیاہ بخت جو آگ تری دام لعل میں بہنس گیا
 بہاؤ بند را بن میں جو اری کشن ہو پ کا نعرہ تو
 لگی کنو کہیں کس اسی جو علی کی دہیا نکی بیچ ہے
 ہوئی عاشق اونکی ہین مردوزن یہہ اونکی اونکی پھینڈ
 تجھے جاتے نہیں ہم بے بس اونکو گویا تو تری ہوس
 ایلو آئی سو اسی کچھ نہیں بات دہیا نہیں پڑتی کچھ
 جو کام اونکی حال سے نہ تو شب سے نہ خیال سے
 یہ سعادت اوسکو علی فی دمی جو وزیر اعظم ہند ہی
 مجھو رحم آتا ہی اسیو سپر سب زنی کرتی ہین وقت جو

کہ بہاؤ مو جو خاک سے اوسی کیا مناسبت گز
 پرا وچھاں بہاؤ وہ نہایتی تری جو کیدار و نکی لگ سے
 دلی ایسی تو نہ نظر تری کہ جو صفا پاک ہون لاک سے
 اوسی اکی وہم و خیال کے لگی دسنی سنیکا ٹون لاک سے
 مصالح ناچنی کو دتی علی اسی لٹ پٹی پاک سے
 توری واکہہ دلدر جتی تھی گئے بہاگ آپ کی بہاگ سے
 کوئی تازہ آتی ہین بہ ہین یہہ جو کاشی اور پر لاک سے
 وہ جو بکھر ہی یہہ سو سو برس کے پرانی ٹوٹ پڑی لاک سے
 کچھ لیک ان فقیر کی مجلس میں تو ملتی جلتی ہین بہاگ سے
 نہ تو وجود سی نہ تو حال سے نہ تو نواح سے نہ تو راگ سے
 کہ بہاؤ اوسکی جہان میں نہیں خون بکر کو باگ سے
 کسی ہل سے یا کسی ہول سے کسی پت سے کسی ساگ سے

گشتی ان سرون ہین گشتی مجھو ایک عروس کس باس سے
 ابھی ایشا اپنا بولس اگر تو لیٹ ہی جاؤں بہاگ سے

یہ جو مجھ سے اور جنون سے بیان شہر جنات تھی ہر در سے
 بٹی شکل لیلی نوجوان مری داتا کیا کہون الامان
 ابھی وہینے سے ہون جدا نہ تو خواب میں ہی نظر پڑا
 تجھے شاید نہ تھی سے کیا دل تو کہتا ہی مجھے آ
 تری بادلیکی یہہ اور ہینی اری برق کو ندی نظر میں تہ
 نہیں انتظار کے وصلی مجھو سنیکا ٹون ارب سے
 پہلا مجھے دیو کی سامنی کوئی ٹھونک سکتی ہین جم بہلا
 وہی پڑکمان ہی پڑکمان ہی ایک ٹ سے جو سو سو

سو کچھ ایسی ہیبت لڑائی جو تری شیر خور کہ میر سے
 وہ تہلی ایک جو ہوئی عیان کسی ات قیس کے دہیر سے
 بہلا اور اندر میر زیادہ کیا کہیں مہ گایسہ اندر سے
 سر راہ کوٹھی پہ بٹہ جاہین نکیر کی منڈیر سے
 کری یہہ کٹھا جو مقابلہ کسی پیشوا کے کہیر سے
 قسم اون کی کھاتی تو ہی دلی مرا جی ڈری ہر ادیر سے
 اری یہہ انگوٹھی سے آدمی تو پچار خود ہین شیر سے
 مصالح چوٹ سے لگتی ہے مجھی اس مٹھی کی طیر سے

<p>غزل انشا اور بھی ایک لکھ اسی کو اور دیکھ کہ زیر کی قافیہ حسن میں ہوں جہی نفرت اگنی زیر سے</p>	
<p>بس اب اکی حضرت عشق جی جانی عائی گہر کو تو سو تو بہت پور کو اودا میں چلے آئی قلعہ دیر سے کہ خدا کر ہی پڑی گفتگو کسی بیرو مشد دیر سے کہ جو نعمت آجکو پہونچی ہے سو میان غلام بہر سے گاہ ہی سویا مرغزیت نہ کہ شکوہ صورت خیر سے کہ خطاب فقرہ کم لشت کیا تھا جن نے غریب سے سو تو عبد خاص کریم ہو اوسی دشمنی ہو نصیر سے</p>	<p>نہ تو کام کر مٹی شکار نہ تو دل لگانے سیر سے وہ جو لکھا پار کیا موندہ میں لڑی ڈرتی بہر قہر کی سینن ہوتی عام کے رو پر وہیں قبلہ خاص آرزو کہو کس وسیلہ سے شیخ کی شک وشبہ ہو کمال میں جو خفا ہوتی تو ہو ہی اچی جو لڑنی پڑی تو لڑی ہی مجھے ایک حیات دوبارہ دمی تھی قدر اپنی خواہی وہ جو ہی علی ولی وصی ہے محمد عربی اخوی</p>
<p>یہی چال اپنی ہے انشا اب کہی تو درختوں کی طرح کہی ہے صبا سے خطاب کہی نہش سے کہی طیر سے</p>	
<p>وہ جو حسن عالم نشہ ہو اوسی اہل عین شباب ہے او بہر آئین پہو لو مکی لالیان تو بجای آب شہاب ہے یہ سراب ہی یہ شباب ہے فقط ایک قصہ خواب ہے نہ تو بیدار شک ہو اسٹری نہ تو کیوڑا نہ گلاب ہے یہ غرض کہ زور ہی سیر ہے نہ سوال ہی نہ جواب ہے نہ تو عرض مال کے تاب ہے نہ تو صبر خانہ خراب ہے نہ سوال ہے نہ جواب ہے نہ خطاب ہے نہ عقاب ہے کوئی او کو کوئی سو کیا بہلا کہ وہ عالی افکی جباب ہے</p>	<p>ملک ایک اسی نیم سہال لے کہ بہارست شراب ہے یہ گشتائین چہا ین جو گایان ہر ہی ہوا ڈالیا ہے یہ دو روزہ نشو و نما کو تو نہ سمجھ کہ نقش پر آب ہے عرق بہار شراب ہے وہ ہی آج چہر کین گے آپ پر او نہیں کہی سنو سی رہے جو خود آئین سو تو خیر ہو کہ ہر آون جاوون کروں سو کیا راجی نہاں میں گیا ہے مہو و مشطیر سر رشک ہے کہ کہی نہو کو کسی منط مری بات مان نہا دلانہ تو عرض فرض یہ جی چلا ہے</p>
<p>اری انشا اب جو یہ دور ہے تری وضع اند لوں فری یہ بھی کوئی زیست کا طور ہے نہ شراب ہی نہ کباب ہے</p>	
<p>یوں چمکتے ہیں پڑے جیسے ورق سوئی کے ابھی برسانے لگے پہول شفق سوئی کے</p>	<p>آج بجلے سے بنی ہفت طبق سوئی کے اوس پرے زاو کی گریوں ہے سواری لنگی</p>

نورِ نکاح میں ہوئی سینکڑوں شوق منور
اور تے پہ تے ہیں بیانِ بات کو بوق منور
مومنین ساتھ تری کر کے عرقِ سونے کی

نورِ نازِ آہِ شہرِ جاسمِ سیرِ سیر
نظرِ دہم کو نہ چکا تو پر سے اور جگنو
واو کس صفت سی راتِ اوسنی کیا تری

دوار کا شبنم کو گری تھی عجب کیا انشا
گر غسلِ مہلوئہ سے کرے حق سونے

یعنی درِ بہشت کو یکبار توڑے
یہ مہرِ ریسانِ سد و کار توڑے
کیونکر بہانہ قطعہ اشعار توڑے
بنجنگ کے سر پر گزر گران بار توڑے
کھلی کواد سے مارے لٹکار توڑے
اور اوسکی وہ مڑوڑ کی توار توڑے
دوہین طفیل حیدر کرار توڑے
تو خیر سے اونہیں بے تکرار توڑے
ہووے تو اوسکو بھیج کے عیار توڑے
اسکو کسی طرح سے نہ زہنار توڑے
بند قبا ہے موسمِ گلزار توڑے
شلوار بن برقی اشتر بار توڑے
پورین ابن انگلیون کی سب امی بار توڑے

ہی جیسے نخلِ فادِ خمار توڑے
کیون قیدِ خم میں دخترِ زہے پری را
شاگردِ امیرِ حمزہ صاحبِ قرآن کے ہین
یہ لقاے باختربے بقا کو قید
جوڑی پکڑ کے نرکس جادو کی کہنچے
رستم سے چین لیجئے دیوسفند کو
سد سکندر سی بے جو چڑھ جاسی دیوان
آجاوین ہفت خوانِ طلسمات سامنے
حصنِ زمر دینِ عدو کوہِ قاف پر
زنبیل ہے عمر کے دلِ فخر خیز یہ
ہے غمِ جزمِ یہ کہ زبردستی آج تو
یا چہیڑنے کو ابر کے ایک جھنکا مار کر
جی چاہتا ہے لیکے بلاتین تمہاری آج

انشا دیکھا کے اور ہی ایک جلوہ غزل
بند نقاب شاید اسرار توڑے

شکرانی تو سینکڑوں کسار توڑے
اتار گئے نبد دوار توڑے
شہِ کافہ کے لئے سرِ فکار توڑے

ہی یہ تو کیا کہ آب کے دیوار توڑے
گر ختم کے بل سے کیجئے ایک حلقہ توڑے
ہے دہن کہ دیکھی مولوی روم کو تہراب

صیاد وہیہ تو رسم نیابہ کی یعنی آپ یون چاہتے ہیں آج بہر کیف میکشان توڑی جو چند رشتہ زنا ر کیا حصول عزا کو پس وائے ایک لات مار کر اسی دل طفیل سایہ نفسین مصطفیٰ سایہ میں جس درخت کے آرام ہائے تبرید دیکھتے تو سہ ہمارا حرص پر اس تاک پر پہاڑی اچھل پھاند ہی کہ پھر	باز وہی مرغ تازہ گرفتار توڑے یعنے کہ نقل خانہ خمار توڑے ایک بت سے لاکھ گردن کھار توڑے اور قصر سونمات کو ایک بار توڑے خسہ دے کہ سر کو مار کے پزار توڑے کیا حکم ہے کہ اوسکے ہی آثار توڑے طرف لکھ شربت دینار توڑے دروازہ مقفل گلزار توڑے
---	--

انشائیہ جے مین ہے کہ غزل اور پڑاؤ
بند قباے نخوت دلدار توڑے

یہ کیا کہ اونکے دل کو نہ زہار توڑے آونہ ملے بیٹے ہیں بے شغل ہم سو کیون ہاتھ آوے کچھ اگر نہ سرشتہ لگاڑ کا یا چیر چار کے لئے ایک منگ فریش سے یا لال چوری ڈالو مکی توڑ تاڑ پر شوخی تو دیکھو آج یہی قصہ ہے کہ خیر وہ کچھ کہیں پر اپنی ہے بس گامی جانی یا کو دہاند چل بھی اونکے پلنگ کے پھول اونکی کیا رپون سے کسی اور روپ کا سیر کیور وند ڈالشی یا اونکی باغ کے	سوار بارہ کے جوڑے سوار توڑے کٹ کچھ اونسے یاری اب امی یار توڑے توڑ کے اونکی موتیوں کا مار توڑے دس پانچ اونکے رخنہ دیوار توڑے رجبت سے ایک غنچہ گھنار توڑے جس دھب سے ہو وہی خاطر دلدار توڑے اور تان او دہر کو کوئی طرہ دار توڑے بس بدو کے لڑنے بھرنے کو تیار توڑے کچھ کر کے بات چیت کے تکرار توڑے نارنگیان ہے چمکے سے دو چار توڑے
--	---

انشائیہ روٹھ راٹھ ہی ایک تاو بہاؤ کو

اس توڑ جوڑ کا نہ کہے تار توڑے

مپسی کے چوٹ سے سر کم ظن توڑے	یون آنجورہ خنک ہر ف توڑے
------------------------------	--------------------------

<p>صد تیرناوک نگہ زرف توڑے لیکروات و خا مہ شخرف توڑے صد فضل حلت کتب حرف توڑے</p>	<p>آماجگاہ کیجے اور مجھ پر آپ + شجرے اوس ڈوپٹے کے اوصاف کس تو دم پردے کے کیجے صیف الف توا یکبار</p>
<p>بولو وہ باغ نامہ افشا کو دیکھ کر بس ہو تو اسکے پہول سے یہ حرف توڑے</p>	
<p>پہر جتنے ہیں پہاڑ کے سب جھاڑ توڑے مین چاہتا ہوں مار کے چنگھاڑ توڑے کہہ بیٹھا کہ چرخ کے اڑواڑ توڑے آپس مین ہے حجاب کے جواڑ توڑے</p>	<p>پیلے عصا کے واسطے ایک تاڑ توڑے کیا کو وہ قاف گنبد گرد و نکی سفت کو موتے حقیقتاً جو یہ شور جنون اب سے کچھ موند سے ہو مٹی تو سہی پر نہیں کہ</p>
<p>پاول کے ایک پارسی جو گرد باہم سیخ افشا یہ مین سے آج کہ وہ پاڑ توڑے</p>	
<p>یون چڑھی انسو کی و و کو جوڑی مینہ کے گے جوڑی چکی بہت اور لہنی بڑے مینہ کے گے اونچی اون بڑی یون مین اور کڑی مینہ کی اوسکی پھونپہ جو ایک آکے چڑی مینہ کے گے اونچی دو لڑی سے تنی اور لڑی مینہ کے گے ور نہ کیون باس ہلا محکو بڑی مینہ کے گے کونسا پہول تھا جسکو نہ چڑی مینہ کے گے اتو بجلی بھی گئے ہو کے کڑی مینہ کے گے آگنہ کم سخت مین کوئی کڑی مینہ کے گے</p>	<p>جتنی اڑیاں تھی بڑی اونسی اڑی مینہ کی گے بی طرح چہت سو بند ہی تو مجھی شکل کیجہ آج جیسے تھی جو کڑی آپ کی دیوانہ لوگ + ماویان سحری بہنے لگے کہ چھالین + سوئی ان بوند و نکی گنہ گنہ کے لگی جھون تو یہاں سی گذر اتھا کوئی کبر بڑا شاید تہا شو کون کہ جس نے نہ طمانچہ کہا یا + بہی بیٹی جو لگا لیجے چاتے سے مین کل تو سناٹی سے برسا ہی کیا ساری رات</p>
<p>اب وہ کس دل سے اونکی یہاں افشا ساری فکر و مین مجھ فکر بڑی مینہ کے گے</p>	
<p>نہیں دروازہ جو کھل سکتا تو کھٹکے ہے سہی</p>	<p>ہوسہ جو دیتے نہیں مجھ کو تو چہرے ہی سہی</p>

<p>کچھ مرے چڑھ نہیں رہا آپ کی خاطر کے لئے سہری سدا فی نہیں سہری جو مجھ پر ہر جا ہیں تو چڑھ کے نہیں شیخ جی صاحب یہ شہر اب</p>	<p>باتیں جو یہ مجھ کے ہیں خیر وہ چڑھ گئی ہی سہی ہیتے سب لوگ کہیں سہری کے تو شہر کی ہی سہی چلو تم کہتے ہو جان چڑھ کے تو چڑھ کے ہی سہی</p>
<p>نر تو کہتا نہیں پڑتا ہوں عمل میں لگا نچ مل نر کے جو شہر اوپر تو نر کی ہی سہی</p>	
<p>وہ چہری ہی نہیں کچھ ہو کے کٹری مجھے لڑی واسطے تیری مرا رنگ محل ہے دشمن جہر لگا دی مری آنکھوں میں تو لو اور سنو رات لڑی ہو وہ جو چپ ہو رہی تو اوکھی حوض بیٹی بیٹی کہیں میل کو جو چھیرا میں نے کونسی حور بیان کیلئے جو تہی آئے</p>	<p>آنکھ نہ گس سے ہی دو چار کٹری مجھے لڑی تیری خاطر تو ہر ایک چوٹی بری مجھے لڑی لنگھ کے بازو کے کیوں منہ کے چہری مجھے لڑی بولتی تھی وہ جو سونکی کٹری مجھے لڑی تو نسیم اوسکی بدل ہو کے کٹری مجھے لڑی بوی گل لیکے جو پہلو کی چہری مجھے لڑی</p>
<p>روشنہ کرانگی گلی میں جو لگا تو انشا ہر ایک اوس دہلڑی کی تو لگی لڑی مجھے لڑی</p>	
<p>نر نہار مہت اپنی سے ہر گز نہ ہارے اوضاع ڈھونڈو ہاڈ کے یار ونے سیکھتے ای اشک گرم کر میرے دلکا علاج کچھ جو اہل فقر شاہ کھارے کے ہن مرید گھنی کے دال بیان نہیں بس خشک کھائے کل چٹو کہیرے کٹری کیا کوس کاٹ کر ہو آب میں کہ ر تو ٹہر جائے ٹک ایک ہی کوئی یہ وضع بہلا سوچی تو آب پوچی حقیقت ایک نے جو امن راہ کے خطرہ نہ آپ کیجے بس اب خیر شوق سے</p>	<p>شیشے میں اوس پر کیونہ جب تک اوتارے ہوئے نہیں جہان میں غم سے نیارے مشہور ہے کہ چوٹ کو پانیسی دھارے پائے ہیں اون سبھوں نے کبوتر کھارے ای شیخ صاحب آپ نہ شیخی بگھارے آج اوس پر کرنے او کو دے نرم آئے دلیں کہ ورت آوی تو کیونکر تھارے باتیں اوس کو کیجئے او دہر آنکھ مارے تو بولے سر جھکا کے بجا وہ مارے سونا او چھالتے ہوئی گھر کو سدھارے</p>

ہے جو ہندو حوصلہ اونکے یہ چال ہے
پندت جو ہم میں اونہیں بہلا کیسی چوٹیکے
کیا پہر اونہیں بگاڑتی جنگو سنوارے
پوتہی کو اپنے کھولنے کچھ تو بچا رہے

الشا کوئی جواب بھی دیتا نہیں ہیں
بانگ جس کے طرح کہا تنگ پکارتے

اپنے کولے میں گمراہ کو ہر لیستما ہی
خیر خواہی سے چمن کے عوض امی ابر بہار
مجبوری اس نخل پر از مہوہ پہ آتا ہے رحم
کن نے اب یاد کیا او سکونہیں کچھ معلوم
پاس بادل کے سمندر سے نہیں بچتے جو
چند بند آپ کے اس عالم عیاری کا
ایک کوڑی کو نہ لیجے جو فروشنده کے
سجدہ کرتا ہے بیان آکے وہ مقراض کف
اوڑھے ہے جو کوئی ہم سے وہ کیا اب کوئی
اشتر و ناقہ رہ عشق سے گزری کیا وصل
وہ ہی اس معج و گل ولالہ کے پاتا ہے تہا
کیا فقط اونکے پنہا ور کے لئے ای الشا

تان ہیرون کی جو یہ منع سحر لیتا ہے
باغبان آکے پکڑ میری کمر لیستما ہے
پاس کے مارے جو بے آب تیر لیستما ہے
ہجیان آج جو وہ رشک قمر لیستما ہے
تو بخیر ڈاکے مراد امن تر لیستما ہے
گوہر عقل فدا طون کے خبر لیستما ہے
ہی لگاؤ کوئی زنبیل عمر لیستما ہے
موجہ جو شیر نیتان کی کمر لیستما ہے
کانٹہ دم اپنے میں سرخاب کا پر لیستما ہے
شوکرین وہان تو پڑا پای نظر لیستما ہے
ہاتھ کو سر سے بند اپنے جو کر لیستما ہے
اپنی شہی میں ہر ایک غنچہ زر لیستما ہے

تاکہ چڑکا و کمری سانے ایک طور کی ساتھ
کہنچ سب خواجہ خضر آب گمر لیستما ہے

ایک پڑیری جو ترا خاک بسر لیتا ہے
ساتھ اپنے کوئی اسباب سفر لیستما ہے
چیر چاڑ اپنے اوڑا کون کے اسی قبلہ
دیکھنے کیا ہو چلے جاو میان اپنے راہ
باغبان لکیر نہیں جب دم نصیب اپنی کہ وہ

تمام حبس ریل امین اپنا بکر لیستما ہے
تو فقیر اس گمڑی سزا نوچ دہر لیستما ہے
برق سے جاکم کوئی مشت شہر لیتا ہے
کون بیان ہم سے غریبون کی خبر لیتا ہے
چھانٹ کر سب میں کمر میری بکر لیستما ہے

کوئی سہ کار جنوں کی نہیں لازم نایاب نہ سہ کیوں نہ ہو سبزی کہ خوش پیر بیکہ سینہ نخل سے آتی ہے او میں دو دو کی وہا ہو وی پر لوک او وی ہواں تو لا کہ منتقام نونا لان چمن کو ہو بلا کیوں نگہ چین او کی قازین ہی ترانہ یہ سنا بانی ہین	کام چھتے ہین وہ سب آپ ہی کرتا ہر یاد بابر ہمارے کے ہر لیستاب کوش او سا جو کوئی طفل تبر لیتا ہے اوٹلی پٹکے کے سنے مول اگر لیستاب توڑ گل اوٹلی کوئی کوئی کوئی تبر لیستاب کہ تیر لیستاب تبر لیستاب
--	--

اس زمین میں وہ ہی ایک بیخ لگا ای نشا
جو کہ خوبے کے ہی چریکو کتر لیستاب

یعنی اور ہی غزل لکھ کہ بس ایک مطلع چپٹ کیر شاخو کا جو گل جسم تبر لیستاب و یکہ جب پہل کے جگہ رشتہ تبر لیستاب باغبان خون جو اناں چمن کے دولت مین تواصاف پراوش شخص کی غش کر اہون تھر یہ باغ پر آیا کہ گل وبر کے طرف پہول یہ ویکہ ستم کے کہ در خون کی تین کیا غضب ہے کہ پر و برگ کی جا اہل نظر بختے شاخین کہ جبکی بارے ہین ابکی سال ابکی شاخ وبر و برگ وہ کافر نجار ہی بر وند یہ پیدا و کہ ہر شاخ سے توڑ یاس یہ باغ میں چمانی کہ درخونے کوئے عوض یرگ وبر اس دہرین سر پر ہر نخل تھپتھپرم یہ ہوا ہے کہ وہ نجار پسر حق تعالیٰ نے جو یا تو بس انشا اللہ	جسین ہر ہر کی ہی او لیستاب ہے چین تب قاطع اقسام مجھ لیتا ہے تب تو سکھ نیند یہ نجار پسر لیتا ہے بوسہ دست نگارین تیر لیستاب ہے جو رگ گلے ڈرانے کو تبر لیستاب ہے جو کوئی ہاتھ اوٹا دے تو تبر لیستاب ہے بر لیا چاہیے تو توڑ ایک تبر لیستاب ہے و یکہ ہر شاخ میں قراض و تبر لیستاب ہے ایک شخص او تنی ہی مول لاج تبر لیستاب مول مدد قیشہ و منتشر و تبر لیستاب ہے باغبان بر کے عوض ایک تبر لیستاب ہے بر نو خاستہ چاہے تو تبر لیستاب ہے ہی کیون مددہ نشر و تبر لیستاب ہے بو کسم دستہ چوبین تبر لیستاب ہے ایک دن چمن ہے تیرا یہ تبر لیستاب ہے
---	---

<p>کہ کمائی کے سہی کی غزل ایک انشا اور کہ بلا میں تری یہ پہچان پر حساب</p>		
<p>اور خزانے پڑا ویو سہر لیتا ہے وہ شب کوئی گونگہ کی پر لیتا ہے اور اون گھڑوں کو دہر زیر پر لیتا ہے باندھ کر سوت رہتا نظر لیتا ہے بس توکل پہ فقط باندھ کر لیتا ہے تو فی اس روپ کے کب کوئی نذر لیتا ہے ہاتھ میں ایک کوئی نو میں کا شہر لیتا ہے</p>	<p>اسی پری تری مری ایک بشر لیتا ہے یہ جو فضل خدا ساز پہ کر لیتا ہے نزدیکی شب بیدار کو کرسی سے ٹکرتے ایک کوئی شہر نہیں جیتی ہے اوپ بچنے کے موند پہ چوگی کے گھڑاویں وینک مارے نہ کوئی دیسی اوسی اور وہ سب کو دیکھے خدا سے ہر شاخ کی وہ ہتھیلی کی صورت بخار</p>	
<p>ف</p>	<p>فکر کے خیر تو کہتا ہے نہیں کچھ انشا خضر بہت کو فقط سامنے دہر لیتا ہے</p>	<p>ف</p>
<p>پہر گئے تم تو قول و رسم سے اپنی خوشی بھول گئے دوڑتی ہیں کوئی شمع جی جی جی اپنی خوشی بھول گئے اپنی شہسبزی زخمی سب خون میں آغوشہ بھول گئے گھر میں فرشتے کی غاشتی سو غاشتی بھول گئے</p>	<p>میں جو مرج مہر وفا کی سب شہر بھول گئے جب کو کہتے تھے لاشیٰ صبیح کی کشت کشتی پہر تے ہیں ابھی گلی پہر ہو صاحب سپرین نین اور نینین قاضی چوکو دو نو پشی ہے کہیں گے ہی ہنسل</p>	
<p>ف</p>	<p>فصل خبری آدم کی انشا کون کی کو بھائی باعث کثرت ہمارے گھر کے ناہی شہر بھول گئے</p>	<p>ف</p>
<p>پٹکے کے ڈر سے چہرہ دہی نہ دہی سو ہے وہان بھی تو روج اور وہی فردہی سو ہے یا آفتاب ہے کی طلا و روز ہے سو ہے اندوہ خرو و غدقہ بردہ ہے سو ہے پرسج کہون تو ایک جو اندر ہے سو ہے آواز پاسبانی شہر بھول گئے سو ہے</p>	<p>یہاں تری وصل میں ہی دم سر دہی سو ہے خالی نہیں یہ علم رمل ہی مری سے واہ کچھ اور ہی دوا ہے تری پاس ہی سح شا کر نہیں ہے آدمی یوں ہی اسی ماح یوں کہنی سننے کو تو یہاں مردہ ہیں سہی ویو ہار کیونکہ ہمارے ناہی صاحب کہ ایک ہے</p>	

انشا کند پہلئے والو کی نوہ میں
نرسنگے والا کافہ بیدر وہی سوہا

ولین بدولت آپ کے ایک در وہی سوہا
خزوم پر مرد جان کشت کے نطہ
جنون تو سو کہہ سا کہہ کے ایک غار بن گیا
کینچا کشتش نے گردہ اونہیں مثل کمر با
ہن وہ کہلاڑی ایک کہ جنکی بسا طہین
چوٹا یہ عہد نامہ پڑا کس دلیل سے
تسیر نشانی آپ کی سندہ جبری ہی دے
در دایا مر گھڑی تری ہاتھوئی اسی عزیز

وہ آہ سوزناک و دم سے دے سوہا
اپنا خیال بھی یہ جہان گرد ہے سوہا
میلے کا چہرہ مثل گل و رہے سوہا
پر عاشقوں کا رنگ وہی زرد ہی سوہا
ہر شئی ایک و غل کے کسی زرد ہی سوہا
صاحب کی مہر اور وہی فرد ہے سوہا
اس سے نہ پرتی قول جو اندر ہے سوہا
وردی کہ دل بعشق تو میکہ دے سوہا

انشا نشان قافلہ کے کچھ خبر نہ پوچھ
بانگ جرس ہے اور وہی گرد ہے سوہی

یہ پیاس ٹپے پیچے برف سے نہ شور می سے
نشہ میں کیوں نہ کوہ غش دکھا دیتی ہے
ہلے جام نہو وہی نہ کہ بیان ہم لوگ
لگا کی خوانین بھیجا نہ کچے کچھ خبرین
نہیں جو رات کو جائے تو کیوں اوہ ہر آتی
ہری جوینے دم سے دتو لگے کہنے
کل اونکی پانوں لگا دابے تو یوں بولے
یہی تو شغل ہے انشا کی خط کے پردی میں

یچھے تو نرس سائے کی آنجوری سے
وہ دو نو دیدی سے ناب کی کٹوری سے
چڑھا گئی ہیں گڑ وکی گڑے سکوری سے
خدا کے واسطے ہم گزری ایسی توری سے
یہ لال مال کچھ آکھہ میں ڈوری ڈوری سے
نری ہی آپ دکھائی دئی چھوڑے سے
ہمارے سر کے قسم اور زوری زوری سے
قلم چھپائی کاغذ کے بند کورے سے

گھٹ ڈالتی جو مہوار تاوے
کہ ہاتھ پانوں ہن اونکی ہی گوری گوری سے

ہی آکھو نہ سائی کے می ناب کی پہتے
پہب جامی نہ کیوں مکڑیہ متاب کی پہتے

نور اللغات کے دل کے کسی دو عالم کی پہتی
پانین تو سننے کی کجواب کے سپتے
سب کتنے گئے کجہ مہتاب کے پہتے
ہی لب پہ تری دائرہ عتاب کے پہتے
اوس شخص پہ اصلا نہیں نواب کے پہتے
پہتی نہیں اسکندر و داراب کے پہتے
پر اس پہ نہیں کتنے کی ہم شباب کے پہتے
مین کیون نہ کون شربت عتاب کی پہتے
اوس نے ہی کی آن کے عتاب کی پہتے

نور اللغات سے اشک لگی ڈھلتی تہرج
مل خط شعاعی سے جو پہو نو لگا پڑا عکس
ہی چاندنی اس نطف کی سا ستر آج کہ خوش
شعاع لوی سبب و ذوق اب کیونکہ نہ ہنگون
جس پاس کہ سولہ لکھ روپیہ کا بسی نہیں پاک
ایک پڑ گڑی اور روپی کی ٹنگی پہ تو ہرگز
ہر چند تکلف سے مخضب ہوا زاحر
غلیان دم اوس لب کی تصور نے مٹایا
بیان جسکی سبب موندہ یہ ہوا لگی اور نہ

کیا لعل جہین پر مری نواب کے اشک
پہ جاتی ہے خورشید جہا نواب کی پہتے

ہر دم کے ساتھ ایک حرکت زیر لب رہے
سوئی ہے آپ رات نہایت گدھب جھوٹی
جون شمع لیلے آج اگر شب کی شب رہے
ہتی ہی جام ماوہ نط جان لب رہے
ہر دم کی ساتھ سنیکڑون بنج و لعب رہے
جسکو مدام ورو اسیر عرب رہے
کیچہ بہاک کر کسی کوئی مین دب رہے
واللہ موری بہا گنی کا ہیو سبب رہے
ان مال ہووے لینے سو وہ ماکس رہے
منکا آہی فکر مین یوروز و شب رہے

یار ب تر ہے ذکر بیان جب نہ تب رہے
بی چین میری جھڑی چوٹی سے نہیں ہوئی
لکھا گیا یہ قیس کو ہے منتقم یہ سب
تم تو نہ آئے اور بیان انتظار مین
ماشکر لوگ ہیں سو یہ ہی او کی گفت گو
پہر دور دگار اپنے ازل سے ہی چشمہ اشت
تبت یا ابی لب پرہ کے ایک عزیز
لوگوں فی و ہونڈا کر او نہیں پوچھا تو بولی
ہی مالہ و ماکس آیا قبان مین
اہل و عیال کہا وین مین ہر کمانے کچھ

اشک بہلا وہ زاہد ویر تہ کیا کرے
خود جسکی جہا ناک تاک مین بندہ لب رہے

این مطلع تبرکاً نوشته شد زیرا کہ مصرع اہل کفہ حضور است

بگڑی تو نہیں ہے یہ فرامیس کے ٹوپی
ہے شیخ کی سر ایسی ہتھ تیس کے ٹوپے
دیتی ہیں گلہ اپنے مرید و گوجو صوفے
سوچتی ہوئی ہے یہ شغف کہ جہان میں
بہرہ کو خوشی تب ہوئی جسم نظر آئی
کل سوزن عیسیٰ میں پر خط شمع
کیون واسطے جبراب کے میری نہو ناصر
پر یوں کی گہروں میں وہی جو ریکی نرمی میں
مکمل ہو تو دہر و شبے بنا کر تری ہر
انگریز کی اقبال کی ہے ایسی ہے رشی

یہاں وقت سلام اور تری ہو ابلیس کے ٹوپی
جس سے کہ بڑی کانپی ہی ابلیس کے ٹوپی
کہتے ہیں ہی تھی سر جریس کے ٹوپی
ایسی تو ہوگی کسی سائیس کے ٹوپی
ہاتھوں میں سلیمان کے ہاتھس کے ٹوپی
خورشید فی سے حضرت ادیس کے ٹوپی
ظلمان کی اور حور فرادیس کی ٹوپی
جن پاس ہو جنو کی جو سیمس کے ٹوپی
زر بفت و سرہ و بر جیس کے ٹوپی
اونچہ ہے جیس میں فراسیمس کے ٹوپی

انشامری آغا کی سلامی کو چلی ہے

سکان سرا پر دہ تقدیس کے ٹوپی

جی پامتا ہے شیخ کے بگڑی اور تارے
سو تو نکو پچلے پری ہلا کیوں بگارتے
کیا سروا کر رہا ہے کڑا جو تبار پر
یہ کارخانہ دیکھتے ملک آپ وہیان سے
نامح نے میری حق میں کہا اہل نرم سے

اور تاکہ چپانج سے ایک و مول ہارے
دروازہ کہنے کا نہیں گہر کو سہارے
ملک آپ ہی تو ہنگامی سینہ او بہارے
بس سون کنج جاتے یہاں دم نہ مارے
بگڑی ہوئی کو آہ کما تک سنوارے

انشاخا کے فضل پر کبھی نگاہ اور

دن ہنس کے کاٹ ڈالے نہت نہ بگڑے

غزل و رباعی مغل کہ خود را از وادان عیشمارد

تمہارے ہاتھ سے سانی جو پیشہ توت لہی
بلا مہو کہ دیگر ہم بلا سے چوت گئے

نفل جو تم سے ملا مست او سکا پوت گئی
بجاست ہجو عرب گر کمون اموت گئی
نفل کے دوست سے آن سے ہر جوت گئی
جو بیکے تار سخن را چو عنکبوت گئی
اور او سکی ریت کی جون آنکھ چت سی تو تکی

چہ جوت جوت دروغی کہ ناک میں دوی
بسان بیل شور میں اندرین باغسم
شال ماہی بے آب میں ترپتی ہون
چہ چیز جالہ کاری است زال تھا نہ
عظامہ شجرہ چون فاسے شجرہ او

جواوس پر کیو میں دیکھا یہی کہا ایشا
کہ فوج غلبہ آئی نفل کو لوت گئی

کا پنے سے پڑا کتبہ گردون مری آگے
کرتے ہیں سدا عجز سے غون غون مری آگے
صد خافہ لیلے و مجنون مرے آگے
لاوے کوئی گنجینہ قسا رون مری آگے
نقار می بجا کر کے دون دون مری آگے
چڑیوں کی طرح کرتے ہیں چون چون مری آگے
باول سے چلی آئے ہیں مضمون مری آگے
بی شبہ و شک دہلی کے چون چون مری آگے
شیرین بھی کہی آگے بلالون مری آگے
کف لاوی اگر موجر چیچون مری آگے
ہی دیو سفید سحری چون مرے آگے
کیا دخل جو بل کہا کے کری فون مرے آگے
کیون چپ نہ رہے خم میں فاطون مرے آگے

کیا خیر ہلا قصر فریدون مرے آگے
مرغان اوے اجنہ مانند کبوتر
مطلق متوجہ نہون ہر چیت گذر جائیں
تقت ہی نہ کروں لاوہ کی گو کاوز میں پر
سوسنہ دیکھو جو نقار چھے پیل فلک سے
ہون وہ جبروت کہ گروہ حکما سب
بولی ہے ہی خامہ کہ کس کس کو میں باز ہوں
ہی دورہ کہتے جو بنا یہ کر دے شکل
جبری کہ میری خسرو پر ویز ہو حاضر
بتیابی دل جو یکمہ کے سیلاب سے پہر جائے
کیا آگے ڈراوے مجھے زلف شب یلدا
وہ مار فلک کا کشان نام ہے جسکا
ہی مرحلہ خم غدیر آنکھوں میں چھایا

میں شاہ خراسانی غلامو نین ہون ایشا
مزدون رہے موسے و بارون مری آگے

تو لیں یہ سمجھو کہ تم ساری ہی ہیں ایشا

انتہین آگے جو شب زرد نشان سے لڑی

بسان چرخ زنان پیر چرخ تو کیا مال دعا یہ مانگتے ہیں اب کہ جس طرح سے رات اوسی طرح سے آئی ہبسم ملاپ میں بنے	جو حکم ہووے تو بندہ فرشتہ خان سی لڑی نہ خفا ہوا اپنے ہم ادوس یا رہبر بانسی لڑی دہان دہانے لڑی اور زبان بانسی لڑی
--	--

بہرات آگنی غصہ میں حضرت اش کہ آگ بن گئے اور چلے گئے کشان سے لڑی	
--	--

کر ڈالو لنگا دیو را بھی پہانڈ کے ٹکڑے اوس طفل عرق کش نے نگاہ کی جو کہینچا اونین سے کتے ہیں جو بنارس کی ڈوٹ ای بادو کف نام تری بہلہ ری تیزے	دربان کے تیری لئی اور چاند کی ٹکڑے تو میری لئی ہیجہ سے ناند کے ٹکڑے چٹکیلے تو رکھ چھوڑو کروانڈ کی ٹکڑے جس ناند میں تھی کردی اوسی ناند کی ٹکڑے
---	--

ہی جال تو کیا چیز سیہ ست تو اش کر ڈالتی ہیں ہاتھوں کی پہانڈ کے ٹکڑے	
--	--

ہونی نہ تھی سواے دل پڑو رہو گئے وارو جو موتیا کی تھی شیشہ میں ساقیا فریاد آفرین تجھے گوجے دیا ولے ظاہر کے گرمیوں سے رہا کیا حصول پیر چکی جو برق وادی مخبون کی ایک سمت مانع کند پہنکے کو آج رات کے ڈوبی ہوئی عرق میں تم آئی تو نرم عیش جاری نہوری دفتر عالم میں دخل کیسا عاشق نے تیری ایک دم سرد و جو بہرا	پیشیدہ بات چاہ کے بی بردہ ہو گئے ٹھنڈک سے مہتاب کی سب سرد ہو گئی مشہور تیری بات جو اغزو ہو گئے جب جانہیں کے تہ دل سرد ہو گئے یلے سیاہ جیمہ میں تھی زرد ہو گئے آواز پاسبانی شب گرد ہو گئے سب عرق بوی عطر گل و رد ہو گئے بیان و سخط مضور سے جو فرد ہو گئے فردی نسیم صبح کے سب گرد ہو گئے
---	--

اشا غزل ایک اور بھی کہہ بہ غزل تو غیب ضرب المثل میان رن و مرد ہو گئے	گرمی کے جو شکوہ تھے سب گرد ہو گئے جو بار جو ندیوں میں ہوا سرد ہو گئے
---	---

پر اب طبیعت آپ کے بیدار ہو گئے
تھی اوس کے جتنے فوج سونا مرد ہو گئے
مانند آفتاب جہان گرد ہو گئے
وضع چمن نسان ابے درد ہو گئے
اوراق گل پر جمع بہت گرد ہو گئے
ایک پردہ دار جاتی تھی بے پردہ ہو گئے
پوشاک بازو بونکی وہ بین زرد ہو گئے
عش عنایت کھل کر پردہ درد ہو گئے
شرمندہ جن سے بوی گل ورد ہو گئے
بجلی کے گرمی دیکھ جنین سرد ہو گئے

آگے تو اہل درد سے ربط درست تھا
شاہ جنون نہیں بس جوش ابکے سال
اس داغ دل کے شکل میں سوز فراق میں
ایسی نامور جہان تری میں قدم سے
کر آب پاشی آن کے امی ابر نو بہار
کچھ امی بگولی تھکوا کا کبھی خون ہی
پڑیو بگولی چوڑے آگے جو انشائیہ کیسی آج
اونہیں وہ سبزہ رنگ ملین جنکے روپ پر
جوڑی گلابی ایسی بہن بعضے آیتان
کالی گھٹا کی مشینیں ایسے ہی چایان

جیتو مکی ساتھ ساتھ گئے ہونے کو دیہاند
ہر ایک چوڑے آپ سے وہاں نرد ہو گئے

کہ لاکھ برق نہان جسکی ہر شرار میں ہے
نہ سیب میں نہ ہی میں نہ وہ انار میں ہے
کہ رسم مرد و فابھی کچھ اس یار میں ہے
وہ کیوں نہ جبر کرے کسی اختیار میں ہے
کہ آپ پر مغان رکشس خار میں ہے
تو اوسکے سے یہ بین جان انتظار میں ہے
کہ جھولنے کا فراہی اسی بہار میں ہے
وہ کس شمار میں ہے کونسی قطار میں ہے
ہماری جان تیری موتیا کے ہار میں ہے
رچی ہوئی جو پہاڑ و مکی آبشار میں ہے
روانہ کششی سے موج لالہ زار میں ہے

بہری وہ آتش عشق اس دل نگار میں ہے
مرا جو آپ کی سینہ کے کچھ اوبہار میں ہے
خدا کے واسطے امی صاحبو کہو تو سے
کسی نے اوسکی شکایت جو کی تو میں بولا
ملی شہاب جو انان باغ کو کیونکر
بہین جو دستہ نرگس اونہوں فی کل بہیجا
لگی ہے منہ کی جھری باغ میں جلو جو لین
سوا سے آپ کے بیان کون پوچھے عاشق کو
جو ہم سے پوچھیں تیری جان کی کمان کو کھینچ
یہ کون بھوٹ کی روپا کہ درد کی آواز
پیالہ دور کر اسے ساتی لتور نہ دن کی

<p>خوشی نہ تھی تھی کہ اب آئے کہو چنگے گوئے داؤمی جھون میں آئہ ہی میں آج کہ مری آتی ہے آواز دوست اسی مطرب یہ چاہتی کہ جھنڈ میں ہووے سو معلوم جھنڈی تاج برہی بیکرون نے لکھ پتیا پہو ہار مینہ کے خوش آئند ہے بہت ہوش جھی یہ آئہ پھر سوچ ہے کہ کیا ہوگا بہم نہ سنے کے شکوہ غبت ہن آپس میں</p>	<p>اکڑ سما جو رہی سہو و جربار میں ہے مگر عمارتی سنے اسی قطار میں ہے نہ نطق انگلیوں میں ہی نہ چوب و بار میں ہے جو داؤمی کو مزا غمزہ انگسار میں ہے کہ آئی پین نرگس انتظار میں ہے شراب پیئے کا موقع اسے پہو ہار میں ہے یہ ایک محل سوہنسا سو کر و فار میں ہے ہر ایک شخص لگا اپنے کار بار میں ہے</p>
<p>بدل و فایہ انشا لکھ اور تازہ غزل کہ یہ غزل جو سنائی سوکس شمار میں ہے</p>	
<p>عجیب لطف کچھ آپس کے چیر چہاڑ میں ہے کٹری جو کوئی کوڑو کی اپنی آڑ میں ہے صبا چہاکی تو کہہ دو جو برب مجنون سے یہ کاش دیدہ دربانگی جھون بچ پھر ہے سکوشت اپنی کہہ ہو سکے کہ مجنون تو یہ جھنڈ سے کہنی لگی ایک شخص تہہ جوالول ہزار طرح کی فکریں خراب کرتے ہیں</p>	<p>کہاں ملاپ میں وہ بات جو بکاڑ میں ہے تو کیا نمود جھکڑی اسی ڈراڑ میں ہے کہ ناتہ شاہد جی کا کٹرا او جڑ میں ہے بیکلی چول لگی تیری جو کو آڑ میں ہے پڑا او جڑ میں ہے کوہن پہاڑ میں ہے مزا جوہ چہی سج سج تو چولی پہاڑ میں ہے عرض نہ ہو جو کہ انسان کس تہاڑ میں ہے</p>
<p>کہ آئی شور سے دل بدل آج دیکھ انشا کہ بہ طرح سے پہنے برق پیر بہاڑ میں ہے</p>	
<p>مت ہاتھ اوٹھا اپنے تو سہل کے گلو سے کیا انکو سر و کار بہلا جام و سبو سے ہار رنگ گل بھی نہ میسر ہو تو جہراح اسی شوخ پری چہرہ عجب لطف ہو جہدم</p>	<p>تا اب دم تیغ لب زخم تو جو سے وہ مست کہ ہونشہ جنہیں نعرہ ہو سے ہار آئی پاک دل بیل کے رفوسے میں ہونٹ تری جو سون مری ہونٹ چوسے</p>

<p>تو سارے غمیں ہو دی تو جو ن سہرہ چرخان آہ دل عاشق ہی دم گریہ کسی طرح تم تم پر ترانہ کے سی کیا بول میں حب ہنستے تھی جانا کہ کیا کو بکے کسے نے میں جو ٹ نہ بولوں گا مجھی تم سے ہوا الفت کر قل شہید سے الفت کو یہ بولے</p>	<p>اگر ہر دیر بیٹھا ہوں سے ہر سہرے سے کچھ کم نہیں اسے فاختہ سر و لب جو سے نفرت جو مجھے تم سے ہی سو وہ نہیں تو سے ایک ابرسیہ اونکے جو اٹھا سر کو سے بیٹھا طرف کعبہ ہوں اس وقت وضو سے ہی بولے شراب آتی مجھے اسکے لہو سے</p>
--	--

انشا جو یہ ہے ریختہ گوئی کے عمارت
 تو ابونین لگا اور فصاحت کے مجھ سے

<p>معلوم نہیں روٹھی ہیں سس اینہ رو سے کیونکر نہ لپٹ جاؤں صراحی کی گلو سے اسی حضرت نھراؤ کو بیلاروند سے کو ن تاج بھی مت چہر کہ رکستا نہیں ہر گز اب کوئی تھا بول تو اوسی ذبح کر بن ہم ہوا ایک سر سو حیدر صفدر سی ضہین بغض عقی کے بھی کچھ فکر ہے انسان کو لازم شعل سے کوئی غول بیا با بکی جوڑ موٹے ہی عشق کے وہ راہ کہ اب جنگی بدولت کیا غم ہے اگر غیر نہیں آجکدہ لڑ اسے دولت سی تری حسن کے اسی فتنہ آفاق</p>	<p>پالی جو اترتا نہیں غنچوں کی گلو سے بیعت مجھی پہر تازہ ہوئی دست بھوسے سہرے جو اور کین آپ کی اس آئے وضو سے کچھ چاک گریبان محمد کام رفو سے تعویذ بہت لکھ چکے بد بد کے لہو سے الحق کہ وہ کافر ہیں احادیث کی رو سے مرغی کی طرح بیہ کے اندھی ہے نہ تو سے تو ہی نہ ملین شیخ جی صاحب سے ملو سے ہین پڑہ چلی جلی کے ایک اپنے گرو سے یہ نرگس شیدا تو فقیر دیکھی کہو سے اسی دوست میری جتنے وہ ہیں بی بی عدو سے</p>
--	---

اب قافیہ باندہ اور ہے انداز کے انشا
 ہی تھکوا گذرنا شعر کے سر کو سے

<p>چین آدمی نہ کیوں ایسی پریراؤ کی بوسی اب پیچ کے کو گوئی تو کیا چاہتے منت</p>	<p>ہن مانگی دلی جن فی مجھی آنکی دوسے دل ہننے دیا تھا سو او نہیں کے تو ہر بے</p>
---	--

<p>جو شخص عائن چہمی تو اوسے کو سے باشد کہ فلک ہی ہن تم آپ کی خوش اند کہانک کوئی اس عمل کو سے ساتی کوئی ہوتی ہو بہلا ایک ہر دوی درکار نہیں او کو لکھتے کے سے ہن یہی ہن او سر زمرہ میں ہوتی ہن آتی ہو نظر تم مجھی کچھ ہو وہ کو سے</p>	<p>مقبول چہ خوش و چہری انصاف کو کیون کیسی گسواسطے آزدگی اتنی کیا کجی بن بولی رہا تو نہیں جاتا شیشی نہوں میں تو مستو کی نسلی ہی ایک قناعت کو قطع مان جو بن پس امر و نہ کیسی کہئے نہ وہ کو ہر گز کچھ فائدہ ہی بحث ہی ای واضح شفق</p>
<p>الشاغل ایک اور قوالی مین ہی کہہ وال داوا و سکی ہی مانگ کی سر آپ رنجہ کو سے</p>	
<p>پھر و نہ جبرک می کو او ترا شمع کے کو سے دس پس تو کیا چیز وہ درتا نہیں سو سے جیسے شمع ہو کوئی مال گر و سے جب بن نہ پڑے بات کچھ اپنی تک ووسی خطوط بیاز و نمک و گردہ جو سے گر بخشی جا کر تو کہے حرف شنو سے ہی اس سبب افراط محبت نہ نو سے خطرہ ہے نہیں تملکہ وقت درد سے</p>	<p>ہو تو بہ شکن آج دلا تو سر تو سے ہی عاشق صادق یہ ترا ایک بہادر ایک بوسہ پر دل تھکولگا و تی ہن ہم یون کر بیٹھے و ہن فضل خدا ساز پر نگینہ جان اہل تو کل او نہیں اشخاص کو جو مین کیون مغز نہ آتے ہو میرا صبح شفق یاد آتی ہن ایک پیر مغان کے مجھی ابرو ایدل وہ خوشا گشت برومند کہ جس کو</p>
<p>افواج گل دلالہ مین ہے زلزلا الشا اس باد بہا ریکی سواری کے جلو سے</p>	
<p>رعد و باران مسمون جنگ ہے وہ تو بیجاری آپ ننگ ہے جس میں براق فرش سنگ ہے خدیج کی پر بہت سی تکی ہے</p>	<p>یہ نہیں برق ایک فرنگی سے کوئی دنیا سے کیا بہلا مانگے داہ و لی کے مسجد جامع حوصلہ ہے فراخ رندون کا</p>

<p>یون کہا جسکو مرد شکے ہے وہ تو ایک دیونے دنگی ہے دہرم مورت عجب کو ڈشکے ہے دل بھی جیسے گہری فرنگی ہے کیا ازار آپ کے اونگی ہے</p>	<p>لگ گئے عجیب ساری اسکر ساتھ ڈرو و مشت کے دہوم دہام تہ جوگی جے صاحب آپ کی بھی واہ آپ ہی آپ ہے پکارا و مہتا چشم بد دور شیخ جی صاحب</p>
	<p>شیخ سعدی وقت ہی انشا تو ابو بکر سعد زنگی ہے</p>
<p>وہی جو گراہ اوٹھی لیلی کو یاتپ نے موتہ سے وہین کلمہ کو کیا رہ گئے چنے ایک آگ لگا دی ہی اوس مرد خوش گپ نے ہم اوس سے لگے رکے وہ ہر سے لگا چنے شرمندہ کیا اسی دل اوس شوخ کے لب شپ نے آدم کو کیا حیران شہطان کی لب جب نے کینہ بد گردون بھی کیا رگلاتپ نے اس دلی بدولت بیان مجھ کو طرف چپ نے مجنون سے جفا کش نے فرادسی سر کپ نے دہلا ہے دیا تیری تلوار و نکلی شپ شپ نے</p>	<p>شب خواب میں دیکھا تھا مجھ کو کہ میں اپنے دیکھی تری جلوہ کو بامین کے جوڑی ہے ہی جنس پری سا کچھ آدم تو نہیں جہلا اسطرحی ٹٹنے میں کیا لطف رہا باقی ہنگام سخن سنجے آتش کے یہاں شک ہر امر میں دنیا کے موجود جد ہر دیکھو گر جی سی مری دلی اس موسم سر میں رہ وادی امین کے لیتا ہوں کہ کہہ یا ہی ہم ہی بھی ہو سکتا جو کچھ نہ کیا ہو گا چل رہے ہی پری بجلی دل باد فونکو لیکر</p>
	<p>کب تک گرا ہو میں نالہ نہ بہرون کیونکر میں کیا کروں اسی انشا اب جی ہی لگا کہی ہے</p>
<p>فکر ناز و عتاب باقی ہے کچھ سوال و جواب باقی ہے دور جام شراب باقی ہے شکوہ بے حساب باقی ہے</p>	<p>دل گئے پر حجاب باقی ہے بات سب ٹھیک ٹھاک ہو پڑی ہے گرچہ مجھ کو کہا پکے لیکن جہولی جودہ سی اونکی بیان اتنی</p>

<p>خود آفتاب باتے ہے پر تو ماہتاب باتے ہے جو لگن میں شہاب باتے ہے اب کسی صبر و تاب باتے ہے لذت خور و دھواں باتے ہے خطرہ انقلاب باتے ہے جی پر اسکا عذاب باتے ہے پر وہ بوسہ کلاب باتے ہے یاس شکل سے اب باتے ہے دہر بیان حباب باتے ہے</p>	<p>لگا دکتے ہیں شام ہوئی ابھی پر کبے یہ کہ برین کچھ کچھ ہے کبے یہ کہ تجھ پر چڑکین گے اور بھڑکے ہی اشتیاق کے آگ اوڑ گئی نیند آنکھ سے کس کی ہی خوشی سب طرح کی ناحق کا ہی وہ دلکی دھڑک سو جونی لون جو ہر ایشیہ مشہ تھا ہوا خالے اپنی امید تھے سو بر آئے ہی یہی ڈول جب تک آنکھوں میں</p>
--	--

مثل فرمودہ حضور انشا

پروہی اضطراب باتے ہے

<p>ہی دل پر اپنے نہ خم کہ سینے پر حرف ہے قارون کی بھی بیان تو خزنہ پر حرف ہے اب یہ کہ چار پانچ مہینے پر حرف ہے وہ ان کنوئیں بات بھی پینے پر حرف ہے بولالہ آپ کے ہی سفینہ پر حرف ہے الفت تو جاوی بہار میں کینہ پر حرف ہے بیان سوزن سچ کے سینے پر حرف ہے نکلی تو خون ہی نکلی پسینے پر حرف ہے کندیدہ کوئی اس کے کینہ پر حرف ہے</p>	<p>بیان جمی لگا دکتے چینی پر حرف ہے نور خچان کمانک اپنی بیان کہین ملتی تھی چوتھی پانچویں وہ وقت تو گیا کیا دغل وہ جو ہاتھ سے میرے تہین شراب طوفان آشک نوح علیہ السلام سے ماچیز آب جاتے ہیں اس قدر مجھے ناصح جگر کے زخم کو جراح کیا سے بیان ہر بن سام میں خون کا بہ ہے بیان آتش کی مہر ہے پہلا آشنا سوا</p>
---	--

اب و بیان کر کے دیکھتے کیا ہے کھٹا ہوا

اسکا ہر ایک اپنی قرینے پر حرف ہے



بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہی ورد مجھ کو حضرت مشکل کشا علی کا
 بی اختیار مجھ کو اک پھول کے گلی کا
 ہی صاف و ان تو عالم اک مونہ کے پہلے کا
 ہی رنگ کوئی چپتا ایسی ہے ولی کا
 جو کام سے لگوڑا تیرا سو پہلے کا
 جو حال ہو گیا ہے اس پاؤں کی نئے کا
 رکھتی جو اسد تو ایسی مہا ہے کا
 زانو کی نیچے گھوڑا تھا ہیمر اتھلے کا
 یہ چال ہے ولی ہے یا کام ہے ملی کا

جب ہی کہ سانا ہی اوس چاہ کی گلے کا
 وہ چاہ گیا دل اپنا تو نقش یاد آیا
 نہ رہا ہٹ اولگیو کی او کی نو پہ مجھے
 مجھ سے نہ اوڑنا خی تو رات کو کہیں تھے
 ہاتھوں سے تیری مین تو کبھت عاجز آئی
 مین کیا کمون دو گانا اوس کل کے دوڑتی
 کیونکر قدم رسولون جا کر بہرون نہ چوکی
 دل گدگد رہا ہے جس شخص پر کل اوسکی
 جوڑی بغیر گدڑی کس طرح مردوزن کے

آتشا سو امی اپنے اللہ کی جہان مین
 ہے کون کہونے والا اس دلی بکلی کا

موصف بیان کیا کروں رات کی ممان کا رات جو میں نے سنا قصہ پستان کا جہنم سے پری ہی کوئی ہو وی تو شاید کہ پس وہ گیا مرد و اٹھوڑ رہا غش ہوا یہ بھی تو ایک ہو بہین ہو چکے ہو چون کرن بات جو کہنے نہ تھی سو وہ دوا سی کہے مل تو مری پاؤنگی انکے تک انگلیاں	اومی زاوہ بنا جان بنے جان کا خواب میں آیا فطرت تحت میدان کا ہم نے تو دکھا نہیں آوے اس شان کا ہواپ لگا لگا کہ اچھو ترمی ران کا لیجئے لنگا پہن باولی کے شان کا مونہ نہ دکھاوی خدا آپ سو نادان کا پیک دی راہیل تو بار بار دلت پان کا
---	---

تیری تو انشا ہے بات نہ باور رکھی جامہ پہن کر اگر آوے تو قرآن کا	
--	--

انشہ کبری سلامت حم جسم یہ رہی پیر کیون گیلی انگلیوں نے تو جھکے ہے پیر جبدی کی دشمنی میں ناحق جو ہوں الہی	ہی جسکی دم قدم سے دھڑکا سب کھیر ہی ہی تری گھمیری کیا مانگے ہی پیر لکھاوی اوکلی مونہ پر غیب کا شہیر
--	--

باجی سے اپنے ہنس کر کل وہ پری یہ دلی کیون تھے میری انشا اللہ خان کو چیرا	
---	--

کروں بستا کیا اینی دو گانہ کے رکھانیکا نیایہ سو بلاسنے لگا ہے ٹوہ میں میرے وہ ہی جانے کہ کیونکر بات چیت ان کی پھر بھلا حاصل جو دیکر وہی دہائی سات پانی سے	دماغ اگر انہیں میں ہنس باساری خدایکا مواد رہاں کا لڑکا کھنڈر و بھجلی بسائیکا دوا کا تر ہے یاں بہر و سا کھنڈر دہائی کا کہ یاں گھر گھاٹ سب معلوم ہے اوکلی صفائی کا
--	---

تجہ پکڑا نہ تھا انشا سینے بات کرتے کل مکرنا کام سے پری ہی بیان تو حیاتی کا	
---	--

چوٹی یہ تری سانپ کی ہے لہر دو گانا چوٹ تری ہی دیکھتے ہی یاد پڑی ہے نوحہ ایسی کہیں اور ہوں گھر کو ج مٹی لوگ	کھائی ہوں تری واسطے میں نہ ہر دو گانا دلی کی وہی چیل وہی نہر دو گانا سب لڑکتی ہے یہ بڑا شہر دو گانا
--	---

بن بی بی ہن دو لہر دو لہن اسوقت جو ہم تم	تو لاکھ روپیہ کا تو بند سے مہر دو گانا
مین تجھ سے سچھ لونگی بھلا کون ہی ہشتا	امداری تو ہے بڑی قسم دو گانا
تھنے پیرتے کہا فی تو نمبر سے انا	آپ بتے تو کوئی بات نہ چیری انا اپنے رگڑا کر دینیں پاؤنگی ابرہی انا کٹ گئی یعنی مری پاؤن کی بیڑی انا
نہیں سنگار لیا تو نے تو پیر ہشتا نے	میری دروازہ کی کیون چل اوکھیر انا
تہام تہام اپنی گورکتی ہوں بہت سالیگر	کیا کمون ہم نہیں سکتا مرا اندر والا لیکھا جان اوڑا ایک کبوتر والا وہ ہی قصہ نمودریش صنوبر والا
ادمی زادہ دہا شالی ان پر پوسے	اوڑ گیا موی گویا جو کوسے پر والا
اگ بینی کو جو آئین تو کہیں لاک لگا	بی بی ہسائی نے دی جبین مری لگا بیکتا تیری کیا ری مین تیا ساگ لگا پہول اور پھل کے جگہ دی مین پیر لگا اجی اسکا نہ کچھ اچھا مجھے کدیر لگا
شوق سے سو گمہ لے ہشتا مری بھاؤنگی	دی جیل خور کے ہونٹو مین تو لیک ناگ لگا
ہی پھیل افسو کے بدلی نکلی نکلیو نکلاں سے	جوتی ملی کا بیل مل میرے اکہ کے تل مین پھیل جو نہک گیا خاں اکہ مین سیکے ایک بگولا جلا
ہی یہ نہ سبھی کو سے منزل ہشتا اسکا نام تھا	ڈر ساؤنگی میری اندر اس منزل مین پھیل گیا

ایسا جو تباہ ہو چھین زور نکوڑا سہ قہ سہی مری میں کہ تہی نینا اوچت ہے میں چنچ پڑوں کیوں نہ چور لی چٹکی میں اپنے	صدقہ اوسے کر ڈالئے درگور نکوڑا کیا جانئے کیسا یہ ہوا شور نکوڑا ڈالی مسل او نگلی کے مری پور نکوڑا
--	--

ہمسای میں نوٹس ہو لی کل رات کو نشا گس اوسے زمانے میں گیا چور نکوڑا

تری مر گر پڑی تو اری سر نہ تمام اپنا کبخت ہی وہ کام دو گنا بہت بُرا لوشع کی نکلتی ہے ان آنسوؤں کی ساتھ کیوں آٹھ آٹھ آنسو رولا تا ہے مجھ کو تو دلسوزی سے ددا میری پراوسکا مر گھڑی	یہی ہے اچھی اسپر تو کد اے نام اپنا صدقہ گئی تھی ہے یہ زمانہ بہت بُرا پانی میں ہے یہ آگ لگانا بہت بُرا ہیگا کیسے جیسا ستانا بہت بُرا گلتا ہے اونگیوں کا نچانا بہت بُرا
--	---

ہرانی میری آنکھ تو نشا فی یون کما گلتا ہے مجھ کو ٹسو ہی گھلانا بہت بُرا
--

بیکامین جو بڑی ہون تو بھلا تھمکو کیا تو تو اونکی نہیں جائیگی مری بیوں میں اپنی بجلی کے سی تو چوب کی خبر سے باجی کسی کا باغ تو تو مانہ میں ہے میں اپنے	پہننے تو شا ک زری ہون تو بھلا تھمکو کیا اری میں عیب بھر ہون تو بھلا تھمکو کیا گرم میں گو کہ زری ہون تو بھلا تھمکو کیا گو وہ ہون سے بھری ہون تو بھلا تھمکو کیا
--	--

تہی دہا نوں کی سی لہی کی طرح سے نشا دہ ڈی اور ہری ہون تو بھلا تھمکو کیا
--

رنگ ہی آنکھ کی تیلے میں آسکا جھلکا مشک کی طرح سو گال اپنی پھلتا کیوں ہے پک رہی ہو یہ جو کچھڑی سے سہنوں جس سے	چھوڑ دینا میں دیا جن نے یہ تپلا کل کا اری اوسقہ کے لونڈی تو نہ پانی چھلکا اوسکی اتک نہ گلی دال نہ چانول ٹسکا
--	--

ہاتھ آیا سو تیلے سے تیلے ملنا

	چو لے اور بہاثرین جاومی یہ نکور اچسکا	
کوئی ساوی سی میری واسطے لاری انگیا اس سے ہو جاؤ تب کم نجت گنوا ری انگیا کچھ عجب ڈول سے کل اپنے سنوا ری انگیا بیمہا جی نے دو سر اوکے سی ماری انگیا چہا میں کیا کرونگا اسے تری داری انگیا وہ بھی ایک دیجی جو ہو بہا ری ہی بہا انگیا واچڑی بن گئی ایک پہو لوئی کیا رے انگیا تاری یوں ڈوب گئی دون کو سدہ لاری انگیا نازا اور آن کے گویا کہ پٹارے انگیا		چتے بے یہ تو نگور سی بھی بہا ری انگیا گو کمر و لمر نبت ڈاک ستاری کیا چہا ریہ گینداک مینی جو پٹینے تو جھاک کراون نے بی بی بھلانی جو بھلا تین تین آسے نہ پسند جس میں بوباس ہو تیری وہ نشانی دمی ڈال اوڑنی مجھ سے جو بدلی تو اچی باجی جہاں تھی عجب کوئی سکھ چنے یہ کاڑے بوٹے نوج پہنے کوئی شبنم کی کٹو بے صاحب اشرفی نے جو دہرے تو اچی یہ ٹھہرے
	ہاتھ لٹھا کا کہین چھو جو کیا تو بولین + تیرا مقدر کہ تو چہڑے ہمارے انگیا	
خوش نہیں آتا ہمیں بے فاختہ یہ چو چلا تب تو بی سٹے پڑہین کا لو بلا کا لو بلا ہی تمہارا روپ ایسا جیسے سونیکا ڈلا ہی چوٹا سا جو لڑکا تیرے گودی کا پلا آپ بیتی کہہ کہانی کچھ کیسی مست چلا		تو قیامت ہی سہی ہے حد بڑا تیرا گلا روپ آتو کا پکڑ بیٹھ کوئی کالے پلا کیون پڑا تھکی نہ جی میرے گلچے میں بھلا سیل کے کوڑھی اوسکی آج ہین کیا اسی دوا جان صدقی اوس پر پر یوں کہا جن فی مجھے
	ولین ایک لٹھا کی چکی لے پر یکوہٹ لکین واچڑے معقول یہ کیا تھا بہلا صاحب بہلا	
گتا ہر ہمیں دونو کوٹہ ہے یہ دو گانا بات کڈ آپس میں ہر انکی سٹا ہی یہ دو گانا بات کڈ چا ہی ہی جی مٹھا کٹا ہی یہ دو گانا بات کڈ لگ گیا میری مونہ کو نہا ہی یہ دو گانا بات کڈ		تمنی جو میرا اوڑ باد و پٹہ ہی یہ دو گانا بات کڈ ایسنی چالین چل تو ہی ہی چاوپہر جو لوگ کہین روکھی ہیکل کڑوی سیلی ہوتی ہو جو ہم سے تم ہاتھ پائی خوب نہیں کچہ جانی دوا اسی باتون کو

	خط پڑھنے کو دیو رہی ہے اوپر چاہئے کوئی ٹور ہاسا انشا تہی ہٹا کٹا ہے یہ دو گانا بات کدھب
نہرین چوٹی کی تیری ڈر کے ماری کانٹ پٹ نوج قوم کو تھی پر تین مای بڑی دوائی الو کوئی انکس شیرت اونچی ہوئی تو کیا ہوا تو جو کہتی ہے کہ تھکوا ہوا ہٹا ہے ایک خبا	چونک چونک اونٹن منہ منہ راتوں کو لکھ رہا ہے سناپ لوگ سب سو تی ہوئی تہ جگائی مانپ مانپ قد بڑھایا بیگانی میرے قد سی نانپ نانپ کیا ڈرائی جھکو گئی ہے یہ تیری بہانپ بہانپ
	ہی بڑا جگر تیرا انشا اری تو قبر ہے + کب تک میں تیری راتوں کو راتوں کو ہٹا ہٹا
کوٹھی پر سپر بیونین یا کہ منڈیرون سے اوپر سیر ہاوی سے بہرہ سمانین پڑتا کو وقت	حسن میں ڈور سی من یا اور کہیں ہونہ ہونہ کس جگہ کب وہ کدھیران کہ وہیں نہ ہونہ ہونہ
	لوگوں کی چرچی کا ہوتا جو تجھے ڈر انشا + تیری کیوں آنکھیں بہلا پوٹ نہیں نہ ہونہ ہونہ
بس بلا میں نہ لے میری چٹ پٹ سیج پر ٹوہی جو ہنو تو یہاں + جھے ٹکے کے جورات کو او سکا دم دلا سا عبث نہ دے انا	امی دو گانا تو ایک ہی ٹٹ کٹ چین جھکو نہیں کسی کروٹ سینہ بوکے طرح سو جاوے پٹ چل چلی دور ہو پری ہی ہٹ
	چوٹ ایک دلو لگ گئی انشا جب سنے اوس کے پاؤں چل آہٹ
مردوں سی سچ تو ست حسن ہو پر کم نخت مٹ او جڑ گئی سے پڑاوغش نہ کما کما کر چاہ کیا بڑی دانی صورت اوسکی کیسی ہے	اب بھی آتو جانی دے در گذاری کم نخت بکلی نہ کر آخر چین لے ذری کم نخت میں نہیں سمجھتے یہ تیری زر گری کم نخت
	پاتہ میں سدا اپور کیو دلو انشا کے بات مان سی میں ہی ترے بہتری کم نخت

تجہ کو پست نہ مہی ہے بیٹہ پری اوکھ نخت
تاڑ جاو نیکی تری لوگ اسے اوکھ نخت

غزل و بحرین

سانس یہ ٹھنڈی ٹھنڈی کیا رات کو تیرے ہوش
میری ہو گانا او میں یہ نہیں میں جیسی ریشہ
کوٹھی پہ پیاری مت پہر کاٹھی میری میں یہ شریان
چاہی نہ وہ جو آپ کو کیوں نہرا وٹھکوا جائے

آنکلی گیس سے بہا جی ہم سے کرتے ہو عیش
دو نوئی جانین ایک ہیں طغیے جو کرتے ہو عیش
خطرہ لگی ہے کیوں سلا چڑھتے اور تری ہو عیش
ایسی یہ مرتے ہو عیش جیسے گزرتے ہو عیش

انشائے ملتی کیوں نہیں غش ہو بہلا تو دیر کیا
جی ہی یہ کیلے ہو تو پہر لوگوں سے ڈرتے ہو عیش

ساری جھوٹو فسی پری ہے یہ ہوا خواہانیت
رات بہر کہا نسا کر ہے نیند آتی ہے نہیں
بوٹ کی جو دلیان آئیں تھیں مائیں بامی
تو تھی کیا جوڑتا ہے او سیکو مجھ تک پہنچ لا

محبو کو راہی کرمی ہے یہ ہوا خواہانیت
موت کی اب دن بہری ہے یہ ہوا خواہانیت
سوگد مان کر چری ہے یہ ہوا خواہانیت
دیکھو کو کار می ہے یہ ہوا خواہانیت

بیکہ انشائے پچھلے نہ کیلو بس کرو
ریشک کے ماری مری ہے یہ ہوا خواہانیت

کوئی چاہت میں کسی شخص کے بدنام ہونو ج
مرد و امجد سے کسی ہے جلو آرام کرین
اگیا تیری رضائی میں پناہ مجھ کو

ای دو جان وہ کبخت ہر اکام ہونو ج
جسکو آرام وہ سمجھو وہ آرام ہونو ج
گرم ایسا بھی ہوگا کوئے حسام ہونو ج

دن دھار رہی ہے جی تو بچے اسی انشا
کھوے کالی بلا ہاے وہ پیر شام ہونو ج

صدقی اپنے نہواوسکی کوئی قربان ہونو ج
یون اشارہ سی کہا مجھ سے خفا سو کیوں ہو
پر مہون لاجول نہ کیوں نہ تجھے شیطان لگا
باجی کتی میں کہ ایک مردی پر غش ہے تو

ایسی لوگوں کا کسی شخص کو ارمان ہونو ج
جان اور بوجہ کو ایسی کوئی ناہجان ہونو ج
لاگو ایسی کی کوئی اسے مولی شیطان ہونو ج
مفت ایسا بھی کسی شخص پہ بہتان ہونو ج

<p>دل کے انشا سے پشیمان ہوئی تو بہت دل لگا کر کوئی ایسی سے پشیمان ہو نوچ</p>	
<p>بیگیا چاہ کے دریا کے بڑی پاٹ کو سوچ بھی جاتی ہیں پہاڑ اسین کمان تختل بیڑا امی دوایان سے چلی جاتو دلی پاؤں ابے گھاٹ کے ٹکرے پہ کنہیا جواونہیں تو بولیں</p>	<p>نہ دھڑک پاؤں نہ دھڑکے لوگ گھاٹ کو سوچ دھڑکنا تو ار سے بھی تیز ہے اس کاٹ کو سوچ دیکھ کہ کینخت کٹھولی کو نہ کچھ گھاٹ کو سوچ میرے کپڑوں کی طرف دیکھ اور اس کاٹ کو سوچ</p>
<p>موتیوں میں انہیں انگوٹھی ترازویر تول ارسی انشا تو بنوئے طرح باٹ کو سوچ</p>	
<p>کیا کسی باغ میں ہے آج بڑی سوتی صبح کالی بادل نہ گہ آتے تو ارے امی لوگو ہیں جو بکھری ہوئی سبزہ پہ تو کیا بھر گودے پیالیاں گل کی جو دھوئیں تو بٹاسے باجی ہر کسی شخص کے اسید کی کھیتے ہوئے میری آتو جی یہ بڑی ہیں کہ اونکے گویا</p>	<p>کیوں میرے سانسے کینخت نہیں ہوتی صبح اب رواج مری مفت میں کیوں کیوں صبح لائی تھی تیری پنجاور کے لیے موتی صبح کاش دہی کو میرے دلی بھی کچھ ہوتی صبح بچ ایسا کوئی مالن نہیں کیوں ہوتی صبح رات پانی ہوئی جیشن ہے یہ اور پوتی صبح</p>
<p>اوس پہر لو نہ پڑے تو نہ سمجھو یہ کسی کی لئے ہے آنسوؤں سے روتی صبح</p>	
<p>کیا باا ہوتی ہے کچھ ایسی ہے دلی کی طرح کہ بڑی پہرے چلی پاؤں کی پٹی کی طرح</p>	
<p>ایضا</p>	
<p>کہ لکھنا تا میرے آگے جو ہو کر گستاخ کان کی لوین کسی مٹی سی بانی کیو نہ کر ارسی ہنس کہہ ترا سی پچول گلی کھلے پکار</p>	<p>کیا بلا گل نے نکالی ہے کوئی تازہ شاخ جسکا ہو سوی کی ناکی سے بھی نہما سوارخ کھلے پڑتے ہی یہ کرتی ہوئی لوگوں سے مذاخ</p>
<p>کرتی ہی تنک جھو گھوڑے ہو کیوں انشا کیوں ری لونڈی ارسی تر کس ارسی او دیدہ فراخ</p>	

تو کس مری سے کہا بیگمانی چلے کتنا	بلا تین مینے جو لین اونکی کل چیلخ چٹاخ
شب برات جو اسی تو دیکھو انشا کہ مچ رہی ہے چٹاخونکی کیا چٹاخ چٹاخ	
مت جگائید بہری لوگوں کو نگہ واری مست چنچ ایک دم کے لیے خاطر سے ہماری مست چنچ کہہ دیا نینے نینے تھک کو کہ ہاں رہی مست چنچ اور گئی دور رہی ہو جیسے گنوار رہی مست چنچ	مین تری صدقہ گئی اسی مری پیاری مست چنچ گنتی ہے چوٹ تو لہنی دی سو سن اور ذری اپنا چونڈا نہ ہلا دم نہ پھیلا اے ببل کیون مرا مغر پر اتے ہی ارے مینا چپ
چنچ چنکھاڑ مچاتے ہوئی انشا سے نہ مل بنو اب نیتین کر کے تری ہاری مست چنچ	
تو لگی دھوم مچانے یہ نگوڑے بطن	مینے جو حوض مین ایک موم کی چوڑی بطن
ایضا	
پا بامیہ رخ ہے برف چڑا ولا ازار بند	جاڑا لگے ہے کپنچ لے مجھ کو لحاف مین
قصیدہ کیا ہوئی تھے کہ انشا پر رات کو وہ گلیہ وار آپ نے تو لا ازار بند	
ہی سب ازار بندوں میں جھلا ازار بند کالی گھٹا مین تیرا یہ پھیلا ازار بند ہی سخت جیسے لکڑی کا پھیلا ازار بند	تیر ہی ازار بند کی کیا بات سے پرے بجلی سے ایک کوند گئی اپنے آنکھ مین کیا مہر گیا ہے آج کہ جس کی سبب ترا
انشا اور اپنی نشانی نہ دست بچے دیکھے تو اپنا میل کھیلا ازار بند	
لیکن کیا نوج ہوڈ پھیلا ازار بند نیفہ گلابی اور وہ نیلا ازار بند	ہی تو سہی اجی یہ کیلا ازار بند ہی ظالم اے دو گنا تری ڈپیلے پانچے

ہے زیرِ اسمین تو دو موہی سانپ بھی تھری	نیفہ میں تیرے ہی جو سجیلا ازار بند
الشا کو اور اپنے نشانے سے ارے	سب کھنکادی نہ یہی لا ازار بند
اسی دو گانا مجھے کشتی کیلئے گا یہی کھنٹ	تو کیا کر آج سے تو بھی ایک اکیس ڈنڈ جو پری جھندی لگا دو اسکی باندھی ماتہ پالو اسی بڑی دائی گئی گدڑی ہوئی باتیں نہ چہر آپ کی گائیں کی تعریف کیجے داہ واہ
پہر رہی ہیں ان آنکھوں میں انشارات دن	دھوکے دھوکے نور تن اور گوری گوری اوٹنی ڈنڈ
چلی ایک جوگی دیکھی تھے ایسی لڈ لڈنڈ +	لوٹ جاوین دیکھتے تھکے سینکڑوں پر توئی جھنڈ تم تو کیا ہو گیا ڈنڈوت کرتی ہیں بیان +
ایک محلی برفا ہو کر دو گانے تھپا +	سب مہار جوئی راہ جوئی بڑی ہیں جھنڈ کیا کر رہی تھکے ہلا کوئی ارے امی سو کھو ڈنڈ
سینکڑوں آنکھیں کہنا تھکے غوطہ کما کسین	کیونکہ انشانات کو تیرے نہ سمجھی برہہ کھنڈ
اجی کس ڈول سے بن جائو ہے گھوڑا کاغذ	ہم بھی دوڑانے لکین لاؤ نہ تھوڑا کاغذ
اوہ مواتو نے تو کر ڈالا بہت سانوجا	پر کبوتر نے نہ وہ چوہے سے چوڑا کاغذ
اوس سے کہدو کہ نہ بھیجا کرے لکھ لکھ کہ ہمیشہ	مجھے بدنام کرے گایہ گھوڑا کاغذ
چہرے تو دیکھ پٹاخی کی طرح انشانے	یوں دکھا کر مجھے بٹ دینے سے پھوڑا کاغذ
جاکی کیلون میں چپو سب سے کیلے موٹرا	تاڑنے کوئی تو تن جائیو کیلے ہو کر
یوں سے دون جاکے دو دائرے اودھری چکے	اونہیں حمام میں بھیجا تو طویٹے ہو کر +
کیا پڑی پہرتی ہے اسکی ہر طرف زلف نظر	ہی بری براق سا چہرہ کیکی حفت نظر

مرد مستی کو دو گانا جان بھی پس پس گسین او مکی ہاتھوں سے دو لہنڈی اپنی ولین ہو گئے ہن پر ہی سی ایک جوگی جی رے صاحب کمال	اگیا جو گوشتی کے موسم پر اوٹھو کھٹ نظر بنکے ہاتھوں میں وہ آتا ہے سہرے دف نظر دور سے آتا نظر ہے جنگا وہ سندھ دف نظر
--	--

وہ جھکڑا اور او این دیکھ اس اٹھکیل کے جھکڑا انشا الٹی بیرون کی صف کی صف نظر
--

خانمی چاہ ہے وہ جھاڑ پھاڑ + جو مجھے ٹوکے سو آ لہی کرے تیرے کوٹھے پہ رات مار کند لوٹ جاوے کین یہ تیرے چول کسلے اپنے ساتھ لاتے حسین + کیا کروں چانتے ہوں پاہت میں جب تلک ہو سکے دو گانا جان + آگے پھر یا نصیب یا قسمت +	سینکڑوں گھر کیے ہیں جن نے اوجاڑ ہوتی سوتے کو اپنے کماوے پہاڑ چپ رہے تھے ہم ایک منڈیر کے آڑ ارے او بے سہرے ٹھوڑے کو آڑ آپ ان لوٹو یونگی دھاڑ کے دھاڑ لاکھ طرہ خوشی ہے او کھاڑ پھاڑ قی کیجے اپنے طرف سے دھڑ دھاڑ جو بدامیوسنوار یا کہ بنگار
--	--

لے چل انشا مجھے کچھ رستے یہ تو ہے مرد نام اس کا تاڑ +
--

ہون بن سو بار بچھا بیٹے گرجاے ناز بیگمانے جو کیا جھک کے سلام آ تو کو یون تو پہننا تجھ اور دو ہوں مہنا نصیب	اسنے کر تو تون سے پر ہم کوئی آتی ہیں باز آغا مینا نے سنائی اوسی یون ہی آوار بیاد ہو سو نیکی سہرے سے ترمی عمر دراز
--	---

بیگما جان بڑی شرم کی سے یہ تو بات گٹھ گٹھین بطن سے انشا کی تمہارے قاز
--

کوئی گنجت ہمارا نہیں ایسا دل سوز گوری دواہ کو لگی ہاتھ دو لہن جو گوری سیر و طوطی کو پڑھایا کرو آ تو جے تم	کہ ملا دیوی کسی ساتھ میں اگلے روز نقرہ گوٹھ کی نصیب نسو ملی گھوڑی لوز خوب بولیگی اچی ہے یہ ابھی نو آنوز
---	---

<p>اونیگی انڈی لڑا نیکو کل آغا نوروز اسکی یہ معنی کہ میں لوہے میں خواجہ فیروز شاید اب اسکا کوئی یار ہو اس پر روز</p>	<p>چھتری گی خوب سی سراویک کی لڑکو بہیجی اوٹنی انگوٹھی مجھے فیروزہ کی گل چمن یہ جو چک ساتھ بڑی پرتی ہو</p>
<p>جون ہی کینچا تمہیں لکھانے توبس گہری پرن اجی لاجول دلائے کڑی یہ نا بوز</p>	
<p>تو ٹھیک ٹھیک ہو گئی دولہن پی کی پاس صدقہ گئی تھی یہ تیری سو گنہ گے پاس ہم تو یہی کہیں گے اجی ابٹنے کی پاس گو دین اپنی بہر گئی ہونی چنی کے پاس ہو گئی کسی پر ہی مین نہ اس طنطنے کی پاس</p>	<p>باجی کی پاس میں جو چری ایک چنی کی پاس ہن بیان دہری جو پہول ہو لوئی انگوٹھ بٹنا ٹوڑا کھنا بھی کچھ لفظ ہے بھلا چاہت کی آگ سے یہ تہنا دل کہ اسے دوا اوس پر پنی پٹا انگوٹھی ہو نروئی بہر ہے</p>
<p>ہو لوئی بو بھی ہوئی اب اٹھا جو تو منا اونین سارے تھی تری روٹھنے کی باس</p>	
<p>تیری کہتے ہو ہری میری دو گانا شا باش مین ترے صدقے اری میری دو گانا شا باش اور بھی ایک ذری میری دو گانا شا باش</p>	<p>گو دہو لون سے پری میری دو گانا شا باش اوٹ میں اپنے دکھاؤ مجھ اس شخص کو آج میری خاطر سے جو دکھ ہو تو پڑا بوسہ لی</p>
<p>مہنی اٹھا کے دکھائیے کو جو دانی پیشواز بگئی سہری میری دو گانا شا باش</p>	
<p>مین تو ہوں تیری سادہ پن پر غش گوری گوری تری بدن پر غش زاجہ نل جیسے تہا دمن پر غش ہو گئی جان اسکے سن پر غش</p>	<p>نہیں زیور کے کچھ پہن پر غش آتی رابیل ہو گئے مین آج یون ہی مین غش ہوئے دو گانا پر کیا ہی سناٹے کے ہوا آئے</p>
<p>بانغ کی سیر میں ہوا اٹھا تیرے پیجا مہ کے چمن پر غش</p>	

اجی دو کواریو نہیں لےج ہو ایسا اخلاص کسکو کہتے ہیں محبت اجی کیسا اخلاص جیسے مومنہ ویسی تہیہ ایسے کو ویسا اخلاص یہ کہ آندھی ہے پڑ بادنی کو پیسا اخلاص	باجی تم چاہتے ہو بندی سے جیسا اخلاص نہ تبوے مجھو دیوان سوار چھو ہو جاؤ اوپری دل سے نہ مل اونسو جو کیلین حرفت پاس کچھ ہو ورتو چاہت ہی پرے کچھ معلوم
---	---

ہیں یہ دولہ دولہن اخلاص و محبت الشا جیسے جل نجت یہ لمخت وہ تیسرا اخلاص

کام کسی پہول سے یہاں نہ کلی سے غرض چڑیا کے پھندی چڑادی وہی داتا سٹے اور ونکی سر با چڑ ہو مجھے نہ بولو دوا خوش نہیں آتا یہاں یاں الایچی پسندو	ہی جھے اسی بیکیا تیری گلے سے غرض صدقہ لئی ہے یہی بندہ غلے سے غرض رکھو نہ او جڑی ہدی نجتون علی سے غرض رکتے ہیں ہم تو تری مومنہ کو دلی سے غرض
---	--

آئی ہوں انشا فقط میں تو یہاں سیر کو پہل سے نہ مطلب مجھے کچھ نہ پہلی سے غرض

مت دیا کرنت نہی ہر روز یونہیں دم غلط چار دن کی چاندنی ہے پہر اندھیرا پاکہ ہے آئی وہ جم جم سے پونجی مجھے ست کیو ذرا دیکھو یونکو ذرا قربان ایسی وہم کے	چال وہ چل بیکیا موصین اپنا غم غلط سچ تو یہ ہے یہ سارا حسن کا عالم غلط جانتا دلکی خدا ہے ہی یہ سب جم جم غلط یہ بھی ہے کیا بات جو تم سو کہیں کچھ ہم غلط
---	--

اسی نہ صاحب دخل یہ کیا ہے کہ انشا کے سوا بہید سی اپنے جو کوئی اور ہو محرم غلط
--

کب زناخی مری پاس آئی تھی کل رات غلط چار بائی وہ لگا پہاند کے آئی کس راہ وہ نگوڑی کوئی چڑیا تھی کہ اوڑ پونجی یہاں چٹکیہ نہیں ہو اوڑا دیونگی یہ شاگردین	مجھے اوس سے ہوئی کس طرح ملاقات غلط ایسی دیوار بڑی سے اجی یہ بات غلط ہاتھ کیونکر لگی کہلی کے اوسی گھات غلط آتو جی کی کوئی یہاں کتنی ہے اوقات غلط
--	--

فکر کر اپنے تو کس فکر میں ہے اسی انشا

	سے لگات کے سوا سارا احکامات غلط	
<p>سائنس مت بہرہ دو گنا چپ سی او بی لحاظ اونکو تو بیان سی او تھا دی ہو وین جو جو بی لحاظ وال فی ہو بیان بہلا کتہ ہو سکوبے لحاظ تاثر سب جاوینگے بے اتنی بھی مت رو بی لحاظ</p>	<p>شرط ہی رکھنا لحاظ اتنی بھی مت ہو بی لحاظ سند نہیں اونگی تیری دیکھنے کو بیگما ہوتی سو تو نسو گھو اپنے چہ خوش ای وچڑی نہن نئی اس قدر نیچا سے کیا فائدہ +</p>	
	<p>صبر کا شکر سے مت لکھو لیکن ہرگز لحاظ کچھ لحاظ او سکونہیں ہے سے وہ باتوں کی</p>	
<p>ہمیں ہے بس اپنے خدا کے توقع ہی اتو بڑھیا دوا کے توقع مجھی ہے تمہاری دعا کے توقع او نہیں ہو تو پچھو امو کی توقع گئی ٹوٹ کل بیگما کے توقع نہ رکھی کوئی ان بچا کے توقع</p>	<p>نہیں بیان کسی اشتہا کی توقع + اور پنجو ہو مین دانی جی تو بکھے کے اجی بی بی سیدانی صدقہ گئے تھے جنہیں برف و شورہ میسر نہو دے نہ کوٹھی پر آئے کہو تراوڑا نے نہ صاحب یہ جو ٹوٹے سردار نکلیے</p>	
	<p>پڑی ہے جو شکل تو کیا ڈرے انشا کہ رکھتے ہوں شکل کشا کے توقع</p>	
<p>ایر بان رگڑی جہاں جھونگی لیلے کا دماغ</p>	<p>ہتے یہ دیکھا ہی ایک میلے کچیلے کا دماغ</p>	
	<p>یہ دو فشتوں سے زیادہ او سکی شاخو کا دماغ بڑھ گیا یعنی انارون سے شاخو کا دماغ</p>	
<p>ہاتھ جوڑے جھکے آگے بادشاہوں کا دماغ کم نہیں بادل سے کچھ میرے گناہوں کا دماغ ان گلوڑی ہشیون بہتوں سیانہ کا دماغ</p>	<p>بیگما جی ہے یہ جوٹی دارا ہوں کا دماغ سینکڑوں ہتھی کوئی لادی نہ تو بھی لکھیں سن صنوبر کے کمانی ای دواجی بڑھ گیا</p>	
	<p>اوس بری کی انکھ میں کوئی سناہی نہیں تھرر انشا وہاں نیکنے گناہوں کا دماغ</p>	

پلی تو چوٹی ہی کھائی نہ اری بی نصاف سمیع کی لوتو مرے دیدون سونگلی ہو کہیں دم دلای ہی رہی تو نے بُرائی کے سوا اپنے کھٹ چالیو نے باز نہ آئی آخر	کھل بھی وعدہ سے نہ آئی نہ اری بے انصاف تو نے یہ جان جلائی نہ اری بے انصاف کچھ نہ کی ہم سی بھلائی نہ اری بے انصاف دم میرا ناک میں لائی نہ اری بے انصاف
--	--

سے کہہ دی وہ جو انشا سونی تھی جبین
نہوئی اتنی سمائی نہ اری بے انصاف

نہین جاتی کہیں جہان مرے دکاشوق بارگوٹو نگنی یہ مل ڈالو نگنی بن پاؤں تے بات چیت ایسی طرح کی مجھ آتی ہی نہین طعنے مت دو مجھی مان بان اجی ہو جاتی ہوں	تنگو کیا اس سے دو جان مرے دکاشوق چہر چھیکو نگنی یہ دو لیان مرے دکاشوق نہین اسکا جھجھ امان مرے دکاشوق + جان اور بوجہ کی انجان مرے دکاشوق
---	--

نہین مت کرو انشا کے طرف سے اوپر
میں نہین کر نیکی احسان مرے دکاشوق

بلیکا چاہ ہی پہاڑ ہے ایک اپنی انگھون میں اوس پر ہی کوئی نہیں تم سے کیا اوڑ سکے کوئی پیار سے ہے جو دروازہ وہ دو گانا کا اوسکی زنجیر بھی نہین لگتے	اسمیں ایک تھنڈی سانج جھارنگ شہر آباد اور او جاڑ سے ایک لاکھ تار و نین اپنی تار ہے ایک اوسمیں بن چول کا کوڑ ہے ایک آگے پر شہر ہم ہی کی آڑ ہے ایک
--	---

لاکھ طرحوں کے ہن سنوار انشا
اور یہ نام کو بگاڑ ہے ایک

میں دیکھی ہے اوسکی کانین لونگ ہے جگائی ہوئی دو والی کے	کیون خوش آوے نہ جھکوا پانین لونگ قبر ایک اوسکی پاندان میں لونگ
---	---

میں چھک اوٹھی لیکے انشا نے
کل چہو دی جو میری ران میں لونگ

چڑھ کے کوٹھی دھوپ میں تم تو اور اتنی ہنسنا پکھلی چاند کی طرح سے ہی تھکتے چاند نے بات آتو جی کی ہے ہرگز نہیں چمچہ مانتی کیا پہلی گنتی ہے اسٹیکیلے سیکے واہ وا	اسی دو گانا چاندنی میں یہاں اور اجا تا ہی رنگ آج کوٹھی پر نگارو میرے سونیکا پینگ سچ تو یہہ ہی بگیا تو نے بری سکی ہی ہنسنا اور وہ نام خدا اوشٹے جو اینکی انسا
---	---

جان صدقے اوس بری کے جن فرشتا سیکھا اب تری ہاتھوں سے یہہ بندی بہت آئی ہنسنا	
---	--

بیکسا جس طرح ہوتی ہے جو اینکی انسا	تو اوسی ڈھب سے سمجھ دلی کی پانکی ہنسنا
ایضا	

سینہ پہ میری اپنے کھلی سر کے بال ڈال کیا چیز ہے جو وہیاں میں اپو نہیں اری جسم چڑھائیں دانی کو سر ہول پان لوگ نیکو نگو دیر کے اپو بدل اوشٹہ پنگ سے زیر بخت کی قبائے فضیحت کرے دوا یار ب لگائی آگ ہو جس نے یہہ سر کے مہولی میں جو لن ایسی بنی وہ کہ جب کو بکھیر میں چھٹاک لئی ہوں چاہ میں ایک مرد کو کوان میں صدقہ تیری تو مری نالو کی راہ سے	بی ریشہ ہیں یہہ انب اری انکی پال ڈال ہوں بات بات میں ہی اگر تو ہی ڈال اوسوقت میری ہاتھ پہ اپنا اوگال ڈال اپنا لکھان او نہ اور ہا او نہ شال ڈال تھوڑا سا او نہ لیکے کہیں سے پیال ڈال پانکی دیگ میں اوسی لیکرا و بال ڈال آز او لوگ ہول گئے اپنی چال ڈال اس سلی سر کو میری دو گانا کنگال ڈال جتنا بہرا ہوا ہے وہاں سب نکال ڈال
---	---

ہرگز غبار دلیں کچھہ انسا سے تو نہ کرکہ سینہ کے آسے کوز ناخی او جال ڈال	
---	--

اے بی ایک ہی عیار ہو تم چوڑے کے بات سوا او نہیں کس سے اقرار ہوا جو ہم سے بیٹے پاس نہیں جو آکر	ناک چوڑے میں گرفتار ہو تم یعنے لڑنے ہی پہ تیار ہو تم کرتے ہر بات پہ انکار ہو تم کیا مری شکل سے بیزار ہو تم
--	---

<p>سچ نہ بولے کہہوا نشا سے چلو اجی سب جھوٹوں کے سردار ہو تم</p>	
<p>تو کہہ دہرا مہٹا اور ہی ہے نوک جو کمیز پانی پلا دے تو ہی جھے اپنے اوک میں سو دھار میں چہری کی نہ پا کو کے نوک میں سو دخل کیا کہ ہو جو کسی مست بوک میں میری اکیل ہی کی رہا روک ٹوک میں جیسے پری ہی ہوگی کوئی اندر لوک میں</p>	<p>ہے اندرون میں اونکی جواواز ڈوک میں باجی نکالے ہاتھ دو شالی سے کون اب تیزی کھلے آنکھ میں ہے بلیکا کے جو ہو مست باس کے جو دو گانا میں ایک ہنک دربان ہے وہ ایک نگوڑا سو عمر جبر باہن کے لڑکے کہول کے پوتھی بچا تو</p>
<p>انشائی بات چیت میں جو چہر چہا رہے سولنت النساء میں کہیں نے نہ کوک میں</p>	
<p>جو نہ سمجھوں گی زناخی جان تمہاری بولیاں ٹھنڈی سانس میں بہتیاں اسکی کئی ہجولیاں لائیاں تو پھول نرگس کی پھر پھر بولیاں جیب میں میری بہری ہیں بولیاں اور ٹھولیاں ٹھوس میں اوپر سے اور اندر کے دسی بولیاں اور گئی وہ لئے دامن اور اونچی بولیاں جائیاں میں جو کچا کچم ڈولیاں پر ڈولیاں</p>	<p>میں تو کچھ کہیں نہیں ہوں ایسی کچی گولیاں سو نہ بنا دی بلیکا ہے تو پری پرتے ہیں آج انتہا میں تری گل باغ سے جو رنڈیاں بس کہیں چکے ہی ہو ایسی کوئی نوئی کرور کیا کیسے درد سمجھیں رنڈیاں یہاں کی اجی پانچو پیلے قبائیں سب نوکین اب ٹھیک ٹھاک کچھ نہیں معلوم پوچھو کو نسا سیلا ہی آج</p>
<p>مطلب انشا کا سمجھتے ہی نہیں ای واپچری بلیکین اور خائنین ہیں ایسی ہی تو بولیاں</p>	
<p>یہو لو کہی اندرون میں لچھیں سے جڑ رہی ہیں + شاید کہ اوس پری کے دامن سے جڑ رہی ہیں</p>	<p>الضامہ</p>
<p>او نگلیاں تہی پر سہوئی دسی چٹ چٹ بولتیں کچھ نہ کیو لین کو اڑو بھی تو چٹ چٹ بولتیں</p>	<p>تہیں تو پردہ والیاں جھکا کر مٹ بولتیں + شی ٹہی کنڈھی تو کیا تھانسا تھانسا کا +</p>

<p>پانہین تم سچ کہو امی یہ بھی ہوتا میری جلا بیگمان فی نے لیا شیشہ تو ساری گانٹین</p>	<p>بطحین سو تین تمہاری کیون موٹھریٹ لوئین کیا صراحی بنی ہین اوہ سے غماغٹ بولتین</p>
<p>ہال کے سایہ میں اگر یہیہ پانین باغ میں بلبلین چمن شے آتشا تیری آہٹ بولتین</p>	<p>ہال کے سایہ میں اگر یہیہ پانین باغ میں بلبلین چمن شے آتشا تیری آہٹ بولتین</p>
<p>کل دو گانا بن جبریاں باغ میں گہر گہن</p>	<p>ہال پر سب اونکی چوٹی دارا ہین جیہا گہن</p>
<p>کیا تری سر چڑی چاروٹی چارون الامان</p>	<p>شاہ ویرا شیخ سدوزین خان تہی میان</p>
<p>ستونین گنجت وہ جو ہر وڈاتی رحین</p>	<p>اونے آخر کیا ہوا اپنا کیا پاتے رحین</p>
<p>اری دل کچھ اونہین تیری خبر نہین نکرون شکوہ شکایت سو کیون ہلا جو کہے ایک گہری بان بھی ہو گئے جو کہا سینے کہ غش ہون تو وہ پیری</p>	<p>تری چاہت میں گہوڑی اثر نہین میری حالت پہ بھی کچھ نظر نہین تو رہی پیر وہی دو دو پیر نہین یہ لگی کہنے کہ کچھ اسکا ڈر نہین</p>
<p>ابھی اوڑ لاکے قارون کی طسج یہی فسوس ہی انشا کہ پر نہین</p>	<p>ابھی اوڑ لاکے قارون کی طسج یہی فسوس ہی انشا کہ پر نہین</p>
<p>کیا یہ چڑکھا نیکی باتین کی ہم سے چہرین قید سی چاہت کی لگہ کہا سکی تو کہہ دے</p>	<p>سینکڑوں تم سی بیان گزرا کھی ہین ایریاں یا توغین ہون جسکی کوئی لاکہ من کی بڑیاں</p>
<p>مردہ میں جو بن کی بہرین میں یہ جو لونڈوں گہرین سب کے سب گہر گنجیاں ساری کی سار ڈھیرین</p>	<p>لیتیاں ہین چمن اور کوٹھونہ سوچا پیرین وہیکہ لے بس ہننے رانی جی تمہاری چیریاں</p>
<p>نظر آوین ہین اوہین چہرین گن</p>	<p>جسے کہیل میں بھی لگے ہو یہ وہین</p>

اے دوزر برادریرادوش سنی تھی کسی سے جو تجھ تاربت کہ تو لی ہے اپنے سبق پر یہ لکھ	سو نام خدا بیگما ہی اری سن اوسی کر لیا گنگر ونگا قفسن فعلون فعلون فعلون فعلون
--	---

گرم آم ایسے یہ تینو کہ انش
تصدق ہوا پھر طنبورہ کے تن تن

بلا سے اگر آئی ہو لے کمار و کیا میں ہنس کر مہلا کیا کروں میں شک جال چلنے بہ مت مان کیجو کناری لگی کیسے کیا لال ہوئے مکے پیسے صدے کئے کیا بلا میں	نہ مجھ سے کرو بولے سہولی کمار و تو ہنس کر کے اون نے سہولی کمار و کہ حاضر ہے اپنے مجھو لے کمار و یہ کس گانہ کے ہیکے بولے کمار و روپہ دو گلی میں بہرے جہولی کمار و
--	--

مجھ چیکے ہو نچا دو انشا کے گم تھک
نہ وہ یہ جو کر گئے پیسے ڈولے کمار و

مکڑی جاہت کو کیوں بھیجا جوت نہزار فوج جو کہ یمن کہین گے سم تو نہ مردا و وکیل یز سے تیری کو کا چاک سی اونکی گم میں آئے پہل پڑی جو گلاب نہر جو چوکی اتو تو یون ہی ہو	دو گنا بیجا ہوئی اسی تماری اٹھیل کیلئے کو اری تو جگر اسراہ اونکا کہ جاوین یرونی یونی کو بلایمٹہ اور لگ گجائی اسی تیری ڈھیلنے کو نئی تھی میں یہ کے خوب پیاسی گڑوسی فانی وٹائی
---	---

قصیب گین کے بیجا جی تو میں بھی کیا جگہ کر دئی
ابھی تو انشا کو ساتھ دیاں تیری بن پڑی تھی

بات وہ لای کم نحت جو چت چاہی ہو پہر جو بول او سونکی کچھ میں تو یہ طغے دوگو ایا تحفہ وہ جو بڑ چچے ہے او سکی لگیا پوڑھا جو نہانہ ہلا نوم کے مریم امی شمع	اجی بس جاو ہی کچھ تم تو پڑی واری ہو قہر ایسا کر و تم ابھی بن بیاسے ہو تب سیون ساری کی ساری جو کیک لای ہو جل بی جل صبح ہوئی اتو کیمن راسی ہو
---	--

دیکھو پسنا تو مجھو آج سے انشا اللہ

خدیجہ سے آتو کے وہاں بیٹوں جہان بانی ہو	
<p>لوح تم سے کوئی چھپتے ہو تو نے اگلیا کوئی چھوٹی سی ہو کہنے والے جو پچھتے ہو خیر ایک موم کی بتی سے ہو</p>	<p>تم بری مہر ہو اے باجی جان خانگ بجلی ہے اگر میرے لئے یعنی چٹ پٹ کی اوس سی سے کھڑی ای دو گانا ترے مشغوبے کو</p>
<p>وہی انشا سے ملا دے جھکلو میر جاہت میں جو باجی سے ہو</p>	
<p>اسی دو افراد کثر یہ سیال کی سمجھو لے ہی تو میری خاطر کیوں سنگاتی پان کی ڈھولی ہو تو دیکھو میری طرف کیا خوب بی بہولی ہو تو گھر کے جانکوں سنگاتی جس گھڑی دولی ہو تو</p>	<p>جی ہی کچھ کہتی نہیں مہر میں نرمی پھولی ہو ہی تری موندہ کا اوگال اس پٹ کا میرا دا بات دنیا کی سمجھتے ہے نہیں نام خدا سنسنا جاتا ہی جی اپنا دو گانا اوس گھڑی</p>
<p>دیر لٹ انشا کی سرکہ جی کہنیا لعل کے بن کھڑی ہو را دیکھو کہتے مولی ہو تو</p>	
<p>کہ سکھائے ہنر آ تو پکڑ اپنا جگر آ تو جاوے اپنے جو گھر آ تو دیوے چھپے آگرا تو تجھے اے بے خبر آ تو کہیں تجھ سے کٹ آ تو</p>	<p>ارے موقی اوھر آ تو رہ گئی دیکھ او نہیں کل مارے کیا ہی کو دے کیجیے کیا ہے اند میں میری دل کے بے خبر ہے کوئے کم نجت نہو گے</p>
<p>کیا ہو گرا انشا تجھے حسان وچھ لے بہ نظر آ تو</p>	
<p>پاس اپنے نہ بلاؤ چٹکیوں میں نہ اوڑاؤ</p>	<p>اوھر آو نہ ستاؤ ہو جہان خوش وہیں جاؤ</p>

<p>اگ ملین نہ لگاؤ بس نہ انشا کو کھساؤ</p>	
<p>ہوئی ہو کیوں جو اس خوف نہیں کہ آتی ہے ہو نوکی باس خوف نہیں کہ ٹیلہ ہے اور اوس پہ گمان خوف نہیں کہ کچھ نہ کرو تم ہر اس خوف نہیں کہ</p>	<p>کوئی نہیں اس باس خوف نہیں کہ یہ نہیں فتنہ کا خطر جس سے کہ ہو کچھ نہیں جو کدرا جس سے ہو آؤ چلی میری ساتھ ساندھی ہو دم</p>
<p>باندھو انشانہ و بیان آگ و دھوین کا ہوئی ہوئی ہن پلاس خوف نہیں کہ</p>	
<p>اجی اوستا و جی اللہ اللہ یہ کیا ہے ہر گھر سے اللہ اللہ نہ تھے جھٹنے کے اللہ اللہ</p>	<p>نہ کہو پھر نہ کے اللہ اللہ ایو تھے میری کیا چڑکالی تمہارے دولتا تو ہو گئی ہے</p>
<p>اجی انشا کو کھٹنے ستایا یہی تمی منھنے اللہ اللہ</p>	
<p>مدینہ نے وہ اٹکھ دکھائی کہ الہی تو بہ اٹکھ ایسی ہے اٹائی کہ الہی تو بہ وہ یہ ببل نے پہلائی کہ الہی تو بہ لنگی ایسی ہے گائی کہ الہی تو بہ یہ میری جان بھائی کہ الہی تو بہ تمنے بے ایسی جانی کہ الہی تو بہ</p>	<p>یہ گھٹا رات کو چھائی کہ الہی تو بہ سیگان راہ میں آج ایک پہنی نے مجھے پہول کی ایک گلی جو رخ میں اپنے لیکر کیون نہ جی و جد کرو آکے دوکا اجی نے تیری فریاد کروں کس سے زناخی تو نے خوب اب جاگ چکین رات کو جو آئی ہے</p>
<p>سیری موندہ سے جو لین نام سنا انشا کا توئی یہ وہوم چائی کہ الہی تو بہ</p>	
<p>ہندی کہہ لگی تیرے بدلے ہزاری روزہ آج کس شخص کے رکھی گی دولاری روزہ</p>	<p>میں تیری صدقہ نہ کہہ اسی میری سیاری روزہ نمش اوہرت کو زونکی ہوئی تیار می</p>

بولی نگر کے جو کیا رہیں نہ دیکھا پانی | ہی ہماری سی طرح تجھ کو بھی کیا رہی روز

دن دہاڑا ہی ابھی رات کو انشا اللہ

تیری قربان گئی ہے مجھی وار روز

کلی دلی بھلا کیوں چکیوں نہیں وہ سلائے
گلو رہی یان کی جو کھارہی ہو اس سے کہتا ہو
فضیحت کا لگوڑا ہر گز تیری کیوں پسندایے
بڑائی میری ٹینگ پر خدائی رات بن میں فی
مجھے ڈر ہے مجھ پر ایک جو ہی ناکندہ سا ہوتا
غلیلہ یہ اوس کی گھڑیاں کا کیونکہ نہ ٹھہرا دین
دو گانا نہ دین چہ بن کی بھری ہوت آجھو بچا
ارسی تو او بلے ہی پرتی ہی ماری جہل کے اور رڈی
بھلا ہوتا نہیں دنیا میں سمون کی پلنے سے
گھڑی جیسے فرنگی بولتی ہے دل ہی ہی لون ہی

یہ دو نو پہول جیسے ہو نہ تیری کوئی دل
نہ رکھو بات کیچھین بہرے ہو سو او گل دل
بڑا دانا جو ہو چکی میں کیا چو نو نگہ دل
بڑی ایسی بہت ساری کڑائی بیچ تل دل
سبا دای دواجی وہ کہیں تجھ کو کندل دل
نگوڑی باولی چیریا مری میں جو خلل دل
کہ کوئی پہول اوتسی گو دین کوئی لا کھل دل
خدا ایسی ہی دید نہیں کیسے فوج جہل دل
جوانی خیر عیبے سو تری نیت بدل دل
یہ خطہ ہے کہ کوئی بگاڑ اسکے نہ کل دل

کسی کو بھی کی گئی پروہ ہے جا ایک سخت آشا

اکٹھ تین چار او سمین سے آئی میں کل دل

کل ایک گھر میں خوب چھوٹی بڑی لڑے
جہلتی سے چہا چہ چہا چہ سی جہلتی او بھہ کئی
ارکون سے لڑے جیسے جو انون سے سب جان
چوٹوٹوٹے چوٹوٹے چوٹوٹے چوٹوٹے چوٹوٹے
حقون سے جیسے چوٹوٹے چوٹوٹے چوٹوٹے
جب تل گئی لڑائی ترارو کے تول میں

ہاتھوں سی ہاتھ اور کڑوں سے کڑی لڑی
شکوٹوٹے ٹوٹے ٹوٹے ٹوٹے ٹوٹے ٹوٹے
بڈھوں سے بڈھوں سے بڈھوں سے بڈھوں سے
بہوٹوٹے جیسے ٹوٹے ٹوٹے ٹوٹے ٹوٹے
نیچوں سے نیچوں سے نیچوں سے نیچوں سے
ہاتھوں سی ہاتھ اور کڑوں سے کڑی لڑی

انشا یہ دیکھتے ہی اس موم دھام میں

دیدوں سے ایک شخص کے ہو کر کڑے لڑی

<p>جہ بھگو چاہے اوسکا خزانہ بہلا کرے روٹھی مٹی کو کیلئے جا کر منا پئے جہاں سواو کے موندہ کو جو بہت کا نام ہے کچھ دھڑکتے ہی نہوئی تل چنے دوار افسوس میں خیال میں جو جی میں پرچ گیا دانی کے دشمنوں کو کھائے موئے اخیل</p>	<p>دو دو ہون نہاے اور وہ پوتوں پہلا کرے منہ کسی نگوڑی کے اپنے ہلا کرے اس دل کے آنچ میں کوئی کب تک جلا کرے وہ اوڑ گئے جو کوئی ترا ارتلا کرے دو نو مہ ہاتھ کوئی کھانٹا ہلا کرے کچھ جا کے بد عانہ کہیں کلکلا کرے</p>
<p>آواز بھبھ رہی جو دو گانا کے آج ہے انشائے کوئی کندی اب سکا گلاری</p>	
<p>جو دگی آسے کو ہمارے جلا کرے کیا نہ راوی اوسکو یہ پھولوں کی پنکھیا ہیں اولٹی ناگین اوسکی اسیکے گل میں جھٹ بندی کی وہ جو ٹوہ میں ہوں اسی چھڑا</p>	<p>اوسکا کنول خد کے طرف سے کھلا کرے جب تک نہ زوری زوری ہو نہ پناہ کری جو کوئی اونیسی جا کی ہمارا گلا کرے ایک ست ہاتھی عیسے اونیر ہلا کرے</p>
<p>کچھ بندہ باندہ ایسی طرح کا کہ امی دوا انشا اب اولی جی گوہر سے ملا کرے</p>	
<p>چلو سیر باغ کو بیگیا مونی ہن دخت ہری ہری اری بوندوں کیہر بوجہ کھنچو نہ نہ جانو یہ جو گانین میں نہیں داتو نہ اکیو اسی دی سنا جو گناہ کر کے پہاڑی تو اوس ایسی آئندہ دکھائی</p>	<p>وہ جو پاک میں سو نشہ میں ہیں نہیں کوئی اور دیر کہ یہ چوٹی چوٹی سے جی میں یہ تو جو کر رہی کہ نگوڑی دوں کہ سرین جا کوئی سناں تان بہر کہ رہے جہاں میں جب تک قصور یہ نہ کری ڈری</p>
<p>نہ بچال لال ہے سیکہ نہ تو زین کا ولی سیکہ اری انشا اپنی ہے جی سیکہ کہ سچی دل نہ دیر جی</p>	
<p>ہزاروں پودوں کو ہانکی برہوں کو چھڑا ہے ہوا ہے کچھ نہ چیرا ہے کہنے اتلاک انکو خدا انکو او جارتی ہاتھ سے ان باغبانوں کو</p>	<p>بہنیں یہ لکھو ایک اجہ اندر کا اکھاڑا ہے اسی سہ بیگیا جی نے بہلا کیوں موندہ بگاڑا ہے جنوں کو اس معی طیل کے کہ نہ بڑیکو اجاڑا ہے</p>

<p>میاہین ٹھنڈی ٹھنڈی آہین پھین بجا رہا تو کو کا یون پکارا وٹھی بچپا رہا ہے پچھا رہا ہے تمہاری ساتھ ایک لٹیا منواو ہارکا دھارکا اجی بس طہنکی سیر سیر اور بس نواڑا ہے وہ جو گردن کی ڈوری ساتھ لٹیا سچ نواڑا ہے جو سب لوگوں نے ان سیر غلاموں کا اوکھا رہا ہے نہ سیدھا نہ نہ ترچھا نہ نہ شیر با ہے نہ آڑا ہے</p>	<p>ضامی شال کی اوڑھو چلو ہم تم جیکرٹ بین گرایا کل دو گانا جو تھنے لکھیل کر گئے بھلا باتیں کر کر کوئی گمان تم سے جان نہ لکھو نین بہا نکوڑی باد لیکا بیان یہ نیکہ اوسنی پی لیا ہے عاشقوئی جانکا لوہو بگاڑو گئی وہی تم بھی و اجی جھکا دھکا کر جو سوچا خوبسایہ تو او کی دوست کا دوسب ہے</p>
---	---

بہنار ازرق غلطی کا نہ دیکھی اب انشا کو
لکھنے پر حرف حب کو او سنہ خوب نواڑا ہے

اس گہری ایک بیان میں ہیں آپ کے میں تو
ڈر لکھے ہر پر بہت ہر رات سن سین بولتے

انصاف

گوشت ایک گاڑی بہ ایک چوک پیاسی ہے
ناک سی کوڑا سی او کی جان سو پیاسی ہے

انصاف

کیا چڑھے وہ بیان کسی شخص کے لکھی چوٹے
راہی میرے پاؤں تلے لال پری کی چوٹی

انصاف

<p>یہ کیا تجھے ہے خواہی نہ خواہی انگیا دو اکے تب تو نبی ایک طوفان تھنے جھبہ پر جو بانڈا پیری بدی میں جو کوئی ہوو دشمن جویری تھے ایک جی وہ نہیے بنا ہے تم سے تو نیارے</p>	<p>مجھے بکنا واسے تبا ہے ساری کی ساری جب ہوو لانا کوئی بھی دیکا اسکی کو اسے اوس سے سمجھ لے تو ہی الھی از غیبی آئی او سپر تبا ہے لیکن نہ تھنے مطلق تبا ہے</p>
--	--

انشا ہے اب غوار بانڈھی
کیا خوب اسی راہ الیسا سپا ہی

دوہر ہو چل چنچے پرے کھیت ہین سب ہری ہرے تیری باتو نہر دل دہرے کوئی اب تجھے کیا کرے	بس مرا سر نکھا ارے سیر کا ہے مزا ابھی کوئی نادان ہو وی تو نہی ہنسا بہ اچی صنم
---	--

و کچھ انسا تجھے بھلا + سانس متحد ہی نکلیں ہری
--

وہ تو کسی مین نہیں آپ مین جو بات سی پڑتی ہے مینہ کے پہوار مین سب لوگ پڑ تم بھی کوئی ہوا جی گن نے کہا آونے سینک سی پارا بہر ابرٹ مین کوڑ کی او	جھوٹ جو پو لون تو تہ مارون ہری آت ایسی مین آجانی زور سی کچھ گمات ہے واجہری کیا پو چنا آپ کی جودات ہے مینے بہ اوٹنے کہا بہ بھی تو ایک بات ہے
--	--

دل کی خوشی کی لیتی سینے پر انسا سی آپ بات مین او سی ہری ایک کر بات ہے
--

مینی جو کچ کچا کر کل اونکی ان کاٹی لیلی کی آگے کیا وہ مجنون کی آہ شغل	تو اون فی کس مری سی میری زبان کاٹے سر موندی ایک موندی سوناک کان کاٹے
--	---

اور کیا وہ لہہ بہادر موندی خیر رہے پہر یہ قسمت کہ وہی غیر کے تم غیر رہے جنکی قسمت مین کہ لکھا تھا وہی طیر رہے	او کی مچلی تو کبھی چونک کی بھی پیر رہے اپنوں کی جتنے اچی ہننے تو اپنا بت کی طیر نا چاہ کی ناری مین ترا کام نہیں
---	---

یون جھکا جھہ بہ کوئی رات کا جاگا جیسے کیون لگل پڑیئے نہ سی ویسہ کہ اوکا تو یون ہی ہر بات مین بولا کرو سنگسہ کوئی اللہ کرو چنیک پڑی جلدی سے	تم تو وہ چاہتے ہو سو مین مین ناگا جیسے سونی روپی کو گلا دیوی سہیا گا جیسے ابھی آغا کو بہاک کر کہا آگا جیسے وہ چہر ٹھٹ مین تو ہر چہر کر بہاگا جیسے
---	--

مین تو دو کہانین گانیکو تری پر یہ کہہ کہا	نال سرسم سی جو گاومی تو بھلا گا جیسے
گائین گاوین اسیر وکی گرونین نہ کہ وہ	قائین قان اکی کرین صبح کو گا گا جیسے

دھال تلوار لینے لاکھ چڑھائی الشا	
مجھے یون رات ملا ہو کوئی ناگا جیسے	

یہ اتفاق ہے نہ بنی یا بنی رہے	یہ آدمی کو چاہیے دل تو غنی رہے
روٹھی ہوئی ہے وہ تو گئی یہ بہہ سوچ کر	یہ کیونکہ ہو کہ یون ہی منی تو منی رہے
ناگوانگی آدھی رات کو سر کہو لکڑی	آمین کے کہنے کے لیے اور ایک جہنی رہے
نواب دولہ شیر بہادر وزیر کے	جہ جسم سی ملکون ملکونین نٹ روشنی رہے
دولت بنی ہے اور سعادت علی بنا	یار بنی بنے میں ہمیشہ بنی رہے
قائم رہی وہ چاند سا مکھڑا جہان میں	اوسکا بڑا چوچتے اوسی جان کنی رہے
جہ جسم وہ اکملہ اوسکی جو برچی سی تیر	دشمن کے دلمین جہتی اوسیکی انی رہے

ہمت کہی نہ ہارینے الشا یہ چاہیے	
جوبات دلمین ہٹن گئے بس وہ ہنسی رہے	

دنیا ایدھر کے گو او دھر کو چامی	یاٹے خوب کے کس طرح خواجی
وہ سرباب تجھ سے کیسے چھپی	جان تیا سی اپنی جو کو جو جائے
سوہنہ سے ٹک پھوٹ تو انارنگی	اری کس طرح تیری تو تو جائے
سری جیکو ٹھی تے کہڑا اوسکو	ٹھنڈی ٹھنڈی کہو کہ گھر کو جائے

کہہ کہانی تو ایسی ہے الشا	
جسہین آ تو نگوڑے یہ سو جائے	

آج وہ بات سی جسہین تری کل کل جاے	کیا کروں لیکن اگر کوئی مہینا مل جاے
یون لگی کوستے چوڑ میں جو ہارنی ہری	ستی ہو جاوی من مرترا راجہ نل جاے
فہلتی پیرتے ہوئی اسی چہانو جو وہ اتراویز	حق کمری تری طرح اوٹکا بھی جو نل جاے
آہ لی لو جو مری چوڑی سے نکلے باجی	شیع یہ بختوں جلی کیوں نہ بھلا جلی جاے

اور

	اوسے قربان کروں جو مجھے پھر انشا سیری جہانی جو چھوٹی اوسکی سہلی تیل جا	
سیدھی لوگوں سی ہی کہتی ہو کجی کی سنی آئی ابتک مری دوست یہ کیا قہر ہوا کوئی بیجا ہو تو اسوقت تصدق ہو جا چشم بد دور قصابہ یہ متسار اسی واہ	کیا تیری خود ہی تمہاری ہی اجی بی سنی اسی لو اب صبح کی نوبت بھی کجی بی سنی اوڑھنے زرد عجب تپہ سچی بے سنی گرم گنتی ہوا جی اوچی بے بی سنی	
	اجی انشا کو نہیں دہیان ہمارا سطر آبرو منے عبت اپنے تجی بی سنی	
پڑ گیا نیل میری گال میں کیا قہر ہوا ڈبلی پتلی ہوں مری تو نہ مہینو کپڑی مینے لی اتنی سی سبزی کہین پیچھے جا کر	ارمی کم نخت گھوڑے پڑی تجھ پر ارمی او جان ارمی خیل ارمی اوٹکی پہلے باجی ہی نے معجون کی کہالی ٹھکی	
	ہو گئی ران تو سب لو موہاں ای انشا دیکھ میں چنچ برؤنگی نہ مری لی چٹکے	
کوئی کچی ہے گنی ہر بات کا پکا تجھے کوئی چمگا ڈر سا حاجی ہو ٹکڑا اوڑ گیا کون جیتا کون مارا یہ تو پچھسی فحجے اوسمٹتے کوئل اور چاہت بکیا کیا قہر ہے	گر پڑے تو اوند ہی موہنہ شیطان کا کچھ اسی دو اجواب کہادی کاٹ کا کچھ اسی زناخی بو پڑی میری تین چکا تجھے چاند جیسا لگ گیا بیڈول یہ لگہ تجھے	
	چکے دینی کہول کنڈھی لینا انشا کو بلا ڈر بہلا کیا چاہیے دربان بوباک کا کچھ	
سچ کہوں بات جو بُری نہ لگو کیا وہ پنجیری سیلی بیلا جی آقا مینا او جبڑ گنی تجھ کو چودھری جی چلے وہ کیا گاڑی	کیا وہ دگتے کہ جون پھری نہ لگو جو کہ موٹو نہیں بھر بھری لگے چاہیئے کوئی بے سری نہ لگے کیسے پتوں میں جو دھری نہ لگے	

ٹوہی ہے کہ میرے بچھی دوا	یہ نگوڑے اکل کرے نہ لگے
میرا نشانہ وہ ہے کہ رستم کے	جس سے ہرگز بہادری نہ لگے
رات بہر اپنا ترستا ہی رہا جی باجی صدر قد آواز کے تیرے جو پکارا میں نے ہی سلیقہ تجھے اتنا کہ نظر آتی ہے ای نو اس کو ٹھیر میں میری ڈرائیکے لیے	اب تو نوبت بچی اسٹواجی باجی باجی تو عجب آن سے کہ تو نے کہا جی باجی پادشاہزادی ترنی سانے باجی باجی ایک عبا اورہ کین بیٹے ہیں حاجی باجی
گردیا تو نے خفا مجھ سے مری آتشا کو	پیری بہ راج کری شوخ مزاجی باجی
چبھتی ہے یہ نگوڑی مسلسل کے اور نی بن سر ڈھپی ہوئے تجھے کیا چاہتی بہلا کو کا جی دیکھو میرے دو گانا پہ کیا ہے اوس اودھی اور نی کی تو گانی نہ بانڈی	لاوی وہی دوا مجھے مل کے اور نی بونٹی سی قد یہ اس بڑے اچل کے اور نی پشوازا اودھی اور جہلا جہل کے اور نی بنجائیگی یہ کو ٹھری کا جہل کے اور نی
آتشا کو سونگھنے کے لیے اوں نے بھیج دی	جالیکی کرتے اور وہی ہلکی اور نی
جو مخالف تھی چمن کی وہ ہوا ساری گلی	اے نہ اسی زکس خوشی کرتی چاری گلی
ایضا	
چونپ کیا ہو جو کسی سے کوئی ہر روز کیون نہ ہنسنے سے پہری اورہ کو دروڑ چولی جیسے ہیں یوز قرا گوز کے صورت آیا تم کو تو وہ بیان یہی آٹھ بہر ہے کہ مجھے ہی شل وہ کہ پڑا نا جوٹے تو سوروز	چلیے سفہ من دل شور سے دل سوز وہ بند وڑا ج کہ گستا جسے زرد ووز اونین گھوڑا بھی کوئی بوز قرا گوز نت نیا اور ہر ایک ماہ شب افروز اور وہ جو کہ بنا ہو دے سو نوروز
نہین اندر سے اگر شور ملا تو آتشا	

موندہ بنائی ہوئی پیر کیون میان فیروزے	
کیا غضب تری چتون میں بری لگ رہے	تو سہی کچھ تھرتھارتی رہا گہری
رباعیات	
ای بی بی حسین شاندار بہائی تیرے	صدقہ قربان جاسے دانی تیرے
وہ چال نہ چل کہ نام رکھے کوئی	بی ڈول سپہ ہین دیدہ ہوئی تیرے
الضیاء	
ماحق ناحق مجھے جلاتی کیون ہے	گہر میں میرے آگ لینے آئے کیون ہے
آئی تو نہیں ٹھرتے یہہ بخش ہے	بیگانہ میان تو آتی جاتی کیون ہے
الضیاء	
جہانکا تو نکر عبت فیضیت ہو گے	آ تو یہ سنی کے تو قباحیت ہو گے
چالین یہہ چوڑوی ہنین تو ناحق	اکیروز بڑی برہمی فیضیت ہو گے
مضبوطات خطاسم	
دودھ میں خوب گہول لوساؤ	اوس سے لکھتے جوا یک کاغذ پر
حرف جب سو کہیں پونچھتے ایسا	کہ نہ معلوم ہو وی تھے وہ کہہ
سادہ کاغذ دکھائی دیوی گا	ای دو گانا یہ مجھ سے سیکھ نہ
آگ پر سیکھنے کے ساتھ اوس میں	آئین گے کالے کالے حرف او بہر
یہ کرامات دیکھ کر جانے	تو کہہ اوسھی گے حرف کیسی نظر
ہننے بھیجے ہن اپنے انشا پاس	
لکھوئی شمع کے پندے پیشہ کا چٹیا	سہارا لکھا ہوا اور اوسکو حوض میں چوڑ
جلی گے وہ ہوئی جون جون اوہرتی آویگی	نہ ڈوبے گے نہ بجھو گے ہنیں گسار و نہ
الضیاء	
کینچ کو دا دیا سلائے کا	سہیل مضبوط سی کوئی لیکر

کر کے خائے چوٹ کے مہرون کو کہ نہ معلوم ہو بناوٹ کیسہ کہ اسی اور لگتے ہیں چنے و چھو اور پانی چھڑک دو تھوڑا سا اون چٹون سے دھین سرک پئے	اوسکی گودی کو اس سلیقہ سی ہر برے اور ون شو شرط کچھ اسپر رکھ دو ایک تہ میں خاک کے اندر پرہ کے کچھ چوٹ موٹ چوٹ سہوٹ نکلیں گے کو نیلیں باہر
---	--

ایضاً

لگے جو خط عرق سی لیمون کے آگ پر دہرتے زعفرانی حرف	سادہ معلوم ہو تیگا بس خیر نخل آونگے سے عجائب سیر
--	---

خط مہرون

مشقاً مذ ظلمہ اعلاے + متمس سید کہ خط جو لکھیں سو تو کم نخت ٹمڈ سی سانس سوا دل پہ جو ہے سو جانتا ہو اوتے جی ٹھوڑا ترس گیا ہے ہے اوڑ گئی شمع نے کہاں پایا کہ یہ ہو پچھو نہ تم سفر میں کہیں عمر کو تو سفر کے سے مشہور	بعد اظہار اشتیاق و نیاز تو اسے چاہیے کوئی ہمساز اور اپنا نہیں کوئی دمساز پاک پروردگار بندہ نواز ابو سنہر کو آپ کی آواز + وہ جو ہے ہم میں ایک سوز و گداز اور پڑ لکھجو پانچ وقت نماز چلنے والے کے عمر سے سودراز
---	--

واقعی سچ کہا ہے انشائے

نہج دنیا کے سے نشیب و فراز

ایضاً قطعہ

دبدم جھوٹ کے ہیفت ہسارگر غیبے آگلی جہلسا لگی اس جہالت کو بہرین ہونہ یہ میرٹن نہ اسیا نہ لیت	کیون کلجے میں مڑاں لگاتی ہو تم کس لیے آکے ہبلا اور جلاتی ہو تم چیز جب دیکھو تو کچھ اپنی ہے گاتی ہو تم
---	---

یعنی معقول چہ خوش چاہی کیا خوش
چیکون مجھ ہی اب تو آتی ہو تم

کہہ کے سمجھو گی بہلا تجھے بہن الشائد
کیا کیا میں دُجوہر رُز و سراتی ہو تم

قطعہ بطور خط

آپ کو معلوم ہو لب و نیاز و سلام
کتنے بے اجبی طرح شکر ہے او کا کام
اب جو جدائی کی ہاتھ زبست ہوئی ہو حرام
کوئی اوس کی طرح رکھی بہلا تمام تمام
اون گلیوں کے پور و سو جہ گئی ہیں تمام
پردہ نشینوں کی ہے اب یہ دعا صبح و شام
اون میں مجھ رہتی ہے اپنی وہی ہو دم و نام
تو یہ بہا ناکہ ہے رات سے سکو کام

خان سمو المکان سلمہ ربہ
فضل الہی سے یہاں اور تو سب خیر
لیکن اجی کیا کہی کہنے کی قابل نہیں
ولین ہٹو گے سے کچھ لگتی ہیں اٹھو ان پر
روز جو وعدہ کی تھی گنت ہی گنتی اڑھن
پردہ دوری کہیں تیج سے اوٹھ جا ہی جلد
کرتے ہیں چھو لیاں باغ تماشے کی سیر
اس میں جو روئے ہوئی دیکھ کیئے لیا

بیتین بہن الشاک اور اپنے سینھے وہی
اسکے سوا اندون کچھ نہیں بندنی کا کام

القصۃ

بعد اظہار تمنا یہ اجی معلوم
سکو ایک پیسہ کی کاغذی کما مجھ

میرزا صاحب الطاف نشان سلمہ
آئے مدت سی سدا نہ کہی خط لکھا

قطعہ در بیان طلسمات

اور سکھلا دی لفظ ای پیاری
کہ وہ کالے ہوں حرف ہی سدا
چٹے پانکے خوب سے مارے

گرتے لکھی جو ایک وصلی پر
کوئی سے ملی یہ وصلی کو
وہر کے وہ وصلی ایک تختی پر

حرف الشا وہیں سفید سفید

چاک او سمین کے جس طرح تارے	
لکھنے جو چو نے سے کچھ ایک کسی فرو پر فرد تو سا دمی ہی بہر سیر نظر آویگے صاف او بہر آوین کے حرف چلتی سفید	اور سکھا کر اوسے خوب مٹا دیجیے ڈال کر پانی میں بہر سیر دکھا دیجیے آپہی کرامات کے دہوم حیا دیجیے
ایضا	
عرق لیمو آوے شیشہ میں اوسمین ایک چکی بہر کف دریا ادبل آو پکا وہ عرق مونہہ تک	کدے ایک آدمی سے بہر لاری پس کر چوڑی تو امی پیاری سانپ کے طرح مار فٹکارے
یہ عجائب طلسم ہے انشا دیکھ جس کو بھیج رہیں ساری	
مستر اور دستر اور فہمیدن نسبت از زبان ریختی	
نسبت وہ جو آرام سے ہے ہاتھ کو سو کیا کچھ سوچ کے بتلا ہی اسمین کلائی	
ایضا	
نوبت کو تری نام سے ہی پیل کیسا مت کر تو اچنبھا کدی اری باجی	
ایضا	
وہ کونسی ہے چیز کہ ان جانوروں سے کٹیورنگی پروں سے جو بنی سونکی چڑیا	ایک ہی اوی نسبت اور جی نہیں اوسمین یعنی تری انگیا اسی جان زناخی
ایضا	
کو کا جی بہلا یہ کو مٹی کونسی نسبت جو لوٹ گیا دیکھ کے کل تیلیوں والا	کو سہلی کل کیون آنکھوں پہ تھارے کرنے میں تماشا اوسمین یہ پتلا
ایضا	
کل کر کے ٹٹولے وہ پری جیسے یہ بولے	دن رات سلنسبت کیونکر نہ سچے ہو

تو لاسخے ان اکھو کی کانٹے میں تو ٹھہرا تو لا کہ ہے مائیا دیکھ مایہ تماشا

ایضا

جسٹھی سے بہلا دیاں کوہی کو کسی نسبت فرمائی صاحب اسکو بھی نہ سمجھو
لو پوچھ چکے اور بس اب کہانی خشکا ہو جب کہ پہرہ را لو اب بھی سمجھو

ایضا

ہی مردوں کی نامونین خط ہی کسی نسبت پر اوس سے کہ جس بن کچھ کام نہو
پہلی وہ لکھا جاتی ہے جبکہ نفاذ ہے یہ تری انشا اللہ کی خوب ہے

پہیلی

بالاب میں طیس را کری دترات جو چڑیا کیا ہے وہ بہلا ہے بوجھو تو پہلے
ہر شخص اوسے دیکھ کے نہوڑا دے سرانیا یہ چال انوکھے ہے قبلہ مانا کے

ایضا

جا بیگون کے سونہ لگے ایک کالی جی شن دوناکرے جو بن وہ کیا اری سون
لوہی کی جی ہووے اوسے سب کہیں بنا صورت میں پری سی وہ یعنی کہ سنی

ایضا

مارون کی بنائی ہوئی ایک ناگنی ہسی سر جب کا سنہرا ایک ات میں ظالم
یہ بجا دی جو تالاب بھی ایک ساری کانا یعنی کہ جلائی اسی توجو وہ جی

ایضا

اندھیری میں جو پیٹ سی ہو کون بہلاوہ جٹ جن پری دوہین جب پاؤں جالا
لڑکا جو ٹکڑا جٹ سو بہوت سے کالا اسی دانی جٹانی پر جیا میں اری بی

مستزاد حماسی

میں پھاند کو کل ات جو دیوار بجاتی کندی بلاتی جگڑہ بجاتی نیند سکونہ اتی جو کچھ وہ تیرنی ہلا
اوپر کوٹ میں تینیں جم اور اتی ماشو نیچاتی گانی نیچاتی کمانی کونہ کمانی پرتونہ بلاتی سو سہلی گاتے

<p>وہ کون جسے یوں سراو دہر دیکھ لو تو گہروالی کے آنکلی خبر ہے وہ سنسنا تا</p>	<p>پہیلی وہ بیڑ نہ وہ آتو آگئی ہی سے اگر ست بہول دوانی کو اار سے جانی</p>
<p>ہے کون وخت ایک کہ باون تو پہل وکی ماتے پہ لگا چاند ہے اور ٹھڈی پہ تارا</p>	<p>ایضا اور بہول سوانہ پر چارہن سیٹے دنیا میں اے قائم رہے اوسکے</p>
<p>وہ کیا ہے سفقور کو لگہ ٹھو اوس سے کہتے ہوں بھلے لوگ جسو جان چٹا نا</p>	<p>ایضا وہ کلامی نہ دیوی پروہوم مجا دے سو کیا کہ وہ چچے والدہ کہ ایچے</p>
<p>وہ چیز بھلا کیا کہ فرے جتنے بنائے پہوٹے نہ ہی آپ رہی جیسے کاتیا</p>	<p>ایضا اللہ میان نے سوسبہن اوتی اور کارروائی کر جابی وہ سبکی</p>
<p>تمام شہر ویدان نختی</p>	



آغاز دیوان غزلیات و قصاید ہندی و حمث

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لمعۂ نور سے ہی تیرے جہان کو رونق
دفعاً نسیمِ افلاک کے جون سات ورف
عقل اول نے پڑھا تجھ سے ماہِ سبوت
سیکڑوں نوع کی ہن جہینِ دقایقِ مخلق
خیرہ ہو ذہن کئے ہتے یہ مسائل ہن ادق
تا کہ اشکال ہیولا و صورِ موشقی
قیدِ مستیٰ فی کیا پردہ اطلاق کو شوق
ہدیتِ جسم کو کر کے تشکلِ زعلق
ایک پردہ میں قوا اخذ کرین اپنا حق
روح کی آمد و شد کو نہ ہی رنج و دق
عائق و کثف دید و ساعد و رسیغ و مرق
ہن کسی تو نے دئے جھکو کریمِ مطلق
بابِ مان ہوتی ہن کب ایسی شوقِ شہ

ای خداوند نہ و مہر و ثریا و شفق
پیٹہ کر کتبِ ابداع میں تو فی کہوے
تذکرہ یہ تو ہو اسلک و وحدت کا
فات کو کتنہ کو کیا فہم کرینگے اوہام
کیجئے کہ غفیرِ غور بانو اربعِ صفات
روح کو حکمِ تعلق بچسب نہ بایا
غریب سے چار عناصر کو مہر و می کیفیت
نطقِ انسان کو کیا نامیہ او کو بخشی
جلد و می جسم کی تصویر کو تا غازیہ
ہن سب اعصاب و شرائین و رباطِ اسلی
واسطے فائدہ کے سب یہ بنائی عینا
سمع و ذوق و بصر و لمس و شمع و دہم و خیال
معدہ اس نپہرہ نوازی کی تری ہم باوین

جو مریض سے بہن تیری مقولات عشر
فعل ملک این دوشی باکم و کیف و جو وضع
تیری سطوت کے جو داؤ کیونظر مہر و لکھو
بحر موج حقائق سے گزر کون سکے
دا اور اسے کہ سزاوار پرستش تو ہے
روز و شب حضرت خلاق تیری علم بین بہن
جہلہ رمی قطعا اقطار سموات علا
ہے موالید ثلثہ کو علی قدر اکمال
لطیف و باجو تر اطل ہایون پروٹک
فی اشل تو سن ایام و یالی پریشہ
جلد ہی کیجئے مہار حقیقت کی تسیر
سعی بیفائدہ سے کیا تھو حال ہوگا
سیکرون طرکی خلقت کہ تو امی از قی بل
تو غم فیض نہ چہر کہ تو میا ہ الہ بکار
حمد کے بعد یہ شکر یہ ادا کرتا ہوں
کہ مجھے دین محمد مین کیا تو نے خالق
قابل امہ و اربہ روح قدس ایک گروہ
راہب فائق کش اسلام کے گرو پاؤے
زند و استہ کی رقی کو ملی سب گرجو
شرو و سوساں شہا طین سے بنائے جو کو
نہ تو گچہ دین سے بہرہ دیجے دنیا سے
وسعت رزق تفضل ہو مجھے صحت ستا
رزق کی تو نے تفضل کی قسم کافی ہے

سب امورات بہن ہر ان رسیق و ارتق
انفعال اور اضافت سے بہر شے خلق
تو سن و حسہ کو یکبارگی آجاسی عرق
بان کو تفضل ہے تیرا ہے بجای زورق
بشک و شبہ سمنا و اطفا اکتی
عرش و لوح و قلم و شش جہت و ہفت طبقہ
قاف پشتہ نہو جبکہ نہ سمند رخند ق
تیری ہے تفضل سے حصول سدا سدرتی
چشم تحیر سے عنقا کی طرف و کیلی بق
چرخ کو گم شدہ ہم ہو کہ سہرا ابلق
غیرت آودن بہن مجسم ہو گئی امی حق
راہ ملک اپنے یہ صواہر براق و وق
بہتجا نعمت انوان ہے و طشت و طوق
اوٹیلین اجندہ ارض سے نسل زریق
شکر صد شکر ہے امی حمد و ثنا کے الیق
ورنہ تھی اور بھی انواع کو ابیان فرق
ہو جسے عیسیٰ مریم جسے کے سے عشق
لو ہو ایادہ کلبسا میں پیہ نسل علق
ذکر زلزلت سنا کرتے بہن باوڑ شہیق
تیری سایہ میں جہا آ کے ہوں امی باوڑ
سن ہے اس بندہ آتشا کی بھی امیر حق
جلد ایسی کہ نہ کرنے پڑی جھکو زرق زرق
ہر قسم تیری تو او ٹی و ابرو او فوق

عمر یکصد و سی سال ضمانت ہو جی
 ہو کہ مشغول عبادت رہے انقلاب
 اپنی اطفال و خیال نو پر رو باد رستا
 مان اس عرض و تمنا کو سمجھے لائق ہے
 قلم عضو میری لوح جرایم پر کھینچ
 کلمہ نمونہ سے دم نزع مری جا کر ہو
 ہاتھ سے ساقی کو شر کے پلا دینا جام
 اہلیت نبوی کی لئے اسے بار الہ

ایک پندرہ سو سال سے جو چہرہ بق بق
 ضایع اوقات کو کہہ دیا نہ کر ہی حق ناقص
 روز شب رد و ظایف میں رہے مستغرق
 خاطر اقدس مختار و دھڑلے برحق
 از پے حیدر کرار امام اصدق علیہ
 جب تک آنکھوں میں رہے ہانگی ذرہ ہی برق
 عطش روز قیامت سے نہو مجھ کو قساق
 کچھ نہ پوچھی مجھے تیب جنس مطلق

قصیدہ در نقبت حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام

گرچہ افلاک کے سب ہونکے ہی اطلاق آتش
 نفس گرم وہ رکنا ہوں کہ جس سے پوچھیں
 آئندہ اگر مجھے ملائیے تو نقبت کو چوڑ
 چشمہ نور ہو ہر ایک شر سے جاری
 میں وہ دل سوختہ ہوں گرم خوش و میل
 حیدری نعرہ اگر زندہ میں کیچوں بہت
 گرم میں نوع بشر میں ہوں ولیکن حاشا
 سابقہ جیسے میری آہ سے رکتی و گرم
 بی ادب ہو کی اگر مجھے کہی اسی صاحب
 خواجہ خورشید کہ ہے باپ کی جاگہ اوسکی
 میری سینہ کی اگر آگ سے واقف ہوتی
 برق و ش میری گنا ہونے جو مارے چشمک
 آنسو و چارہ روڈ لون ابی گرما گرم

مونہ تو دیکھو کہ کبری آجئے احراق آتش
 فتنہ گل کے یہ مجھو جوہر اوراق آتش
 ہاگ جاوی طرف عالم اطلاق آتش
 آگ دینی کو میری جہاڑی جو چھائی آتش
 کہ میری سامنی مطلق نہو حراق آتش
 ہو گر نیرزدہ سوی وادی قباق آتش
 کر سکی میری عناصر میں نہ انصاف آتش
 تب سے ہے برق شر بارسی سباق آتش
 سو یہ مدت سی جلا و نبی کو شاق آتش
 صاف مکہ پھاٹ یہ کہہ بی ہو عاق آتش
 پوچھتی رہتے سدا حضرت اسحاق آتش
 ہو وی گردن زدنی لائق شلاق آتش
 جسکی ہولج میں مشرف ہو باعراق آتش

کہ وہ دل سینگنے کو جسکے ہر شتا ق آتش
زور تقارہ ہے یہ جسکی ہے مطراق آتش
ہو مشرف بہ قدم بوسہ عشاق آتش
کوئی ممکن ہے کہ دیوی مجھ شلتاق آتش
کرہ نار میں سب بچہ کو ہو میا ق آتش
کب کب کی شل کلاغ آگے وہاں غاق آتش
گرچہ ہو وہاں کی غضب شرہ آفاق آتش
سو گنہ گرا غلط ضعف ہو مو قاق آتش
جملہ خدام سے پیش آتی با خلاق آتش
مادرانہ کرے خاشاک پہ اشفاق آتش
خلق کرتا نہ کہی حضرت خلاق آتش
دیتی عالم میں لگا معشر فساق آتش
پہونک دینی میں ہے از مرہ ادا ق آتش
چوڑ دی سنکے جسے نار کا معداق آتش

خالق ارض و سما کا ہی وہ نوبت خانہ
ساتھ بجلی کے ٹرپتی ہے کڑک اوٹھی ہو بعد
غوطہ زن لہجہ حیرت میں ہو فی الحال اگر
اپنی ہولی کی محبت میں ہو نہیں مثل ظلیل
یا علی جبکہ زبان سے کہے انشا اللہ
طاثر سدرہ سی میں گرم سخن ہوں جیسا
آنح و فونکی نہ ہٹکے مہر سی دامن کے گرد
کیونکہ میں اوسکی غلاموں میں ہوں جسکا سن نام
یعنی وہ شیر خدا حیدر صفدر جسکے
روز و شب صفہ آفاق پہ جسکے ڈر سے
اوسکے اعدا کا جلنا جو نہوتا منظور
اوسکی ذمہ جو شفاعت نہوتی ہوتی تو
کیون تپ محرقہ دشمن کو نہو وی اوسکی
اوسکی صمصام کے اوصاف میں مطلع وہ پڑھو

مطلع شامی

یہ وہ ہے آب کہ ایسی نہو براق آتش
دوڑتے آوی وہ لپٹی ہوئی تاساق آتش
کسوت آب میں ہجڑی یہ حراق آتش
رکھی اوس دشت میں خاصیت تریاق آتش
ضد میں خورشید صفت ہو تو با شراق آتش
کہ بھائی تہی مضامین میں بہت شاق آتش
کہین ایسا نہو دی جسکی سے سراق آتش
ولین ہر گاتی ہر بیان شدت اشواق آتش

تو و الفقار اوس شدہ دین کے ہر با شاق آتش
توق اعدا کو وہ جب کالی تو برش کے ساتھ
مکلی اوسکی لب ہر زخم سے آوازہ حنین
اثر و شکل جہان زہر وہ اپنا او گلے
اوسکی دلیل کے تصدیق ہوں کہ جسکا بغل
اب و عانیہ یہ کہ ختم قصیدہ انشا
پاسبانی کرو تم میرے شماع دین کی
لپٹے دروازہ کا جھکوی مجاور کیجئے

دوستوں کی ہوتی عینیں کے احراق آتش
 کہ جرائی کی تمہاری ہے بہت شوق آتش
 روزی اور سب انگریز و حضرت خاکی آتش
 یہی اس امر میں یہ صاحب آتش آتش
 دمی اہ نہیں رزق کی جا قاسم آتش
 مطلقاً اویس یہ نہ ہرگز آتش آتش
 مان اوسی شغلہ شریر موفیاق آتش
 نہ کہ عطرے خاکی میرا حراق آتش
 تانہ دوزخ بن میری تن کی مشتاق آتش
 بیدار مانہ مزاج اپنی کونا چاق آتش
 نگرے اوسکی عناصر میں کچھ حراق آتش
 لمحہ نور سے رکھتی ہے یہ آتش آتش
 جب سے وارد ہوئی از کشور شوق آتش
 بیٹھے یوں جسکے قوافی میں باغلاق آتش
 ورنہ کب رکھتی ہے گنجایش اور آتش
 ساتون دوزخ کو بلا جو کرے بیباک آتش
 چوڑ کر ہاگے جسے صفحہ آفت آتش

دیکھتے دیکھتے راہ انجھیں پڑے جلتی ہیں
 لو بلا بھیڑ میں سوی نجف بہر خدا
 روز محشر میں بہر و سا ہو تمہارا جسکو
 جسکو سرکار کے الفت نہ ہو پونگی اوسکو
 بطن حساد و سازنا جہنم سے بہرے
 ما اب طعمہ ثعبان میں ہو وہ لہجہ میں
 فی آتش آپ کے حاسد کو ہو کر سیل غذا
 یا شہنشاہ حسین ابن علی کا صدقہ
 نزع کے وقت دکھانا مجھو اپنے صورت
 دیکھ جانا مجھی جنت میں کئی مونا چار
 آپکے ساتھ ہو فردوس میں انشاء اللہ
 شعرا سنکے یہ بول اسین کہ ماشاء اللہ
 آجکاب ایسی بندہ ہی ہے نہ بندہ ہی گی کا
 آتش آتش کے ردیف اوسمیں یہ گرا کر گی
 جناب علم لینے کا فقط ہے یہ فیض
 فارسی میں وہ دیوان و ہمار قصیدہ سنواؤ
 قافیہ اس سے بھی صدخند ہوں مشکل ہے

قصیدہ در مقبت حضرت امیر

ماورش برق پسر شعلہ و آتش آتش
 باد رگست بجائے نثر آتش آتش
 رونہ آورد بہ ناور و شبا آتش آتش
 مے ردر و بقفا از حر کا آتش آتش

دارم آہی کہ بود جہان آتش آتش
 تخم تجمالہ فرو ریخت بدل دانہ اشک
 شرارے ریخت مرا سوی جگر عشق کہ گاہ
 نفسے سوختہ ام صاعقہ در یوزہ کند

یا رب این بادیه عشق چه صحرای است
شعله طهری بجای بود و سینه گرم
من تراف میجوایب رفته شاید گفت
خرموسی عذرا عالم بهوشه خواند
بر عذر باش ازین صحنه لغوه گرم
گبر آتش که در فروت بجای شده است
بست بر مصرعه بر جسته من برق و شعله
نقطه آتش همه چون غالی لب غلمان است
گر بایران برسد شعر نرم می افتد
و بر شیر از بریدش طوفان رگنا باد
سید انشا نفس از مهره باید زد
چیدری لغوه کنون در کش و مودانین
آن شه قلعه کشا ساسی کوثر که گشته
حاجی کوثر غمزدوم زولایه حیدر
گروم از خنده طرداوش نه زند باد بهار
گوز احکام او فرمان نه بر دابر مطهر
خاوم و رگت از مهر نبودی می برد
با آوب خم نشدی چرخ اگر میشد
صبر صبر تو در دوازه او را میسوخت
هر کسی که نذار دسر مروت بادا
همه حسرت ببر غیبت از عالم کون
بهر و چرخ شرف گر بقدیم بویی تو
بجسم بزود و دگر حاسد تو

که بود موجب نیست با آتش آتش
که کنون سرکش از جمله آتش آتش
چیت در کسوت نور از کلمات آتش
عشق سوزاند دل وزده آتش آتش
که امان می طلبد از حرکات آتش آتش
هست گویا یکی از خیل بنا آتش آتش
که زند لفظ و معانیش و لغات آتش
گر میش چون شمر و حاکم آتش آتش
در دل طوس و صفایان کلمات آتش
شعله حافظ شود و شاح بنا آتش آتش
سوختی تا بجای اینهمه آتش آتش
بر مهر تبکده ولات و منات آتش
شعله بر من نکشد ازیر کات آتش
بار و از جیح بکده عرفات آتش
در روز و تا به ابد از لغات آتش آتش
بجکه میجو شمر از قطر آتش آتش
از دلا و از بقصر طلبات آتش آتش
عرش میز و جیح طبقات آتش آتش
غلط میخور و تنبوی شکات آتش آتش
مرشد و راه بر مقصد آتش آتش
نقمت حق نکند و عشر آتش آتش
جمله زاید بمان از حرکات آتش آتش
در دل انگاشته از مقدمات آتش آتش

خامه اش سوزد و افتد به و آتش آتش
دید از لطف تو لاریب بناتش آتش
حیف باشد که چو دیش بناتش آتش
نکند طعمه خود بعد و فالش آتش
نگذرد هیچ گاه در خطر آتش آتش
و او را من نکند در عرصاتش آتش
سو می دوزخ که بلرزد صفاتش آتش
فتنه انگیز شیط فراتش آتش
کا طلای نبرد از خیمه اش آتش
نرسد از حرکات و سکناش آتش
سرگردیده کنون زان قطر آتش آتش
که رجوعی نبرد هیچ بذاتش آتش
گشت خاموش بهنگام ماتش آتش
میکند خوف و خطر از خطر آتش آتش
بگریزد شکوه در جاتش آتش

شیوه هیچ ترا شاعری از فوت کند
مست انشا از علایمان تو یا شاه نجف
گوشه و امن عصیانش بگیرد عا شا
بهره از تشنگی روز قیامت نه بر د
نوبت باران شود این کالبد خاکی او
ای خوشا وقت که خاقون قیامت گوید
عوض جسمم بهر شعله آه او را
نفس سوخته داشت که اکثر زده بود
طرفه العین بد انسانش بر سو می پشت
رحمت آن کخط مجسم شود و فزاید
اشک از بهر حسین ابن علی ریخته بود
در فردوس نشو و ند بیاریش تمهید
و غل دارد که از ده داشته باشد سر کار
اهل بیت اند شفیعیان معاضتش بی
دارد ایست شفاعت بتو انشا الله

قصیده بی نقطه در منقبت حضرت امیر المومنین علیه السلام به طور الکلام

که دل کو آگ نگا کر میا آرم
برادرم جا گرد و ساو کس داد مام
سواد دوره صحرا مصور و دودم
میواک طعمه محل بلاک و ورطه سام
محل صدالم دود دل اصول مسام
سواد داود دل مسود اسلام

هلا و مروحه آه سرد کو هر گام
در وصال دل آرام دور و دور مدود
الم مولد سودا و در و گردا گرد
و هر گرد سوده الماس کل بلا ایل و ار
هوا مسوده سرد آه بر سر می
و آید آمد گل عهد لاله حمدا

کرامت و صلاح و سداد کو عمل
ہمہ سحرہ و لدار و مار کوہ کلام

اشعار ترکی

کوار کوار کوار کوٹار اول کور و کلوار
کوار اولار سحر اول اولک کاسر سحر
ارادہ کردم سر دآد و دآد
احاطہ آگ کا وہ لال لال گرام گرم
علو حوصلہ صاعد ہو کس طرح بند
مال و سوسہ مرگ و روح سر دم
ہوا و حرص سواس جا کو اور سور عقل
مگر محمد و مدگار دادرس ہو وہ
ہوا ارادہ مراح اس طرح اہم
کلام وہ کہ ہو وہ روح محل سلما
کلام وہ کہ وہ ہو ماہ مصر اہل ولا
کلام وہ کہ وہ ہو نور دسما ملک
کلام وہ کہ وہ ہو موسم گل احرار
کلام وہ کہ ہو طور انکلام او سکا اسم
کلام وہ کہ ہو کل انکلام کا ہو ورد
مداد مر دمک ہو و کلک سدرہ کوہ
در حوتہ لا الہ الا اللہ
اساس و میر کا ملک ارحم الرحما
وہ سلک کوہ اسرار داور داور
ہوا الامام و عہد الرسول والدہ

سوکار سوکار و کوہ کوہ لسا م و کسا م
سور و لسا حال دلم آہ سوارہ ہو لسا م
کہ رسم ہو ہم سر ما ہو گرم ہو حمام
وہ لو وہ دود وہ اسکا علو وہ اسکا کام
حام روح کو طول اہل کاسر سو دام
مال و حال و کمال و جو اس اور الام
حصول ہو کوہ کس طور ہو اہم مر ام
مہ سہ ماہ گرم مہ ساطع انجم
کہ و اہو سلسلہ کا کل عروس کلام
کلام وہ کہ وہ حاسد کوہ نور مراح و سہام
کلام وہ کہ ہو تصور ہو جوہر سہام
کلام وہ کہ وہ ہو شکر گردہ کرام
کلام وہ کہ ہو سکا را کوہ ہو کاس بام
کلام وہ کہ کل اسکا ہو صابر دگا کام
کلام وہ کہ وہ کل ہو کلام مہج امام
کر او سکو سطر الواح دا ورا اعلام
رسول کا ولد عہد و حاکم احکام
امام کل وہ دلا سادہ گرام و عوام
وہ اعلم العلما وہ رہ ہذا کاہم
امام عہد کوہ ارحم اہل اعلام

مطلع ثانی

او دهر مو مور دسر سام کاسه سرام رخا وه مالک مولود و عالم اجام دم ملک مو آ محمد والد جسام سرور والده والد و دل اعظام کمال صدر مصدا کمال صوام در اوسکا گلگده روح حور و روح مدام عماد علم و در علم حکم احکام + وداد او همه دام آمد و مراد حسام دلا در همه عالم محرک اعلا م سرور روح محمد موسسن اسلام	او دهر کو داور سن مور مو اگر وه امام رخا دام مدو گار آدم و حوا وه مطر کوه همسم کا علوم کاداما مور مسهل آمال اهل عرور خا معلم ملک سدره سرور مسعود مور معطر و گل مسک دره ارم شا سلم اوسکو و ساده رسول اکرم کا گل کلاه علا داور سر اسر عدل وه مرد معرکه آرامی دور کوه احد امام حور و ملک ماهر علوم رسل
--	--

اشعار عربی بحال درستی ترکیب نحوی

مور الامام و اهل الولا عسکره مور الامام کل الورا مور الاعلا	مور المطاع دلا و کل اهل کلام مکریم هد صائل مع انضمام
--	---

یک مصرعه در عربی و مصرعه دویم در فارسی

مطر حرم الله اصل مولده ور اصل ملک دار السلام اصل مولد	گدا در گه او لا محاله در احرام سوار دل دل و سر دار کل مدار صام
--	---

مقطع در صنعت بی نقطه بدین تاویل از بنا سخنه فکر بعالم ظهور ثبت شد یعنی انشاء الله
یعنی اینکه اگر بخواد خدا و معنی لوارا و الله اینکه اراده کنه خدا پس هر دو در معنی متج
دانه لوارا و الله آورده شد و معنی معلوم لوارا و الله یعنی خیریکه دانسته شد

و لوارا و الله مراد از انشاء الله است +

مقطع

محمد و مالک معلوم نوار ادا الله | ملال او سا کز دور زانو دور ارام

اشعار و عانیة

مطلع و خمس بر مطلق بر معالیه بود	کرده کو کوهی که و دکنه و امان هم برام
عطا کرد و سرور او سکون صله	اورا میجرم مدعا کو کز دور ارام
مراد او سکون و اورا کوه سالم الاولاد	ودار و سدر کز دور صد شسته الام
و در او آن حسد مدام بود همراه	و دام و در سحرگاه بود و و سلام
عطا احمد و الناس و لعل و در کادو	که او سکواور مدام طور و حور و طهام
امام برده سر او عطا کرد و مولا	سر در بر دوسر او السلام و الاکرام

این شعری است که تصدیق محمد و روح علیه السلام ملائکه ملا اعلی از استماع این عبارت است
 محدود و محدود هر آفرین کرده باشند و ترکیب نحوی درست و تمام در و درین
 محبت نوزون شده است

هو الامام و روح الرسول صلی علی	محمد و علی اله و انا عوا م
روح او بریده و ده بود آشنا انشا	که نور با موه آگادر و ایل کلام

اینجا صنایع دیگر که هم داخل قصیده میتواند شد و هم خارج از قصیده مطلوب عقل فطری
 باید و نیزه که مشکل ترین صنفاً مقلوب است و نیست که امیر خسرو در آن گفته شکر تبر از وی
 وزارت برکش و این شعر در مدح امام علیه السلام در دو صنعت جمع شده یکی همان مقلوب
 مستوی است و دوم همه بی نقطه و انجمله عذراک

اول فقط این شعر و عانیة است

هو ارا ده و اول رو کرد و او هر لعل	که بود معطل و معطوس کاسه اسرام
------------------------------------	--------------------------------

بر و مصرعه مقلوب است و می است

داد و در و در ارام	مال کل امور سر و مال کلام
--------------------	---------------------------

محمّد

صنعت محمل اللغات کہ امیر خسرو در ان گفتہ اند۔۔۔ من کہ چنین جوہری پاکی
کہ در عالم مشہورست و ز شیر بود بفضل آہنی تصدیق محمد و ج علیہ السلام تمام
مصرع موزون با معنی بہم رسیدہ کہ در ہر سہ زبان یعنی فارسی و عربی و ہندی
معنی خیرست این قطعہ

دلا د و مصرعہ لکھ ملک کو کرسامع	اور او سکا مصرعہ اول ہو مصدعہ کلام
بیایا حب من حالیا بہ پاکی باش	بیایا حب من حالیا پایا کی باس
بیاناحب من حالنایا کی ناس	کہ پنج سہرور والاسرودہ ام سرنام

در صنعت منقوط کل

و فیض شفقت ذمی زیت بنی تھے ہمہ مراد و دم داد واحد علام
این شعر در دو صنعت واقع شدہ مصرعہ اول در صنعت رقطا یعنی یک حرف با نقطہ
و حرف دوم بے نقطہ و مصرعہ دوم در صنعت خیفای یعنی یک لفظ با لفظ و دیگر
لفظ بے نقطہ این است رقطا و اینست خیفانظر الفصاف باید دید کہ چہ طور این
پردو صنعت گفتہ شد۔

شہ بلند نسب اب مجھے سبھی دیوی جبین لاسع زیت حصول جشن مرام

قصیدہ در منقبت حضرت دوازده امام علیہ السلام

نوع بشر من تھی نہاں آتش و باد و آب خاک آہ و نفس اور اشک کا معدن نشو و جوید تن میں ہمارے جلوہ گر جب نہ تھی تباہ و ہلا و ہر جویش و خروش عشق سے کہ نہیں تہانہ میوں کوثر نور لفتحت فیہ کا انہیں جو آسمان گیس + بہل بے جگر ٹپی نور کے کبی اور ہی سرور کے چوڑ و باغ بوستان لایق سیر و ستان	عشق فی کرونی عیان آتش و باد و آب خاک دیکھ لے یہاں تو تو امان آتش و باد و آب خاک پہرتی تھی مثل سکیان آتش و باد و آب خاک کرتے تھی نالہ و فغان آتش و باد و آب خاک ہو گئے عرش آشیان آتش و باد و آب خاک قدرت حق کی تھی نشان آتش و باد و آب خاک اسی تنوکی در میان آتش و باد و آب خاک
--	--

رور ملا دنی یہاں آتش و باد و آب و خاک
ایک یہ ایک مہربان آتش و باد و آب و خاک
نور و ظہور و سہم و جان آتش و باد و آب و خاک
اپنی نسق یہ اب کیاں آتش و باد و آب و خاک
واسطے اپنا رخسار آتش و باد و آب و خاک
جاؤ ہیں سوئی لامکان آتش و باد و آب و خاک
دیکھیں گے سوئی آسمان آتش و باد و آب و خاک
الفت او نہیں ہو کیاں آتش و باد و آب و خاک

نحمدہ و نشکرہ نصبر و وسعہ
کہیل کہلاڑھی کی یہ دیکھ کیا ہی ہم پہ پہ
چاریسی آٹھ ہو گئے کون سی تو کھو سنو
بخششیں لاتعد ہو مین جد و حساب ہو
ہوش و ذکا و فکر و وسوسہ و وجود کی انی
بہر خدا تک آن مل ہو گئے ورنہ منتحل
جب نہ رہی گا امتزاج روح کر گئی تہلیج
ہسک گئی اور گئی ہی دفن ہوئی جواہل وجد

مطلع ثانی

دو ہونڈیں ہیں اپنی شیان آتش و باد و آب و خاک
بہر ہون اس طرف روان آتش و باد و آب و خاک
کیا کریں ہاوی بنے زبان آتش و باد و آب و خاک
کہتے ہیں اوڑھو وہاں آتش و باد و آب و خاک
خاصہ تہوئی چاکران آتش و باد و آب و خاک
چارون ہیں اونچی برج خوان آتش و باد و آب و خاک
حکم میں چکر ہر زبان آتش و باد و آب و خاک
تالے او سنون کے انس و جان آتش و باد و آب و خاک
موجب رونق جہاں آتش و باد و آب و خاک
حور و بہشت جادوان آتش و باد و آب و خاک
ہو تو در نہ راگان آتش و باد و آب و خاک
شوکت و عز و عظم و شان آتش و باد و آب و خاک
دشمنوں کی ہیں دریاں آتش و باد و آب و خاک
جیکے ندین کہیں اماں آتش و باد و آب و خاک

ہیں یہ لسان طائر ان آتش و باد و آب و خاک
چاہتے ہیں نفس کو توڑ ساری موت کو چھوڑ
جان بڑی غشی میں ہے اسی کشاکشی میں
پہاںس جگر میں دگر ہی سانس اڑی ہو کر گئی
انشا بس آگے کہ تو کلمہ صوف و وار و دام
مہ حضرت اہل بیت ہیں جو علیہم السلام
ہیں جو وہ بار ہون برج چرخ کو غیب سے عروج
دیکھ مراتب اونچی توصل علی محمد
اونچی دلائی واسطے دہرین اس طرح ہوئے
جسکے سبب سے پائین گئے جن و بیشین کر لہو
کن فیکوٹے تما غرض خالق کل کو ذکا و خلق
اونکی تفصیلات سر رہ گئی زیر آسمان
اونکی عدد کو واسطے حق نے جیم کے بغل
ہیں جو گروہ شقیہ اونکی سب اہل تغیر و تبیین

ایک جلائی ایک اور ای ایک دہائی ایک گز ایک
سیر ہی عناصر وجود جیسی کہ مین یہ سب نمود
یکصد و بشت سال تک امین آوی کچھ غفل
جادوہ اعتدال سے انکو نہ ہو وی انحراف
اونمین کہ ورتین نہ آئین ایسا نہ ہو کہ رو جائز
جملہ قوارین بحال امین نہ آوی اختلال
اور یہ عرض ہے کہ جب چوڑے ہویت بدن
سیر ہواد جسم کے امین ہو جبقدرین وہ
تیکرہ وجود مین گرچہ جسم پرستیان
واقعی امین شکستین رکتی مین یزبانہ مین
یون ارکان جاوین مل مبدیہ کل کے ساتھ مل
وامن شعلہ فغان ترے نئے کے گرد سے
پرچم لطف احمدی سایہ فلک ہوتا مہمون
جنگلہ جلا اور اہا گار نہ دین گناہ مین
انشاب اگر ختم کر تجھ مین ملی مین جبقدر
دیکھ میری قصیدہ کا توجرت اطفاس

قصیدہ در نقبت حضرت امام المتقین امام علی رضا

باز وقت بہت کہ چون کیا کوس
وانع دل با شرر و دانع جگر
کچ گزار دکھ از فطرط غرور
در چمن باد صبا انداز و
در رند خسر و پرویز ہزار

افکر لاکہ کن در جشن جلوس
جلوہ افروز شود چون طاوس
ہیچو دیہیم شہان تاج خروس
دفعۃ غفلتہ و قیاس کوس
علم افراشتہ بالغرہ کوس

سبز و شاداب شود گشت امید
 رعد از علم کو اکب بند و
 بدید خوشه انگور مراد
 یاد آب که ریزد از کوه
 باز وقت است که بفرقیالم
 موج گل جوش ز زمان ست رسد
 پیکر حور در آید بنظر
 عند لیسان همه بالمره شوند
 نوح کل همچون فیدون ریزد
 عیش مانند سکندر تازد
 دشمن آل بنی را بکشند
 غم که از صلب بنی عباس است
 باز وقت است که رحمت بیند
 باز وقت است که بارون خزان
 باز وقت است که مامون گردد
 بر در تبکده کشور دهند
 اندرین بقعه ملقب گردد
 تا کجا هرزه در آتی انشا
 حرف سنجیده بر او رزد هن
 در عمل کوشش ازین علم چه سود
 دست از فن طبابت بر آرد
 مرض سرفه عصیان نرود
 مدح سلطان خراسان می گوید

گفت ارا بچمن بوسه عروس
 طارم تاک شود بطلیوس
 داد فرعون نماز معلوس
 بهر زبانه کند کار عطوس
 رستم رعد بگوید بوس
 گفت بر آرد چو لب قیاس
 روح بر سبزه چو اقد معاوس
 ستر غم بلغات قاموس
 خون خفاک خندان منخوس
 گاه بر روم و گاه بر سر روس
 در نهانخانه دوزخ مجوس
 شود از مبر خلافت مایوس
 خارجی از مرض ایلاوس
 بنشیند بر عیال عبوس
 دو دانه تشکده کبر و مجوس
 بانگ بسیگ بر آرد ناقوس
 کبر و یرینه به عبد القدوس
 بگذر از خسته مکر و سالوس
 جمله هستند ملایک خاموس
 چه شوی خاک در فیلا قوس
 فرض کردم که شدی جالینوس
 زین بیه دانه وزین اصل السوس
 تا شود روح جنابت محسوس

لمعه نور فرور دغا نوس
نور حق بادشہ کشور طوس
شامن آل عبا را سیر و سوس
نیر بج شرف شمس شمس
در حضورت بامید لبوس

تا بر اے تو درین ظلمت قیہ
نور مٹنے علیٰ ابن موسیٰ
بواحسن کنیت آغام ضیا
ضامن صحت این نامہ سیماہ
حالیہ مطلع دیگر خواہم

مطلع ثانی

جلمہ اجسام ز لطفت مانوس
این ہیولہ مجرد محبوبوس
سمہ مشتاق تو بہر یا بوس
مغز چون برگ شود برگ سبوس
گر ہندس بکشد شکل عروس
داشت این رتہ شان کے کاوس
کہ بود اسم معلاش فلوس
خواہم از ابروت اسطوخودوس
تمثل بہ وصال کا بوس
ہر چہ خواہد زود و دودوس
باشند از جلمہ بلاہ محروس
از مرض ہیچ نگر و دمحسوس
زینت زین مرصع قبر بوس
شوکت و حشمت تخت طاوس
ہیچو تیمور کند حسن جلوس
قیصر روم رساند تاروس

امی بفرمان تو ارواح و نفوس
شد ز حکم تو در اشکال و صور
اسطقسات مولید و جہات
بر سر خوشہ اگر قمراری
بی رضامی تو حمارے گردو
انجہ دارند گدایان درت
داد بیداد شہما زان جہشہ
خوف ز امراض مانعی ست از ان
تیرگی ہائے گناہ ہم نشود
گیرد از لطف تو انشا اللہ
عمر و اقبال تعالیٰ باید
زن و فرزند سلامت باشد
تا بودیکہ سوار گردون
ناظم ملک جہان افزاید
بزر و سیم زند سکہ چومہر
حکم نواب این الدولہ

اشعار تری

یا شلاریم فرخ دین از نوع پولادی	یا رچم یا زوق بیله فسوس فسوس
جسم قیل تینگری ایجون یا شیمغه	از درخویش مگردان مایوس

قصیده در مدح الحامس علی بن بابور

ساقی کوثر غمی خواهد که با شتم تشنه کام
چون شهبان طرف کله گریه کند از مروت
سایه ام را پایت مکتب نباشد از بهما
داستان امر اقدس و بسید از یادست
کی بگریه تو سن چالاک نطقم در رسد
فاصله علم علامه و سرم و حیدر عصر خود
دارم آن تیغ زبان آب داری نیام
گر فرس تفریر من را ندیب ان علوم
جملگی جذرا صحرای گوش سازم رنگ گل
تا ازین دود جلریک گنبدی بر پا کنم
منع روح قاضی بیضا پر ذرین ناطقه
از برای آنکه دارم سنایه شایسته
نور ذات کبریا یعنی علی موسی ضیا
آن شفیع ابن شفیع ابن شفیع ابن شفیع
شل خوان می شود آدم ز طوفان و شعله
زین چاک و چانه نمی آید شایه ذات او
هرین نویدی تم کرم زبان پیدا کند
سامعی ساکت نباشد از بیان معجزات

میزنم رطل گران چند پس تا سم بدم
از ولای شاه مرداغم بود علی مقام
طائر اوج تحشم باشدم در زیر گام
ای صبا از من ببر سبحان اهل پیا م
اشب ذهن فرزدوق گریه شد خوشام
دیگر چون من نباشد شاعر شیرین کلام
کز تهنیش خون خود را میخورد این حسام
مثل چاوشان نماید این حبیب اهتمام
از دلائل جزو برامی آورم در مقام
در فلک ثابت نایم وضع خرق و ایام
تا نماید گوشش از من سبحت علم کلام
آنکه دارد به زرداراد سکندر صد علام
تا من آل عبا و ثانی خیر الانام
وان امام ابن امام ابن امام ابن امام
میرسد از درگاه او نکست دار السلام
منکه ام پابند عصاب و شرایین و عظام
در معمرم شوم چون خضر تار و ز قیام
دفتر کلیه اش تا هم باشد نامتاسام

چ

ع

فکر و غم آخری چیز آقا عالم یعنی کلام
 این بلوری اند تھا یا کہ از سنگ رخام
 بہرہ ور میگردد و اینجا عالمی از خاص و عام
 یعنی الماس علی خان بہادر نیک نام
 از مخفیہ میسر بہر باد نامہ را آن سام
 کا دوسرا افکند بر خاک آن مرد تمام
 بادۂ نورانی ولت بریزم یعنی جام

خبر بعثت و شادی ندانم فکر صیت
 بیج ازین اسماء و لاطائل ندارم طلاء
 هست از ادنی غلامان در شش شخصی کرد
 پیش دست از رحمت بچہ علم و سخا
 حشمت جنگش اگر رسم بہ بنید میر مد
 باجمہ ریش و شاخ و باجہ چرم پلنگ
 مدح غائب تا کی جانہ شدم تا و حضور

مطلع ثانی

اللہ اللہ این چہ شان است و شکوہ و شقام
 گردیدی این متانتہای طرز انبسام
 میشود باری امور سلطنت را انتظام
 تا کجا او سرزہ گرد و بے عنان بی بجام

ایکہ انبازت نباشد در میان و م و شام
 خسرو پرویز برمی جبت از جای خودش
 چون تو شخصے را اگر برو کار آرد فلک
 ابلق ایام را در پویہ آرامی حیرہ دست

مطلع ثالث

ابروانت چون بلال در روایت و بیست و شام
 بہرہ از مر جہنم بر میگردد اینجا ہر کلام
 سوی خانہ سر نو و مہر کب خود را زمام
 جاسیکہ ناگرم کردہ بے قعود و بے قیام
 شد مبارکبا و ہر سو گشت شائع این کلام
 صورت آدم گرفت و در پذیرفت ارشام
 زین تاسف دو و برینجو بہت از راہ شام
 داو فرزندے بن اورا تعالے کرو نام
 کو مرتب ساخت از کل شکل اعضا و عظام
 آنکہ بہت او مہدی دین دافع کفر و ظلام

ای غنیمت آفتاب و چہرہ ات ماہ تمام
 ین فیضت را چہ گویم ای مہ ذوالاخرام
 از قدم بوست شرف روزی کہ حاصل ساقم
 پس ہمان روز و ہمان ساحت ہمان خطہ فوج
 تا اگر را و انکم خوش مزوہ آید بگویش
 بنجلی آئینیہ امید من بشد و ان مثال
 عمر باشد دو و ما تم بے چراغ افتادہ بود
 بود انشا اللہ انیک حق تعالے از کرم
 شکر خالق میسکنم الحمد للہ العظیم
 اینم از فیضان اسم قائم آل عبت

<p>انچہ گفتہ واقعی بود بی اغراق و شک بنده انشا زین سبب معروض میرا و بگو راستی نیست گر حال ورستی و اشتہم چون چنین مایع نیچے لائق و موقع بنو فرقتا نہ رتبہ آقا پیش نظر ہو من لهذا اسم او آغا قصیدہ کردہ ام از امور دین و دنیا ہر چہ پیش آید ترا تا بود دلیل و شمار و آسمان ماہ و مہر تا نیاید صاحب الامر آن امام جن و انس</p>	<p>اندرین گنجائشی رسمی نباشد و السلام در جنابت نشنوا می مرد سعادت التوام میفرستادم بخدایت چیز کے آتش طوعام کردم انشا این قصیدہ آدم بہر سلام آنکہ دارد بہت منشاہ خراسان التزام از دل و جان چون جناب شاہ راستم غلام بار آگہا از تو یاد زود و طرح انصرام باشد طول بقا و جاہ و حشمت راقیام دولت باشد کنیز و خواجہ اقبال غلام</p>
---	--

ویکر

<p>اندرین عصر اگر حضرت لقمان باشد ثمن نجس بقیت نہ ہند و نہ خردند رستم نزال چہ باشد پسر رودایہ قصہ کوتاہ کہ از چشم حقارت نکرند فہم ناکر وہ سخن خوردہ بیجا گویند کتر از مور ضعیفہ بد پے دانہ رود بدل یا تحلل چورسد قرص جوین وقت آنست کہ از گرسنگی جان بدہد شکر نہ کہ درین معرکہ بعث و نشور دست همچون من ناکارہ بگیرد شخص عزت و حرمت انواع تفضل بکنند حر فہمی کہ از ان صورت الماس بیست یعنی الماس علیخان بہادر کہ مدام</p>	<p>ہر یک لقمہ نان تابع و نمان باشد سر بازار اگر یوسف کفان باشد فی نہ پرسند اگر سام نریمان باشد فار یا بے ہم اگر شامل اینان باشد آنکہ در شعر و سخن ہمسر سحمان باشد خود درین عرصہ اگر شاہ سلیمان باشد آہ از ان شخص کہ از اہل صفایان باشد باد شہزادہ کز اولاد قمر خان باشد کا نذران بو علی وقت ہر اسان باشد کہ مجسم ہمہ چون ابر بہاران باشد وز پے پرورشتم بزرودہ دامان باشد جمع در نام بہان مرد مسلمان باشد در جہان نیست شجائش گہ افشان باشد</p>
---	---

قوت نامیکہ موسم باران باشد
 مست خضرے کہ بسر شمیمہ حیوان باشد
 اینچنین کے بھان قاری قرآن باشد
 چون بہ خاک قدمش کل صفایان باشد
 کہ ہمہ مائدہ نعمت الوان باشد
 کس ندیدم بعبادت کہ بدینسان باشد
 زندگانی کنبد شخص چہ امکان باشد
 ایندوش در ہمہ احوال نگہبان باشد
 حامی و ناصر او شاہ خراسان باشد
 آنکہ شرمندہ از و حاتم دوران باشد
 صحبتش تا بہ بقا تابع فرمان باشد
 روبرو عرض کنم ہرچہ کہ شایان باشد
 یارب این ذات تور ولی وہ ایمان باشد
 ناصر جملہ امور ت شہ مردان باشد
 ہمہ در حصہ الماس علیخان باشد

ایہ رحمت حق است بلے در حکمش +
 ممت او پے ارباب غرض امی انشا
 ذاکر اللیل و سحر خیز انیس الغیا
 سبز و ارست از و کشت اسد عالم
 تیش موجب تنیت نباتات بود
 چہل سال است کہ اوقات شرفش نیست
 باہمہ کرو فرحمت و جاہے کہ و رست
 رکن دین است ہمان عابد و رکن الدولہ
 فتح جنگ است ز دستش کہ نصیر الملک است
 محسن عالم و بذال سخاوت پیشہ
 خالقش تا صد و نشتہ سال رساند اورا
 مرح غائب چہ تسلی و دہم بہ کہ و گمر
 چند اشعار و غایہ کنون می خوانم
 تا جہانت و مہ و مہر و عطار و لعلک
 عشرت ہر دو جهان و طرب انشا اللہ

قصیدہ در مدح پادشاہ عالی کمر

عیش و خوشی میں چین سے خوشوقت ہوں
 ہر ایک نغمہ سنج تھا یا طوسے ارم
 گل گل شگفتہ تازہ و شاداب سبر و غم
 غنچون کو یہ شگفت نہیں ہوتے صبح و دم
 آنکو کو یہ سرور نہ ہوی بوقت دم
 حکم نہیں کہ کیجئے بیان او سے بیش و کم
 شادی کی وجہ کیا ہے خبر اوین کچھ تو ہم

جشن و نشاط و خوشی و عشرت نعم
 فرخندگی بخت بہ نازان تہی اپنے سب
 فیض سیاح فرج سے ہتی مزرع امید
 بابل کو یہ طرب نہ ہو مگر گل فصل گل
 قمری کو وصل سرو کی اتنی نہ خوشی
 جو کہہ کہ جوش شین تہین غرض ان سہو کو
 خدمتین اون سہو کی کیا بینے التماس

بار ہی سپہ کیا نشا طہ ہم ہی تو کچھ سنیں
شامل مجھے بھی کچھ اس عیش میں گزیر
سلک گہر پر و صاف لبے یوں کہا
دینے چلے ہیں اوس کو مبارک کہ آج وہ
وہ واجب الاطاعت و سبجو خلق ہے
معنی آیہ کو اولے الامر منکم آ
یعنی وہ شاہ عالم و فتح جہانیاں
خورشید آسمان تھو ر خاک جناب
شاہ نجف نے قبضہ میں ہی سبکی و انقطاع
سے لای تھی و فی مخالف کے واسطے
جو حسن خلق اوس میں ہو خلق میں کہاں
جسکے رکاب میں ہیں سلاطین روزگار

خوشبو سے فرح کو ہو بہا رہی تازہ دم
حصار بزم خاص سے ہوں مورد کرم
اون سب کے کیا تجوینین معلوم یہ کہ ہم
شاہنشاہ زمانہ ہے بر مسند حشم
دوران کے بیچ میں وہ جو شاہ محترم
تفسیر بیچ دیکھ لو قرآن کے قسم
عالی کف رنجتہ سیر سعدن ہم
عالم ہے جسکی ذات سے جون ذرہ منتظم
دو ٹکڑے جس سے ہو ویران و شیش ہون کم
ایجاب کر کے گرنہ وہ بولین کہیں قسم
ذات ستودہ الغرض اوسکی ہے مفتنم
گردن کشان دسر میں جسکے سب خدم

مطلع ثانی

مستجمع المکارم و مستحسن الشیم
سیری زبان سوچ کہاں اوسکی سوچ کے
طالع ہیں جسکے ایسی کہ تاج سکندری
ہو فوج فوج راحت و آرام جسکے ساتھ
خٹکار روم و کلک و رنگ اور شاہ مصر
مجرری گو باریاب اگر ہوں نہی شرف
خاقان چین کو چین میں اسکے کہنیم لاکے
دولت سزا کے جسکے غلام غلام سے
ناگہ اونہوں کو جھکوا تو بھی چل ویاں
سب الاشارہ اونکی یہ مطلع پڑ ہوں ہاں

غیبوع فضل وجود و سخا سعدن کرم
توصیف میں ہے جسکے زبان قلم قلم
کہاوی ہے اوسکے طالع بیدار کے قسم
ہے روح روح گنج تغم سے ملنم
حاضر میں جسکے خدمت عالی میں دمدم
خفاک و کعباد و کیومرث و کی وسم
غیغم کے جیسے پنجہ بین ایک پنجہ غنم
موشنگ و سام شیرن و اسفندیار کم
حاضر ہوسمت چوڑنگلم کر ایک دم
ای سعدن سخاوت و اسکے لچہ کرم

مطلع ثانی

سے تجھ میں وہ کمال کہ ہم لوح و ہم قلم
منطق میں تیری حکم کے حیران ہو رہ گئی
کیا عرض عام و خاصہ و کیا غضب و غوغا
تفصیل و صف کو تری محفل نہ کر سکین
دریا نام و بہ کے بیوین اگر مداد
مشرق سی و لکی مہر معانے کرین غلوع
ہو جامی سینہ دشمنوں کا چاک دیکھ کر
ہمت کے تیری صیت سوانی معدن سخا
ایک دم تو دیکھنے کو نکالے تھے اینر تیغ
ایا طرح او سکی آب بھی چشمہ فیض کا
جلدی کیت خامہ میں اتنی کمان کہ اب
مثل شرار فغل کے ہنگام تر کتا ز +
شبنم عرق ہے باد صبا کا کہ ایک گام +
وہ فغل مہر و مہ یہ فلک پر جو ہیں نمود +
ساحت میں جسکے تندرومی کو بساں نگ +
گردون شکوہ کے تری ہو تو ہے سامنی
او سکو گجک سوار کے ہر حید کہہ رہے
بھاگا سنبھل سکا نہ مہاوت کے کہنے سے
گردن گلو کہو ہے تا حال دیکھ لو
یہ بات کچھ چپے نہیں ہی خلق پر عبان
ہے عدل تیری عصر میں اتنا کہ بر فلک

تیری رضا کو سب پہ مقدم کرین رقم
چارون مقبولے این و متی کیت اور کم
یا ضبط و ربط کل و تقاریر مستحجم
کو صرف مل کے وہ کرین اس نحو سب علم
اشجار سب جہان کے ہو جائیں گو قلم
ماہم نہ تیری وصف میں ایک ذرہ ہو رقم
ظلم و ظراقت و کد و فتنہ فوج کو خشم
لکھا کر کے شرم حاتم طائے ہوا اضم
اندام خور پہ لرزہ ہے تا حال ملتزم
دشمن کے دل سے دہونیکو اندوہ درد و غم
گلگونے طرح مدح سے کچھ ہو سکے رقم
اوسکے ٹرپ سے برق رہی پیچھے سو قدم
ساتھ او سکی بہ چلی تھی جو کرنے لگی ہے دم
پوئی کر اسکے اوڑ گئے ہیں وادہ و قدم
کہے تو سن شعور ہے اب رہ گیا ہی ستم
پیل فلک نے ایک ہی ٹکر میں کر دی رم
چی چی پر و پر و لگی کمل دیکھ میل سم
چٹکھار مثل رعد بفریاد زیر ویم
مستک پہ اوسکے خون شفق رہ گیا ہی حجم
سچ ہے کہ او کی پشت سے اب تک گیا نہ خشم
بارہ برون نظم و نسق سے ہیں منتظم

میزان و قوس و سنبلہ سلطان و لود و تو
 جزا سمیت رہ گئی تیری خوف کر
 باوصف ایک ایک کے خوراک ہے ولی
 اقرب سمجھ کے اپنے سے وہ جام و دین لبر
 سرگز جہدی نہ دیکھ سکے سوئی سنبلہ
 حملہ کرے حمل گہبی ثور کے طرف
 اللہ رسی یہ نظم ترا سبلہ رسی نسق
 اسلام تیری عہد میں از بسکہ ہے قوی
 غم سے ہے تونے رخ کو سلمان کیا قلب
 تامل قط قشقہ عین کا سو دور ہو گیا
 میم او سکی سے مراد براری ہر ایک کی
 نیردان پرست فضل نے تیری کیا اوستے
 قدرت خدا کے دیکھو تو اسلام کا شرف
 در حال کفر جس سے کہ سیکو ملال ہوتا
 حاصل کلام یہ کہ غرض ترے عدل نے
 انشا تری دعائیں ہی مشغول و زو شب
 سب خوبیاں جہان کے تیری نصیب یوں
 شاہ نجف امیر عرب مرتضیٰ علی
 حامی تری جمیع امورات کے رہیں
 بہیرون بہیاس کنکھ لورے اساکو
 تیری ہے مجری میں رہیں سازندہ و شو

عقرب اسد حمل سے لے ثور و جہدی بہم
 ورنہ زیادتی کرین ایک ایک پر بہم
 کیا دخل دیکھ کوئی کیسکو بچیم کم
 عقرب کے پیش پر ہی جو رکھدی چل قدم
 کیا دخل پہونچو حوت کو سلطان ہو کچہ الم
 آواز جہدی سنئے اسید ہی کر سی قسم
 اضداد جس سے جمع ہیں آپس میں لاجرم
 خوار و ذلیل کفر سے آوارہ و دثر م
 پائی جو پو ہی کفر کے کچھ اوسین منکتم
 اب عین فیض ہو کے بھی ہے لسان یم
 ہی آخر المرام پر ستندہ حرم
 تھا وہ جو کوئی متکلف خلوت صنم +
 دم مار نیلے جامی ہین مار کے نہ دم
 اسلام لا گئے اب وہ ہوا معدن ہم
 آزار دینے والے کو چوڑا نہ ایک دم
 ہر وقت و ہر گہری و ہر ایک آن و ہدم
 یارب طفیل شافع دین سرور احم
 قبضے میں تیری کر دے عرب سی و تا عجم
 اثناعشر ائمہ جو ہیں مظہر اقم
 سازنگ و پور بے وایمن و کانہرا بہم
 نوبت قیام دسر کو جب تک ہے مظہر

شادی کی شادیاں تیری در پرنت بچین
 کرنا و طبل و بوق و دل جہا نجدہ و زیر و ہم

قصیده فارسی در مدح شاهزاده سلیمان شکوه

بروی بهشت زو بجایان و گر گنبد
 مختل و مانع و می شده از جنبش نسیم
 در بر گماشتقایق نعمان کشیده سر
 افروخت شعله لاله خود رو بکوه و دشت
 گشته بده فروش سبزه ز مرد و بهر طرف
 زردشت و شش عنادلستان بزمه
 بیدار شست طالع خوابیده ام ز خواب
 افشردگی بخاطر براسه جلالت
 اورنگ و چرخ و تاج سلیمان شکوه
 اسال و در مالک محروسه امی عزیز
 کبارگی جلوس نماید بغرور و زریب
 گیرد اضبط و حکم اقا لیم سبزه را
 برنا و پیر و رند و وضع و شیرین و بر
 هر مرتشون صاحب رایت ز رفیع او
 حضرت و شاد و شاد و شاد و شاد و شاد
 القصه چون ز نجات شیندم من این خبر
 ابیات چند بهر شگون ارمغان بهر
 زبان جمله سطلعیت که ارباب فیم و شیم

مطلع نامی

امی رفعت ز رتبه گردون نهر خیزد
 یعنی آیه و او سله الامر منکم
 شد پایه سر بر تراز آسمان بلند
 گویا بر آفتاب جبینت نوشته اند

نحو را سہمی اوج سعادت بدام تو
باشد ذاق روح مرا از رونیا ز
جستہ خستہ چو سلیمان شکوہ تست
استحق کہ مے زندہ جہستان شام
ہر خانہ زاد خویش اشارت اگر کنی
دور افکند بعبر کہ اسفند یار را
ریش ووشاخ رستم وستان ہزرم کہ
بالہ نجاک جامہ پیرم پلنگ را
در ہزرم گاہ تو کج دو کج بردیان
از ہر دو دست تیغ کشد از نیا حماء
از دو الفقار شاہ ولایت حایت است
بی شب بہت تیغ قضا را نبو نہ
خونے غلط کہ چشمہ فیض است شربش
آہنا کہ خیرہ خیرہ نگاہ تو دیدہ اند
خاقان چین و قیصر روم وشہ فرنگ
کاوس و کیتقاد و کیو مرث یزد جرد
ہر کس کہ سز حکم تو چہید میرسد
گویند گر خدیو جان مے سزد ترا
لرز و زہیم سطوت تو یزد و کاشغر
ماہست آفتاب و مہ و خط استوا
باشی تو شاہ ناد و کشورستان بدہر

دانتہ فخر خویش بہ یکبار کے فکند
خاک ورتو خوشش مزد ترا نہات فکند
پیشت زہب ہم نام سکندر شی بڑ
ادنی غلام خاص تو را اندا اگر سمنہ
سہراب را دوج کند مثل گو سفت
یکبار قاف را بدہر او کساد کند
بگرفتہ گویش کہ خبر دار اسی فکند
از ہم جدا نماید از اعضا شہ بند
بریش سام و زال نماید ریشختہ
گویا ہزرم از پر شمشیر مے پرند
تیغ ترا کہ از خطرانات مے پرند
حشا ذرخسم او بجو انیق مے خونہ
اعدا ای تشنہ کام از آب میچشند
یک یک تنہ مقابل افواج میشوند
فرمان حکم تو بسر و چشم مے برند
پیوستہ در رکاب تو فخریہ مے روند
از گستان زندگیش دفعہ گزند
کز بیان بگویش من ارشاد میگند
جرباد افغان و مہ و صفایان و ہم جنہ
تا طایران سدرہ بر افلاک مے پرند
مزاؤ کی بخت انتساب ارجمند

ایضا قصیدہ مسمی بہ نیر عظیم در مدح شامزادہ سلیمان شکوہ +
چنان بخت در دے کشان بندم محتاج کہ بادہ میجکیم از مسام جامی مسرق

تبوی سینه دلم معد نیست از رنج
بدست جاذبه ام قدر وانه خرق
و وید سرزده سوزان سیاه و برق
نخلوت دگر مبرد دگر و برق
قلم بلوح همین رفت از ورق بورق
معاملات و مقولات مبدع مطلق
ز فیض حضرت الفت که بامست افق

چنان قسار بگیرم ز سوز بیتاب
شرار رنجیت از آذر نخت برق و شتاب
شروع کرد با حراق و شعله رو بآید
و و چشم ساقی هموش در نیمانه ر بود
کتاب اهل سموات را نمودم سپهر
گوش خویش شنیدم ز عالم عکلیا
چنانکه زالسنه شان وقوف می بردم

مطلع ثانی

که امی بهار خیابان گنسب از برق
لسان آیه رحمت براسه جمله فرق
بدیع فطرت و خلاق صبح و رب قلق
شفیق کافه خلق و مقبل و اشفق
بلند مرتبه باشد ز کاخ هفت طبق
بیج و جه نگر دور بایش مطلق
زسد بخدمت و الاشس بهر افد ستر
به بحر مدح و را کند فکر از ورق
نثار دهن نمودش ز نور چادر طبق
که اوج چرخ نشد با حفیض او لمصق
قبول خاطرش از حق بود و دلیق

بگفت نیر اعظم بابر و برق و شفق
کنون دراز مدام جهان دگر شخصی است
سیان دهر کس را بروی کار آرد
که بت معدن الطاف منبع اخلاق
نده یو عصر سلیمان شکوه کافضالش
سای اوج سعادت در آید او آید
عطار و آنکه دهر فلک بگویندش
از آفتاب چو بشیند این سخن انشا
بجای نذر به پیش تو سلاک نظم آورد
قصیده گفت مسمی به نیر اعظم
طلوع مطلع ثالث چنین فیض اگر ترد

مطلع ثالث

فزوده تو اقالیم سبع رار و لوق
مدام میشودت گفت عقد بای اوق
بفور شرح ده صد دقایق مغلق

بجزم و جاه و جلال و شکوه ضبط و شوق
بطوف وادی توحید گرم جولانی
صیر نامم غیر شکامه ات که واید

اگر خدا قوت علم و رشادت ببیند
 هر آن دُری که بریزد ز لعل خندنت
 سیاست مدتی را اگر کنی تو ضیح
 به اشراح حقیقت اگر و لیل آری
 چمن چمن شگفتان ز گاشتن نقشه
 شمیم باد بهاری و زور انفاست
 ملک نژاد تو هستی به نیک بشیر
 رجوع بهت عالیت و ایما باشد
 چو صفت بذل و سخای ترا شود بیاع
 به پیش کالبد پیل کوه پیکر تو
 ستاره باغ جل او که از سقر است
 هر آن نیم که تخم عداوت کار د
 اگر بچمن جلالت نگه کن دشمن
 بود نمونه قهر آله شمشیرت
 عنان جزو کل و هر را بدست تو داد
 سر از اطاعت فرمان تو نمی تابد
 کنون گلو او بزم میفشارد و گوید
 هر ابل و انش وینش بی نفقه نازد
 ترانه سنج دعا تیه میشود ناچار
 گاهدار تو با و خدا غر و جل
 بهای ماه و خور و انجم است تا بفلک
 سر و دولت و اقبال و عیش و صحت باد
 محمود بطشه نبی نصیب اعدایت

حکیم عصر فلان چون بخواند
 آن بیاست را ضی از و شود شوق
 ابو علی شود از انفعال غرق عرق
 ز رفیع نطق تو جدر هم شود منطق
 نسیم عطر شانت بپای داری حق
 هزار غنچه سر سبزه را نماید شوق
 درین مقدمه گویند صوفیان الحق
 بیا و میدر فیاض نویش مستغرق
 ز شرم حاتم طائی شود آب عرق
 مشکوه قاف نماید بقدر قامت بوق
 لبان انجم افلاک باشد شش و لوق
 ز برق نفقت حق خرمش شود محرق
 ز سر غلط و افتد بجزره خندق
 به برق برش آتش مشابه و اوق
 کریم قادر همچون ز قهرت مطلق
 بود حکم تو نیکل و سنار را ابلق
 خموش و هرزه میباید وق و بوق
 قواره جبروتی توانی معنلق
 که سینه های عبادل نموده ناطقه شوق
 بفرق سایه نشان باشد حفاظت حق
 دبی تو موسم اردی بهشت بار و لوق
 علی الدوام ندرت مقدس است لوق
 برای خیل اجبار سوز غیب طبعی

حریر و سندس زلفش طلس ترق
چہ چیز کامل و فاضل و عاقل و احق
ذباب و نمل و جراد و فاش و محل و لوق
نہنگ و خفصر و پتیاں و سنگ لشت و علق
تلفہ سے کہ دیگر وارہائش زلف

ہام پوشش خدام بارگاہت باد
مہر جہیت تو جہلہ بہرہ بر و ند
جمیع نوع بشر تا سباع و وحش و طیر
و فیضہ خوبہ ہمہ بہتد و رتہ دریا
نگاہ لطف کر یانہ براحوالش

ایضا قصیدہ در مدح شامزادہ سلیمان تیکوہ

ساقیا تا شود و نام عم حاق
نم فیض رسائیم بہ اقی
روح را این قیود شہادت
یا برسوی نمرل عشاق
ہمد مہر بان شوم بوشاق
و مہر نم از ریاض استغراق
سپند دم دگر بہر و فراق
طل لطف فگن باستحقاق
ہم بشویش ز لوت بے اغراق
لحمہ تا بہر و ن بغض و لفاق
انچہ باشد میان این اوراق
یاوری کہ و گنت از شفاق
کہ بود خود بہ گنتہ سنجی طاق
منظر لطف و معدن علق
صاحب ہند و روم و شام و عراق
پیش آن شاہ صاحب اشراق

جو سے بیا و راز شفاق
داشت خاطر م اگر طلبے
تا بیا ہم لبان خم در جوش
از حقیقت دے بن کشامی
باید و سنے کون ہمہ خوام
اعتقاد ہی بخا نقا سہم نیست
رحم فرمایا بر اسے خدا
دست مہر گیر و مقتدا ہم شو
لوحہ سینہ ام مصفا کن
آوخ آوخ کہ قدر دانی نیست
عیب جوئی گذارد و گوید
لیکن الحال نیسہ طالع
قابلیت نہا با و ظاہر
یعنی آن پور شاہ کشور
آن سلیمان شکوہ ظل اللہ
انفرض بقدر محنتہ گفتہ

چند ابیات بر زبان آید | ناطقہ راز شدت اشواق

مطلع ثانی

ای سرا سر مطلق و اطلاق
بار احسان تو کشد بردوش
لطف تو میکند چشم زدن
قرص خورشید تو می مطلق تو
جوش صفراء عالم افلاس
بذل کردی جهان که شد منقلب
نرسد از حفاظت اصلا
مثل دزد خاش خون ریزد
در گلوے صراحے از عدلت
مزرعه را اگر برد سیلاب
میگرزد بر سیم موج نسیم
سید انشا کنون غمان کش
بر دعای ختم کن الحال
یاورت باد حضرت داور
چادر ما متاب تا باشد
دایما در کنار تو بادا
آنجنان دستگاہ حق و بدت
بر جمیع دفا تر عالم
بر نیکی که دشمنیت باشد

ایضا قصیدہ در مدح شانزادہ سلیمان شکوہ

جسم مینے جولی بستر گل پر گرد و غبار
خیمش باد بہار یسی کتی اکملہ او چٹ

دیکھتا کیا ہوں سر ہانی ہے کھڑے ایک پر
 عطر من ڈوبی ہوئی زور سے دیہاس من گئے
 آفتاب آو سکی چین کے جو مقابل ہووے
 یہ تیو نی جو بہرے ٹانگہ دیکھی اوسے
 چاند نہیں نہ معلوم کہ میرے وہ پری
 اوس درگوش پہ تھی زلف جو گنڈائی تھی
 جی وہ وہ نو بہوین سوئے ظالم بیدا
 ڈوری آنکھوں میں چھپے ایسی ہے کافور خوار
 پامی خم جیسے سید پر اوس کوئی
 حرکت اوسکی تھی یوں غمزہ چالاک کے ساتھ
 چوں اٹھکیل بلانر گس جاو آنکھیں
 شوخی اس رویے اوس تاظر میں کیسے
 صف مژگان رسا میں سیم تیرے کچھ
 سونہ میں یومی ہے جو چوٹیکو وہ اٹھکیں سے
 کیوں نہ غرق تجھ مرج البحرین آ
 ناک اوس شوخ کی بنخ کی طرح بیچ میں
 تہا وہاں نام خدا عالم خود بنے گرم
 لام حی جون بہم الحمدین روپا ایسا ہی
 کہ جیہ تمثیل ہیہ پچپ بند ہی ہے لیکن
 خوشنویس ارے نے خط قرآن سے
 گال گدائی ہوئے چوسنے کے لائق نہوٹ
 وہ دہواں دہاؤ شہری دانت سو تو کی لڑکے
 گردن اس بیج سی صراحی ہومی سرخ کی جون

جسکے جون سے چمکتے ہے نری کہ رہٹ
 بل بلے ہوج بل بلے اگر بل بے تری نہ رہٹ
 صدقی صدقی ہو کئی آفت ہی تھے چکاہٹ
 سیر سے تارون بہرات کو جی جامی ہٹ
 سر کے سونہی کے چمکے مگر آجامی لپٹ
 سانکے منکے اگر کہتے تو پتہ سے نہٹ
 انکھڑیاں سحر نگہ قہر غضب گرا نہٹ
 کہ رگ گل کے نزاکت کو لگا دیوین چٹ
 گوشہ چشم میں یوں خال ہاتھ او لپٹ
 زند جون ایندے کے منی نہ میں لیوین کروٹ
 نگہ ایسی ہے کہ دی برق کے چشمک کو اولٹ
 آجاتا مہر سن پر کوئی جسطر حس نہٹ
 دست انایت عشاق جہان جاو کوٹ
 عقدہ راس مذنب چاند کو لگجاو جٹ
 بہ امواج میں آنکھوں کی یہ ہے اوجھاوٹ
 تاکہ دو چشم نہ ایک ایک سے ملجاوین جٹ
 اوسکے تمنون کے پڑک میں نہ غضب گرا
 کشش ایسی ہے سد بوٹ ایسی ہی پاکیزہ لپٹ
 ایک مضمون سنو تم اور بھی پاکیزہ نہٹ
 ہ کو اللہ کی یہاں نور سے دی چکاہٹ
 غضب اور سیب قن بو سوئی قابل جٹ
 تہ میں انداز تبسم کے رچی شہ باہٹ
 خون عشاق چڑبا لیا نگو حاضر غٹ غٹ

بہار

تھی بڑوش میں بالید کی ایسی ہو کہ صفا
 استین کو چہ جتاب نظر آتے ہے
 سینہ جون آئینہ شفاف شکم ایسا صاف
 شہر شہر او سکے وہ سب ٹی یا داوی علی
 مقدمہ نور کے تہین او سکی کچیں وہ و نو
 گزک بادہ کشان زنگتر سے وہ و نو
 نیم شگفتہ کنول چشمہ خوبے کے دو
 نت انگیا میں ٹکی زور ترانی کے ہمیں
 گد گداہٹ یہ اگر ناز کے بڑ جامی نظر
 بولقین و لکو کہ ہے حسن کے دریا کا ہنوا
 نقش یا او سکی ذقن کا پھسل آیا ہو گا
 بند شوار سے چسپیدہ سوا میں وہ بکریا
 سیل خون ہو کی ہر اکوچہ فیض میں خیال
 تھی رگ جان تمنا کہ دکھائی نہ پڑے
 بیچ میں تو نکہوں تھی بگیاں کچھ تو شے
 کیا کروں او سکی بیان خوش کفلی کا عالم
 گات زانو کے وہ پاکیزہ طرہ دار کہ ہے
 قامت ایسی کہ قیامت بھی کر جو جسکو سلام
 شو مجسمہ کو یہ کہہ بیٹھے خرام او سکا صفا
 جیلے ہر انگیزگی پور دین مہر کی وہ شوخ
 سرخی اون ایریوں کو تو تو کہ جو تیکے
 نشہ میں قفل صہبا سے یہ نہ با او ہی
 سر و شمشاد و صنوبر سے کہ جلتے ہو

جیسے کہتی ہو کسی ساتھ گلے سی اہلیٹ
 او سکے ساتھ کے ڈاکٹین تھی یہ پہلیٹ
 جسمین جمل کے شکن کی شے پڑی ستر می ہٹ
 سیلے ایسی ہے دیوان جسم کہ سنبل کا لہٹ
 عوا و نہیں دیتے ہی اور ہی اعجمہ لجا ہٹ
 دل یہ چاہو کہ انہیں دوڑ کے نی بہا کی جٹ
 گول گول او بہری ہو کی ہونری رہی جٹ
 دیکھ کر ماری مری کے نہیں جے جامی او ہٹ
 جٹ کف دست خیال او سکے وہیں جا ہٹ
 گہر کے ساری ہو زکات ہیں آئی ہو سمٹ
 وہیا نہیں بوسہ عاشق کے تڑا قی سی رٹ
 نوم پر مہر کوئی گول سی جون او ایچٹ
 کہج میں او سکی کر کے میہ موئی او کٹ
 لیکن آفت تھی وہ میلہ ام کے چنت کی
 جس کے باعث تھی خوش آئیدہ یہ پھر کا
 حسن خوبی فی وہیں کے کیا متا جگمٹ
 دسیان کہ ساتھ جہان یابی نظر جامی رٹ
 او سکی اٹھاتی موئی چلنی کی سنکر آہٹ
 دل و عین نے وہ پھر میہ و چل ہٹ
 کہ نہ عباسی کی چنت میں ہی ایسی سمٹ
 گویا گویاں کر کے دکھا دی تجھو ایک سینٹ
 گیا خوش آتی ہے صدا جھگو یہ تیر غٹ
 کہیلے جاتی ہیں ہم آج چین میں جہر مٹ

سنتی ہی سینہ یہ دولت سیختی کا ثمر
بارہا محفل شہانہ بین مطلع وہ پڑنا
شرف اندوز ہوا دہشت اقدس میں جہٹ
جسکی سطوت سے ہوئی جان عدو کی تلبٹ

مطلع ثانی

عازم جنگ ہو جس خطہ تو گلوگوں کوڈ پیٹ
مارچنگ مار ق زل کری دہشت سی
جامہ چرم پانک اپنی بدن سی پھینکے
حیدرمی نعرہ توجہ روز و غامین کھینچے
برسر قاف ہو کر قلعہ خدا کا تیرے
گرٹرین ٹوٹ کر سید مگر تری ہوا آگ کی بیج
قہر خانی کا غنہ ہے تری ہوشیار
مگر کوہ یہ لاگے تو کرے دو ٹکڑے
صاعقہ جسکے دم آب ہی تر تر کا پنے
الامان بوا او ٹھین قہر روم و خاقان
ویکٹر تخت ہوا دار کے تیری خوبے
گر نظر چرخ کری چتر کو تیری تو شہا
باد پاک تری کیا صفت کروں خوبی کا
شرقی سی غرب تلک ایسی کہاں ہیوت
پوینچون جامی تو معلوم کری یون خلقت
ہوش کہو دیو می غزالان جہاں کی کیا
صاف آنکھوں میں چلا اوسا دکھائی دی جا
یہ سب دود کہ جی و دم نہا دی ہرگز
گو بخشی کو تری ہا تھی کے اثر عد سننے

کا و سر پھینک کی چٹ سام سام بھائی جیوٹ
پاون رستم کا گل ولا پچھل جامی پیٹ
ہاتھ سی شیش بو شاخ اپنی کو دی او بھاوٹ
لشکر شام تری آگی سے کہا دی گونگٹ
سندھم کر دی اوسی کا وزین کے کرٹ
تیری لٹکارتے ہی اوسکی کیوار و پٹی پٹ
لاکھوں سر ہا عد جس سے کہ کا تین چٹ پٹ
نہ جہڑی کہ نہ مڑی رک نہ رہی ایسی اکٹ
صولت برق کو کہہ بیچے چاک جسکی ہٹ
گر کہیں ہاتھ میں تو لیکے اوسی جاوٹ پیٹ
کھکشان ابر کے دامن کا بنالی گونگٹ
پنجہ مہر سے لے اوسکے بلایین چٹ چٹ
سہلہ رمی اوسکی وہ جلد می ہ اولٹ اوٹ پیٹ
کہ کہی کہول کے دل تو اوسی پھینکے سر پٹ
کہ ابھی باد بہاری سے گیا جاکے چٹ
چارون پاؤں کی حادٹ وہ اوچک اور پیٹ
بات کہن میں اگر باگ کہیں جاجر پلٹ
استدر جلد کہ جون نکمت گلشن کے لیٹ
رفت و منزلت اپنی سو میں جاتے گٹ

دیکھ اجلال و وہن سا جہانے ٹکٹ
گشت آمال کو کفار کے کرجا دے چٹ
کبھی دیکھ تو یہی گزیر خیال اوسکا چٹ
یلا تہ القدر فسخ بخش کے پاکر آہٹ
یار باس وہ ہو عالم کے خوشی کی آہٹ
حسب فخواہ رہے ذات سے تیری چاہٹ
تیری دروازہ کے تاحشر پھوڑیں چٹ
کہ جگر و شمنو نکا دیوین ٹکورین بھی اولٹ
دیر بیت اور قول و خیال اور ترانہ نروٹ
لیگیو لی گوتو متوار و جی ہمارے انوٹ
بہر دی ککھ لٹوری و ایسا اور کٹ
ہمکو سو جاکرے آرام و خوشی کی کروٹ
راگ مالا میں کچنی جیسے کہ موصوت نٹ
جب تلک گنبد مینانہ میں رہے چمکا ہٹ

ہفت اقلیم کے باشندے قد مبوس کرین
ایک ہی فقر کھڑے طومر میں وہ قاف شکوہ
اوسکی دانت لگی بلند یکو اگر پہل سیاب
ہاتھ عیس نے اوٹھائی ہیں و عاکو و ڈون
ختم کرتا ہے دعائیہ یہ انشا اللہ
صحت و جشن و نشاط و طرب و دولت کا
خوبی و خوری و راحت و آرام و سرور
وہ سہانی رہی جتنی تری نوبت شب و روز
نوبتی گاویں سب الفوزہ شہنائیں سہ
ولیں جسوقت کہ وہ بولیں یہ لہراؤٹھو
تیری ہی مجری میں ہو نغمہ سرا جنت کوٹ
کرنا و ول و بوق کے آواز و ن مین
کہا کو از رنگ گرین تیری سبھی اعدایوں
بس سیلان جہان تو ہی ہو اور دینا ہو

قصیدہ فی الحج جناب عالی متعالی نواب بین الدولہ ناظم الممالک
ذریعہ الممالک نواب سعادت علی خان بہادر مبارک زرخشاں

فتانہ سایہ خود باشکوہ و باہ و بلال
کشودہ ست بروی جان در فضال
کہ فتح چنر قدیم آمدش باستقبال
رسید صبح طرب بانہار خج و دلال
قشون بہمن دومی را بغور استقبال
حصول این ہمہ باشد لشہر ارمحال

ہامی اوج سعادت بہ کنگراقبال
توید داد بہ مینان کہ داوردادار
بروی کار در آور دآن وزیر را
ہوای تازہ وزید و دیمید سبہ گل
ز می بہار ریاض وزارت آگہ نمود
سعادتے کہ علی داد نام پاکش را

<p>پسین دولت بهادر که نامش ملک است شجاع و عادل و برهان ملک صفیر نسیم تازه و باغی زباغ رعنا کے لوامی شوکت و شان مددک آید غرض شینده چو این نظم سپید نشا</p>	<p>جناب عالی فرخ شیم بهتقال وزیر اعظم هندوستان یچود کمال نموده سبز کاشت افنی و آمال سحاب لطیف و کرد و رافارین و مثال قصیده کرد و قلم بر سبیل استحال</p>
---	---

مطالع ثانی

<p>توان دلاوری ای شیر بهشت احوال در اوج فوج غلامی مجروح شمشیر چو دهن همت تو سر کنه که پیران آقا فرانشاند به سینه لطیفه سینه بلی امانت و امداد کس نمی خواند هر آنکه نرود غاباخت ز شومی بخت سه خال بهر خود انداخت آن که اندک کم بر روی تخمه عالم که پیر تر میرنگ است</p>	<p>که می ریزد تو فوج عدد لبان شحال نمیدر دایره بریان و سام و ستم بران ز عقل و سیم و قیاس گمان و سیم و خیال سوارت چه کشید خیال و رنج و مثال که خود معنوت خالق برست مثال حال نماند هیچ برایش ز جنس مال و مثال نکات خرامی و تفرین خلق و غرض محال در شش و ز بار ترا آمدانی خسته مثال</p>
--	--

مطالع ثالث

<p>جلوس کرده اس سال و سال حال الحال مددک از اعظم نرودندت مده سب پر ای زمین اخشیار تایم است لقبیس سیم بدخواست ان کتیم قدم چو صومعه که طفلان برای نباشند وجود خارجین بس بود مثل شکل حمار ز چاه بعد غصه و چسان برون آمد</p>	<p>وزن و وزده است ارد و وزده سوز نوشاد است کمالی ز بی جایون مثال که اختیار ترا داد و در مثال که یک شد است کنون از قیانت محال بروے تشنه کاغذ تر و چوب و زرنال چو جزو لای تجر شش کرده و مثال که خود اعاده به مردم محض بهت محال</p>
--	--

خلافت او بود و از طبایع مردم
 گزیده است ترا لطف و ابراه اول
 چه و مثل اینکه سر خود زخم نمی چید
 قبول خاطر و لطف سخن تو را دوست
 همه بنده می جا بهت ز حق بهت بگسند
 ندور مهر تو بود و بشنید چه زبانه
 با وجودی که بود احتیاج چون و چه
 کسی که هیچ تعلق به تو نداشت او خمس
 فدای شرف تو را داد و تو دهر آر و
 نگاه دار بخت امانش تو داور
 نصیحت است که مشت سید تو ساینده
 به بطریق و محبت کینه میکنند بر
 بود در ذات شریف همین وزیر چنین
 بشهرت کنند آبا و اهل اسلام اند
 چنان تسخیر اندا و کن بشرق و بغرب
 خلیل حضرت خاتم محمد عربی
 کنون برای دعا جبهه بر زمین سایم
 بحق ربه صومعه و حلیه و حج و زکوة
 بحق اسمعده ان لا اله الا الله
 باسم خاص شامی ترا نگهدار و
 بنور حضرت مشکل کشای خشان باد
 امیدوار رسید است مسید الشاهم
 امید او تو بر آور که تا امید تو هم

پذیرد و از چه مولا تجر و اسما
 که هست مبدی فیاض و عقل و عمل
 اگر است زهره و دیار اگر است تاب و مجال
 و عای جمله خلایق بر است اسما
 چه که سر و جوان و چه خور و سال و سال
 بقدری نیست خود باز چنین سال و سال
 درین مقدمه در کار نیست استدلال
 موقوف است بدینسان نشد و در شغال
 هر آنکه هست بدانیش او شود یا مال
 ز جله صدقات و تحالف اقوال
 بخانه های خود افتاده اند برین احوال
 شگفته حال غریبان چنینی اموال
 ظهور پاره ایمان و این همه اشغال
 بفرق شان مرسان جدیده خرد و حال
 که در احاطه حکم آیش خوب و شغال
 مساجد او کند آباد بر سجای و مجال
 که نیست ناطقه ام را بدعت تو مجال
 بحق نور محمد که هست بدر شال
 بحق مرتبه عالی اوان بنال
 بعیش و صحت و آرام تا صد و سی سال
 به جمال تو و آفتاب جاه و جلال
 حضور بحق تو دستور صاحب اقبال
 بر آورد و ز کرم زود آید و شغال

ایضا قیصر جلوس صہیت مانوس خباب عالی متعالی نواب بین الدولہ
ناظم الملک وزیر الممالک نواب سعادت علی خان بہادر مبارز جنگ

صورت فتح مجسم ہو بشکل آدم
وہاں کاذریعہ پٹری ہاتھ میں شمشیر و دم
جبروت اوسکا فریدون فروخت شمشیر
بہلہ ری سطوت و فیروز می اطلال چشم
سب رکاب اوسکی میں موجود صنادید مجسم
تو وہ فنکاری پڑے پہرتی شمشیر ضیف
دفعۃ چو نک پڑیں جیسے غزالان حرم
باری فریادی امی مخزن الطاف و رحیم
نیر طالع فیروز زمین اوس شخص کے ہم
معدن جود و سخا لکھ احسان و کرم
جسکی توصیف کی الشائین قلم ہے اکرم
ناظم الملک بہادر وہ وزیر اعظم
بزن و سام و وزیران سی کمی جسکے خدم
جسکے الطاف سے آسودہ ہوا اصناف اہم
تبخش فیض سے شہر سندھ ہے بذل عاقم
سیدانشانے کیا تازہ قیصر وہ رقم
روح خاقانی و عرفی نے یے چوم قدم
تہتر اوٹھی جسے سنتے ہی کاؤس اور رحم

نظراتی مجبی کل باخضر و طوع و مسلم
سر پہ ایک خود دہری جیسے شکر سی کلخی
زرہ حضرت داؤد گلے میں اوسکے
خضر و الیاس جلو اوسکی میں جون چوشتا
لمعہ نور جبین اوسکے سے طالع جون ہر
اوسکی افواج کی گھوڑ و نیہ کیا خوب جو ہر
دیکھہ القصہ اوسی چونک گئیں یوں اکھیر
یا ادب ینے یہ عرض کیا اسم شریف
تو یہ ارشاد ہوا تجھ کو نہیں کیا معلوم
وہ سعادت علی عالی اعلیٰ جو ہے
آج صد شکر خدا اوسنے کیا جشن جلوس
یعنی نواب فلک رتبہ بین الدولہ
بہر زور و رستم و سہراب سی سو جسکی غلام
جسکے اشتاق سے ہر مریع عالم شاداب
شیر مردان و غار رستم و دوران جسکے
الغرض نہایت جشن جلوس اوسکا سن
کہیں اوس طرز فصاحت کو سمجھ کر اوسکی
پڑوسی ارشاد نواب مطلع ثانی وہ شہ

مطلع ثانی

تو من اللہ سوید ہے خدا ہے کی قلم

یعنی نہایت تھے پھر شاہ ولایت پیر

ہی تری نام کو خاصیت اسم عظم
سایہ مہربنوت میں ہے تیری خاتم
کلیتے تیری شجاعت سے بہن ضرغام جسم
سب مہیا او نہیں انواع کے ہیں ناز و نعم
شیر و بزغالہ میں ہے ربط محبت باہم
بچہ شیر کو آدو وہ پلا و می سے غنم
عوض اوسکی کہ دیا کوئی کھڑی دلو الم
سم چا کر کے تمہیں چھوڑیں کیا حضرت عم
نہ فقط مہربی کے لوگ ہیں تجھ تیری خدم

انس و جن ابرو ہوا کیون نہون فرمان بردار
کیون نہوزیر زمین تیری سبھی بخت قائم
امی وزیر ابن وزیر ابن وزیر ابن وزیر
جو غلامان غلامان غلامان ہیں ترے
عدلیہ عہد میں تیری ہے کہ جسکے ڈر سے
ہمد گدافت و شغقت ہو کچھ ایسی ہو کہ اب
غم معشوق سے کہتے ہیں گروہ عشاق
آپ کے مسہ کو ہم نورج حبیبین ہر لنگی
تیری رتبہ بیان کس سے ہوا اشار اللہ

انحرافات

بوکہ من جسم زعنایات تو خطی بہرم
بندہ طلقہ بگوش تو و چا کر ہستم
شاہ سن ایہ گداوستہ ایشاہ کرم
او ملکی خلق جہان اچسہ سندک آدم
شعرا پڑتے ہیں مسرور ہو آپس میں ہم
خضہ اللہ مفتیٰ جمیع العالم
تیری خدمت میں ہی طور سی لکھتے ہیں ہم
بزمین در میلم ہوا و رحمہم
تو بہین موز کجا تا بجا اور جسم
مونک خوردہ رلا رطبخہ منظر مردم
کیکے آشیز بچن دیوی ہے ناقوس صنم
کھو لو کوئے نڈن می جاوان مینڈی نہر بلبل
کائین باندہ حاجی بیگر جو نہو جاے ہسم

شاہ ایران بھی شہا ہی نہیں شخصی میں +
نچہ او نہی آنکس کہ مر اشاہی داد
عرض کرتا ہی سی والی ترکستان بھی
منہ موقوف وکل دیر سے تنکری خلق
مدح میں تیری زبان عربی میں اشعار
مشکہ لیس شجاع و امیر فی الدھر
اور اطراف خراسان کے جو باشندہ عین
موکہ در عشق تو دو باد و رحمہم
ولبر موہنشا پورو وواسے بشد
حلتہ عہد مرایوسف او شاہ بدائع
رام متجش بہر پام اکثرت پرباب
اور جہن جنگ سیالی کے یہی کہتے ہیں
حق میں دامن کے تری یونہیں کہیں ہیں چو

ٹھکانا اتھین برہی رہو کتین چاہیے
 اور زمان شاہ بھی لکھتا ہے یہی کابل سے
 اوٹھی ٹاڈیو ٹاڈیو اور ٹیو مسلیو
 وادری اکرسی الہ قچہ سلما درمی ہوا
 اور کتہیہ کا حکم بھی یہی ہوسے ہے
 زری بی کیمیر بیان سکونت زریہ
 تیری گھوٹ کو نیسا جھمہ اور اوکے عکس
 وچوڑا جی ویم کے نکلتے ہوں تہی آجی
 اور دولت جو وہ کچھی ہے سوکتی ہی ہے
 تیرن بیکس کی برش کے جو کس سے تعریف
 خلق و تمس کے لیے زہر ہر جوتیکے ساتھ
 کیا چین بندنی جو ہر ہے چری زیادتی
 ہر وہ قبیلان میں شعلہ نشان خون آشام
 اور کچھ جو نہر جو ابرو وری سل میں ہیں
 اور کچھ کچھ چڑھنے سے اور ڈر و فخر و ہیز
 کیون نہ قبضہ میں وہ کر لیدر و جہان قاتل
 دیکھ کر کہتے ہیں سب اہل خراسان او سکو
 ہی سپرلی تری پر زور قوی وہ او جڑ
 باو پاک تری کیا وصف کروں جس سے ہی
 ایکدن ارکھ جلو میں جو کہیں ڈوڑی تہی
 قوت نعلہ اوس کی سے ٹپکا ہے عرق
 اوسکی کب کر و کو ہونچو ہے نیم سوجی
 ہے اوسی خوش نعل سیر کا ایک نعل ہلال

کائین تیری تصویر سے یہ کہتی عین ہر
 شہر زار ان زیادوار تیا حد سے گرم
 کنگ انگریز یہ بونے ہر ترا ویکہ ششم
 پیشوا تیر غلاموں کو یہ کرتا ہے قسم
 یہ نہ بنا بھی فدوی تہم کو بے براغ و دم
 یا تن جھکو دیا چاہے گا اوساں گرم
 گو بنین برج کے کرتے ہیں یہ پتہ تہم
 ہوم لے سیام ہر کس چٹو چٹو کچھ
 توری چرنوں لگی ہوں چہراڑو فی سکر دم
 کھاٹ پر جسکی رہا خون ہے اعدا کا جہم
 صاف ایک رہ چہ الاس ہے اور کاشہ
 تیغ میں اوسکی کون یا کہ گستان ارم
 شکل برق و شفق و صاعقہ و صبح و یلم
 سو وہ ایسی ہیں کہ جیسے خط یا قوت رقم
 کمر کوہ پہلا کے تو کرے صاف قلم
 رشک ابروی ہر جو اوسکی ہے موقع کا خم
 ایسی دیکھی نہ سننی شاد و خراسان کی قسم
 کہ ہو جہت جس سے عہد وہ سپر مل عدم
 اہلق مرد و تم چہم پرے پو یہ میں کم
 آخر تک ناک میں ہے باد ہارے کا دم
 سب جوانان چین کتہی میں اوسکو شہنم
 گھٹ گل کے جو سر پتہ ہی سو اوسکا شہنم
 ویکو آوی ہے ہر راہ جسے ایک عالم

جہین ہے اور بھی ایک مطلع ثالث پڑھ کر

جہین لون کا لبہ چرخ سے تارو کی جھلم

مطلع ثالث

سانسے تیری جو رستم بھی کہی ہو کج حرم
مدد غیب سے ایسا ہے ہوا و ٹہا ہنا
یاں ملک تو ہی ترا عالم تیرا اندازے
طار قبلہ نما پر بھی اگر کیجئے خیال
تیری بندوق لگایا بیان ہو کس سے
حکم انداز تو ایسا ہے کہ جسکے آگے
تو نجانہ کے تری سستی ہے آواز اکیبار
ہو سکے فوج ظفر موج کا اب کس سے شمار
تیری دشمن سے نہ زایل ہو کہی روسی
وصف تحریر کروں کیا تری ہاتھی کا یز
کلمستان او سکی ہے مستکے بلند یسی جمل
دونو کان او سکی جو پاکیزہ ہین الی الی
فی اشل صور سرفیل ہے او سکی خرطوم
ازدہا کی سے سمیٹ اور لپیٹ او سکی کہی
چرا اور بہاڑ ہی ڈالے ہو معاند کو ترے
شب یلدا میں لکے حور کے جون جوئی ہو
دیکھ کر پاؤنگواو سکے یہی کہتا ہے خیال
سوئڈہ مین برق کے زنجیر طلائی لیکر
تو کچھ اس روپ سے پہر بہاگ چلی پیل سحاب
نہ رُکے اپنی صداوت سے وہ بہتر اسکے
اب دعا مانگی ہے تیرے لیے انشا ہند

تو وہ ہاتھ او سکا او سی طور سے بجا و جھم
کہ مسل ڈالے او سی ناپ میں تیرا دم
کہ تجھے کہتے ہیں او ستا دے ربہ رحم
تو وہ ہی تر ہے ہو گھر انی میں اور توڑی ہو
جانور اور تے گرتا ہے تو لا کون پیہم
بہول پرواز گئے طیر سب اور آمدیم
رعد اور برقی شرر بار ہو دو نو سوہم
او سکے اعداد سو سے ذات خدا ہی محرم
سینکڑوں غوطہ وہ گر کھائی آب زفرم
بہلہ رکے او سکی شکوہ اور وہ اسکا خم و خم
آنکھیں یون او سکے میں جو بنان غزلان
سو وہ ہین طعنہ زن طیر مسج مریم
وہ او سے چکے زمین پر تو زمان ہو پریم
بعضے موسیٰ کا عصا کہتی ہین بعضے ارم
اسمین گو آمی وہ با عور کا بیٹا بلعم
دم پرے زاد جو ہی او سکا یہ کہ ہے عالم
سقف رفعت کی جہانین ہی چارون ہریم
او سکی ٹکڑے کے اگر سامنی آوی ایک دم
کہ زمین نیچی سے آواز ایک او سکی کم کم
دست برو میل اکبر لگی یون جو کمل سم
یارب آمین کہیں حسن اکو ملا یک باہم

<p>ناظم الملک بہادر بھی ہوا اور دنیا صحت و طول بقا و طرب دولت و خوش تیزی ہے مجری میں گایا کرین سبیل نشا بہر وین گنگے اور بالسمی اور سارنگ سامنی تیرے ہی ہر وقت رہی انکی صلہ راجہ اندر کے اکھڑی میں ہو جو یونیکا پا</p>	<p>ہر تہی ہر تہی رہیں متباک کہ یہ چاروں سم ذات سی تیری رہیں تا بہ قیامت توام قول و آہنگ دو ہوا ماسا ترانہ سرگم پوربی گوری میں سرچ میں اور متبے نغم تائیں لہراتی رہیں ایسی ہے جون ہو جہلم در دولت پہ ہمیشہ رہے ہون ہر جہم جہم</p>
--	--

ایضاً قصیدہ در مدح جناب عالی متعالی نواب بین الدولہ
ناظم الملک وزیر الممالک نواب سعادت علی خان ہمایوں جنگ

<p>کیا چہ نہ دیوید و سخندان کے سانچو صدہ ہے پہونچی رعد کے گرد پہ ایکیا جاری میری زبان سے ہو سوزندہ و شند و چپ تر ہے آمد صہبائے جام میں ہے سنگ رنگ ڈہنگ یہ اپنے کلام کا پیلے کا ہاتھ پکڑے ہوئے قیس ہو نمود میری بلا میں لیتے ہیں جنات عدن میں ہو جاوین مست و حش و طہور و باع سب قانون ہو علی سے نہیں کم کی طرح ہر وحشت آدمی کی جو سر جھاڑ سونہ پہا کیونکہ نہ یہ گھنٹہ ہو شہا ہون آج میں یعنی بین دولہ بہادر کہ جس کا حشر کیونکہ نہ کہنے ناظم ملک جہان آدمی دی جسکے نام کو یہ سعادت علی نے ہو</p>	<p>پر جلتے ہیں فرشتوں نے انسان کے سانچے آدمی کہتے جو لغو مردان کے سانچے گویا اگر ہوں اہل صفا ہان کے سانچے میر اور ووزر منہستان کے سانچے ہو جائے جٹ جو لعل بدخشاں کے سانچے گراڈ کھڑا ہوں غار بغیلان کے سانچے حورین ہمیشہ جہم غلمان کے سانچے ہوں گراوٹوں جو دشت بیابان کے سانچے میر اکلام مرد شفا دان کے سانچے چاہے تو ہو و شاہ نبی جان کے سانچے کیسے وزیر اعظم ذی شان کے سانچے ہو جاوے آفتاب و رخشاں کے سانچے ہیں جگہ جسکے دست زرافشاں کے سانچے لیوین جسے نسیم بہار ان کے سانچے</p>
---	--

جا کر ہون جسکے سام و بزبان کے سانہو
 نہ کور ہو دے قیصر و خاقان کے سانہو
 سو چو نہ تاؤ شیرستان کے سانہو
 خم سے اوسیکے رتبہ احسان کے سانہو
 خم ٹھوک لے نہ رستم دستان کے سانہو
 مدت کے بعد شام غریبان کے سانہو
 پڑھ اس وزیر عاقم دوران کے سانہو
 ہن قوت فصاحت سبحان کے سانہو

برہان ملک و صفدر و منصور و بیہ شجاء
 ایسا ہی شیر بر کہ جسکے جلال کا
 جو معرکہ میں زرم کے دیسے کڑا ہوا
 ہست ہی اوسمین ایسی کہ یہ چرخ کوزہ پست
 البت تو باریاب ہو ازرم خاص سے
 باری سپیدی دم صبح وطن ہوئے
 اسوقت ایک قصیدہ کوئی دہوم دہام
 جسکے ہر ایک شعر پہ دلچسپ شوخیان

مطلع تاجی

یا ایسا ہون میں مہتابان کے سانہو
 ساتی کرے مراقبہ فحان کے سانہو
 کیا داخل ہو جو تیری شناخان کے سانہو
 جو لوگ بیٹہ جائیں ترخان کے سانہو
 ہون گلہ گلہ موسے عمران کے سانہو
 حسا و تیری نطقی غلامان کے سانہو
 ہو مرتبہ بلاغت قرآن کے سانہو
 آجای ذکر حضرت لقمان کے سانہو
 جو آوے تجھے سر و خرامان کے سانہو
 جنت میں ہے آبا و زوسلمان کے سانہو
 مشہور مخفی خطبہ یونان کے سانہو
 پٹیا ہوا ہو چشمہ حیدان کے سانہو
 کرد و بین ہو کنہی تری کیران کے سانہو
 مہج نسیم جہل غزلان کے سانہو

حاضر ہوا ہون یوسف کغان کے سانہو
 یا و آوی تیری چشم کے شوخی تو پیر و دہن
 گو بو فراش شرہ آفاق ہے وے
 اگر حضور اقدس عالی میں ہون کھڑے
 یون خلق تیری حکم میں جون خیل گوسفند
 کم رنگی میں آتے ہن اسطرح سے نظر
 جسطرح سیلیم کے مہلات کا
 مسرور ہو و تیری جو ذہن سلیم کا
 قمری کی طرح طوقی علامی بہن ہیں کے
 جب علی ہے تجھ کو ہاں تک کہ تیرا ذکر
 ہی قوت مقررہ کا تیرے تذکرہ
 شا و ابی اوسمین ایسی کہ جون خضر نیر پور
 اوڑ جائیں ہوش تو سن باد بہار کے
 اوسکے دوش کو دیکھو تو عیش کما کوٹ جا

این نام پیل ابر بہار ان کے سامنو
 ہو وی کو وز مرہ مستان کے سامنو
 ہو وین بند صاحب عرفان کے سامنو
 اس عصر میں جنو و سلیمان کے سامنو
 تو سمجھے یہ کہ سے دم ثعبان کے سامنو
 مقبول ہے تو شاہِ خراسان کے سامنو
 اپنی کرم و قادر سبحان کے سامنو
 جرمِ شہا کو مہر کے لمعان کے سامنو
 تا ناخن نسیم بہار ان کے سامنو
 یا رب ہمیشہ تیرے گلستان کے سامنو
 ہرگز کہیے ترے صفتِ مرگان کے سامنو
 مذکور کیجیے موسمِ باران کے سامنو
 آیا ہوں تجھے باسرو سامان کے سامنو
 پُر ہند کے سر پہ تلج سلیمان کے سامنو

قصیدہ در شرح دولہن جان

کہ صاف چاند سی کہڑون کی کہل گئے گھنٹ
 کہ کہڑیاں عربی جابین حب طرح سر پٹ
 تو خوب پہو لوں کی چڑیاں چلین ہم سٹ
 اکھاڑی پریو لکھی گویا او تر پڑے جٹا پٹ
 کہ ویسی تارون پہری رات بھی ڈکرو
 صراحی می عشرت چڑھا گئے غٹ غٹ
 گئی اونہو لکھی بھی اس دلولہ نہی سیندا چٹ

صبا یہ آئی یقیناً ہے اوسکے کوچہ سی
وہ کون لیغے پریرا عرف دولہن جان
گدھ جانے کیا ہے جو اوسکے کوچہ سی
نظر پڑا مجھے بلور کا احاطہ ایک
ستون صورت غلمان و مشک بزم شمیم
ہزار وں رنگ کی فوار اور چادر آب
چھتوین سو تیونگی جہا لہن لنگشتی ہوین
کسی مین بارہ الماس کے گئے گدھے
لگی ہوئی گھر شب چراغ اکثر جامی
کہین پوشیشہ کے فالو سوئی چین بندے
کھڑی ہوئے جتے وہ غلام باشمشیر
سو کالے ٹیکے تھے گویا رخ نراکت کے
ہر ایک طعن یہ کہتا تھا شاہزادہ گل
کہین شہانیکے آواز اور کہین کا مو د
بھاگ تھا کہین توڑی کہین تہی داسرے
کہین تو پر بلو کا پاج تھا کہین شگیت
بہی ہوئے کہین را دھا کہین کہنیا جی
وہی کریل کے گنجین تھین اور بند ران
سنائی دہونی وہی ٹھیک ٹھاک سب باتیز
وہ ہی وہ گوئین سولہ سو اور نو کاروبہ
وہ ہی سراسر ہی چنا کلی وہ ہی کہین
اوسی طرح کے کنول توڑنے کول ویسے
وہ رہی چاہیونہ بن کر دکھائی ہیں

کہ جسکے نام میں ہے چاند کی سی چکاہٹ
بائیں لیتے ہیں جسکے جہانیاں چٹ چٹ
سداں لہرے تا شیر تھے عمر کہ جھٹ
مکان سارے مروج عجیب ایک جھٹ
انوکھی ڈول کے ہر جا چہرہ کٹ اور سر کٹ
ہر ایک سمت پر ہی پیکر و فنی غٹ کے غٹ
سب ایک ڈال زمر و ہر ایک کو اڑ کے پٹ
جڑی ہوئی کہین یا قوت سرخ کی چوٹ
ڈلک سی جیکے بہت دوزخ ہو سیلا ڈ
اور اونکے بیج سے جھٹا پٹا نو کا چٹ چٹ
کہ چیکے ڈھال کے رنگت سی ہو چل سٹ
کہین نظر نہ لگے اسلئے رہی تھی لپٹ
کہ لے نہ تو جھے صنوبر کو پنچہ جھاڑ چٹ
کہین تو رام کلی بیدرین کہین تھانٹ
کہین کدرا کہین کھلے کہین تھا کٹ
قیامت اوکھی اولٹنے تھے اور قمر لپٹ
تیمبر اوڑھے ہوئی سر پہ رکھی مور کٹ
سہانے دھن دہی مرنی کی ڈوہی سی بٹ
وہ گوکل اور وہ ستر مگر وہ چٹاٹ
سجھوئی ڈول رہی اور وہ ہی کہہاٹ
وہ ٹیکہ بنیے وہ ہی جھکی اور وہی اوٹ
اوسی طرح کی پوسل پٹنے اور وہ ہی پٹ
جو اوکھی بالسر ہی لیتی تھی کوئی چہرہ چٹ

دھری تے کشن بنے جتنے کہ روئے نگر تون
 برہ دوہی وہی ود ہو سی کل کے یہ بنے
 سکھی رہیں رہیں آند سون رہیں او تین
 کہیں جو دیکھو تو سب مار ڈاڑ کا عالم
 او بارویشی وہے اور وہی کا تین چہ
 صدا بلند اوسی ڈہرے دیس گا زمین
 کہیں تو بہتری کا ساگ سج کبیر کہیں
 کہیں تو سا وہی ہوے جوگ وہ پرز اوین
 وہ چیر چار بہم سطر علی گرما گرم
 غرض کہ ہے وہ پرزاد ایسی ہے دھپ
 شراب حسن نزاکت جو پاس ہے اوسکے
 نگہ میں اوسکی یہ کچھ نوک چوک جو دیکھے
 مقابل اوسکے جو آجائے رستم رستان
 وہ آہوان حقن مشک نافہ کے حسین
 کہی جو انگلیوں کی خندق اوسکی دیکھی تو
 مہی کی رنگ میں خنکار کو بھی دی غوطے
 بھی ویتن نہیں بہن جہان میں مشہور
 ہزار کول ولڈ روہن کسک جاوے
 سان سیپ جان ہے جو اوسکا سیپ تن
 وہ گاٹ ایسے طہر حدار کچھ یہ پاکیزہ
 نہ کہہ ہی خسر چہر ویز کو خیال میں لاسے
 لطیف بن کے جو چین لے سو کیا امکان
 جوتی اشل اوسی شیرین ہے لی کوئی جیکے

وہ چیر کہاٹ وہ ہی سیون کنج اور نکمٹ
 یہ آتھو اچھا رہے برہین مانجھ جیسے رٹ
 بہو بچارین کہنوں کہ کیسی امی کٹ
 وہی کٹا روہی بکرمان وہی کٹ کٹ
 وہی ہپاڑ وہی ریت اور وہی او بٹ
 کہ مہاری سانورا متوار و دیکھو ساوٹ
 کہیں ہلاتے ہوئے سر کو اپنی باندھی بہرٹ
 کہ راجا اندر کے سہرہ کو جو کرین چوٹ
 کہ جنکے شوخیو نے جی کو ہو سرورینٹ
 رہا یہ باغ میں نکلتے سے روچے کجاہٹ
 اوسی شراب کی حوروں نے پانی ہے ٹچٹ
 تو وہین برق شراب کو کرے تلکٹ
 تو اوسکی حق میں یہ کہہ بیچل ہے ہیٹ
 مدام سونگتے ہیں اوسکی سرکے باونکی لٹ
 بہار میر پٹی کے طحج جامی سمٹ
 ادا وناز سے سب روم و شام ڈالو لٹ
 وہ کون لاج ہٹ اور بال ہٹ کہ ترہا ہٹ
 کہی جو اوسکے دبے پاؤں کرے آہٹ
 زیادہ ہے ذوق حور سے بھی گدراہٹ
 کہ سیوتی میں نہو ویکی ایسی ترہا ہٹ
 غرور حسن ہے اپنے ایسی ہے چوٹ
 کہی وہی نہ وہ شہزادو نہی یہ موند ہٹ
 تو ساری ذات و صفات اوسکی وہین لٹ

تو جادوین شاہ جی کے بھی سر بال گسٹ
 کہ جیسے مردم جنگی کسی سے جادوین ڈٹ
 کہاں چنال کے گھوڑے میں الہی ڈور پٹ
 مگر یہ فرق اود ہر چٹ نہیں اود ہر چٹ
 تو کمکشان کی وہین قدر ساری جادو گٹ
 الہی اوس سے نزاکت سدا رہی غٹ پٹ
 اویسی ہاتھ رہی میری دلی سلجھاوٹ
 علی الصبح سے بس شام تک یہی ہر چٹ
 نشاط و جشن و طرب کا وہین رہی جہر گٹ
 نہونے یا وہی کسی طور کا اوسی گٹ

اگر خلاف مزاج اوسکی ہو کوئی حرکت
 یہ تیزی آنکھوں میں اور اوسکی تیغ ابرویں
 جو اوسکی توسن انداز کا کروں کہ صفت
 مناسبت اوسی مہتاب سی جہک میں ہے
 وہ اپنی مانگ سواری جو لیٹے آئینہ
 بس اب دعا پر کراشا تو اس قصیدہ کو تم
 مدام عقدہ کشا کہ اوسی زمانہ میں
 دعای خیرین و نرات اوسکی پتیا ہوں
 دعای ہی ہے کہ دینا ہوا ورد و لمن جان
 رہی مدام سر و کار عیش سے اوسکو

قصیدہ در سالگرہ بادشاہ ولایت انگریز بہادر محل بر تعریف گونیر بہادر

کہ ہوا کہانی کو نکلیں گے جو انان چین
 گورمی کالی سب سے بہین گے نئی کپڑی بہین
 بیٹھ کر جلوہ کرے یہ دکھاویگا بہین
 ہوا لگ سب سے نکالے گا نرالا جو بن
 کوچ پر ناز کے جب پاؤں رکھو گا بن ٹن
 عینہ گل سب سے وہان کو لین گے بوتل کے ہن
 باغ میں نرکس شہلا کے ہوا سے جتوں
 اودوی بانات کی کرے سی شکوہ سوسن
 لالا لالا ویگا سلامی کو بنا کر پلٹن
 خود نسیم سحر آویگے بجانے ارگن
 آپرے گی جو کہین نہر پہ سورج کی کرن

بکبان نور کے طیار کرامی بلوی سن
 عالم اطفال نباتات پہ ہو گا کچ اور
 کوئی بگنم سے چڑک بالوینہ اپنے بود
 تلخ نازک سی کوئی ہاتھ میں لیکر ایک کت
 سترن بھی نئی صورت کا دکھاویگا رنگ
 اپنی گیللاس شکوہ بھی کرینگے حاضر
 اہل نظارہ کے آنکھوں میں نظر آویگے
 اور ہی بلوی لگا مونو کو لگیں گے دینے
 جی بل بل کے بجاوینگے فرنگے طنو
 کھینچ کر تارک ابر بہار سے سے کتے
 اپنے سنگین چپٹین ہو میں دکھاویگی

نے نوازی کی یہ کہول کر اپنے منقار
 اور دیکھ جو کران ویل میں ہونگے سب جمع
 اتنی گاندز کو شیشہ کے گہری لیکے حباب
 نکلت آویگی نکل کہول کے کا کھرا
 حوض صندوق فرنگے سے مشابہ ہونگی
 جب ہوا اکھا کے گہراونگے تو کہیں گے پناح
 کیا تعجب ہے جو فوارونگی ہو سارنگے
 مانگ لے بادلیگا آب وان سے نیفہ
 اودمی ایک لاهی کی بادل سے بین کرشوا
 چاند تارہ کے دوپٹہ کو شبہ سواورہ
 ناچنے کو ہو کہڑے آنکی چیلایا سنے
 کوٹ کوٹ اوسمین بہا سہیہ قدرت فی جا
 یعنی وہ رشک پری کہتی ہیں بجلی جھکو
 ہے وہ نک سک سوسہت ایسی کہ سجان نہ
 لشکر ہند و حبش میں سب سے حاکم ایک نہر
 چین سے راہ چین اوسکی بہت ہو پیرج
 دوسرے جیم کے اول تسلیم قدرت فی
 کون دو نقش کہن یعنی جمال و جلوه
 جسکا اوس شکل پری چہرہ پہ ہے ابرو نام
 حقنے اوس شوئے چہرہ کی دوسری صاد
 ڈوری انگوٹھی جو ہن اونکا بنا کر ہیندا
 اوسکی مڑکا سے میری دلین کھٹکتے ہی پھانس
 خط نسخ میں اللہ کے جو اوسکے ناک

آکے دکھلاو کی بیل بھی جو ہے اوسکا فن
 کرنا ہو لگا جسوقت کہ اسکے مدس
 یاسمین تو کی پٹی میں چلے گی بن شبن
 ساتھ ہو لیکے نزاکت بھی جو سواو کی ہن
 اوسمین ہوونگے پریرا وہی سب عکس فز
 وضع برہنہ کے ہے باغ میں جسکا مسکن
 رعد کے طبل بچین ایسے کہ ہوں مست ہن
 ڈال کر سبزہ سے ٹانگوئیں ازار ساہن
 نکل جتا ب سے گوٹھ کا لگا کر دامن
 مینہ کو بوندون کی بجائی ہونے لکھکر وہن چہر
 جو کڑھی بھولین جسے دیکھ غزلان حقن
 روشنی مانگ لین اوس کھٹکی سرین پرن
 تیرہ ہو جسکی جدائی سے جہان روشن
 بل بے وج بل بے ارٹ بل بے تراشکایں
 مانگ میں اوسکے عبث کرتے ہو کچھ اور سخن
 ہے اسی بیج سے خورشید ہی گم کردہ وطن
 کھینچے تا اون سے ہویدا ہن یہہ و نقش کہن
 دوسری جیم کے ہن دونو وہی ناگ کی ہن
 جنگل خاطر ہے مے جیکازمانہ دشمن
 شاہدین اوسکی ہن دشمنہ و چشم پر فن
 لیکے سینکڑوں دل کھینچ کے یہہ دور ہن
 باز کے جست سی کچھ کم نہیں اونکی حیون
 کیون نہ خود بینی انوکھی اد سے سبب نہ ہن

یا کوئی دوزخ میں جسے شامت کھینچے
پارہائی صدف نور سے وہ دونوں کان
باجرا و منیر سے نکل جیکہ ہوا جلوہ فروز
تب جدائی پڑی پسین تو ناچار رہا
دونوں خسار میں وہ ایک فرنگے نا تو
بہر کسی چشم خاری کا بے گویا دور
نظر آتی مٹی آنودہ وہ دوزخ اوسکے
مردہ میں حیرت سی کہی کی تھی جاو گئی او
لب نازک وہ مٹ جاتی ہیں آہٹ سو مجھ
روشنی جاننا ہے کھڑی یہ اسی چاہ سو ہے
صبح محشر کے بھی سر پہ بلا لاوے
اوسکی گردن کی جو ڈوری کو اوڑا جا کر جو
دیکھ لے آئید دیوان و ہر کجورے جو
اوسکے حلقوم میں ہے نغمہ داؤد اگر
کہ کہی لگ نہ سکے اوسکو بلورین گیلان
بسکہ ہے اپنے رخ خوب پہ عاشق وہ آپ
ہیں وہ آئینہ کی مانند جو دونوں شانے
کیا گردن اوس بت کا فر کی کچن کی تریف
نیم لٹکھ کنول چشمہ خوبے کے دو
وار یا رنگی یا بیٹھے ہیں چکوا چکوی
پیر جاتے تھے وہ دریا سے نزاکت گویا
بہشتیان ہیں جو دیوان دار بہلا میں اونکو
یا ہوا کہا نکو متاب میں دو کانے ناگ

گول چہرہ ہے اسطر سے کچھ اوسکی ہیر
ایک ہی روح تھی اون و نوئی اور ایک تھی
تو ہر قدرت حق یعنی وہ روی روشن
ایک نے یون کو کیا ایک نے دو کو مسکرا
شیخ کا نور می حسن اوس میں ہوئی ہر رکن
ہے غلط سمی اگر کچھ اوسے غنچہ وہین
حسن کے سین کے ہذا نے بوجہ حسن
نکس نے اوسکے کیا اوس میں زبان ہو گئی
اوس میں آتے ہیں نظر ہیر بھٹی کے چلن
چاہہ خشب اسی اب میں کہوں یا چاہہ وقت
کچھ قیامت ہے غرض اوسکے بیاض گردن
چشم خورشید میں عیسے وہین ماری سوزن
گردن کی ہو کسی شخص نے اوڑتے ناگن
اور گلے میں ہے کیا اوسکی صفائی زون
ہووے بالفرض بہا اوسکا اگر ملک متن
ناظر آوے اوسے دوزخ زیبا و بدن
واہے بائین او نہیں کہتی ہر دور شک چین
ہاں ہی اونکا او بہار اور وہ اوٹھا جوین
گول گول او ہرے ہوئی ہووے ہر کجورے
ہے وہ سوتیلی لڑے بیچ میں دریا میں
تو بنے چہاتے کے تے رکھی ہووے پر فن
گھنڈیاں ریزہ نیل کے کمون سیام برن
گندھے ماری ہوئی ہیں یہ رکھی اپنی من

تب نہا یا وہ شکم جبکہ بہت جمع ہوا
حسن کے بدرہہ سر لبتہ پہ سے نازکی مہر
یا انگوٹھی کی گھڑی ہے وہ نزاکت سی بہر
آہ موزمی کی سی صورت ہو کر وہ آہ نہ کیوں
یا یہ کیسے وہ شکم آئینہ سان ہے شفاف
مہر تہراتے ہے جو لٹ مانتی ہے اوس کا فرکے
فی اشل فرض رگ گل میں گرو کیجے اگر
یا وہ دو اتنی ہے جوٹی وہ کہم کے چاہیں
چھاپو نیو جو پڑا عکس دو گوش آگے تو بہر
مار لینی کو رگ جان تنہا کے لیے
شاخ طوبی بامی بہشت اوسکی وہ دو بازو ہیز
اور سفقور نرد ماوہ ہین دو نو سا حد
ایک ہوا وصف کف دست میں اسی ہو چلے
موج دریا سے نزاکت وہ لکیرین اوسکے
اونٹکیان اوسکی سفقور کے بچہ سی بست
شاخ مرجان پہ نموداری شبنم ہے سمجھ
انگہ پڑتے ہی ہیل جاو تو کچھ دور نہیں +
چاہتا تھا کہ میں ٹک بڑھ چلون اگر لیکن
ہیں وہی راتیں یکیلو کی درختوں کے شبیہ
وضع زانو کی طرح داریہ پاکیزہ کہ باے
پاتون تھی ایسے کہ ہو جیسے سنہری جھیل
آنکھیں اوس فندق پاسے بہ بلین پر یون
سرخمی اون ایڑیوں کی موتیوں کو جوئی کے

سو وہ آخر تو در صافی حساب میں چین
مان کہنا اسی ہے سخت اجی بیدلین
جسہ قربان کیے سیکڑوں بختہ ارگن
آہ کا پوچھو تو بے شبہ یہی ہے مسکن
میرا نا سو رگرا اوسمیں ہوا عکس انگین
اوس کی عکس سے مٹیرے ہو روادل بگین
سم سے تب وصف کمر اوس کا ہو محاکن
پہیہ کیونکر میں کہوں اوسکو وہ ہی مہربان
کہو نیٹیاں اوسکی ہو میں واہ رمی عشاق
رہ گئی دو نو سرے شکل طنبور وکیون
اون سے حاصل ہو وہی چین جو کچھ جاو نہیں
مست ہوں وکیمہ جنہیں مروتے لیکر تارن
کہ لگا اوسکے سبب کرنے مرا جی سن ست
اور پور وکی دمک ایسی کہ جیسے کندن
قوت باہ کی بچیان کو آشوب ز من
اوسکی اونٹنگے پہ وہ ناخن کے سپید بچین
کہ پڑی نازکی ناز سے ہی بیان رہیں
اتنے میں شرم نے پڑا ہے مرا آدمین
شوق کے بل کو دکھلاتے ہیں جون کیان
ساق سمین تو اگر پوچھو تو بلور ہین
اون کی دھونیکرے چائے روپی کا لکن
کہ نظر آنے لگی نرس شملہ کے بہین
گھنگھیاں کر کے دکھا دی تھے یہ صیا بن

او سکی اس سادگی وضع بہ صد فی کعبے
 حسین جوان خوبوئی کی ساتھ وہ ناصحین
 آج ہی جون جینے کے یہ جو تھی تاریخ
 اسین ہے سالگرہ اوسکے جسے کتوہین
 عیش و عشرت کی یہ بوباسی اسلین رچے
 دیکھو اس شب کو تو مجھوں نہ ڈھلے لیلے پر
 دیوم و نام ایسی ہوئی ہے کہ نہ دیکھو تس
 جلوہ گر تو پ ہوئی ہے ہزاروں سب کو
 میرین بچے ہوئیں ہین اور بڑا کہتا ہے
 برج اور تئی ہوئی گردیکے تو یوں عقل کھو
 پہرتی گھوڑ بھلین ہین اب اوڑتی ہوئی چارٹر
 منتظر چرخ پہ خود حضرت عیسیٰ آوین
 کچہ نہ لندن ہے مین یہہ زمرہ عیش ہے آج
 یہ خبر شکے موا شاد وہ خنہ آفاق
 یعنی نواب فلک رتبہ مین الدولہ
 ناظم الملک بہادر وہ جناب عالی
 وہ سعادت علی خان عالی اعلا جے
 کن نے اس شان کا دیکھا ہے وزیر عظم
 صفدر معرکہ منصور و شجاع و غازی
 انتظام روسا اس سے ہوا ایسا کچھ
 فضل کے کیرے بنے اوسکی عدد و منیکو
 سے یہہ برہان سے ہو یا کہ مبارزہ
 جنگری باندہ کہ عازم میدان ہو وہ

مین عرض جینی کہ سنگار جہان تک اہرن
 اسین گریشک ہو تو یہہ مین لے تو اوسکو سمن
 کیون نہ اوس وز مبارک کی انوکھی ہوئیں
 جابج ثالث و جسم مرتبہ شاہ لندن
 جیسے سج سج کی مود و وکی نول بیادھی وامن
 راجہ نل کے نہ پڑی اکٹھ کہی سو و من
 بتے بارہ درمی ہے اور انارون کی چین
 جہاڑ شیشوئی ہوے لاکھ طرح کو روشن
 ساری ایکڈال مرصع کی لکے ہین باسن
 جوگی جے پال چلا مار ہوا پر آسن
 کچھ تعجب ہین ہے سنے جو انکی گن گن
 دید یہہ بزم کرین چوڑ کے مینہ کے چلین
 ہند مین ہی تو مر ایک گن مین ہو طبلہ کی پرن
 جسکی مقدم کے سبب یہہ جہان شک چین
 حاتم عہد و جم وقت و فلاطون مین
 دب گئی جس سے زمانہ کے سبب ثوب فتر
 جسکے ہے نکمت اقبال سے عالم گشن
 جسکے گھر مودے سلاطین کا مقہ باسن
 پردل و پیل کش و شیر فکن قلعہ شکن
 منتظم رشتہ مین جطر ح سے مود و عرن
 کیونکر اوسکو نہ کمون کو کب تابان مین
 اکٹھ سے اپنے نہ یکے گا کہے چرخ کمین
 پیشا آوے ہا بر سر نقش بہمن

دیکھ کے اوسکی نگاہ کی ابھی جولا نگاہ
جس جگہ دیکھے سنان اوسکی حکمتی سخن
زور یہ اوسکی عطا حق نے کیا باز بین
خاک تو وہ کی طرح دم میں بنا و نمی خرمال
کیا کرم اوسکا بیان کیجے کہ دور اوسکی تیرا
جو دکالفظ جہان اوسکی زبان پر گزری
اس خوشی کا یہ سبب ہے کہ سب انگریز کی راز
اور انگریز یہ بھی ہیں جو وہ اسرار خفوا
جب ہم رابطے یہ ہوں تو نہ ہو کیونکر
کیونکہ مالک ہے سب انگریز کا وہ شاہ بزرگ
وصف میں اوسکی سفوط مطلع رنگین ایک اور

شام و گودرز کا دیکھا نہو جن نے ہن
تو یقین ہے کہ دبی یاؤں کسکے جی پشیم
ہوا لرز و غا اوسکا عدور وین تن
سیر انواب فلک تہ مخالف کا بدن
وہ زنیاب گداؤ نکا طسہ از دامن
ہو وین تا بقیاست ہوزمان کا مخزن
اوس فلک دیدہ یہ سب آئینہ سان ہرین کوز
پر تو اندازہ ہیں جون آب میں سورج کی کرن
اس ہما سایہ کا دل کنج طرب کا مخزن
جسکا جارج لقب و رندہ ہے سلطان قنن
روپ سے جسکے ہوشمند ہمارا گلشن

مطلع ثانی

اوسکی یون فرق یہ ہے تاج مرصع کی پہلو
باندھتا گرسد آمد اسے نہ یہم کلہ مار
اوسکی بخشش سے نہ بہر یابین جو صل تہل کیا دگر
قدر ہر علم کے کی اوسنے یہاں شک کہ ہسم
اوسکی افواج نے جا کے مدد قیصر روم
قوم نے اوسکی جو وڑائی سمند میں جہاز
جستجو دیکھ نئے اور نکالے دنیا
ایک انگ طرز سی ایسی ہے بنائی جسکو
ٹیپو سلطان کا قصہ وہ سنا ہو تو گا
لاڑوا حکام نے ایسی ہے کری ایک اور

جسکو جیسے نو دار ہو سورج کی کرن
شکر ایزد نہ بجا لاتے کہی زاغ و زغن
ہر لگا دینے کو دنیا میں وہ ہے جون سانوں
سیکڑوں جمع ہو فی فضل و ہنر کے خرم
مصر کے ملک سے سب مار نکالے دشمن
وہ کیا کام سکندر سے نہ جو آیا بن
راج اوسمیں کے اپنی ہو کہ جیسے تہ چین
کہی دیکھے تو فلاطون ہو سر کن بر کن
کر کے کیا کام بہر اومان جو گیا تہا چین
وقفہ کانپ گیا جسکے سبب بکھن

آوی کر فوج عفاریت سمٹا ہر من
چیز کیا ہے وہ بھیچین دکھنا کارا و ن
تو جد ہشتربے کرنی نذر سر جو دہن
انکی ہے سر پہ وہی مہر قاسا یہ فنگن
وہ فلک تہہ اگر ہاتھ میں لے اپنی ڈکن
پر ٹبہ ایسا ہی کہ غش سٹلے کرین اہل سحر

تو مگر زہیمہ بین ایسے کہ جن سے کاجو
وہ بہ او کو خدا نے وہ دیا جیلے جھو
جیت کر آوی لڑائی جو مہا بہارت کی
کیون نہ اس قوم سے ظاہر ہو شجاعت کی
ترتہ آوی وہ سبک گا و زمین ہے حیر
ولین ہے کر کے مخاطب اوسے ایک مطلع نو

مطلع ثالث

سورجیل ہاتھ میں لیکر ہو کھڑا راجہ کرن
اور ہی ہاتھوں میں تیرے ہی سخاوت کی کہن
وہ جی چاہے اوسے بخش دے ملک اربن
چاہتے گو کہ او سے نجات کے تسلیم کن
کہ جسے دیکھیں فلاکت سے گرفتار محن
ہاتھ میں لعل بدخشان و گرد و خندان
کہے اوسکو جو کوئی سو ہی وہ کیا اوسکا دہن
بسکہ ہے جو رکے اٹھو اچ کے ہر جا قدغن
اس سے اوسکو کہیں پہر اور سو جہا من
تو وہیں واسطی جراح کے ہے دار و رسن
جو اوڑا باتی شے آنکھوں سے چور اگر انجن
شمع کو گارٹے ہیں تاکہ بیکے لگن
عربی بول کے دکھلاؤں ٹمک ایک سیرین
نرانہ جو دک من جاہد نے نہ الفتن
فعلے بابک مشاق العلماء المسکن

جیت جیت تخت پہ تو وقت سخاوت بن
جو دولت ترن کچھ اور سنا ہے انداز
یعنی تو سے پہر کچھ کیک ایک عالی ہاتھ
ناتلسنی کی ہے تیرے دور میں سائل کو قسم
کیونکہ عادی ہیں تیرے دور میں سب اہل دل
عجز کے ساتھ کہیں اوس سے کہ لچے صاحب
عدل سے تیرے برابر منو عدل کسرا
حکم سے تیرے جہانناک کہ زمین ہی محمود
جا چکا وزو خا ہاتھ میں مجنونوں کے
اور کہیں خشم میں رہ جاوے اگر جو ذرا
مل گئے خاک میں کبھی وہ نہ نجات سنے
اس قسم پر کہ لگا دمی دل پروانہ میں آگ
بزم شامانہ میں اب قصد می ہی میرا
قدر علم العرو والیوم عکافے عہدک
بکذا مال الے اللہ کسہ الارواح

حسین صورت من بچل سناک لکاسات
 تم بلد مسلک من قبلک ام الدینا
 یصرف التمه فی تربیتہ اطفال یوہ
 کل یوم یصل الفیض من بقل الیہ
 انت انزلت علی قومک الیوم کما
 دخل متوراً ساجد لہجہ ترکی میں ہے
 اتینک ازہرہ منبہل عاق باغلا شمل
 الدنک مارحہ جہان اوس کوجہ لندرتن
 اول کشی کیم انی ہر دیدہ ہر سر و تنک
 نیل فی کیسی اسحون باستقاری اومی دینک
 کوردی ہر چاق کہ قوزغان تولو بلبلک
 یافدی اوبعیدہ ہر ولدی تو ناک فخر لوش ترز
 بور شک باش اشتد اق سی غولون یونسون
 فارسی بولسی اب غرم ہوا میہ با جزم
 از بی تنیت و مبدہم اسے والا قدر
 تنگ شد غنیہ و گل صورت دی پیدا کر
 سرو با اینمہ گردن کشتہ و رعنائے
 جابجا دست دعایت شدہ بر شاخ نہال
 نہ قانون شدہ تار بود ہر جوش
 تال ہندی بکھ خولش جباب آوردت
 قوت نامیہ را کو کہ درین ماہ سفید
 میشود قطرہ شبنم گرہ اندر دل باغ
 بین کہ از بہر تماشا کے جمال تو چہان

من بنا الراس علی الجسم شیبیا بالذ
 جوز الحلق لم یامک لغم الما من
 کلما تصع بالناس ہو المستحسن
 جند العاقل من مسکنہ فی الذن
 انزل اللہ من العرش علی موسیٰ من
 اوس بن یان میں ہی سن اشعار کچھ اور شاہین
 خشری محقری ورت با سائوسن
 اسدی الیک خطابی تہ الیک جستن
 بید کہ انک عطا ایلدی نوزنک عدن
 خوف دین نبی ولایت اردو توشی لسون
 رنگ تی اسنا کے قاضی سر کن بر کن
 پا چہ فور کر لاری کوک ایلدی لا پیراہن
 کیم برسی خلق بدن روح کی سن ورسن
 کہ دکھاؤن بچے شیراز و صفایان کی چلن
 سیکہ لغیمہ نواز لب بلبل بہ حسین
 ہر رقص آمدہ در بزم تونسرن شبن
 عجیبہ نیست کہ پیش تو کند خم گردن
 جز نہایت نبود و در زبان سوکن
 حکم خواہ ست طرب از تو بی ساز زدن
 سومی او کن نظری گوش نمون گفتہ من
 خاک را خلعت سبزی بکنڈیر بدن
 چند بیرون سحر امی چلے سیر کشن
 دیدہ شوق بود نرگس شہلا ہمان

ہو سکے وصف تری کچ کا کس سے پورا
 انگہ بہر دیکھے اوسے کیو تو جو راج جاتین
 کہا تری سامنے ہو سکتے ہیں وہ کو رہا
 صادق آئی وہ مثل حق میں ہے شہین کے
 رزم گہ میں غضب آلودہ کو حیدم او
 کھل بنے فوج میں ایسی ہے پڑی او سک کہ
 مو پریشان ہوں کہیں خوشی برادر رو
 علم گر تیرے زمانہ میں نہوتا راج
 بسکہ تمیز کسے فن کے نہ رہتے باقی
 تہی ریاضی میں جو ماہر حکما می یونان
 پر تری عہد میں موجود ہو تو تو او نہیں
 ہو میں نصیف کتاب میں جو ترمو عصر میں
 سامنے اونکے ہیں تحریر و محبٹے ایسی
 اب دعائیہ بھی انشا کہو انشا اللہ
 جب تلک مزرعہ سرسبز فلک ہے شاداب
 جب تلک بھولین پہلین سار یہ اشجار جان
 جب تلک ماہ کی گہوڑی کی فلک ہو بیکہ
 جب تلک چرخ کمں شکل گورنر میں رہے
 شاہ انگلس ہی جاچ رہے با عظم شکوہ
 فیض ایسا ہی اسی گر کرے اوسے حکم
 فتح و فیروز می و شاد می رہیں سب کو نصیب
 کہیں نور کی جیبا تک کہ رہے یہ قائم
 جب تلک کر سی زرینہ پہ خورشید رہے

ہی نمونہ اوسے کا مہر و رخشاں کی کرن
 پاد میں کانپ اوٹھے اوسے چک سی ہرن
 اپنی خاوند خزاوند کے جو ہیں دشمن
 ہے جو مشہور نی ناگنی اوڑتی پہ پہن
 ہفت کشور کا اگر والی ہو تیرا دشمن
 ہو و تو ارمان جسی ہو دے میں جانین
 کہیں نہیں اوسے اگر سپر و دختر وزن
 اور ترانک نہوتا علما کا مامن
 بوسے بیٹھے بنکر سبھی گنگ و الکن
 سب بجاتی تھے وہ قارہ الملک لمن
 ایک لڑکا بھی لکھتا کہ پرے ہو کو دن
 اونکے آگے کتب باخیم تقویم
 جس طرح ہو دے نی جنس کا سیلا نہیں
 مل کے امین کرو آمین سب امی امل سخن
 اوسے انجم رہیں جب تک کہ یہ خرمین
 جب تلک باو بھاری سے ہو زیب گلشن
 جب تلک شام کے ہو ساتھ شفق کی ملیں
 صاحب شرق میں جب تک کہ ہوں جبریل علی
 سبکو نجشا کرے نت سیم و طلا لاکون
 آن میں لیوی پکڑو پ گلا کا آہن
 طبع اقبیس کے ملاکت نہ پھرے پیرا
 بادشاہی رہے اوسکی ہے بوجہ حسن
 رونق افزای فلک خلعت شادانہ پہن

<p>رابطے یوہن رہیں اور محبت کے حلقے دولت و شہرت پر کرین تیرن کبھی آپس میں کسے ڈھب سو نہو ویراں پتا</p>	<p>ناظم المذاک بہا و سی اور انگریزوں کے یہی خواہش ہے میری جیکے انہی سن لے کہ بنجاولین کہیں بے حکم انہیں دونوں کے</p>
--	--

<p>دونوں سرکاروں کا اقبال ہے روز افزون دوست سب شاد و میون پامال رحیم سب دشمن</p>	
--	--

	<p>تہامش</p>	
--	--------------	--





از ما سلام شوق رسان جبرئیل را
آن اولین زمان بنامی خلیل را
چون بشنوند نغمه کوس رحیل را
عقل و قیاس و وهم و خیال و دلیل را
عظم و مشکوه و مرتبه قاتل و قیل را
آفت ز فرط حبیم نباشد و خیل را
آوم نمود چون سن زار و ذلیل را
نشیده اید قعنه اصحاب قیل را
از ما و عاصی خیر رسد سبیل را

ای عشق قطع کرده ره سبیل را
پیوسته آهوان حسرم یا دمی کنند
در راه عشق هم سفران و جدمی کنند
نازیم بقدرت تو که حیران نموده است
خبر نموده است رتبه شان محمدی
انی خلیل بابک یا ایها الرسول
ای دل فدای آنکه در اوصاف خلق
از زیر دست پنج زبردست کند پوش
الفست بجای چشمه آب حیات ماست

انشاء و کبر براسه خدا یمنین کن

باری بکش نام بجا و جبرئیل را

در مصیبت امام علیه السلام

عیسه دماغ تازه کن از شمیم

روح القدس در از کشد بر کلیم ما

وارو محبت آید رسا و رین و س گوید بوق ارسله لن ترسله مستم از آن حیدر عظیم بایر سبب علمان و حوریان همه در یوزه می زند بر گا و نام شیر خدا بر زبان بریم اکنون صلاح محبت بر اسفند باد	بنا عدا که گاه نگوید کلیم تا گرد طور شوق در آید کلیم فرزند مریم آید و گیر دسیم از گشتن لطافت طبع سلیم دو رخ بسان گرد بر گردن دسیم ای عشق آشنا و رفیق قدیم
--	--

این طغرل طبع این همه شوق بر محبت
اشیا ترا چه ما و فدایه که کنیم

مشرّب رنده میداریم و میجویم طاقت و تقوی چه باشد زاده می راید نخن اقرب ملک من حمل الورد خاندان تا بخش نکرده ز اینجا که می جویم حق محیط از شش جهت باشد منزه که نیم و ده چه خوش باشد اگر آن مستی به غور تا صد آید از بانگ ورامی کاروان کاسد افتاد دست بازار جهان کوشی ای خوشا غفلت که از رفتن بنور آید	باشیم سندی چون جسم هم فروشیم ما شوق آواره ایم دست و دینوشیم اینهمه نزدیکش اصلا نمی گوئیم شعله جا کرد و طوریم و خاموشیم تا مقابل با که ایم و با که بهدوشیم خود بگوید دیگر امشب با ده می نوشیم همچو گل از مشرق تا یا جلگه گوئیم گر کسی باشد متلع غولش فروشیم اینقدر ما و ریمان خواب خرگوشیم
---	---

کسیتم و از کجا شد اتفاق آمدن
مانی و اینهمه انشا خود را نوشیم

چنان افکند آیم در تزلزل عرش عظم را من آن رند مستیم تو خود میدانی کنویم شعله آتش بقیس دیگر انس و د ترا خود هیچ شفقت نیست از بر نه خود شخص	که جسم صور سدا فیل شد عیسی را همین که جای خود جستم شکستم ساغر جم را قیاس از کوزه جدا و کن آمد بدوم را چه پروا از حسن و فاشاک باشد موجهیم را
---	--

حق افشانی زلف و طش و دیدم جل گفتم
خودت را آدمی انگاشتی با نیر صورت
سینه یاری است می سید درو شهرت
بلی شک و شایل تنبیه می باشد آدم را

نی گفتیم رو شان بود باویدنی افشا
اکنون در خور و رمی زشت او ضیاع مانده

بسمیم باد و ستمم بر غزاقا
چو به گیرم افشاوی گریه انمی گذارم
مهر تو به در شکستم بر غزاقا
که بدون جی زد ستمم بر غزاقا
من از این سیاه جستم بر غزاقا
بجگر کلبه کعبه زدم و شرار آسا

خشم و جام گریه ی غمناکی افشا
و کی نمی شکستم بر غزاقا

برو امی وخت رز بر اخی
گرم جوتی و گریه خواهی
مرد و امی صوفیان که من کردم
سیدم از طیفیل آل عبا
توبه ام مشکین از براسه خدا
بگذر از رنجت و دیر براسه خدا
ترک وینا و خشم براسه خدا
قائم و شال و خنجر براسه خدا

ریش خضاب افشا میخوابد
همت ای رنگ رز براسه خدا

دلا خوانا به کن آه و فغان را
نمی خیزد شناسه آشتیانی
مزن بر جسم نبای آسمان را
چه شد یارب ورامی کاروان را
بجوید بر که آب درین دشت
آهی تشنه گردان سازبان را

به رجوت و نفع دیگر می نماید
چه بر سر آمد اطوار جهان را

چو خلعت عقل دیدم ره و رسم کار خود را
چو قدم گذاشتی تو ز گرم بکلبه من
نجدای خود سپردم همه اختیار خود را
بسر سپردم سر افتخار خود را
بگریز تا توانی ز گروه شرار خوایان
مشکین لبک غار اور شاه و ارغور را

<p>به قواره جفنی تو کجا عشق ز احب لب عوض می تشنه تی دیدن جانش به تو من نه گفتم اهی دل که مخور شراب شو قش ز خار سه گریه نشسته رسیدی چه کنم کنون بر آنم که بسینه تیغ را انم</p>	<p>بمیان آب نگرین رخسار خود را چه کند اگر تماشا نکند بهار خود را مفلک نجا که دولت خم اعتبار خود را بسزای خویش دیدی حرکات یا خود را بشکافم و بر آرم دل بقیه را خود را</p>
<p>بدر گسان در آید بکدام سید الشا</p>	<p>ز چه روی خم نماید باوقار خود را</p>
<p>عاطفان من بر در میخانه ضرور است مشته گداز اشک نشانیدیم پستی تا نشد دو بالا شودم بهر نفس ج ای آنکه گوی یک دو سه حرفم نوشتی چون بادیه قیس تے ماند در اینجا می خورون و خوش زیتن و توتی شکستن</p>	<p>بر نکست می لغزش مستانه ضرور است یعنی عوضی جسم جریانه ضرور است لیسیدن در دکه ته پیمانه ضرور است یادآوری ربطه قدیمانه ضرور است وخت زده چون من دیوانه ضرور است اینها همه در مشرب بر ندانه ضرور است</p>
<p>در باره الشاکه ترانده خاص است</p>	<p>پیش آمدن از طعنه گریانه ضرور است</p>
<p>صده هزاران عقد با بکشوده است بسکه در دشت تنگشته ام توبه از من کرده ام لیکن هنوز آنکه از دنیا و ما فیها گذشت من ندارم علم و دانایه فقط جذب الفت این ره جوش و خروش</p>	<p>عشق باز از طرفه چیرنه بوده است پایم از طے مراحل سوده است خرقه و سجاده ام آلوده است از تعلق خاطرش آلوده است بے نیازی قلب من افزوده است از ره شفقت من بنموده است</p>
<p>مرد باش و آشنای در دباش</p>	<p>سید الشا انجین فرموده است</p>

نمود پیرمغان بسنمه شراب درست
 بگو شمال کند نغمه رباب درست
 ز تاب باد و بانواع آفتاب درست
 چنان زبانه آتش میان آب درست
 بر اسم همچو کس آمد اضطراب درست
 گرا اعتبار ثانی باین جناب درست
 مانند یاد مرا چون خیال خواب درست
 مکن شکسته خود را پی ثواب درست
 بناس خانه نمودیم چون جناب درست
 بود بشراب ما شراب جام ناب درست
 بکن شکستیم این بو تراب درست

از آن فروع که شد نور آفتاب درست
 نغمه جو در آید پی غز نخوانی
 شد گشت رنگ گل رویت امی سمن بجا
 بجزیریم ازین اشک همچو شعله که مانده
 هزار روشنه که پیچ شگست و در بدل
 رسی بر تبه عالی زلفین حضرت عشق
 ز عمر رفته که دایم گذشت و در عشرت
 و لم شگست ز جو رت خدای را در یاب
 بهوج آب که پیوسته در سفر باشد
 ز بافتاده بیخانه مست مد میوشم
 حسین ابن علی من شکسته احوال

باین زمین غرسه خوب گفته انشا
 بشرط آنکه بگویند شیخ و شراب درست

اینها بیان نکست گل پیچ رنگ نیست
 پنهانی زمانه باور نه تنگ نیست
 بر ما صفای آینه کمر ز رنگ نیست
 ساقی هنوز دست سبزه پر سنگ نیست
 جانی که نغمه دف و آواز جنگ نیست
 صیاد احتیاج کمان و فغانک نیست
 در محله که جلوه آن شوخ و شنگ نیست
 در قال و قیل مسله حاجت بجانک نیست

و ارستگی نگر که مقید به تنگ نیست
 از دست و حشت آه به تنگیم و از خون
 تار و نمود صورت آزادگی بدل
 این خسار از همه سو خواست کوه کوه
 از خالق و اهل ربائی صفات درست
 بسمل مرا به پنجم نگه بشو ان نمود
 ماتم سر است گو که جنگ است و برابط است
 سرشته سنا نعت امی شیخ بر حیت

انشا بچس حالت بتیابی دلم +
 اکنون عنان تو من صبرم بچکانیت

زندگانی صبح و شامی بیش نیست بر لب و زبان رحمت ابرار صبح نیست نزار سیر خلق جای دیگر از بر ایے خاطر	پهل از عمر نامی بیش نیست دوش و دینم نشسته گامی بیش نیست خواب و بیدار خود را برایش نیست عالم علیا تقای بیش نیست
--	---

بهر انشا هر چه میخواسته بکن
بنده پرور خود و غلامی بیش نیست

رود و خونم ز چشمها جاری است خون من است تو کے سینہ مرا آز جانی بلا سے جان شده است ای خدا کے تقاضے نروم چشم باد و در درخیز شریف شعله آتش آدم بجای نفس	موسم عشق و نو کفر جاری است ز ان گنہ خشم بر جگر کاری است چه گویم امر ناچار سے است این چه آئین و رسم و لدا ری است چه قدر ناکی سمل انکار سے است غیبه مریم اینچہ میخواسته است
--	--

سید انشا ترا چه خبر آغا

از بر ایے چه ایتمه زاری است

بهر مرون جاده آتش قشیرک آماده رفت و بر سجود مروضه جنبانی باد و بھار آب پاشی کن بیای ابر کا سجا باد صبح بر تو امی عیسی مریم مستغاثی آدمیم صبح از تقوی شد حاصل سحر افسردگی نزد در شاه خدا سان هر که شد جبار و کش شست رو آخر باب تیغ آن بیدادگر	خون را جبار و بهادر گران سر آمد آن باده رفت و و چه گلهای نیازان دامن سجاده رفت آند و سخن اینغ چون من آزاده رفت خانه ایمان مارا یک فرستے زاده رفت کلفت جل ساله سن پاک جام باده رفت زود تاب آسمان را بهران افتاده رفت خوش عبا ز زندگی را عشق ان لدا و رفت
--	---

جادو متاب را با گوشه و انان دشت
انتساب انشا از برای آن نگار سادو

نه زمین آتش دل حبیب و گریه خسته در صغیر خانه جویشم به تماشا می آید بخیال آغ و زلف و خط لورسته آید رخ برافروخته این پیش نظر رفت و دید دش در خواب دنیا گشت که چشم آید نگه تیر تو شتر بجگر بردست و	آتش بر دیده شمر ریخت که دانا نم سوخت نگه برق و شنه خرمن ایام سوخت نگهت یا سمن و سبیل و ریحا نم سوخت آه از ان شعله سرکش که بدینا نم سوخت آتش شد شعله جواله و شرکا نم سوخت بخیان گری و شوخی که رگ جالعه سوخت
--	---

از چمن و آغ بدل می رسم انیک آتش که نوا سنجی مرغان خوش ایام سوخت
--

خال برابر دیت که رقاص است بیج از خال من نمی پرست وزیر دست بدست نمی آید جگریم تانده سوز و آتش حبست	این که انداز سحر و قاص است این چه آیین و رسم اخلاص است آنگه در خج عشق خواص است در کفم از زرشک افراس است
--	--

بست از زمره عوام الناس سید آتش که نیده خالص است
--

میروی خانه چرا باز بیا ابر که نیست ظاهر امیر سدان مهر و نشان درت بے ترشح بودم باده زدن لاف سخت پیچیده بهم میگردد از چه سبب	بشیم باش دگر به خدا ابر که نیست از چه و رفت ز خورشید ضیا ابر که نیست ساقیا این حرکت تا بکجا ابر که نیست چرخک بود اسی با و صبا ابر که نیست
---	--

آه از ان برق تراوی که خنیم سپید دیگر آتشا بگو احوال بوا ابر که نیست
--

حاصل ز گریه ای دل خانه خرابیت نظاره ام ز ریخت اگر رنگ تازنگ نگه نشسته بجل در دسے کشان اگر	آخر ترا چه میشود این اضطراب چیست بر گلشن جبال تو این آب و تاب چیست چرا این تو این همه بوسه تاب چیست
---	---

<p>خوش تر ز عشق و زندی بستی و بکشتی جانی که در میان جسم انماط هست ساخته حضور جلوه ز یاد سے ز غم</p>	<p>ای پرمی فسر دوش بهار شباب حیات ذرویدن نگا و چه باشد غنا عینیت از زمره دواب و بهائم حجاب حیات</p>
<p>الشا اگر فتم اینکه نداری خیال عشق این آه سر و این همه چشم پر آب حیات</p>	
<p>اینچه در باره من شد نه چنان میبایست اینهمه شیشه و فنجان چنینی از حیات بارک الدبیا حضرت عشق اینجاشو مشتی ز یاد و بودند مرا من چه کنم کار نقدیر مرا و حرم آورد از نه تا که دیدند مرا جمله کسان می گفتند</p>	<p>اینهمه خاطره ترا باد گردان میبایست بهر جوان من سبکی رطل گردان میبایست که به پیرانه سرم طبع جوان می بایست ورنه کارم همه باور و کشتان میبایست بهر افتادن من کوئی تباران می بایست همچو سر کرده زندان جهان میبایست</p>
<p>حیرتی که شد از زانی الشاهد واقعی اینک چنین بر مغان میبایست</p>	
<p>چنان شد است به زبانی که شوخ حرف زد که گویا همه اشجار باغ برفت ز دشت</p>	
<p>ایضا</p>	
<p>گر مصرعی ز راه خزینه کنم طرح ایدل بر بهانه بیافشده در کشیم صورت گر خیال اگر آتش نشود باشم و ایما به تماشا سے آینه گر ز جیشم جلوه حق را در آوریم دل را بجزخ چارم الفت سیح وار هر پیام بدون دل تا و یار دوست</p>	<p>از دو دسینه چن بر نیی کنیم طرح تا عشق آفتاب چنینی کنیم طرح در ویر ویده لعبت چنینی کنیم طرح تا مثل خویش گوشه گزینی کنیم طرح از بهر ماه مهر حسینه کنیم طرح بالا رویم و صد نشینی کنیم طرح از ناله جبریتیل اینی کنیم طرح</p>
<p>الشا بقت حیدر صفد بیا که ما</p>	

عندیدن چو شیر مرغی کنیم طرح

چندین هزار حوصله بر باد میرود
 با آنکه بر من اینهمه بیاد میرود
 بر تخیل هست خانه حیا دمی رود
 ابر بهار همچو پریناد می رود
 یک جوی خون ز تربت فریاد میرود
 باری چها بر رخ چمن زاد میرود
 ناداده از تصرف شداد میرود
 کان از و خور زلزله بر باد میرود

از انجمن چنان ستم ایجاد می رود
 ضبط به بین که شکوه ایشان نکرده ام
 آزاد میشود چو اسیر ناک شناس
 ساقی بیار باده که بر قله های کوه
 تا آن زمان که شبینه شب دیر میرسد
 ای همصفر کج قفس پاره بگو
 بانع ارم اگر چه بنا کرد از قضا
 مانا دل ستم زده بالقریه است

انشا بگو چو الفس سرد می کشی

آیا چها بنیاط ناشاد می رود

سعدا کبر را زراعی باز جل افتاده بود
 نیرا غظم تو گوئی در بغل افتاده بود
 هم و گرد و تلک شایینا خلل افتاده بود
 سوز عشقت در نهادم از ازل افتاده بود
 هر طرف یک بوسی مبهوت و شل افتاده بود
 صار و کمانه و انشعق ارجل افتاده بود
 لزره بر انجای ادیان و ملل افتاده بود
 عمر باشد و کین گامش اجل افتاده بود
 مدعی شرمه آسنا چون جل افتاده بود
 غالباً دستم بران فریه کمل افتاده بود

شب امید وصل را با غم جل افتاده بود
 دوش بردوش چه دستم بر جل افتاده بود
 حلقه بردر گرمی ز دشب آن چنان گسل
 با محبت گرم جوشهای من امروزیست
 لن ترانی گوئی من جلوه بر خاز افکند
 بر زبان هر کس لما تجله ربه
 جان فدای امی کز بیت صمصام او
 دوش بر مرگ قریب آن قاتل سنا گلت
 جلوه افکن بر کاشد آفتاب قطعه تم
 این قدر باد دست بر زانو زدن در هیچ نیست

می سرود انشا چو بر عرفات آهنگ صدی
 از صفات مرده در قفس ارجل افتاده بود

<p>ایم هم نمی شود ز من آنم نمی شود آن سخن دیده از دگران هم نمی شود اکنون بسوی من نگران هم نمی شود هم بخین نگشت و چنان هم نمی شود طاہر نگشت و باز نهان هم نمی شود از صد کی زبده بیان هم نمی شود تقریرش از هزار زبان هم نمی شود کافقادم بکوی تیان هم نمی شود بیدار که هیچ نشان هم نمی شود</p>	<p>ضعف ایشان که ضبط فغان هم نمی شود چند ان بعید نیست که از من نکشت ان اختلاط و گرسه صحبت کجا که او از خود نمی رود و بخود هم نایم و ای وین طرفه ترک راز و رون و لم هنوز ای عشق لذت که ز غرض تو برده ایم این یک زبان کو چک بی بیج من چه خبر حرف از طواف کعبه زن صبا خموش آزگیات بی یرم ای جذبات آه</p>
---	--

الشاکیا و پیروی ز ابدان که او
وارد به بزم پیر سخا هم نمی شود

<p>درین زمانه کسی را کسی نمی پرسد باین خزانه کسی را کسی نمی پرسد باین فسانه کسی را کسی نمی پرسد ازین میانه کسی را کسی نمی پرسد منی معانه کس را کس نمی پرسد بعلم شان کس را کس نمی پرسد مهند سانه کس را کس نمی پرسد بیانخانه کس را کس نمی پرسد</p>	<p>بعد بهانه کسی را کس نمی پرسد ز دغایا بدلت گنج یا اگر داری اگر تو حافظ قرآنی ایست گویند جهانیان همه از بهر قوت محتاج اند بسقت کعبه حریفان دهر اگر بزنند شهم بکوه زلف تو شانه بنی گفت اگر نه چرخ افغ بیک عمر صرف کنند چرا از محض و قاضی و عس ترستی</p>
--	---

درون قلزم لوحید عوطه زن انشا
که به کمرانه کس را کس نمی پرسد

<p>لیله بفتان آمد دوستی بکوز و تقصیر کدام است بگو جرم چه سرزد</p>	<p>از باویه قیس چو جازه بدرزد و بپیش چهره ایکنی از بزم خودم دو</p>
---	--

<p>صد بلعنه به بالیہ کے غنچہ تر زرد وحشت زرد و دامن جنون را بگرزد صد شکریه قضا خندہ ہر احوال قدرزد تا آنکہ خبہ دار شود تیغ دیگر زرد فضلیکہ حجابم ہر دیدہ تر زرد صد قافلہ را عشق ورین راہ گذرزد بر سمع و شمع و ذائقہ و لمس و بصرزد</p>	<p>بر نالہ چہ مائل شدہ زخم جگر من گلگون صبا از تپاک و دماند چو درخت چیرے کہ بہم ناسد نے بود شاخ ابروی تو یغی بن افکنہ و نگاہست چون گریہ کنم آہ کہ شد مانع گریہ امین نبود را حکم وادے امین تاجز تو نسازم بکسے حسن تو مہرم</p>
---	--

<p>افتادہ نگاہ تو چنان گرم کہ آتش پنداشت بدل صاعقہ بر شاخ شجر زد</p>

<p>کہ محل رستن موہمہ بوسے دود دارد بعدم کہ میفرستی چہ قدر وجود دارد کہ جبین نازک او اثر سجود دارد پسرتو ای سلمان بسر ہیود دارد ہمہ دامن زور دارد ہمہ تار و پولود دارد</p>	<p>تو بدین کہ شورش من چہ قدر نمود دارد چہ کشی سپر خود را تو رحم باید این را ز گرم بخش یارب دل داغ داغ مارا نہ چنان بکن کہ ناکس پدر ترا بگوید تو بتار عنکبوتی دل خود دیدہ برادر</p>
---	--

<p>چو جریمہ گشت ثابت بحضور ساقی آتش ہمہ غدر نامی بدتر ز گنہ چہ سود دارد</p>
--

<p>سوزد فروغ نور اگر جبریل آنجا برزند در عالم مستی اگر زندی بسر ساغر زند در پندہ را رطایم امی کاش آتش در زند باشد کلی از چشمہ خورشید خاور سر زند تا سیر سیارہ را یک و شش ہجر زند دوش بہاد آتش در گنبد اخضر زند آیا نم افصال تو آبی برین اور زند</p>	<p>کام نخستین و ششم از سرہ بالا تر زند خیر و صدامی ہوا از مجمع کرو بیان دود از نہاد میہ و دوجون سحاب ہر برق یارب و گرفتندہ ام شب شیم سندانش بر آفتاب روی تو خواہ سپند آسافلک پسند بتیاب انجبین می رسم از راہ جگر از برق شعلہ خیز دل امی ابر حیرت سو ختم</p>
---	---

<p>و غیر نوحه ای هم گشت اگر یکبار گفتیم یا متقمم حاشا که من بعد از این درین خطای سرگرد</p>	<p>جماعتی که با نوا بر حق می خوانند + لباس اطلس و دیباچه بخنکی وارو طریق منزل لایسته پیشی آید + به بین به طارم افلاک انجمن همه و مهر</p>
<p>بوی و ذوق ز خود میرود و در جوشند که سالکان طریقت پلاس میباشند عز آن مقام که عشاق با دهنی نوشند چه دیده اند در آنجا که جله خاموشند</p>	<p>شهر باغ بزم حضور شد انشا + خوشحال کسانیکه است و در میباشند</p>

<p>دل همچو من کدامی از چه نامراد باشد و اگر آن فسانه سر کن که پرا فساد باشد که ترا این امانت بمن اعتماد باشد مگرش ز عهد طعلی و دوسه حرف یاد باشد بودم گمان که اینهم زره و داد باشد مگر این طویل قامت ز گروه عاد باشد سزوار سیاه سمه ره اتحاد باشد بشناسم کسی که صفتش نژاد باشد همه خاک و آب باشد همه نار و باد باشد</p>	<p>ز تو ای کریم فایده بطله نشاد باشد چو نیند نام الفت بگوشه گفت ظالم سختی ز بار زنهان تو گو مگر کشت ط ز چه این گریه دار و دهن آن جوان عبا خبر رسائی بخدا که سینه خیم فترا افتاد و می شب چو بنده شیخ گفت ز لثاق و بخش بگذر تو نیم آدمی و به که پاد لجه من برسد و این زمانه رمقش ز عشق بنود اگر اندرون بسینه</p>
---	--

<p>شیشه را یوسف گل پیر بنه ساخته اند جرم خورشید شکستند و دنی ساخته اند اگر آنها همه از بهر منی ساخته اند عاشقان بهر توبیت اخر بنه ساخته اند</p>	<p>بقاییت انشا بنود خطا و میان تو مرا از پی شماری همه ر جتباد باشد با دهنه نوشان که هم انجمن ساخته اند میفروشان به در میگردد و مهر و نفاق ایک میگوشیم از دوزخ و انواع عذاب آه ای یوسف گمشده کجائی باز آ</p>
---	---

بر خط ناک بودم حله عشق اینجا ای
اندرین بادیه آتش نفسان می بختند
مرومانند که همچو من ساخته اند
اکثر این طائفه با سوختن ساخته اند

اینچه در باره آتش به تو مروم گفتند
بسیح و راصل نباشد منته ساخته اند

بهار بے تو بر ناک پریده میماند
برون که رفت محفل که قتل دنیا
چمن بسبل در خون طپیده می ماند
که رقطره اشک چکیده می ماند
چگونه انس پذیرد و بدامن صحرای
سواد و دشت غزالان و دشت چین
تو و خدای تو ای شمرست خواهی
بقامت چه تواند بر ابرمی کردن
سپهر آنکه خشم سپاه تو اش ایشان
پیان شدت سلیمان شکوه کلان

ز بافتاد انشا دوست دادن وصل
به افتاد نمل رسیده می ماند

کج و واکج خستش نگرید
شور افکند ساق اندر نرم
طرز ساعش خستش نگرید
مرحبا باز خستش نگرید
دوستان سینه خستش نگرید
دوستان سینه خستش نگرید

پایه کو بان بوجد رفت انشا
اندرین حال خستش نگرید

دیوانه ام که عمری بادوستان بسر برد
با هر کسی نه در خود و خود همچو پیمان بسر برد

پر خط زناک بود در حلقه عشق اینچنان
اندرین بادیه آتش نفسان می بسوزند
مرومانند که همچو من ساخته اند
اکثر این طائفه با سوسن ساخته اند

انچه در باره انشا به تو مردم گفتند
بسیخ در اصل بنامه سخنی ساخته اند

بهار بے تو بر ناک بریده میماند یرون که رفت محفل که قفل بنیاد به پیش ناک خنای تو امی گل غنا ز آب تاکه برون رفته چشم صد چگونه انس پذیرد بد اسب صحرا سواد و شت غزالان و شمشیر تو و خدای تو امی شجر است خواهی بقامت چه تواند برابر می کردن هر آنکه چشم سیاه تو اش اشیا است پیان شدت سلیمان شکوه ظلال	گل شکفته بچوب دریده نمی ماند بدم کشیدن خلق بریده می ماند چمن به بسج در خون طبعیده می ماند که قطره اشک چکیده می ماند که و شتم بغزال مریده می ماند سیاه خیمه لیل به دیده می ماند شمال تو بهیچ اندیده می ماند اگر چه سر و بقدر کشیده می ماند به بقاری افعی گزیده می ماند که و شت لعل نام سریده می ماند
---	--

ز یاققان انشا دوست دادن و دل
به افتادن منزل رسیده می ماند

کج و واج گشتنش نگرید شور افکند ساق اندر نرم دل آزاد شد ز قید خود می تاخن غم جگر خراش تراست	وضع شمشیر استنش نگرید طرز ساغر گشتنش نگرید مرحبا باز گشتنش نگرید دوستان سینه گشتنش نگرید
---	---

پایه کو بان بوجد رفت انشا

اندرین حال گشتنش نگرید

دوباره ام که عمری باد وستان بسر برد
با هر کسی که در خود و خود چندان بسر برد

<p>گاہی بسو منات و گاہی به مسجد آمد گرفتی مثل عدد و بود یا یار نیکو بود یکچند در کلیسا چو غایب کشیده موسی صفت گوی ماند مشغول بی نواس چندی بود و مستی و عشق و می پرستی باینهمه علوم و فضل و کمال و انانی خواهی که سرسرازی یابی زین تباری</p>	<p>گاہی بطوف بطمی باز ایران بسر برد یکسان بوضع و لجو با همکنان بسر برد بنشست با سنینین ز راهبان بسر برد در خیل کوفندگان همچون شبان بسر برد طی کرد و سراسی با این و آن بسر برد بارند مشربان و آزادگان بسر برد باید که خود بسا ز می تا می توان بسر برد</p>
---	--

باید بسر نمودن اوقات زندگانی بد
ز انسان که میر انشا اللہ خان بسر برد

<p>عشق از کجاست حوصله ام در نمی رسد بر دوش و دواہ سبک میتوان رسید زیر فلک نہ ابر مویدا شود نہ برق باری چپش آمدت امروز ساقیا مایم آنکہ با قطرات سر شک با سجی و تلاش اینہم لہ خواجہ چہیت</p>	<p>ہیچم کنون بخاطر احتقر نمی رسد جائیکہ اجبر بیل بشہر نمی رسد تا دود آہم از دل مضطر نمی رسد با من ہنوز دورہ ساغر نمی رسد الاس و لعل و زیزہ گو مر نمی رسد ایامرا پنچہست مقدر نمی رسد</p>
--	---

انشا و گریہ کسی چیز کے بگو
کش ماہ نو بہ فصل نکاو نمی رسد

<p>عرش علی بہ پایہ حیدر نمی رسد جائیکہ بود و باش گدایان این دست آئمہ کہ ہمت و ادع غلامیش بر جبین تا آرتفاع کنگرہ کاخ فضل او جائے سیح گر چہ بود چرخ چارے از پیر زوال پنج حکایت مکن کہ او</p>	<p>چرخ برین بر تہر قبر نمی رسد و غم و خیال خضر و سکندر نمی رسد باشان و شوکتش شہ غاور نمی رسد طاوس تاج کسبد انخضر نمی رسد حقا کہ تا مقام ابو ذر نمی رسد ہرگز بگرد و بالک اشتر نمی رسد</p>
---	--

ساغر بکف در آید و گوید بوقت نزع
بند استی که ساتی کمرش نه رسد

التشا فداست مقدم آقامی خود کند

جای رسد که هیچ بر او رسد نه رسد

عاشق سبزه رنگ باید شد	تسله ز رنگ باید شد
هر چه پیش آید از خوش باش	از برای چه خاک باید شد
این قدر خاموشی بر آنچه جز	جانم شوخ و تنگ باید شد
ایلم دارم سال آینه فل	اصاف از لوت رنگ باید شد

گر مرید خون شدی التشا

فارغ از نام و تنگ باید شد

محققانه فغانم چه غمزد حق زد	مسیح بر فلک چارمین معلق زد
فغانی عشق تحمل چه ره سپر کردید	جنون ز غم و غضب بر دهاش قوز زد
درین سیکه باز آمد آنکه تاب بود	شراب ناب دگر باشکوه و رونق زد
سر که خاک ره بود تراب شد پنهان	بیزار طعنه بر او ضلع خرج از رنق زد

بجمع شعرا دوش بود التشاهم

در اخلاط عجب خرمای مغشوق زد

هر دل دیوانه من سناک گیرید	یاران بگزارید و دگر تنگ گیرید
تا کفایت گل غمور رس شانه باشد	زهار که بوی قبح تنگ گیرید
ای زمره سنجان چمن خورده بیجا	بر نغمه مرغان خویش آهنگ گیرید
با این همه نیزنگ جهان رنگ ندارد	ای سوده دلان التش این رنگ گیرید

در باره التشا که چاک و چانه ندارد

ای ترک و شان پنج باین جنگ گیرید

نگاهت رنگ مستی بر در میخانه می ریزد	باندازی که صبا از لب پیانه می ریزد
ز آه شعله ساقم الحذر گویندگان التش	بیکدم آبروی برق بے تابانه می ریزد

<p>که خون بیکنا این نرگس ستانه می ریزد بنای خاندان صبرای جانانه می ریزد نخستین جبرعه بر خاک بی باکانه می ریزد بجای گل به بالینم پر پروانه می ریزد سرشک از دیده زین روداد هر یگانه می ریزد بر زمین زاده طح تازه درینخانه می ریزد</p>	<p>تو خود واقف نه زین ماجرا هرگز چه پیدا همین چنینک که برق شعله خیزش خوشه چین سیا و این حریفانی که رفتند از جهان ساقی روانم نه شب از فروغ تنوع حسنت شد خود می کشیم ترا می بی مروت آشنای من بجای آبپاشی می فشانند نور عرفان را</p>
---	---

<p>ندارم پیش ازین طاقت که احوال خود انشاء مرا خون جگر از چشم این افسانه می ریزد</p>	
<p>چرخ چرخم بغیر و در نماند خفت و امانده ایم قافله شد بادی و فخر ره درین وادی با که سازیم غم هم سفری آنجمن کرد خج کج رفتار</p>	<p>جز لب خشک و رومی زرد نماند اثری از نشان گرد نماند که توان پیرویش گرد نماند کاندین راه ره نور و نماند که نشان ز نام مرد نماند</p>
<p>تابه می عشق و میکنه انشاء در جگر هم که آه سرد نماند</p>	
<p>راستی چرخ آه دل در دیند شد بشکست شیشه و نه صدای نماند</p>	
<p>ایضا</p>	
<p>ترک من بزدن چونکه بر میگردد برق یوسه ز من مشت شریک بمع و وصل دل آرام ندارد آدم آدم هم نیست اگر چه شد بجمله جوهر ذاتی نه به هیچ فروغ بر که در هیچ گل و لاله در آید سال</p>	<p>دسته بچوب به از سبب شریک ابرخواه ازین دود جگر می گیرد شب عشاق گریبان سحر می گیرد چونکه بنود شجر هم ز شجر می گیرد قطره در تبین صدق شکل گهر می گیرد تا نگه کار کف دست بسری برد</p>

<p>نشاند تو بد چهل ساله گراشاه کند دخت زرباز جهان دامن تر میگیرد</p>	
<p>چون و چراغی سزدت هر چه کرد کرد موج نسیم نشتر اوراق ورد کرد پیش گویر اسے خدا هر چه کرد کرد در سینه دل طعید بجای که ورد کرد آنکس که خلق مانده حشر و بر کرد بازار کرم جوش ز باد سرد کرد هر آنکه شکوه من صحرانورد کرد بود دست چیز آنکه ترانام مرد کرد</p>	<p>گر عشق زعفران صفت چهره زد کرد وسی و آله تو مذکرة آه سرد کرد هر چه جور فلک هنر زه کرد کرد از شوخی نگاه تو اسے حور و ش مرا بیدل مشو که چاره احکام خود کند چون عشق یار سز زده از پرده کشید پنجه کرد باد و فکندش بکوه قاف اسی خواجہ کریش وار ز نی بیش نیست</p>
<p>الشاخامی آنکه ز تحسیر برق و ابر بر لوح چرخ کار زرد لا جور و کرد</p>	
<p>ثروت و شمت و اجل مبارک باشد لعل احمد که این فال مبارک باشد اسی خوشا وقت و خوشحال مبارک باشد اسی به آینه مثال مبارک باشد دولت و مملکت و مال مبارک باشد حاصل مزیمه آمال مبارک باشد</p>	<p>جشن شامانه باقبال مبارک باشد یوم سیلا و حسین است ترار و ز جلوس این سعادت علی عالی اعلی و دوست در حضور آمدن اهل نشاط از چپ دست ناظم الملک فلک رتبه و جم قدر ترا خضر و الیاس شب و روز ترا میگویند</p>
<p>عشرت و جشن جلوس و طب اشا الله اینهمه تا صد و نشتی سال مبارک باشد</p>	
<p>بیار نقل و بده ساقیا شراب طهور مدام چشم پاد از روعه چو نوباد و دور مترس جام مدده ان ربنای لغفور</p>	<p>بقضای کلواد اشربوا از بنم حضور جمال تست من آیات ربه الکبر چرا فسرده نشین بگفته و غلط</p>

نقارہ عکس رخت بر مجوسی و دیدم کلیکم وار مکن بخود از بختله خویش	نوشته بر ورق آفتاب سورہ نور بین وادی المین بیاد جلوه طور
---	---

بروج ساقی کو تر کہ کاتب ارسلے نوشته بر لب جام ان سحیم مشکور	
--	--

گر بفرق خویش وارد از موضع شاه چتر باقشون آهوان نشد بود تا جشن جلوس هر سر که شاه خاور پیشکش می آورد جز جنابت دعوی شایسته نماید کسی	بس بود بر سر گدایان راز ند آه چتر بید مجنون شد بر احو قیس عالیجا چتر در حضورت اسی سلیمان شاه ظل الهد چتر دود داغ سینه باشد بهر آن بازخواه چتر
--	--

سید الشاہ گوهر بار بالمان نور میر ساند بهرستان گاہ تحت و گاہ چتر	
---	--

خودت اربیان تساری بصبات پرسم آخر چاک و چانه چینی حیرت من ندارد رجه نور ساختند که لعل می زند گنج تو که ام بعتی امی بت و لفریب آدم پس از ان طرف بگردم بگلیسهای باب چو جواب خود نیابم من از ان سیلان پر بمقام کر بلاو یہ نجف رسم از انجا	بگو ای سیم الفت ز کجاست پرسم آخر که رسم مکنه ذاتت بصفات پرسم آخر بیشین حجلے بصیات پرسم آخر بروم حضور لات و مبنات پرسم آخر سم از او برای رفع خطرات پرسم آخر بحریم کبریاے نجات پرسم آخر که علاج درد خود باخضرات پرسم آخر
---	--

به ابوعلی سینا برسان پیام انشا که بیایا مقامے ز شفاات پرسم آخر	
---	--

کج و کج نگه و چین چین بر چه چیز ظاهر اول شده نیم شبے آبی زد ای صدی خوان مگر این وادی بخت می نیائی ز در مهر و محبت گاهے	ای لفرمان شلا بین تو این بهر چه چیز ورنه جنید ز جاعش برین بهر چه چیز میکشد آه خرن ناقه نشین بهر چه چیز وز برای چه چرا ار چه چنین بهر چه چیز
---	--

	سید انشا که بود بنده فاضل با او اینهمه لغض حسد اینهمه کین بهر چه چیز	
دو چه جنگی ز دم که بیج میرس بر سر جوشن فلک از آه وی بن قهر کرد و گفت بغیر شر تهنی خوان نصبت الوان	سبزه رنگی ز دم که بیج میرس چه فدنکی ز دم که بیج میرس سخت جنگی ز دم که بیج میرس طرفه جنگی ز دم که بیج میرس	
	حال انشا چه کو کین بر سپید + سمر بسنگی ز دم که بیج میرس	
از طوف حرم یافته اند اهل فرادیس صدر مرتبه زوآر ترا دست بپوشند در حضرت مداح تو معروض کند خلق از شمع نور تو در یوزره مناسیند احکام رسد گریه عطار که از انوار یک شمع از ان جمله نوشتن نه تواند	ما هیئت جبریل و سرایه تقدیس الیاس و عزیز و خضر و موسی و جبرئیل آنی که خراج آیت از ارمن و فطیس خورشید جهان تاب و مدور بهره و حبیب ق اوصاف جوانمردی حیدر همه نبولیس گو سدره شود خامه و افلاک قرطیس	
	از شهر ریاجین چنین منقبت انشا بر بام فلک وجد کند عیسی و ادیس +	
مان ای سپهر ایل و لائرا بداع کش مردم ز فساد کشکی باده ساقیا کشتن میان شایع عام صلاح نیست تنهای کشیده و شب بختی	ناگو بدت زمانه که هستی جبراع کش گر بکیشیم آه بدو رایانغ کش + گر بکیشی کیا و کیش با فساد کش انگاه در تراکم اشجار باغ کش	
	کشتی جراتو سید انشا می ست را ای ترک شیخ شاعر عالیه دماغ کش	
میجو هست شکم در چکد و دید ما گرد اندیش	ابن طفل شوخی می نمود آهنگی دم نرساندش	

تا نگردد و دیگر کسی در دهم و فهم و بوش من خوشوقت و خوش گذرانده اوقات خود گاهی بار و مجنون می شود خورده بودم ای خون لوتی مشام بوی گل آورد تا با د سحر عریلهما آغاز کرد و شب که آن مطرب پسر	چون مردی در دیدم آوردم و شادان گر و الم باد منم آلوده شد انشا بدمش بنیاد غوغا کردم و خصله بخود لرزاندش اصلا محل نگذاشتم شستش دم براندش نخستینش من مال و در یکبار گریه در اندیش
---	--

گر و پیش داری موس انشا ندان رخانه شو
آن شوخ حالا میرسد جانت که همان خواندش

نزار غمزه بفرمان هر نگه هشتش چه دولت است که امروز دست داد مرا و نیکه بود مرا از اگینه نازک تر جز احتیاج که محکوم ساخت عاشق را	چه آفت است ندایم خشم بدستش که دست چون من مسکین رسید در دستش که ام سنگدل از شک جو رشککش نگون که کرد سرش را که دستها بختش
--	--

براه سیکه دیدیم و دوش انشا را
سیاه بست و می انشا تمیشه در دستش

تو نمیکونی بیا و زر در گرساغر نبوش بگذر از پیوده گوئی در دسرم کن دگر ایکه بروی ناگهان در عالم حیرت مرا مشراب رنده داری اگر جامه بیار	آنچه بجز رکت جنم بحمه ای می فروش به این ریش و رازت ایها الناصح خموش باش چندانی دگر آغا که باز آیم بهوش کاین زمان بر طریقت جنگ میدار و بدوش
---	---

مخص مخصوص جناب سید انشا بود است +
این فصاحت این بلاغت اینهمه جوش و خروش

ما شکوه ز حال تباهی نکرده ایم صیاد یک نفس خفس اندر چین گذار ای آتش گل این همه تهدید بهر خست چینه ایم شانه صفت زلف مار را	خون گشته ایم و ناله و آهی نکرده ایم باغند لیب ز میزه گاس نکرده ایم ما شیان بنزیر لیاست نکرده ایم اندیشه ز روز سیاهی نکرده ایم
---	--

نکته

<p>بارنگ کمر بانی خود قانع ایم و بس طی کرده ایم وادی عشق پر پی خان شدم تے کہ ماندہ زندان فرقتیم تا بودہ ایم خود ہمین حال بودہ ایم تا خلعت فراق بساطے فکندہ است و ریافتیم حوصله ات بگذا راسی جباب مارا با تہام گرفته ست عالمے</p>	<p>با کس ساجت پر کا ہے نکرده ایم ہرگز قرار بر لب چاہے نکرده ایم نظارہ تو بر سر راست نکرده ایم ہرگز تلاش حشمت و جاسی نکرده ایم یا بیج سیر در شب مای نکرده ایم ما چون تو سرکشی بکلا ہے نکرده ایم اقامت کہ بیج گنا ہے نکرده ایم</p>
<p>کہ وار و شوخ شنگی داوید اوی کہ من دارم بغیر از حسرت و درد و نغان و آہ و اشوقا سبق کیغز بیتابی زیادت و دینخواہم شیدم با اسطوخیشی میگفت اسکندر</p>	<p>انشا بجز بباب سلیمان شکوہ خویش در روزگار خدمت شاہی نکرده ایم خراب از لطف ساز و خانہ آبادی کہ من دارم نار دیم چیرہی حشت آبادی کہ من دارم نیا موزوم اجبہ عشق او ستادی کہ من دارم جباب آسا بود بر باد و بنیادی کہ من دارم</p>
<p>بالند کہ سخت بقہ دارم تا چند کشیم از تغافل گروید دلم ہزار بارہ باور اگر تہ باشد انیک باز بدور عچہ کار ساقی ساتے قدحے خوالتم کن</p>	<p>زافسون نگاہ نرس سحر آفرین انشا مرا دیوانہ می سازد پیر نیادی کہ من دارم</p>
<p>امروز ترانے گذارم من ہم آخرا میدارم طاقت زین بیشتر ندارم چنگے زخم و بر و نش آرم زندم ستم شراب خوارم بستیاب افتادہ در خارم</p>	<p>بالند کہ سخت بقہ دارم تا چند کشیم از تغافل گروید دلم ہزار بارہ باور اگر تہ باشد انیک باز بدور عچہ کار ساقی ساتے قدحے خوالتم کن</p>
<p>انشاء نامہ انشا گر مہبت ترا بدست آرم</p>	<p>انشاء نامہ انشا گر مہبت ترا بدست آرم</p>

حسرت آلود آگے دارم دشت فرسای منزل عشقم حب ظالم اگر گدا شدہ ام روز کے می نہایت بنگر	رنجلی از نگاہ کے دارم حالیار و برائے دارم سایہ بادشاہ کے دارم شوخی کے کج کلا کے دارم
---	---

بجھو شش رستم چہ سان انشا
کافعال گنا کے دارم

راز نہ نہفت بے می دارم ز انجہ در حضرت او کردم عرض قوش جان گشت مر بادہ عشق گرہ از زلف چو واکر دصبا گفتش درد دلم میدانی	خنیچہ شکفت بے میداغم بیچ نہ شفت بے میداغم بود این مفت بے میداغم خود بر آشت بے میداغم شوخی من گفت بے میداغم
---	--

سید انشا غزلے تازہ نوشت
گرمی سفت بے میداغم

شرکت زمرہ سینخوار کنم یا بخشم لذت لغزش مستانہ ز جاتے بروم گرنہ عالم مستی کہ بجدے کم بود ساقی بزم کنون ساغرے میدہم آہ چون برق شر ز بار کشم یا بخشم دوستان مشورہ آیا چہ بود بگفت بہن می خرقة سالوس حرفان بردند ایکے گفتی چہ قدر ما کہ مرا تے خواہی اونجواب ست ومن دل شدہ بر لبشیر	نوبہار ست من این کار کنم یا بخشم رغبت خانہ خمار کنم یا بخشم حالیاختہ بسیار کنم یا بخشم مصلحت صیت من انکار کنم یا بخشم گریہ چون ابر گہ بار کنم یا بخشم سیر بازار دگر بار کنم یا بخشم نظر الحال بدستار کنم یا نہ بخشم من حیرت زدہ اقراں کنم یا بخشم اندرین فکر کہ بیدار کنم یا بخشم
---	---

آنکہ میگویدم انشا بشکن تو بہ نیاز

چکنم خاطر آن یار کنم یا نکندم

تکلیف خاص مبدء فیاض عالمیم
چون لای نخی صورت مقرض عالمیم
پیوسته در تیر از اغراض عالمیم
خود سیدیم و عالم و مرتاض عالمیم
از مانع نیست که بناض عالمیم

هر چند از جواهر و اغراض عالمیم
از مهر قطع ساختن از مساوی دوست
اغراض شان بری بود از اصل مدعا
تعلیم ما اگر نکنی خاک بر سرت
عظم و شوق این شرابین اهل دهر

انشاء ز لطف و شفقت بیمار کرد
صد شکر امین از همه امراض عالمیم

فغان را تا سیمیر سا نم
درین یک قطره دریا میر سا نم
بهر افرد و اجزا میر سا نم
ید بیضا به موسی میر سا نم
بر بهبان کلیسا میر سا نم
پس سیر و تماشا میر سا نم
شراب روح افزا میر سا نم
بسان نرند و دستا میر سا نم
توسل از تو لا میر سا نم
فسد و غ نور صها میر سا نم

چرخ چارم آواز میر سا نم
بدل جوش تنایا میر سا نم
موجد فطرتم مصداق کل را
در آیم بر سر طور تجلی
سلام شوق از مولودن دهر
سرم آن رند کا ندر حشر خود را
میان جام خورشید قیامت
دو صد تصنیف در یک طریقه
گشتم محبوب اصله را در آغوش
بجام خویش از مینای وحدت

جز این مستانه الشانی گفت
چو صغان شوق سودا میر سا نم

چیزی که من ز خوبان دیدم ندیده بودم
در سایه بغیلان دیدم ندیده بودم
بالند آنچه ز ایشان دیدم ندیده بودم

انوار حق در انسان دیدم ندیده بودم
زان سان که من جنون را با صورت نبیه
صد شکوه از عزیزان دارم که هیچ گاه

<p>روحیت عرق فشان شد دل گفت انصر انرا بنجی کہ در زمانہ توقیر اہل دانش</p>	<p>در جرم مہر تابان دیدم ندیدہ بودم در محفل سلیمان دیدم ندیدہ بودم</p>
<p>اسی قبلہ سید الشاہدی شب شرب و زود اورا بہ ہر زمستان دیدم ندیدہ بودم</p>	<p>اعجاز ما از ایسان دیدم ولی نگویم لمعات غرش رحمان دیدم و سہ نگویم</p>
<p>اکثر رموزستان دیدم ولی نگویم دودمی کہ از دلم غاست اسی عشق اندر دود داغی کہ بر جگر بود اشب فروغ آنرا با من خبر چہ پرسی از روح پاک مجنون سر بہ فلک کشیدہ چون برق شعلہ را سیرفت اسی مدی خوان جازہ در مغیال</p>	<p>چون قصہ ماہ تابان دیدم ولی نگویم اورا درین بیابان دیدم و سہ نگویم با گرد و باو پیان دیدم و سہ نگویم جائیکہ گشت نہان دیدم و سہ نگویم</p>
<p>چون می نہ زید الشاہ قضا را ز کردن اسد اہل عرفان دیدم و سہ نگویم</p>	<p>در شب آو نیہ گنہ میسکینم سخت بہم ہر زوہ تہ می کینم کج چو شان طرف کلہ میسکینم اسی بنجا خاطر شہ می کینم</p>
<p>ناظر باوہ گلہ می کینم بے رخ او چا در متاب را می کشمش تاکہ در آغوش تنگ می زخم این شکہ فقیرانہ دم</p>	<p>ابر سیہ گویدم الشاہ کہ من رومی دود صد تو بہ سیہ کینم</p>
<p>شوخ محبوب ترا سہ و انم آتش افروختہ در عالم بر قدرت اینہمہ اسی سہ و شمار ایدل اندر غم او خواہی کرد گفتش من ز غلامان تو ام</p>	<p>از ہمہ خوب ترا سہ و انم اسی پُر آشوب ترا میدانم لعبت چوب ترا میدانم صبرا یوب ترا میدانم گفت من خوب ترا میدانم</p>

پایان

حکایت

ست و نجیب و بترامی و اتم

بر قصد زهد و قطع از ان ماه پاره پنجم
آمد چو یاد روی تو و گوشواره هم
و جنب آه سوختگان محبت
بودی به بزم غیر نه کردی بسوی من
یکبار هر که حسن تو در خواب دیده است
بمجت نغمه بدل سخت جانگر و
زار و سخت و و اله خود را بدو قرار
فازد و می ز ساع و شاد بود و ام
بے او نه ما هتبار جا می بر دورا
بنامی جلوه خودم از دور همچو ماه
ناصح نصیحت همه تحصیل حاصل است

آتشا بگو براس چه تشویش و یاس است
آنکس که در دوا کند فکر طایره هم

از خدا ایم این دعا میجسته باشد سزایان
تاج بخت ملک هفت اقلیم اورا کن عطا
این سلیمان جهان را باشکوه سلطنت
تار و آج دین و اسلام شریعت هم شود
در تصرف آیدش شیراز و افغانستان و
ماوراءالنهر طعنازان و بسطام و حلب
مرو و سمنول و قسطنطنیه و رودس و سیپا
تلسون و قرغانه ناطق روم و تبریز وین

خیر و بد روا حد و کفیل و بصره باریه قنبره کردال و عین شمس بقعه کاشیمیه اقتطه مغراود و صفار سورت و مریاط و قم و بی و بنگاله و قنوج و کوره سونمات ربع سکونش شود زیر نگین لے کار سا خانه زاو اد بکاک و حشمت و جاه و سپاه نظم و نسق حکم اواز شرق باشد تا بغرب حاجی همراه او شاه نجف بادا بد بھر	شیرب و بطحی و جده حنّ و شهر زمان موصول و بخار و دور اندروس و گردان نجد و کوفه سامره طمغاج و غور و قیر و ان بر شد آبا و و بهار و آله بند و ستان تا کبوه بو قبیس و قاف و جبل و حبیبان باشند اندر و هر چون اسکندر و صحران سایه اکل او باشد براوج ککشان با و تار و زجرانش جاه و حشمت توانا
--	---

روز و شب آتش همین خواند ز قتل کردگار
و دشمنانش پایال و شاد و جان دوستان

ای اشک شعله ریز بهر تار آستین سیلاب دیده با نفس آستین من با و ز مائه که بروی چراغ عقل دانا آستین نگار و دوست خویش شوریدگان ز بسکه دریدند در سماع تا من بیا و زلف سیاهش گریستم	یوشن تماچ باغ شب تار آستین چون اثر دها کشیده سراز غار آستین من کرد و لطمه نفسم کار آستین کین شور گریه هست ناک خوار آستین ور کوی تست هر طرف ابار آستین گردید موج اشک خودم بار آستین
--	---

آتشا پیرس هیچ ز نازک مزاجیم
شد نیم قطره اشک مرا بار آستین

لے جنون باش خطربا کن آمدی گر قتل غمزه طرف خود بین و تیغ مکش بار قبیان و گر شرباب مخور	مکن اے خانان خراب کن بنشین اینقدر شتاب مکن بر غلام خودت عتاب مکن آه زین آتشیم کباب مکن
--	---

جین و طاسی بمن حمولش آتشا

زهره طفل اشک آب مکن	
دوره سدره در گرفت آه جان خراش من حضرت عشق رهبرم می نشومی بر آچه سیرکنان رکبه رفت سوی کلیسا دیر نگمت جام باد و چیت غور رس نام روح بگذرد از بنجا طرم میل صنم پرستی آه دوش بخت مسیح گفت شعل آفتاب	گشت مقام جبریل سکن بود و باش من آه کجا شدی تو ای ترشد خیل تاش من رفت جنون کجا کجا در صد و ملامش من تازه کن مشام جان موجب اتعاش من کیست بجز خیال دوست آذیت تلاش من بست جلال سطوتش باعث ارتعاش من

الضیاء

دربری خانه آینه گرفتار مشو + رخت از بهر تفرج بدر صومعه کش بیم و پوچ است غلامی که درویش و فنا رحم بر سختی احوال بنی آدم کن	بے خبر باش ز خود بیخ خبر و ارشو اینقدر عقلت خانه خوار مشو گیر همه یوسف مصریت خریدار شو اینهمه ترک بشو این همه خونخوار شو
--	---

دست بردار من گل گزده اسی

مترود و گراز سز نش خوار مشو

اشکم بنیاد کردی تا کجا این همه سوی سلیمان نه بینی و میرانی سمند آبشار خون کنون میریزم از چشمها تایلی در عشقت از فضا مساف سر کند حسرت و حرمان و یاس و حشت و رنج و محن	بر سر چون من کدای بادشاه این همه نخوت تو کبر و تکبر بادشاه این همه شده ز دست الفت عقلت بنیاد این همه دل فاما تم آما تم آما این همه از برای چون من یک کس آما این همه
--	---

می نخوانی سید الشارح را در کربلا

عقلت از هر چه باشد قبله گاه این همه

اندرین موسم باران و بهوا می خنک ساقیا جام می از دست خود ده که شود	نزودن باد بود سخت ادای منک گر میش معطل از رنگ حنا خنک
--	--

<p>منع از غفلت خویش جنون می کند مردم از گریہ دل کاش میسر شودم</p>	<p>ناصح مرد که ہرزہ در اسے خنک کوزہ برنی و جام می و جامی خنک</p>
	<p>گوشش حسین فوارہ نہ و چادر آب بکش انشا دم سردی بصدای خلکی</p>
<p>میکنی با جنگ وئی اسی کافر آے دہ سخاوت یشمار می خویش را سیرنی باشوئے و طنازیت میکنی آلودہ ریش خویش را من نہ چون مجنون شوم و عشق تو کج نمودی چون کله انکا شستے غافلہ از خوبیت افتادہ است آویازد بہشت اوردی بہشت</p>	<p>آخر اینہا تاب کے اسی کافر آے قبلہ گاہ قوم طے ایکافر آے جامہ ہا می پے بر پی اسی کافر آے دہدم از دور دی اسی کافر آے گویدت لیلای می اسی کافر آے خویش را کا دس کے اسی کافر آے درخند و مصوری اسی کافر آے رفتی اسی ہنگام وے اسی کافر آے</p>
	<p>کشتی وایمان انشا بردی آہ ظالم اسے سفاک آ اسے کافر آے</p>
<p>دہشت زنگاری وابرست و ہوا سیلابی گریہ بگذشت کہ امشب دگی آسایم شکر اے داغ غم عشق کہ در صحن چہر از چہ شفا لوی نوشش کند جان تازہ بر سر پای می تو امی ابرچہ خوش می زید</p>	<p>ہمت اسی برق و شام روز مرا بیابی آہ ازین عالم تنہاے وزین بیوایی چشم بد ورتو چون قرص قرے تابی بزرگیش ذقن و ہر دلب عنایی این کلاہ شفقے رنگ و قباہی آبی</p>
	<p>جنذا اطلق و شنائی کہ بود انشا ریشک می برد از ویشد اگر فارابی</p>
<p>اشنا نیستی از نالہ شبگیر کے سالم شد کہ من از عشق گزیران بودم</p>	<p>اینمہ بہرچہ خیرست چہ قصیر کے آدم بار و گبر سزودہ در گیر کے</p>

<p>چشم بر بستہ کنون مخونیا نش با تسم جائے دیگر پروای عشق بگر کم آتسم</p>	<p>کہ بود پیش نظر نقشہ تصویر کے بشواز بہر خدا مفت گلو گیر کے</p>
<p>میرزا یانہ برائے چہ شینی انشا یاد ت آمد مگر آن تکیہ شمشیر کے</p>	
<p>جامی نا گرم کروہ در رفتے طرفہ العین از نظر رفتے تو کہ رفتے بے دگر رفتے باز کے آمدے اگر رفتے</p>	<p>ہامی امی شوخ جلوہ گر رفتے چشمک بہ تی بودہ کہ چہ رفتے بہ مخی آیت در فوج و رفق نصف شب میروی اوتان خود رفتے</p>
<p>از برائے چہ خاشے انشا و گرا از خویش تن مگر رفتے</p>	
<p>بے و رمانے ندارے افسردہ دلیت آتھ دست ای وائے بشامیت چہ شام</p>	<p>پس پیچ تکلفے ندارے یعقوبے و یوسفے ندارے در ملک تصریفے ندارے</p>
<p>درینخورے آہنجان بہ انشا گویا کہ لغارے ندارے</p>	
<p>صف ترکالت قہر و چشم خونیرست پندار صدی خوان رفت از خود ناقہ لیلہ لوجہ مہوید اشد از ان برق نگہ آئین ز رشتی</p>	<p>نہان درستان نیزہ چنگیزست پندار نسیم بر مجنون و خشت انگیزست پندار دو چشمش ہمہ سر کرداد پرویزست پندار</p>
<p>بہ تبدیل قوافی ہچنان اشعار خوان انشا کہ بر ہر مصرعش مبع سحر خیزست پندار</p>	
<p>بہ ابر و حال رایک ربط اخلاصست پندار شرار و وادہم بر ہجوم دانغے نازد بہ رفیع طیش عیش و کو کافی چند برگردون</p>	<p>کمان در قبضہ سعد ابن وقاصست پندار لعینہ جلوہ طاوس قاصست پندار ہجوم اختران بالمرہ اقراصست پندار</p>

نکھ فر ویدہ از من با عوام الناس است
ہمیں بی شفقتہ تاشفقت خاصت پندار

پے لقیح در بحر ہرج چون غوطہ زالتشا
در غمی بردن آور دغواص است پندار

دار و آہ جگر و درد نہانی در پے
ایکے داوہت خدا طالع بیدار خواب
اعتمادی بنو دیح با طوار جہان
ای بفرمان خدا ہی کہ بود ز احساس
قطع لسانی من شمع صفت کس نکند
ای خوشاییلے کم شہرہ کہ دایم بودش
کہ از ان دود بود سوختہ جانی در پے
چشم بکشا کہ بود خواب گرائی در پے
جملہ راہست بہاری و خرائی در پے
پای مہمخصہ راروے نہانی در پے
گر تراشد زبان ہست زبانی در پے
مرد دیوانہ بے نام و نشانے در پے

بہر افتادہ مرا تملکہ سخت التشا
گشت پیرانہ سرم عشق جوانی در پی

تمام شد





انت خلاق السحاب و الشفق
یا معنی یا قیل العبره
اعف عنی حمتہ یا ذا المن
یا ربانی بب لنا صدق البقین
سوی خود را ہم منا از فیض جود
ذو قم از دیدار صاحب خانه بخشش
بو که بین چشم در و خم فند
الذی اوحی الی خیر العباد
ثم لیقی الروح من کاس الطهور
نشکر الرحمن بالمن العظیم
خست ربانا با یجاد الکرمیم

ایما الحمد یا رب الفلق
سک الحمد یا ذا الرحمة
نخ قلبی من مضلات الفتن
قد سالنا منک خوف العابدین
منک ارجو منک الحی یا ودود
بار آلهما همت مردانه بخشش
ربنا انزل علینا ما ندره
اتبغی من قدرت العباد
ان یرانی کشف جلیال السرور
نحن لا تشکوا من العبد الکرمیم
حیث غذا نا با قسام لغیمیم

احدے ربے طریق المصطفیٰ
ثم شہدنی بب المرتضیٰ

فی الخطاب الی الساقی والنجم وشتعال النیران واکجمر و تفریح المزلج

بحکایات لیلة المعراج

<p>سرا می اشتاق کالبدر البرق نیست از لطق و هوای روم خنبل وار نام از عطا و از تملق و یگریم پسند و دوام موس اعطی کاساً لطیفاً العطش تا بهم از قید انواع هوا بعد ازین با هم نمائیم فضل تاب تو سین است او آذنی بگو تا با او حی بخوان و ناز کن و تر راه نزلت آن سر می کشود ای مقدر خود گشت بر تریایات تا یزیر صدره آیم به خرویش نخست عونا من النار الیهیب بیج از اسرار مانعش نمائند تا طغی خواندیم و باز غ لبصر قم و لا تمهل لقد لاح اشعل قسمت خبری بگردانم نصیب مرو باید تا خورد شیر و برنج می برد عقل و شعور و هوش و نور بر نبات دلات و غری جهم کن</p>	<p>ایها الساقی بکاسات الرحیق سوره و انجم می جوشد ز دل ساعه غیب یلیم ده از افق نیست این جز وحی ای فرادیس تو شد ید القوتی و موره و ش مژده در گوش کن از اسوا ایک اسی الفت من و منکام و حل از دنی سوی تدلے راه جو من غمید تو فاجوی ساز کن چه خود آن منظر احسان وجود جنت الماوس بود همسایه ده شراب و یگریم از فرط جوش انت الاکبا و فی حجر الجیب تا محبت قول لغشی السیرة خواند مرحبا می عشق شمع فتنه گر نیرت النیران و از داد الال من فدای خاک پایت امی صیب در چنین جا با بی درد و برنج در نه این شیر و برنج کمر و زور و در انشا سوره و انجم کن</p>
--	--

فی نوم الفقہار و اہل الریاء و تخریم الی منازل الہی

تم ولا تخسرن و طبعہ نبی نعال
 تا کجا شرمت نباید از خدا
 ہای و ہوی گوی چون لاہوتیان
 تا باید نور عرفانت بجوش
 و جود و ذوق و اشتیاق دیگرست
 مشت خاک کے زیر سرفرق تلاش
 پند انشا گوشت کن بگد زربا
 چند گوی از فروغ و از حصول
 خوشن شدن را کردی آماج طام
 گشتہ تراہل و غل چشیمہ بال
 ویرس تا کوئی بیان مدرسہ
 چند باشی خرب شیطان را شبیہ
 می چکد کیسر ریاسے بی نیک
 می نمائی در لنگہ چون شہرہ
 لا تری شمشاد و لا ضوء النہار
 از جیب مطلق نہ بینی نور رب
 بر خوری با عارفی صاحب دے
 تا کنی اطلال زہد و اتقا
 میکنے راہ نفس بر خویش تنگ
 میشود از خود بہر و ن در و جہا
 لغو اللہ اکبر از سنا و

ایہا المشغول فی فکر العیال
 ایہا المظرو و عن باب الہدا
 چند آمیزی باین ناسوتیان
 زخم بر ساز جگر زن از خروش
 عاشقان را خود ذاق دیگرست
 چند باشی و رہے فکر معاش
 ایہا المصروف فی لوث الیاء
 امی فقیہہ با دیباہوا الفضول
 نیستت در بند اخذ و جبر دلام
 از پی جلب منافع چسل سال
 مرشدت شیطان کفند این سوسہ
 از شرائع و از ہدایہ امی فقیہہ
 صاف زین غامہ و تحت الحنک
 زین عجبای سوف نشے مسخرہ
 است یا خاش من اہل الوقار
 روز روشن را شمار می تیرہ شب
 گر شوی وار و میان محفلے
 چشم را در جنبش آری از ریاء
 چہرہ را پیوستہ داری سرخ رنگ
 صوفیان بگد را زین قال و قال
 میکنے ہر صبح بے نیل مراد و

<p>مرغش اعصاب سازی باخسوع نام حق گارے نہ بردی از غف تا بخوانی پیش هر بوع و غفیت از دمانت سرزند بوسے پیاز</p>	<p>مرغش ریش و صیت از دموع سجده وانه وازی یکف با دوارشے چند تاشی از حدیث اگر نازت هست بے سوز و گداز</p>
--	--

فی دوم الحکماء و الخطیقین و التحریص فی مشرب اهل البقین

<p>علم نخوانی سپے دنیاے دون امی حکیم از بهر خود فکری بکن چند خواهی گفت از شکل عروس چند مشاین صفت باشی دلیل میشود آخر جهنم منزلت از نتیجه خواهی آمد در فغان تب و قل الحمد لداود و شوق و ذوق ابطال جنبانیت اسیا ساسے کند مغرم ترا لا تقف و اسکن علی راس کل فانزع از افکار و از اندیشه شو</p>	<p>تا بکے باشی چنین زار و زبون از مقولات آوری تا کے سخن بہر تر از شکل جاری امی عبوس ز اہل اشتراق آوری تا کے دلیل صیت از بعد فخر و حاصلت بیخ از صغرا و از کبری خوان از دلیل انی و سنے چه سود و بر بیولا عقرہ نکشایدت آخرا بن تفکیک اجزای رجا ایسا اسبھون فی قید الدل زند مشرب باش و عاشق پیشیم</p>
--	---

فی دوم اهل الدنیا و اشیا عجم و ترد و اسم و اوضاع عجم

<p>شیر میدوشی شردی گاوش آزمان کت میدیدیک کو قند گویدت بقال نختے سخت و ست بشنوی از بهر نفسے پاک نخت</p>	<p>نیست شرمے روزن موی پیش میکند قنا و خسلے ریشخند چہ بر نخت سیل گر باشد نخت این ہمہ تشیع وطن و زشت نخت</p>
--	--

ما یز می شیر و برنج ای تنه
 احتیاجت من بر دجله تیز
 قوس نان خشک خور از من مرغ
 چیت این شیر و برنج ای خوش و باغ
 چیت این شیر و برنج ای نیک خو
 چیت این شیر و برنج اهل و عیال
 چیت این شیر و برنج انواع فکر
 و این همه احوال و این لذات و هر
 از کتاب عشق خوان و ایم سبق
 هر نفس کش بر کشته ای جان من
 پاس این دار القیاض و انبساط

می نرسد بر تو نام مودوس
 گفته اند الحق مرا سے عزیز
 دست خود پرور ازین شیر و برنج
 انتعاشت در معاشش با فراغ
 بهر زرخود را نمودن جنگ جو
 جب جاه و غفلت مال و منال
 کان ترا مانع بود از فکر و ذکر
 کان دلت را افکند و زجر و قهر
 یک نفس گاه به کشتن یاد حق
 بایدت باشی پیاد و و المنن
 فرض باشد بر تو ای صاحب نشا و

فی حکایت شبلی علی سبیل التمثیل و الدعوة الی خیر السبیل

لے کی بر خوردہ باز ندی بدت
 بود باشی نسیق آن زندست
 بگریه های مکر و دے آرام بود
 تبلیش پر سید ای مرد عزیز
 گفت رندش من شنیدم ناگهان
 خاطر من شد مشوش زین خبر
 گر مسافر و سپاهی بوده است
 این خبر را کرد هر کس شهر
 گفت ای فارغ ز فکر جزو کل
 ای پراور این چنینست هر گفت

با تاسف گفت شبلی در گفت
 در عزایش ز دلفریق خویش و
 ناگهان از دور شبلی شد نمود
 اینقدر بی طاقی باز چپ
 رخت بر بستی و رفتی زین جهان
 از برای تو شستم نوحه گر
 راوی این سخن و این بود است
 انه و الله خدایع اشهد
 انه قد دلتی خیر السبیل
 گوهر تو حید عرفان را بهفت

<p>یک نفس بے یاد او بودم بسر بدتر از اموات بودم در بلال مرده بودم یک نفس لایر قیہ باز غفلت داد مرا از حیات ہر دمی کش می برم و ایم فر در ششم بالاش ہستم از شد و آن دے کر یاد او افسردہ شد اگر موافق باطن است با ظاہر است از دولت جوشد نیا بیج احکم در صفای نیت کچھ گوش نیت ہر بود و در جملہ شے حسن نیت طرفہ چیز است او عزیز آنکہ ہر کب را بکج چرخ راند</p>	<p>در ر بودم غفلتے خاکم بسر غافل از اذکار حی لایزال نہ آنکہ گشتم اہل عصیان ز اشبیہ آنکہ در دستکش حیات و حیات رایگان کش کے کہم بے یاد او جوشد از دل قلمزم نور اح بر سرش اطلاق لفظ مرده شد سینہ ات از نور عرفان ظاہر است حاقبت محشور گردے محشور ساغرے از بادہ توجید نوش می نماید منزل عشاق طے گوش کن پیہم اگر داری تیز و انما الاعمال بالنیات خواند</p>
---	---

فصل فی التوضیح و التواضع فی التواضع

<p>ایک گسردی بیان عنکبوت تار و پود ہستیت بگستہ است پس گس باطمحہ ات گردیدہ است تا کجا این سے بیجا بہر حید تا کجا باشے بیان مژ بلہ قل ہو اللہ احد آغ ز کن</p>	<p>وام تلبیس از پے تحصیل قوت این زمان صید گیری افی کے ہست دل ضعیفان راز تو رنجیدہ است این تکبر تا کجا این مکر و تشید بہر شیطان ورد خود کن ہو قہ ذکر الا اللہ را و مساز کن</p>
--	--

فی التبیہ من الغفلة انہ من اعظم الحذر

تذکرہ الرحمان اقسام الطہور	انت سبحان لدا مار الشہور
----------------------------	--------------------------

<p>میشود از نام پاکش تازه بروج در زبان خویش با جوش خروش اینهمه غفلت نمی باید از و نیست غافل را سرور از حیات حرسوا اجسادکم فی فکره خلص الینات عن شکیب الشلوک بهت حق بایست یاور زیتر</p>	<p>ذکره مفتاح البواب الفتوح بین که چون دارند ذکر او و خورش ایها المشتاق قوموا واسجدوا فاحفظوا او قائمک من اصفوة طهروا ارواحکم من ذکره واری انشا الله از قصد سلوک نیست این ره از قطع الطیر</p>
--	---

حکایت عابد و نیت التاجروال بائیس دوم الریا و التلبیس

<p>زاهدی بود بهت چون آزاد مرد میوه بتانش مال وقف بود بیج از بوسه ریا جز بویا بدل میفرمود با خود شرم داشت داشتی عند الضرورت شرب اکل چهره ساقی می نمودندش شمان مقتدا و رهنما می بوده است اگر در ویش حلقه از لبر بود می نمود اقطار از خیز شعیر گاه گاه میل فسر بودی بگاه نوش میکردی علف آن مرد خور جرعه شیرین گاه خور دی که بخت منسوخ بود بهت آن حیبا کمال پیش زاهد شهنش از اشخاص بود</p>	<p>آن شنیدستی که در اطراف مرد نور پهن از صحن او تا سقف بود می نیامد از درون آن هتدا و ایما همان سرای گرم و شبت خطر طینت بود آن الیاس سکر با تقدس بود چون کرو بیان سخت مردی با ضای بود کلام در عبادت در سخا مشهور بود گاه گاه به صوم را آن مرد پیر تا نگردد سست از ذکر آله بهر سببائی مانند سدر مق مدتی در زاهدان پیر طریق هم برین منوال تا پنجاه سال تا جرمی کور امید خاص بود</p>
---	--

بود اور انار سیدہ دختر
 رخت باز رگان بسوی روم بہت
 جملہ اسباب سفرتیار کرد
 میرہم از براہ دریاتابہ روم
 عالیا من مے نشینم بر جہاز
 می بریم ز اقسام حبیبے انطوف
 قرقۃ العینم نایدہ روی آب
 ناشیندہ نام قلم را بگوش
 دخترہ را می گذارم در حضور
 بہرہ اش کرد و آداب نماز
 بعد ازین القصہ آن مرد سرہ
 با جہاز و مال و سبب حاجت
 از گرم فرمود عابد خیر باد
 پروردی پیر دختر را بدام
 عابدش اندر قیام و در خود
 چند سال از غیبت تاجر گشت
 رفتہ رفتہ کرد گل چیدین شروع
 گشت چمن نزد یکش امام پنج
 عنقوان عہدہ ایام شباب
 آہوانہ ر بطریم کردن نمود
 از نگہ زویدین و از ناز ششم
 اتفاقاً روز کے از خاندان
 چشم زارہ افتادہ سوی دختر

رشک قرص ماہ در روشن انقروی
 تاکہ زرها آور و زانجا بدست
 گفت با پیر خودش آن نیک مرد
 وارسم تا از ہواے نفس شوم
 دارم اینک غم و آہنگ حجاز
 تا از ان سرمایہ آرم بکف
 میخور و چون موج دریا میج و تاب
 مے تواند کش بہ بند در غروش
 تا بیا موزد رہ عقل و شعور
 این اعانت بہت امی بندہ نواز
 مرشد خود را سپرد آن دخترہ
 پس اجبارا بگفتا الوداع
 گام باز رگان نزد ملوی مراد
 می خور ایندیش ز انواع طعام
 پرورش ماتہ جدش مے نمود
 حالت آن دخترہ تغیر گشت
 ہمیش فرمود خندیدن شروع
 حیرہ او را و گر آید و رخ
 رنگ رویش کرد همچون آفتاب
 گردنش ہم میل خم کردن نمود
 سر مہ گونش خود بخود شد و چشم
 خانہ زاد ہستہ شد ناگهان
 بدوش شیطان خیال خام بخت

قال لا تغصم و ذوق الحسرو
 خانه ات خالی و دختر حوروش
 بان بگیر آغوش خود را گرم ساز
 بوسه چیدش بستان از فروط جوش
 که میسر میشود اینکو ز چینه
 عابد بیچاره دستش در گرفت
 مضطرب و لیده اش شمع شیشه جویج
 رفت غافل تا بخود چسباندش
 وید زاید صورتی را در زمان
 آشکارا گشت از صنم بدیع
 هم درین ایام جان طوق فصیح
 یوسف آساید تا بر بان رب
 غایب و خاسر برون از خانه تاخت
 گام نیر و با تجسس بر طرف
 دور از شهر وطن بانگ و عار
 روح او در حسرت و حرمان تنه
 میفشاندی بر سر خود دشت فاک
 بود جو یا جا بجا آن پیر مرد
 کوزانه زین و ساوس از خطر
 مطلع سازد ز اسرار نهان
 در تجسس و ایما آن حق پژوه
 ناگهان گفتند شش ای باهوش و فر
 شامل ملش بود الطاف حق

ثم تب و آله ثواب غفور
 جرعه از باد و لعش کبش
 هر دو دستش را بکش به شرم ساز
 جرعه از ساغر و صلبش نبوش
 خیز و شو مشغول کار می با تیر
 چون سیه مستی که او ساغر گرفت
 شد فروزن او را سرور و ابتهاج
 مستعد بر کار تا غلظاندش
 رو بر و انگشت حیرت در دهان
 کشیده مانع ازین امر شنیع
 و اربابندش ازین امر صبیح
 پا برهنه شد گریزان لا تعد
 هوش و عقل آن زاید بیچاره
 بادل پر شور و جان پر شگفت
 اشک ریزان چون سحاب نوبهار
 دشت پیا بود همچون گردباد
 بیکشید می آب که پیر سوزناک
 بر خور دتا با یک از اهل درد
 گوید از مانع الضمیر او خبر
 هم دهد از کید ایشش امان
 بود که در دشت یویان گاه کوه
 هست این چارند که حسب هنر
 گوید از مستقبل و از ماضی سبق

میشود فایز را سر از قلوب مست اورا بدو هنگام شباب الغرض یاران پس از گفت و شنید ره نمودندش بسوی تبکده	چشم ظاهر میشود از زشت و خوب با مار و میخورد و ایم شراب از مراط و اخلاق حمید آمد آن عابد بکوسه یکده
--	---

دیدن و رویش نه شراب کش را

حال آن دیوانه تا ز دور دید گفت این امر دیرستی می کند بانگ بر زورند کامی ز ابد بیا باز گشتی از چه امی عالی مقام الغرض بر خورد و دیوانه + امرو می غلمان ترا دی و رخنه و ده چه امر ساده یوسف و شمس بهره آفا ز سگ پاشیده زند خویشی و بدم چون باده را جام صبا داد و عابد را نخست در زمان آن باده قند و شیر شد چون گذشت از امر و ش و دل نظر در دل ز ابد چو این مخطور شد باشد کش ز اسرار ربانی خبر ظاهرش این باطنش قدسی شست ساخت از بهر چه چیز این دو فنون مطلع شد بر ضمیرش ز دست	دفعه لاهول گویان پاکشید می ستاند بوس و مستی می کند مرجا امی مرجا اے مرجا از خطر برهانت سویم خرابم باده نوشی زنده گشتی ستانه پیش او بهشت با فوط سیرور شعله بر سق شرار آتش سخت تر کیفیت بالیده آنگ در بر س کشید آن ساده را گمرو کلفت از ضمیرش فتنه شست زین کرامت در تعجب پیر شد گفت زندهش این بود مارا پسر کاین چرا از راه عفت و ورش جمله مکنونات دارد در نظر میو می چید از باغ بهشت نما هر خور و چنین زار و زیبون روی گردانید و سختی کج گشت
--	--

تا بنویم شارب مکر و خیل
هر که آید بنیدم بر لبو الویس
می زیم بر پوچ و پیچ و باشکوه
مخمر ز باشد از من باد نیل
چون سیه کارم بفهمد بگذرد
زین امانت دارمی دهر الامان
می نه فهمد هیچ کج نمیشد
پنلنامی باورین بدنامی است
تا رسید دخیل نبار و دم
گشت بر گرد سرش چون گرد باد
دفعه گردید حاصل فتح باب
باز آمد طاعت پنجاه سال
شاد و خندان گشت سوی بدر
رو بسوی خانقاه خویش کرد
داو عارف را هزاران گونه رنج
کان ترا محروم سازد از بهشت
فکر زور و نخوت و باد و غرور
ذره نگذاشت از قسم و گوش

گفت از بهرین است این عمل
ز اهل تقوا ایم ندانند هیچ کس
از تقدس می گیریم صد کرده
تا بداند همه پوچ و ذلیل
کس امانت را به پیشم آورد
فانعم رفایع از کید جهان
این امانت می کند خاین دله
گیرم این از پخته یا خامی است
در چنین حالت کس نازار دم
عابدش زین گفتگو بر پا نشد
رند یا بدو گفته ز در روش آب
دور شد ز آینه اش گرد لال
بیش اندر دل نمادش و سوسه
نشسته و پاکیزه زانجا پیر مرد
عاقبت دیدی که این شیر و برنج
چیت این شیر و برنج افعال است
چیت این شیر و برنج امی نابود
برو این شیر و برنج عقل و هوش

حکایت اجتماع الخلائق للاستسقام و فی حالة الخسری فی الخلد لان
رجوع السلطان و الوزراء و الامراء فی جناب الله استعمال

عالمی ز امساک باران شد یافت
بر زمین روئیدگی را کس ندید

راوی گفت است در عهد سلف
قطب سالی در جهان آمد پدید

که ابروی بنو اندر نطفه
گشت یابے رونق و نور گشت
جمله از زاده و حفاظ و شیوخ
آمدند از شهر بیرون با حضور
شاه کشور با وزیر و با آ میر
ز و بیرون از شهر و صحرا قدم
بر کرپوه جمع گردیده همه
سر برهنه در جناب کبریا
چند روزی چون برین بوال شد
باوه نوشی می پرستی در رسید
از یک پر سید بهر ریشخند
گفت با اومی ندانے ای لونند
پانزده روز است کین داور ناز
هم فقیه و قاضی و هم شیخ شهر
اندرین شکر اند پویان و دوان
بلکه از احاح شان از چند روز
توجه میخو اهی بروای پر گند
خود ورنجا شل شیطان آمدی
مست آمد شیشه را برنگ زد
گفت من هرگز نخو ا هم زد شراب
بار آنها آبرویم دست گشت
میخورم غر و جلالت را قسم
بوی گیرم با ده گلفام را

از یوست نخل باشد بی ثمر
شعله می یارید در پنهانی بوشت
با نگاه تند و شوخ و شوخ
با رجوع صاف و با فرط شهور
با جمیع غل از پنهان و پیر
الغرض سلطان و خدایش بهم
متعلق چون گو سپندان رصه
به باران می نمودند التجار
روزی که بشنو که چون احوال شد
اهل تقوی را فرا هم گشته دید
از چه اینها مجتمع گردیده اند
جمله مصحف را تلاوت می کنند
جمله مشغول اند با صدق و نیاز
گرگ باران دیده و انایان مهر
می بار و قطره از آسمان
شد و بالا آتش حسرتوز
ریزوت خون گریه بند باوشه
کاین چنین بالوش و عصیان
نعره یا هنوز ده باشد و
تا بناران آید و خیزد سحاب
قاصر م در بندگی یا تند و جیت
تا بناری ابر رحمت از گرم
ترک کردم راحت و آرام را

در میان آفتاب اندر عطرش
وست حسرت تاب که بر سر زخم
غفل افتاد از سحاب باخروش
ابر بار داشت آمد کوه کوه
شعله زار خوشتن را وید عرق
در نظر با کوه سیلاب گشت
جاریعت مغذوق حازر اجل
مزرعه امید باران سبز شد
بسکریه ابر انجاسیه بر کوه راند
باز دیکریه زدن آغاز کرد
گرم شد چون برق در ایام و عد
گفت عفت بر گناهم خالیت
مالک پروردگار او ایسا
من ز روی تو بسی شرمیده ام
نیست این موقوف بر صوم نای

می نشینم بر زمین خمیازه کش
خود نمی خواهی که من ساغر زخم
رحمت حق در زمان آمد بجوش
از غریب و عد و آن عظم و شکوه
شدت بارش نبوی شد که برق
کوه و بازار و باغ و ران و دشت
قد افاز المرن ماه للشعل
تا همه کوه و بیابان سبز شد
آمد و رفت مکه باقی ماند
بنده کو بر خدایش ناز کرد
زند تو دامن درین باران و عد
شاد و خندان گشت و آن مجد و بیت
بیخ و سواسی ندارم حساب
تک خدای ناز بر دارنده ام
ناز ما بر تو نمایند اهل راز

حکایت ابدال الذی کان نبیاً بلباس القفال فصار ابدی
محفل السلطان و اکل ابنه فی شباب الربیعان و احیا بالکرامت العزیز

بود با تغییر شکل از ساطع
بچنین چون یاده نامی نیست او
بسکه با آنها نمود و لوله
اندرین صنعت هنرانی نمود
شوق را پیر گرم کردی ناز

عاری در زمره نقاط
کس نمیدانست حالش کیت او
جمله می انگاشتندش سبیل
می زدی که تنگ و گم می سرود
وست را تا بر روی برد ایره

گاه دستک می زد و گریخت ز رود
گرم جولان تا شد می از بهر نقل
پس شبانگاه سبیل آفاق
خنده آور نقلمای پر شغف
باو باقی شان دلش از جا برود
گفت با حضار پر پوچ و خنگ
زین جامع ناگهان متحفظه و گر
شانزاده گوشمالش داد و گفت
کله اش میخو اهد و خنگال تیز
کو بروت زرد و خون لوده اش
کوبه و ندا سنا زبان فایده اش
عارف آمد زین سخنها و شگفت
وزیران مانند شیر مرغ رین
سرخ از خونش پروت و خنگ کرد
خوره چون شیر گرسنه گزده اش
هم به نوعی کت می گنج به عقل
آمده بر جامی خوان نیک مرد
چون چنین افتاد و در بزم آتشی
سخت و محفل تزلزل افتاد
اهل مجلس پیش از سر باختند
جمله اعضا شاه را شد کمرش
قره العین خودش را مرده دید
چون وزیرش سخت عاقل بود

که ریاب و گاه شستگ ز دور رود
می ربود از قاف قاهی پوش و عقل
باد شاهی بر دوشان اندر و شاق
سمرزد از آسنا بیانگ چنگ و دق
خند باور زیر لب یکبار مرد
نقلمای این گروه بے نمک
کرد نقل ز شیر س از بهر
شیر نر باشد یا بین شکل کلفت
خیز و از یک جمله اش صدر بخت
یال و گویالت کجا ویش فش
کو معلقا ران غمید نش
شد بریر آسا و او را در گرفت
چاک کردش اشکم و خوردش سیریز
تیز شد دندان پیش آهنگ کرد
هشت بر خاک مذلت مرده اش
ز دوسوی جنس خود و فرمود نقل
باز بر تنگ نوازمی میل کرد
بر همه طاری شد احوال غشی
هر کسی اندر قفل او قفا و
صورت دیوار خود را ساختند
مضمحل گردید مانند سپیش
خاطر یاران ز غم افسوده دید
هم ولی عصر و کامل بوده است

گفت با عارف بعد عجز و نیاز
پیکرت شد در زمان شیر غریب
گرچه او در زمره نقبال بود
این نشیند و گشت پیدا چون مسج
حله بردوش از روانی جان
کرد چون نظاره برعالش وزیر
گفت امی عیسی این مریم پیش آ
عارف ابدال شکل آن نیک مرد
شاهزاده باز آمد پیش شاه
سهلکین و موندک آمد نشست
بانهارا فسوس رسیدش پدر
گفت چون شیر اشکم مارا درید
روح من بر چرخ چارم گام زد
وزر مانم خواب غفلت در بود
حضرت عیسی بحالم رسم کرد
بر جراحتمای تن چون نیاید
زنده دیدم خویش را هم تندرست
خویش را پاکیزه و شاداب دید
ریخت از بهر تماشا عالمی
بسکه شد از کثرت آنجا کش کش
از عجب خاموش گشتند اهل نقل
شه زلقالان پیر سید این چو بود
انکس از چندی رفیق و یار است

بر تو آبادای بنر بر سر فراز
نقل عیسی هم بیا در بعد ازین
در حقیقت زبده ابدال بود
با همان انقاس و بالطق فصیح
مقتدای جمله قدوسیان
شد قدم بوسش بوضع و پذیر
معجزات خویش هم ظاهر نشا
قم باذن اله گفتش زنده کرد
فرش خون آلوده برعالش گواه
با دل چون غنچه چاک آیدشت
تا چه دیدی کن ازان مارا خبر
جمله اعضای منم در خون طبعید
جان سپردم بانهاران شد و در
خازن آمد قفل در را بر کشود
باز یک جام مضغای لحم کرد
زیر لب چیزے بخواند و دروید
این سخن را گفت در وی خویش
هر دو چشم شاه را پر آب دید
کاین چنین شادی شد اندر راجه
مرد غایب از نظر شد برق و ش
جمله پیوسته گشتند اهل نقل
عرض کردند آن جماعت با سجود
واقع است اسرار پنهانی خداست

<p>بلکه مرد هیچ و پوچ و یاوه بود خود توئی بر حالت عالم گواه بندگان صابریم و شاگردیم بیج تقصیر از علما مان تو نیست شاه نصرت داد اهل نقل را پیچ با اوضاع ایشان و پیچ در جهان باشند در تغییر شکل</p>	<p>کس آورد و در گرامت آزمود ماند انیم این چه شد ای بادشاه حکم اگر پیشل سازی حاضریم جان برون از حکم فرمان تو نیست کرد باری جمع هوش و عقل را ای بسا ظاهر که باشد پوچ و پیچ بیشتر اهل حق و شرب و اکل</p>
<p>فی الموضع المتکلمة من تفسیر قوله تعالی فی السمار زر قلم و ما تو عدون غورب السمار و الارض انه حق مثل انکم طنقون و تبیتن تراکیب النحو و لطایف تحقیق و لقسم و الکفالة و التاکید و التدقیق و الدعوات الی الابرار و الاصدقار و عدم عتقاد العبد علی المعبود و المسجود</p>	
<p>خوانده باشی فی السمار زر قلم زر قما مقسوم شد در آسمان و او عطف آورد بر ما تو عدون سر بری آنرا بدان در زعم خویش گرنه فهمی و ای بر این فکری است از فیوض او بود نشو و نما شد مقدر بهتر از خیر و شر خوشتن را خود مکن در لهو و محو میرسد چیزی که وعده کرده شد خود بفهم ای کجبه فهم ای خوش معاشر فدای تعقیب است پس و اوستم</p>	<p>خویش را در فکر رازق سازم گفت خود روزی سان انس جان این کفالت را نگر ای ذوفنون ما موصول آنچه باشد فارسیش جامعیت لاحق اینمعنی است حماسی را حاوی است این لفظ جمله افعال و صفات ای پسر بهرواری گرا از ترکیب نحو تا برویت منکشف این پروه شد پس چه باشد حاصل از سعی و تلاش سن بفرمان خدای خود دشوم</p>

تا قسم تسکین ترا ساز و عطا
 بر سما الارض را معطوف کرد
 باز لفظ الله را کن لطف
 از ضمیرش کاسم او افتاده است
 و از لطف کاسم را آید خبر
 لام تاکیدش چه می گوید بین
 بس مثال مثل بارادشناس
 آمده از انکم اسے نامور
 چون مزین طفقون شد زین مثال
 خواند بهر رزق تو آواز کرم
 بیج باور نایدت اسی بے یقین
 بهر روزی وادون پیر و جوان
 ای که کردی در بدر زار و بلول
 خاطرت زین منزل را کاه نیست
 بهنجین ضامن بهر رزق تو
 اینچنین ضامن چنین فریاد رس
 بدولت افکار آرد از هجوم
 رو تو کل کن بگزران پا و دست
 خود پیر شیر و برنج شک و ریب
 دست را اصلا سیلا زینهار
 و دشمن این کاسه اش ناکرده است

یاد فرمود اسم خود را السما
 این عبارت را بفهم اسی نیک مرد
 ان سے خواهد بی اسم و خبر
 رحبت ز رزق است اسی از رزق است
 لطف این تحقیق و تدقیقش نگر
 خود نباشد مژده بهت ازین
 این چه فضل است و چه لطف بقیاس
 از پس تحقیق تحقیق و نگر
 حق قرار و زری رساند بی زوال
 این قدر تحقیق و تاکید از قسم
 باز خود را می شماری ز اهل دین
 اینچنین ضامن که باشد در جهان
 خود نداری این کفالت را قبول
 اعتقاد با کلام الله نیست
 از کجا آید و گرا اسی نیک خو
 باشدت و در ربع مسکون یکس
 غور کن زار شا و صاحب کشف روم
 رزق تو بر تو ز تو عاشق تر است
 زین عمل بدتر نباشد هیچ حسب
 نیلگون گردیده است از فرهار
 نه ز شوخی گفتت آغاز است

فصل فی حکایت انجابل صین سماعه نده الایات المذكوره المستطوره

من الرجل الفاضل وقعوده علی کحل تنوکل علی الله عز وجل

شرح این آیات قرآن فاضلی
 بتجلی شد از سخن آئینه اش
 یافت چون جابل ازین معنی و قوت
 سخت زد و قش گشت حاصل نیکام
 بادل پرورد و جان حق پرست
 بس گر سته گشت و خوابش در رلود
 در گذشت آن روز و شب بیدید
 که و چون بیدار گشت از خواب خوش
 از مزعفر بوی رسیدش در شام
 از عنایتها سے دادار غفور
 بلکه بر کنه حقیقت چون رسید
 بن بشکر نعمت یزدان سپرد
 شمع کافوری برایش سوختند
 بهر اوزر رلفت و دیبا فرش گشت
 الغرض از حکم خلاق الوجود
 اینچنین بر و بسیر آن ارحمن
 چون برین منوال قیامش خندگاه
 در کرامت شریه آفاق شد
 نور سے بارید و رکاشانه اش
 اوستاد سی فاضلش هم در رسید
 شب بهانجا بگذر انید از نیاز

خواند از تفسیر پیش جاسطی
 عکس افتاد از یقین و سینه اش
 شد برون مهرادش از کسوف
 و در زمان برخاست آن مرد تمام
 آمده بر قله کوهی نشست
 حفت بنیابانه تابش در رلود
 نکتته از شک و غنبر در رسید
 هم طعامی خوب دید و آب خوش
 آمدش از غیب خوان چیر طعام
 شد از ان نعمت نصیب او سرور
 ظرف باران طلا و نقره دید
 و ده چه گویم تا چه لذت با که برود
 هم قوایش را بنور افروختند
 حاضر آمد در زبان ابریق و پشت
 شد میزار آنچه سے بالیت زود
 در بن غار سے اوانی میظن
 آمده بهر زیارت بادشاه
 جمله عالم بهر او مشتاق شد
 شد زیار نگاه عالم خانه اش
 مرد امنی را بن اوصاف و پدر
 گشت چون خلوت بگفت او رفراز

لطیف غیبی بر تو چون شد یحیی
 در فلان جا و فلان شهر و مقام
 علم و فهم و هوش و ذهن و وجد و حال
 ناگهان شد از کجایت این نشود
 قاصر است اینجا خیال و وهم و عقل
 اینهمه از زمین تست ای مقتدای
 کرد تفسیرش مرا از خویش گم
 روح من از سعی بے تابانه رست
 میرساند را ز قم خوان طعم
 یافتم از تور و غسل و شغوف
 میداد بعد چند از خواهش زیاد
 هر چه میخواهم کنونم حاضر است
 دانم ای افکنم در جوف غار
 تا سازد ظرف باکم ظرف رفت
 تا کجا بر دار و اونا چار بود
 رفت و پنهان مزن خور اسپر
 وای بر آن اوستاد بد نهاد
 هم ساز از سیم و زر هرگز ظرف
 بهتر آن شاگرد شد از استاد
 خیره سر گشتن بے دیناے دون
 این فصاحت باز علم و بے خبر

تاج کردی بان بگو ای مرد و دین
 دیدمست زین بیشتر اے نیکنام
 جمد و زهد و ذوق و شوق قبل و قال
 هیچ چیز را اثر در تو نبود
 کن برایم سگدشت خویش نقل
 در جوبش گفت آن مرد و خدای
 تا تو خواندی فی السمار ز قلم
 وامن صحرا و اورو م بدست
 در همین جا آدم کردم مقام
 از طلا و نقره اش باشد ظروف
 حالیا رزاق من حسب المراد
 در خورشکرتن ز باغم قاصر است
 از ظروف انبار بایل و نهار
 مرد فاضل چون شنید این حرف رفت
 خرمی زان طرفها و غار بود
 چند تاسی زان شبانگاسه برد
 رحمت حق بر چنین شاگرد باد
 تو محو شیر و برنج ای با وقوف
 رهبر هر کس که شد جذب فواد
 چیست این شیر و برنج اند و فنون
 چیست این شیر و برنج ای بی بصر

فصل فی تنبیه مصاحبه العوام و ترک المجالسه بالکلمات

تاج کر منابر ایت شد درست

ایکه هستی در عبادت منتهی شد

<p>این شربت از آدمیت داده اند خیر و آدم شود بیاوردانه وار تو بهار نو جو است می رود کسب از عشاق کن عقل و تیز صحبت عاقل نماید عاقلیت صحبت بدی نماید سینه ریش قصه داریم حسب المدعا</p>	<p>باب رحمت بر رخت بکشاده اند مستقیم انگارین لیل و نهار میرود این زندگانی میسرود فیض صحبت طرفه خیر است ای عزیز صحبت غافل نماید غافل شیر ز را می کند مانند میش کس روایت می کند از ما می</p>
---	--

فصل فی حکایه خمر غلام الاجم و نسیان بختیه الاصلیه صومع و مجمع

<p>آفاقاً ماده شیرین بچه دار بچه اش اندر گوی خود را نهفت شاد و سوسنزل خود باز گشت شد تهی هر سو که بیتی دشت و کوه گام زد و بیرون ز گوی مانند شیر افکند تا خویش را در مانع تا گمان اندر چراگاه رسید خویش را الزران میان گله زد جسم او زین ضرب مجروح اوقاد کرد جا خوف آنچنانش در نهاد باز و بناله روئے آغاز کرد میش بار اضمحسم از و نفرت نماند روز نگاری مانده خو کرده به میش خانه زاده میش خواندی خویش را</p>	<p>کشته شد از دست شاهی در شکار گر به شان شاد و بی تابانه جفت از غریو کوس خالی گشت دشت از صدای کرنا به باشکوه از حیات خوشیتن گردیده سیه تا بگریه و گشت از دانه گله میشان در آنجا می چرید میش از نا جنسش بر گله زد غرق خون مانند بلبل اوقاد کش مانند از تار ضعیف هیچ یاد خویش را با پیش باد ساز کرد اختلاط افکند و در غیرت نماند غافل از ذات و صفات در روزگار پیر و مرشد می شمردی میش را</p>
---	--

مر علف خوردمی دام آن میش تر
 تا که شد با لاش مفت و نیم فرج
 چند سالش انجین چون در گذشت
 نر شیر می دیگر اندر گله بست
 چند تا خورد و بسی از پا افتد
 افتی بر پاش از جنبش
 جمله ایشان جا بجا در تاختند
 خبر زاده هم چو میش و بز گرخت
 الغرض کی باره آن شیر غریب
 در پیش افتاد و دیناش گرفت
 کیستی و این گزیت از چه خبر
 گله گله میش و بز بگرختند
 خاک پاشی میش من هم حاضرم
 نر شیر می گفت با صد شکر و ده
 این خیال خام از دل دور کن
 می نیاید هیچ شرمست زین کلام
 ای برادر نر شیر می همچو من
 گفت چندی پیش ازین افواج میش
 این زمان آن ضرب باید من است
 میتوانم ز نفس بر روی میش
 میش عسکر ایل را نابود
 این حکایت شیر چون بشنید از تو
 در میان آب بنگرد می خوش

زندگی بروی میسر و شش کش
 بهره اش اهل نشد از اجل و فرج
 از بیابان آفت آمد بهشت
 خیل خیل میش و بز بر سر شکست
 پارک را در ربود از پای کشد
 پر صدا شد کوه از غریدارش
 خدشتین را در گزیر انداختند
 در دلش و سوادس سودا خون
 دید چون مشکل خود را انجین
 سدر اش گشت و نقش اش گشت
 گفت من هم میش هستم ای غریز
 در میان چاه خود را ریختند
 طعمه گرفتاریم که قاصر م
 میش و بز باشد باین بالا و شد
 خوش را بر قوت مغرور کن
 خود تو همزاد منی ای نیک نام
 گله نامی میش و بز در هم شکن
 کرده اند اندام ما را ریش ریش
 این نشان سلاح و دندان برین است
 پیته دارم بدل از جو میش
 بر دور ایک روح و دو قالب بود
 گفت ای ناموا می با خود عدد
 بیج ماند بال و گوشت به میش

قبضه و باز دخی و جنگ خوشین
 بر قد و بالاس و جسم خود نگرد
 یک رواند ریمت مردانه کوش
 سیکشم با من نباشی گر بقرب
 از بر بکوش و گوزن و از شغال
 زین غلط خود هم بگیر از ضرب جنگ
 الغرض تاملتے آن تر بهر
 داشتی همراه خود در هر طریق
 دشت میش از دلش پدر و شد
 بومی خون تا جا گرفتش در مشام
 طعمه تاجپری نمود از اکل جسم
 چون بسر بردند با هم هر دو شیر
 فیض صحبت سوے صلکش باز خوانند
 چون قیام خویش اندر میشه کرد
 خدمت شیر غریب را بر گزین
 در ولای حیدر صفدر بکوشش
 بر آسائمت مردانه کن
 تو مترس از نیش و نبرای نالور
 جذب آدم بود سجد ملک
 خیز انشا الله اے یار عزیز
 لا اله الا الله زن
 در ره دین مثل شیر شتره باش
 برود شاه بخت در یوزه کن

این بروت وزر و زنگش بین
 بچ شیر می بر اسم خود
 خود رفیق باش زمینان می خروش
 باز ابناء خودم بر اکل و شرب
 آنچه در چنگ آورم دارش خیال
 صید میکن با لک و شوخ و شنگ
 شیر دشت خورده را از زجر و جبر
 مر بر او هم بخواندی چون نفرت
 زور و بازویش هم موجود شد
 کرد باری خویشتن را شیر نام
 بر جسد او را افزون شد کم و سخم
 یاد گرفت این دلیری زان دلیر
 هیچ از دوسواس شیطان نشاند
 طاقت شیرانه شیر سیه میشه کرد
 تاکه چون خود سازوت شیر غریب
 باش همچون نه شیر بر خروش
 در نیستان محبت خانه کن
 باش اندر در هر همچون شیر نر
 گام زن در یاد حق بز نه فلک
 گام زن اندر راه عقل و تمیز
 دست و پاے میش حرصت و شکن
 نه مثال میش و بز بر هر زه باش
 پر ز آب کوثر انش کوزه کن

همت از گیش بنی غالب طلب از علی بن ابیطالب طلب
 حکایت نوم الاویس علی عرش الجلیل و تفتیش النبی مراجع العجیل

در شب عراج بر عرش برین
 قال یا جبریل من هذا السعيد
 گفت جبریل امین هذا اویس
 از طنین آیه با آزرده گشت
 گفت امشب من نمی مانم بفرش
 وز روای کمنه کو دار و دین
 همت عشاق هر جا رهنماست
 تخته را دید آن نور بسین
 نام نو مارا قد اشمل الطیر
 یا شفیع الذنبین هذا اویس
 خاطر او ازین افسرده گشت
 آمد و خوابید بر بالای عرش
 چند تا پیوند دار دستریش
 عرش و کرسی جامی خاصان خدایت

حکایت سلطان الممالک المرء الساک و زوجه المتعده لرجل و
 مکابر تمام کمال الايضاح

وخی کسی میگفت با من زایل درد
 می تراشید ابرویش و بروت
 مرشد آزاد با اندر گرو
 جمله او ضاعش خلاف شرع بود
 زوجه اش اعتقادش داشته
 باو شده از ساکی ارشاد داشت
 داشته انواع نفرت زین فریق
 باو شاه و زوجه اش اندر وفاق
 آن زمان از مرشدان خوشیستن
 هر یک مرشدش را می ستود
 بود سیدم رفقه آزاد مرد
 می شدی از نشه صهباش قوت
 مرد با معنی و حقانیه مشکوه
 لیکن اکثر خرق عادت می نمود
 بلکه پیرو مرشدش انگاشته
 سرگرا تنها باین آزاد داشت
 بود شیخی مرور ایبر طریق
 مرد و نه مستند روزی اتفاق
 مرد و کرد و اندام خود سخن
 حد تقاریر و دلائل می نمود

<p>میر کی راگرم چو لال شد زبان ناگهان گسترده شد نطق طعام شاه گفتش مر شدیم فاضل ترست زوجه اش با یادش این شرط بست در فضیلت او نذار و هیچ ریب بهتر است از دیگری آن مرد حق فاشه خوانند با فساد و خشوع دست سید مرتضی آمد پدید کرد با شوی خود شن بانو خطاب می شناسی هر دو را ای پاک تن اشتباهی نیستش با کس درست زانکه رعیت کرد بر بوسه کباب دست می افکند بر شیر و برج سیل بر اقسام حلوائی نمود دستگاو مرشد زور آورم معتقد گردید شاه با وقار</p>	<p>گفتگوش کو چنین و اینچنان در زن و شو بود تا دیر انکلام گفت خاتون پیر من زور آوردت عاقبت آن نطق را ناکرده است هر که اظا هر شود وستی عیب لقمه کو برستاند زین طبع هر دو این نیت نمودند و رجوع خود بخود ناگه درین گفت و شنید گفت غایب کاسه پراز کباب کاین زیر پست یا از پیر من باو شامش گفت دست پیرت هست دست پیرت آن است شراب پیر من بود که اگر بچرخ یا بطنجن با من عرضی رنود + گفت خاتون دیدی ای فرخ شیم خرق عادت چون چنین شد آشکار</p>
--	---

حکایتی از احوال الامیر الکبیر من امواج البحار

<p>بود آزادی که از افراط جوش لایبیکردی بسیل و موج او گاه می گفتی که ای قلزم پیار از ته دریا درین گفت و شنید ساعری می شد از ان دریابند</p>	<p>میشدی با سیل دریا پر خروش هم بدید که جز رود و اوج او جام یا قوت از شراب خوشگوار در زبان دست نگارین میر سید بهر آن از او مرد ارجمند</p>
---	---

ز ان فزون تر میشدی افراط ذوق	ساغر با قوت آوردی بشوق
زیر تحمل مقصد آبی میرساند	از کفش آزاد ساغری ستاند

حکایت العرب و میل به الی الهوائ و شر و صبه بالاسمنا و وندامته بمایر

<p>کوب بود از ابل عصیان حصه را خوش خیال و فکر آن بی مایه داشت تا کشد او را با فسون زیر دام از برایش خیل با انگشتی جست زد در خانه اش آن حقیر از اجاش محبوس را پر کند کار عاشق با ابل بسود و رفت وین مجرد صبر و موش و عقل خست کرد استمنا شروع آن تیره بخت به آتش آمده بود آن غزال دیده با بر لبست بر میل درست آتش آتش از زبان آغاز کرد چاره سازان هر طرف جو یا شدند پایر بنده سوک او مضطرب و دید به آتش حیل با انگشتی از فلک آمد صدای آب آب جمع گردیدند آنجا و دود و دوش خود بخود و فروخت آتش از کجا بر او جانح کنه ات بگیر استم</p>	<p>زان مجسود یاد واری قصه را و ختر با لیده در هم سایه داشت می شدی بهر نظاره سو می نام چون گس بر شکرش می ریخته روز که مانند آمو برده تا ستاند آتش آن سرود قد یک نفس نشست و آتش در گرفت گرم جولان شد بسوی خانه بخت ز دخیون بر دست بردش زیر خست خود بخود می گفت مشغول خیال این سخن می را زد و بیا با جست تا قریب انزال شد آن پاوه مرد بر خیال اینکه آتش شد بلند هر کس آواز آتش را شنید صدی سو از آب آنجا ریختند با کمک زد و هر کس از اضطراب مردمان از هر طرف در خانه اش میکنان گفتند صاحب خانه را در مجلس هر طرف نگر استم</p>
--	--

<p>مر تر از آتش چه باک امی خوشن مانع چون جوابی نماندش خاموش شد بعد طعن و طعنزدل برداشتند دودمان اهل دنیا سوخت است هیل نبود برینوا درویش را کان ترا می افکند در قهر و رنج سیکند در حرص شیطان دش ترا</p>	<p>پاکبختی و توبه بود و رایغ ان مجرورین سخن در پیش شد جمله باد بوانه اش انگاشتند ای بسا آتش که دل فروخت است خود درین آتش سوزان خویش را نچته زین آتش شود شیر و برنج خیزد از شیر و برنج آتش ترا</p>
--	---

حکایتہ رجل اعلمی صاحب العرفان مع الالکۃ المسجون فی الحرمان وانحزالان

<p>مست حسب المذعابیت این سخن یکدل و هم کاسه و سجدہ شدند غافل از کیفیت زرد و کبود اوجہ میدانست سرخ و بنبر و زرد از بصارت بہرہ ہم دیدہ بود شرح میدادش رخصت ماہ صفر بر دو نبشتند چون دلسوز ما ہم حکایتہا بری از شرم بود گفت الکہ شیر چون است انجیر خوب چیزے خوب خوش لذت سفید بندہ شناسد سفیدی را نشان سمجہ بو تیار کن اورا قیاس بیج ازین اشیائیں ارم تمیز</p>	<p>قصہ آن کور و الکہ گوش کن + کور و الکہ تارسیق ہم شدند + بیکہ الکہ کور ما در زراد بود بیج رنگی را ندید آن کور مرد کور و دیگر کو جهان گردیدہ بود در کہولت گشتہ معذور از لہر اتفاقا روز کے از روز ہا اختلاط از ہر دو جانب گرم بود کور گفت امروز باید خورد شیر و ادیخ کور تا الکہ شنیدہ گفت الکہ از سفیدی کن بیان کور با الکہ چنین کرد التماس گفت بو تیار چون است امی ضریب</p>
--	--

گفت بویار باشد از طیور بد گو گفتش ای گران جان از خروش تا بکایم میشوے سو بدن جان از خصوصتهای قولت ای ضریب گفت امکه از پیر اوصاف پیست یاد باشد مصحف اورا همچو من از پیر اوصاف خواهی گفت باز زین سخن باشد بے آشفته کور در میان جسم چو این تکرار شد دست خود کج کرد و گفت این نط دست امکه چون بدست کور ماند گفت این را بعل سازد کس چطور قابل خوردن بود این گونه چیز مقیو انم خور در میان شیر سخت قصه آن کور و امکه شد تمام زین حکایت مدعای دواشتم جلگی مانند کور و امکه اند غافل از انعام حی لایزال	گفت چون باشد طیور ای باشعور منغز را نوش فسر بودی خوش اینقدر حق حق کن کم کن بیان شیر منگام و لاوت سشد پشیر بچه اش چون باشد و آن هر گیت نوجوانی هست یا مرد کهن زود بویار بر او خود شرح ساز گفت آخر گشتم اے نا صبور کور از امکه بے ناچار شد گردنش می باشد ای بر خود غلط از ابتدا می مشت تا مرق رساند بایدش نخسته نمودن خوض و غور چون رود اندر گلو اے باتمیز پرورش است و بے تند و کزخت همچو کوران خود با ش ای نیکنام اهل دنیا را چه کور انگاشتم یاوه و نا حق شناس و گمراه اند بیج و نا طرب سازند از مثال
---	---

حکایت رجل مفلوک جمع فی الحرام الی شیطان فصار شیطان فرسا
و اشتراه رجل فصار فی هیت الفار و کسفر فنبه اذ یفوق ذنب الحمار

قصه آنرا شنیدی کو دام چله تا بگذشت شیطان شد بدید	ذکره ابلیس خواندی مسج و نام با عصا و جبه و ریش سفید
---	--

گفت ای شخص آنچه گوئی حاضر
گفت من ز افلاس نالان بوده ام
گفت شیطان من که ای صاحبشعور
وزیران بفروش هر کس گیرم
غلطک شیطان زد آخزند و چیت
هم دران شهر از سران خوش معاشر
تا جری بر صدر من آنرا خداید
بارگی بود و در اصطبل بست
غلطک زد اسپ خود را موش خست
دست زد آن خواجه بر بالای موثر
دم بدست خواجه آمد موش رفت
لرزه بر اندام خداش فتاد
خواجه آن دم را میان صره دوخت
پیش مالک خادمالش تاختند
خواجه با مالک بگفت این ماجر
بیج شربت هم بود ای دردمند
چیت بست اسپ را با موشک
پاره در یکدگر شد سبب ختم
خواجه در دار القضا آمد نخست
مالک اسپ عراقی همچو مست
خواجه بیچاره با انواع درو
گفت من نسبی خردم گشت موش
موش در سوراخ رفت و تو از و

با تو شد خوشنود اینک خاطر
سخت با حال پریشان بوده ام
میشوم سبب عراست من ز زور
لیک خط کش شریک کن ای محترم
شد یک اسپ خوش و لغز و دست
داشتند اسپ عراقی را تلامش
در بهایش منفعت صد چند دید
شاد و خندان خواجه بر کرسی نشست
ز و معلق موش و در سوراخ تاخت
موش میا مانده خود را راند توش
زین تعجب هر یکی را موش رفت
فکر و حیرت شایان فرو داد از حد زیاد
از بر اے صد من جانش بخت
موشکانش زد و حاضر ساختند
مالکش خندید و گفتش مر جبا
بینمائی چون نمی رایش خند
بهر تو باید خریدن موشک
چون نشد با یکدگر این قصه ختم
صره را هم خادمش آورد چیت
آمده در حضرت قاضی نشست
این حکایت پیش قاضی شرح کرد
شد من شد را یلکام عقل و موش
ماند در دست من ای فخر خنده خو

آن دم موش اندرین صره بود
گفت قاضی ز آنچه کردی التماس
باز قاضی چون سر صره کشود
گیر خراز صره پیدا شد نخست
تا چنین در محکمه شد روی داد
شد بے آشفته و تند و درشت
گفت بهر ریشخندم تا خنجه
ای لعین ای خیره سر ای لوح و ثبت
واجب آمد قنلت از روی حدیث
عالمان مرا بنیاد اوارث اند
الغرض آن قلعه صاحب خرد
گفت زین پس هر دو را بیهوش کنند
خواجه بیچاره هم مجبوس شد
مالک اسب عراشی دزد و ار
عاقبت تشهیر شد اندر جهان
با هزاران جد و جهد و زجر و قهر
این حکایت یافت اینجا ختام
هر که با غیر خدا آورد و
بر خرواژ و سوارش میکنند
موش بگیرد برایش بارگه
الامان از کمر ابلیس الامان
زین خطر ها و سناوس با نیاز
این حکایت یاد واری پر مهر

رود بکشایش که تا حاضر شود
این سخنها دور باشد از قیاس
طرفه چپ در نظر او را نمود
کنده و جاق و سطر و تند و چست
قاضی مسکین سحرت او قنادر
ز دبر روی و سینه خود چنبدشت
موش و عقل خویش را دور باختی
حق ترا محروم سازد از بهشت
حرتم بر باد کردی ای خبیث
بتک حرمت شان نمودی اکنون
بر سر خواجه عصای سبز زد
خداش دفعه و رختند
ضالع او را حرمت و ناموش شد
بر خرواژ و سوارش میکنند
خیل طفلان در پیش دشت زنان
در زمان بیرون نمودنش ز شهر
اذکر الرحمان قتم الکلام
میشود مشهور سوار کو بکو
جایجا در شهر خوارش میکنند
می فتد در حسرت و آوارگه
الامان از زور تبلیس الامان
جو نجات از لطف حق کردگار
تو ازین تیز و پر شیطان در گذر

سینه ام از بهر تو گردیده بش
 نوجوان الحاح تاجر چون شبنفت
 اینچنینش و این پاشخ کامی شوق
 حالیا بشنو که من سهراده ام
 ز آنچه می بایست با وضع دست
 یک تنه خود را گزیدم از نسون
 هم از اینجا آموه صحرانورد
 اسب خود را تا ختم دنبال او
 طایفه در جسم زار او نماند
 گشت آهواز نظر چون ناپدید
 ناله هایم کرد در بیت الحزن
 از سباع و از وحش و از طیور
 خرقه از لیف خسر ما ساخته
 جامی بالین خشنکی افتاده بود
 گاه خندان گاه گریان دیدمش
 پس برو کردم سلامی از نیاز
 مرگبت را تا ختم حیران شدی
 مرحمت فرمود آن عالی جناب
 لذت و دیگر درآمد و مذاق
 جرعه آب کشیدم بر شغف
 در سخن بودم که آن آموه رسید
 کاین همان آموه ملاک از دست
 باز چون دید او ستابان می رود

تا نگویی من نخواهم رفت پیش
 شرح احوال خودش را باز گفت
 چون چنین گشتی بجال من شفیق
 کاینچنین برخاکها افتاده ام
 تا ختم بهر شکار از خانه چست
 شد غمراے ناگهانم ره نمون
 از ادا می رفت کام دل بدرد
 شد ز گرمی چون دگرگون حال او
 خوشنشین را بر سر کوهی رساند
 زاده دیدیم بارش سیف
 پیر فروت غریب و بے وطن
 گرد و پیشش هر یک میکرد شور
 از فکر سر به پیش انداخته
 بسترش از اشک و خاک اموده بود
 گاه سرخوش گاه حیران دیدمش
 لطف فرماید که اے عمرت دراز
 بوش خود را با ختم حیران شدی
 کاسه شیر و برنج بر کلاب
 پامی بوسی کردمش از اشتیاق
 می نمودم اختلاط از هر طرف
 پیر سویم دید و آب و کشید
 جیب صبرم چاک چاک از دست رفت
 گفت جانان سیرت جان میرسد

<p> داد بوسه بر پیش در بر گرفت جان من جانان من ایان من از غمت خون شد جگر خون شد می نه آرا مد گهی آسجا و ملت طرفه کار می از تو آمانا گمان سوخته جان و دلم را سوختی نیست این آمو دل بریان هست نیست آمو جستجویی هست این حیف بر هوشش نیکنده نظر دفعه دیدم بشکل خود بود شوق شنگ دل کشی عاشق کشته همچو سحر سامرے صد جا کرش عائلے دیوانه از انداز او هوش کو چون گرم شایا زار جوگر موج دریاے محبت چین او همدوی آتش پریش سجده کرد بر رخ افش دران لایعینان همدوی افتاده در پائے خم مرے افتاده در پاه و قن باز اینجاے جمال او سپرد دیدم این احوال و در حیرت شدم خود نه انگارے که این از هر گشت غفلت آمد هوش از سرور بود </p>	<p> جست و پیا بانه اورا در گرفت بعد از آن گفتن گرفت ای جان من تا باین مدت کجا بردی بسر ممل سبزه دولت من مملت بار سیوم دید و گفت ای نوجوان آتشی در خرمم افروخته نیست این آمو تن بجان هست نیست آمو بامی و موی هست این ظاهرش دیدی و دیدی انقدر پس همان آمو که بس رنجور بود لب کران مست شلاین مہوئے آفت جان غمزه جادو کرش بود صد تجمانه در سر ناز او هر یک از مستیش میر و فروش در جبین آفتاب آئین او جوشلین گشت مستش سجده کرد ملتقی البحرین بر دو چشم آن خال بر چشم او از خویش گم شویش یک یوسف گل بین مالکانه حسن کردش دست برد من ازین چشم گنه کار خودم ترین عجب ترسم و گریه نو که میت دل بخود لرزید یعنی این چه بود </p>
---	---

باز بر زانوی آن پیر حسین
پیر بچاره غم بے اختیار
کامی زمین گریه و زاری و دشت
کامی آموختنت این حال کرد
کامی زمین کارت نه من مانع شدم
پس همین میگفت آن آرزو جان
کامی آرزو از سوز بحر جلیب
ناله آرزو دل شعله اش جریب و دو
بیخ و عظم نه گنج کاین چه شد
این زمان از جلو بایش زیر چشم
بود آن عابد چه و آن رشک حور
تستم در خود اندام چپستم
این چه بشیم آمد از کرم عدم
هم درین خاکسرو صحر او دشت
حیرت این قصه ام هم بترست
چون که شب تاریک گردد باشکوه
آموخته می کند جلوه گر
تا بخواه شهپا و می رسد
از شمشیر تازه میگرد و شام
خور و چون شیر و بیخ آن نوجوان
چیت این شیر و بیخ ای شهسوار

سر نهاد و زو و خواب آن نارین
این سخن میگفت و می نالید زار
جان جانم را چنین احوال گشت
لقه لقه سینه چون بحال کرد
انچه آمد بر سرم مانع شدم
کامی خدا از دام هستی و امان
چند سوز و جان زاره فاشکوب
دشت خاک بود و بیخ آبجا بود
آن فقیر و آن بت بیدین چه شد
باشدم هر خط با صد ناله و چشم
کوم افکند زمینان زار و حور
دیدم این احوال را چون رستم
چون کمر زمینان باشد چون کمر
بیخ سال و جاده ام در گذشت
نکته گام و انما خاکست و است
بیرسد آن حور از بالاس کوه
بیرزد غلظت شود همچون بیه
در دامم صبح عشرت در دمد
این بود حال من ای و الامام
ملک و مال و سلطنت شد راگان
چیت لهو و دشت و ذوق و شکار

فی بیان طایفه الحسن الکامل من قصه امام الامام ابو محمد الحسن بن علی علیه السلام

آن حسن سر و خرامان بهشت
سید خیل جوانان بهشت

<p>جمله خدایتس بحسب قاعده اطعمه هر گونه حاضر ساختند کاسه گرم از طعام و دود خیز چرخ را آمد برون دوازدها جاریه انکالمین الغیظ خوانند شه در راحت برویش باز کرد خواند و الله یحب الحسین بانزاران لطف و حسنات توخت سم دعا بهر او ارشاد کرد اینچنین تقصیر با خلق حسن عفو فرما مضیعان را گناه تو میخواه از بند گانش انتقام زانکه از انبای جنبت برگزیده مسکن ظالم بود دار البوار باش احسان مجسم در عطا می نشیند زنگ بر آئینه ات پند افشا گوش کن شد قصه ختم</p>	<p>قال یوما حصی و فی مانه نطع را و حضرتش انداختند ناگهان نهاد و دست کنیز آتش بر روی سبارک بود و از چیدن بر روی او گه آن شه سیاند باز و العافین بلب آغاز کرد آن کنیزک باز با صدق و یقین و ده هزارش از درم آموه حقیقت سم زد یک خوشیتن آزاد کرد عفو فرمود از کنیز خوشیتن ای که کشتی تو اسیر و باد شاه حق ترا انعام فرمود اختتام خالقت هم جرم و هم تقصیر دید مرغ بیان را مرغ جان زینهار در کرد را ز ازل تقصیر و خطا از غضب فولاد کرد و سنبلات تو کن بر خادمانت لطمه و شتم</p>
--	---

خاتمه الکتاب المطاب مع کمال آلا و غایت انخسوع و خشوع
 جناب جمال الشوق و المطرب الذوق و ساقی الوجد و صبا المجد

<p>طه الارواح عن صوت الحوی بهر و جم لطف بی انداز کن جان بقر بان چنین رنگ و ان</p>	<p>ایها الجمال هم بامرشدی بو قسیم محمل جبارزه کن میرسد بانگ در امی کاروان</p>
---	---

رغبت عشقہ ام شد میر حاج
 گر کند خار نیلان سز زلش
 چون صف ترگان شاد خار ہاش
 ہر تے ریگ ردانش بہ ز طور
 طوف شیرب بعد از ان دارم ہر
 من قد اے منزل بے آب عشق
 جذا آن شہر و نخلستان او
 خضر آید و در شرب بار و پاکش
 لے خوش آن روزی کہ در شرب شوم
 بعد شیرب رو کنم سوے نجف
 خود بخود شوریدہ چون درمان شوم
 و حشیانہ چون شوم سوی عمری
 گویم اے مولای من فریاد رس
 لطف فرما و بین احوال شربت
 گر نیارے رحم اسی مولای ما
 استغنی یا ایہا الساقی الجواد
 سالی دارے نیاز مسکرہ
 خمرة العرفان لا من مصرات
 یا مغنی انت لے نعم الصدق
 قد مضی شطر من الیل تصدق
 بیعت لے کر یہ القلب الکیب
 غیر ساق الکوشہ و خضاح نور
 یا مغنی ع فان الحزن زال

حاصلم گردید تفریق کج مزاج
 خیر انشا اللہ ہست این پرورش
 خل حق ہمدوش با اشجار ہاش
 معدن الاضواء و بستان السمر
 حالیامی نالدم دل چون جرس
 لذت گیرم ز فتح باب عشق
 جان فدائے وادی دلستان او
 میشود روزی سعادت آن عطر
 تا در احمد بیایے سر شوم
 گویم مقصود خود آرم بکشت
 بہر طوفش ہجود و غلطان شوم
 از معاصی رنج من گرد و بری
 تنگ شد از گریہ ام راہ نفس
 بادشاہ قاسم بانغ بہشت
 و امی بر ما و امی بر ما و امی ما
 جرعدہ کائنات من راح المراء
 ایہا الرحمہ ابوہا المغفر
 انتی یحیی لاصحاب الممات
 یا شفیع یا رفیق فی الطریق
 یا خلیل و اختلط بے و التفیق
 تیس تقیما طیب این الطیب
 لاننا فی الکلون بذال السیرور
 انما قبلہ اے احسان مال

اشتطارت می برد این جنگ رفت
 وجد را کمان خوش موج و خط است
 ساز کن آن نغمه عشاق را
 هست من اهل انخسوع و انخسوع
 نیست امی لم یلدن فی المصاب
 باز جدم سوی رسوائی کشید
 گفت شاید باش باش امی پست
 تا بطن می سایم کج می بند
 تا دانه می بوی این صبا گرفت
 نغمه می جو شد م از بر سام
 آتش برشته اند اندر کلم
 چون بهائی نان و حلوا گفته بود
 نسخه شیر و برنجش از جواب
 شکر لب خویش مستور نیست
 هست حم آغوش عرفان نامه ام
 از خراش سینه ام باشد شگاف
 این نسق از گفتگوی تازه است
 ز آنچه فرمود آن امام المتقین
 راوی آنرا در حدیث آورده است
 گوهر انظر الی ما قال گفت
 صاف باشد گردت از لوث شک
 نزد مردان خدا بے شک و رب
 تا بود در عالم توحید کج

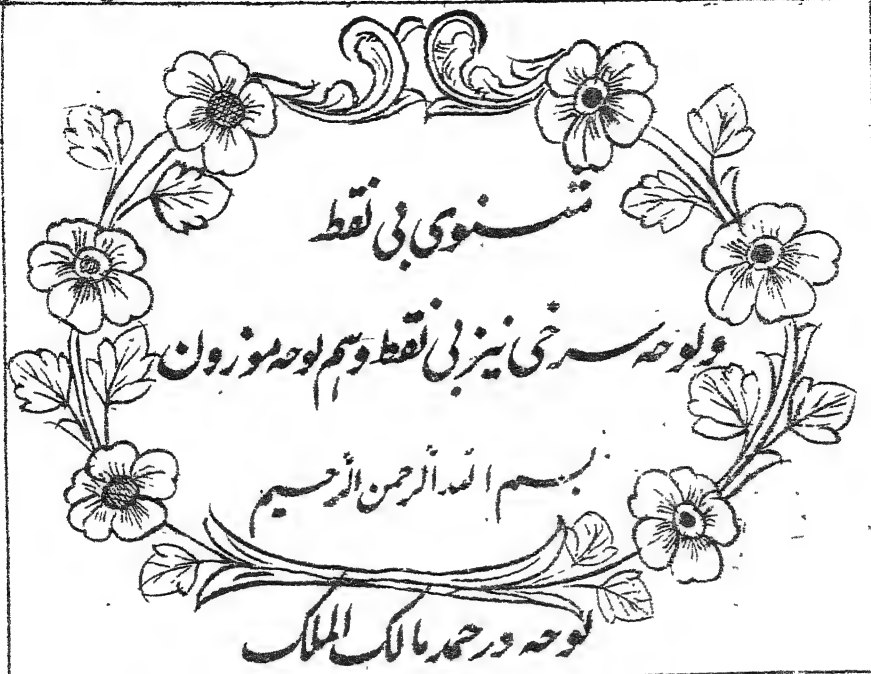
تا ز قوه سوی فعل آراش زد
 سبیل عشق تا بر لب است
 در سماع آور دل شتاق را
 جودی یا عین نوراً بالمدح
 هست لم یصنع خمیر من تراب
 جانب هنگامه آرائی کشید
 گفتش و پیوانه را بوی لب است
 شیر مرغ و جان آدم میداد
 در سرم شور خوبی جا گرفت
 بوی وحشت می رسد اندر شام
 می تراود جوشش عشق از دلم
 گوهر یعنی زهمت سفته بود
 گفت انشایم بی آب و تاب
 خبر مواظب اندرین مذکور نیست
 فوق ریزد از صریر خامه ام
 اینقدر به نیست آسان و گذرا
 غوغای بانی و بوی تازه است
 حیدر و الاقران ضرغام دین
 بیج بر کاخ صاحت خورده است
 غیر لا نظر الی من قال گفت
 این کلام ریزد از چشم شک
 هست این انجینه اسرار عجب
 ماند انشا الله این شیر و برنج

نغمه شوال و سال نغمه بود گشت تحریرم هم آغوش فیوض پدرین وادی چون فکرین تباقت	تا که آید این کلام اندر شهود می بر آید سالتش از جوش فیوض نغمه آهنگ دل تاربخ یافت
---	--

سدا الشان الفهم فمخ شیم
گفت تاربخش خرویش موجیم

تمام شد





<p>کو د او ندام روح مارا عبلام و دود کردگارم در گلکده روح خور آور اوراک و جو اسن و هم مردم صد عسر پلاک کرد مارا آلوده و زرد ادا ده</p>	<p>اچند لکر الشکارا الله الله آله عالم + در کابینه سرش و آور در محله خلق و گم و اوار او آدر اسلام جسم آرم و مراد و بد عاده</p>
<p>لوحه در مدح سرور گل</p>	
<p>در علم آله اصل آدم سردار همه رسل محمد هم سرنه مردک و ده جور در گلکده سرور او گل هم مطلع حد سر لولاک</p>	<p>حمد و ج اتم رسول اکرم او مالک اصل سر سرب گروه او انواع طور و ای پاپ علوم سرور گل هم ماه سناه علم و اوراک</p>
<p>لوحه در مدح سوار دل</p>	

<p>داما و رسول سرور کل سرکرده اول ده و دو صمصام آله و جمله آرا کو داد و داد آل احمد سزده سزده سرو آتم</p>	<p>ممدوح ملک سوار دل دل داوار و دود را اسداو او اصل اصول آل طاه حمد العباد و اسرمد در راه و لا ملک گواهم</p>	
<p>لوحة در مدح ملک گاه</p>		
<p>و لا تکفرو مسلّم ملک هم اسم رسول ملک گاه خشم آور و هر دو دام محکوم بواوید و اورا آور و دام او پشارا</p>	<p>دار اعلم و مکرم ملک داوار و داور دل آگاه ماه عالم عباد اسلام او حاکم ملک کوه و صحرا در عرصه دهر کردگار</p>	
<p>لوحة در مدح حاکم عصر</p>		
<p>او مالک قهر و کلب والا اعطا علما له السعاده هر کودکی هم را رسطو او گوهر سلک سراج رار دارا داورا و ساد آرا</p>	<p>او محرم وز که معلما الله و را مراد داوره در بند رسته کل او راس الامرا بدار بر کار داور در ملک طوس و کسرا</p>	
<p>لوحة در مدح سمر سلایم</p>		
<p>رأس الزمان اهل اسما سلک کعب کلام بهمه کرده نیر کا کل سمر و در مصر احاطه کرد گلسا اسم والا سلام اورا</p>	<p>طلال همه امور اسرار آمد در مردم دل آگاه در دود بل سرور مارا کا مسال که دور کوه و صحرا سرکرده سواره دل آرا</p>	

او هم سیم کار گام ضرر
 آمد در وسط راه در دم
 آرام دل آموخه حرم را
 در بر دوش ارم طاقس
 او هم را در دوا دوار و
 او در دوا و دوا را
 صدر همه ملک داد و
 گم کرده ره مراد را
 در دل سومی نصرا داده کرد
 مرد صد ساله که دوا
 در دوا الم و را دوا کرد
 کرده در و را سیم دوا
 دل داد و سوال حال او کرد
 کرده گسل و الم و را لال
 سرور همه گدا کرد
 سر کرد و را راه صومعه را
 در سلک سرور گوهر آموخه
 در کاسه گل مراد و اما
 آموخه در صومعه در آمد
 آموخه را حرم راه رو کرد
 مرد صد ساله و اله او
 در و همکار جمع طو
 آموخه را آمده سر

راه سه کوه را سیم
 سر گرم و سوار او هم
 سه سلسله عطار و آسا
 آموخه اسم و دام طاقس
 مسرور سوار و دارد کرد
 حاصل که اراده کرده هر سو
 هر گاه که همه عالم آرا
 آموخه در لمح آه رم کرد
 محروم و ملول و سیم درد
 کاند سه راه او بهاوار
 او را علم و عمل عطا کرد
 در صومعه و دوا هر کار
 آمد سر راه و حرم آورد
 او در همه حال کرد اقبال
 اما هر کار را دوا کرد
 او هم سر داد و صرا آسا
 در صومعه آمد و در آسود
 حاصل کرده معده آرا
 هر که دوسه دم و گر سر آمد
 کار و گر آه سیم او کرد
 آموخه اصل ساحره گو
 سلما در اسم و هم جور
 که گاه کمال سیم کرده

<p>کرده برگاه آه نسیم حاصل اورا دل مکدر دل را کرده و بصبالم کرده سلما سلما سرود او کرده که داد صد آه سرود داده در صومعه سرور آرا در رد نگس سلام بر دم دل در سر کار خور او را کار دلاک گاه کرده کرده راه مکالمه و دل ده احوال کوله دارا هم کرده مرور در دهن کوه بر دم نکرد و دارا اینها ایهاک حاصل نعم گرد کرد و سر که گرد آمد و و و دم گرد م و آه سر دم در کرده رعد صدیه آورد کرد آه و از روح آورد کرده در هم رها و بر و در عمر ده و دو ساله او مرد سر کرده راه ملک سر کرده آرام که ارم را در داور و اسلام و سلما</p>	<p>حال آه و سلام محرم کم کرده خواست را سر اسر در ملک دل آه را علم کرد اورا داور داد صد و داد که کرده و مع را اعاده هم آمده در سمه که سلما کرده عمل سجاد را گم حاصل آمد سر و را ^{بیداری} که و لوله گاه آه کرده که در و هم سنا و سلما سر کرده کلام را که خورا در صحی کرده دوا و دار و گسل و کلال حالا لم ادر سواک حاصل نعم و آگو که سر در که کرد دم در داور و آکه در در دم سر کرده همه کلام و بیو کرد در دم سده کرده احاطه عالم و و و دل داد داد بر دو در و آکه سلام ساده روم در داور و آکه ماه امرد در و آکه ده و دو ساله خورا در داور و آه و در داور</p>
---	---

چشمه کرم آمد و در محروم کوشا کو سلام بر سو ورد که و داد کارها کرد در دام آورده همسارا	جمل حال را و سو محروم صلصل دار و سرود کو کو صد ملک ملک آگه اگر ملک سده کرد و دمارا
--	---

در اسم موس و کل

لله الحمد کو دلم داد کلکم که داد مسک دارد جمل آورد در عسا هم املار امدام همساره	در ساده کلام کرد امداد در و ام کلام آهوا آرد اسم دل همدم دل آرا در رسم کلام او امه الله
--	--

لوحه در مدح اسم والا

راس الحکما و سرورما هر کس در و بر همه آسلا	بسم سرورما و صدرما آرد در مدح اسم اورما
---	--

لوح سال کلام مسطور

دور سالک کلام کردم کردم سال و را محرم	گردا گیم آله گردم طور الاسدار و سطر گوهر
--	---

در لوحه و عا احاطه کردم

عمر صد ساله ده احسم اسلام ده و کمال آرام جمل همه ام سرور گردد در دوره تو بر و ابرو در عالم وار کرد و گارا	الهم اجسم ارحم ارحم آور عمل مرام و رکام بسم سرور و دار و ور گردد ده در ارحم امار و حور اولاد نعم را و ساده آرا
---	--

رو و درم آرم

دارم در کاس سم آگها چشم آرم که مد عام دارد گم کرد و چشم مرا دول کو وردا دروا که در ره درد غورم مطهر و اول و هم	مرا دم مروم که م آگها آمو کرد و آرم وارم درد و آلم حمله آورد و هم کو دام و کرا درم آگها
--	---

مارا دروا و صدم گم گم

آورد همه سطور و رسا

نمایش

تا اینجا در سنه یک هزار و دویست و چهارده هجری نیشابور انشائیة



بهرین کار که بسبب الارشاد جناب الهی تعالی
در سحر در هر یقین تارخ بطریق بر زو رمانچه بود که نام آمد



نورده چشم غزالان و حور
کرد و بر نمی گشت از قسام قیم
خورد و بسی از جگر خود کباب
تا که چنین نور و دنیا یافته
صید حرم را همه آزاد کرد
آمده در جنگ گوزن مراد
طیب پاک است بلا احتمال
جمله هیاست بر اے بشر
اینهمه شکل است بی بهر اکل
شاید این دید که قربانی است
صل علی سیدنا المصطفی
جلگی از بهر بنی آدم است
در امر ذوق شکار آفریده

حمد خداوند و خوش و طیب
شکر وی آموخته با و صبح
در ره و صفی سبک و آفتاب
سرخ و در کف و کافیه
آنگاه که حرم آبا و کرد
بهر که نیمه خودش حکم داد
شماره من کرد و بر امت حلال
هر چه که پیدا شده در کبر و بر
رحم برین نامده در پیش شکل
ترک بخودم از ره نادانی است
این چه گرم هست و چه لطف عطا
حضرت او هر چه ز پیش و کم است
بین که چه خوش باغ و بهار آفریده

نقصت رایت علیات

بست کنون میگذر و در شمار بست دو دهم از مدومی حجه است ساخته در خانه انشا وطن بکه کنون حیدر مضافین کنسم	بست فزون از دود و یکساز جاؤ به شوق و لیرانه جست چند هزار آموکے مشک فتن بارگئے ناطقه رازین کنسم
--	---

در تمهید کلام

از بد و شیر خدای و دود ذہن و ذکا رقص چو طاقوس کرد طائر اقبال به نشو و نما خیز و لا صبح سعادت و امید	صورت عفاف طرب بر کشود مست شده آموکے صحرانورد سایه نکل گشت بیان هماء فصل گل و باد بهارے وزید
--	--

در تعریف حضور پر نور

اشرف خیل و ذراے زبان صفدر و منصور و سخی و شجاع تاخسته از خانه بعزم شکار	شمک همه عندوستان است کمر از پی قتل سباع کرد برو برج اسد جان شمار
---	--

در تعریف خیمه و خرگاه و نو بہت و نقارہ و ماہیعلق بذالک

تا کہ بزر و خیمہ زرین طناب ہر قدم بوسے آن بارگاہ گشت ز نقارہ صدای بلند وز دہن نقشہ بر آید بچوش ملت صید است در آئین من	آمدہ و ربح حل آفتاب آمدہ نوروز و رشتائے راہ زندہ بہان زندہ بہان بے گزند تاہوان تاہوان ہان خروش دین من و دین من و دین من
---	---

<p>دانشه زنیسان درین کوه دشمن این نماند جگر خورن بود عیش برون از حد اندازد شد غلغله کوس به کیوان رسید کوه چو غصه بدین پیش شیند گفت برون آید از زیر ابر وقت بهما نشت که سیم رخ قاف آنچه ندید است فریدون خواب چونکه بدید اینهمه عظم و شکوه</p>	<p>باد به باد به باد به باد برین بود و درین بود و درین بود به سم کهن از سر نو تازد شد ایچا شده ز عسره دیو سفید صورت خرم طوم وی از دور وید صورت سحر اخیل پی صید بهر بجزرد از قله لاف و گداز حمار میاست و را در رکاب لزد و بر افتاد بر اندام کوه</p>
--	--

قطعه در تاریخ

<p>گردر ساینده جو بر اوج ماه فقره تاریخ خطی نوشت</p>	<p>فوج ظفر موج باین عزو جا شوکتش انشا بجزر نوشت</p>
---	--

در تشریف آسپ

<p>آوده بر تاج عزالان شکست آسپ گمشده رخ گلگون قبا حورنگو آسپ گلو آسپ کو آسپ کجا چشمک برقی است این گام بند بر برود و ش نسیم قیس اگر نگر دآید بوجه با همه چالاسک و حسن و جمال</p>	<p>خود چو بر آسپ عربی نشست آسپ چه آسپ آسپ باوصبا آسپ باین قنوجی و لچپ کو آسپ بدان لعه شرق است این پیش روی جودت طبع سلیم فریب ده کوه و بیابان بخت سیرت یلدر رسدش در خیال</p>
---	---

ببیندش از کا و و شکوه
 وصف کند با همه ایر انیسان

شوال اره جبیر تپانم اوله
 جفت کنون خر زو پر دیز کر
 گویش ار تخمه خرشوا کیان +
 مردک ابلق لیل و نهار
 گرم جو کرد اسپ نوا موز را
 اسپ گو صنعت بارے بگو
 کرد بران کو کبه هر کس نگاه
 این روش از جمله روشها بدست
 تانگه تیز درخشان چو برق
 دان فردا که شلایین فن است
 پر شده در گنبد نیلے رواق
 واد سعادت علی عالیش
 شاه سوار است کزین گونه جنر
 زیب ده کشور هنر است او
 گرچه در القاب وزیر شه است
 شذر محرم چو دویم آشکار
 پنجم آن ماه دگر وقت شام
 پانزدهم باز یکے بجه شیر
 نصف تن او حرکت نه نمود
 حکم چنان شد که ازین بگذرند
 گشتن بیچاره نه کار من است
 فیل سوارے دگرش بید رنگ

سکه چله اور کو تو سم اور گوله
 تانگه عرض که شبیدیز کر
 ابلق مدحش نید این بیان
 از دو ادسی بر می آشکار
 ساخت خجل این قسرا گوز را
 اسپ بگو باد بهارے بگو
 ورودل خود گفت که بار آنکه
 بر سر او سایه شیر خداست
 هست در الطف خدا تاج فرق
 چنگل شهباز شکار افکن است
 وصل علی را کب نظر بر افاق
 کرد ورین ملک جهان دایش
 گاه ندید است کس از جن و انس
 عظیمه لند قمارے بگو
 دولت او زینت مهر و مه است
 شیر شد از دست مبارک شکار
 شیر زبان شذر تفنگش نام
 آمده در چنگ وزیر و لیر
 نصف دگر زخمی و در مانده بود
 کشتن این خسته ندارم پسند
 جمله شیرانه شکار من است
 آمده بجانفش نمود از تفنگ

هفتاد و یکم ماه و گشت شیر نر
 بود سه درج از سر و دم طول آن
 نر و هم باز و زیر و لب
 نادر آن شیر و گشت شده
 بستم سه درج روی نرین
 آنکه میان دهن افتاده بود
 پس در دو غم شیر و گشت بر
 هر دو انگشت که بود در میان
 نر و بر اندام و آن نر و
 پس و سوم نر و ملک جهان
 شیر و می بین و پنج پا نر
 آنکه در و ام و مع جفا
 بسکه درین و گشت گزین و غزال
 حکم خرد کرد که شد نفخ و نور
 شد همه خاشاک چون توک خندگ
 جلّه نستان شده خس شده
 بعد از آن سادس شهر صفر
 حله اش از نو و یک بریک
 داشت از آن بر سه کی زور سخت
 شوخ ز لب بود و بر چهره دست
 تیز بین و دید بوضع درشت
 و دیدمش آن ماده شیر و نرم
 چاک چون بر سه برون آمدند

گشته شد از دست همان و او گر
 شیر نرین بود و شیر نرین
 نر و بیاورد یکی بجه شیر
 و بعد چنان گشت گز و پشته شد
 گشت و گرام و شیر غزین
 و هر یک شد نر و ماده بود
 آنکه و گشته شد از دست او
 گشت و گرام و شیر نرین
 و هر یک دست و را بوسه داد
 گشت چنان شیر نرین گران
 و پره نرید است و نرینا و گرام
 و هر یک در لوج فرون از حساب
 گشته شد و پشته شد و پایمال
 از بی انواع و خوش و طیور
 آنکه افتاد زود و تفک
 شیر و گرام و چهارم زوده
 شیر و گرام گشت همان و او گر
 ماده و و تا بود از آن نر یک
 سر زوده بشت بشلخ و رخت
 پنجه زود و دست یک را شکست
 تا که خداوند جانش بکشت
 داشت و تا پنجه و رون شکم
 پیش نطفه غرق بخون آمدند

گاه نبود است که از افتخار
ایستاده و دست اقبال او شد
شام جهان روز سب آن و سیه
آنکه کشید آدمی از پشت قیاس
از شکمش بچرخ برآمد چرخ
گشت عیان چون دهم از شهر صید
رفت بی سید و گرفت آن سیدی
باورستان چون بچه باران
فتنه چو غریبش انجمن
ناگش از شعله بدق و تفنگ
گشته شد از بازو و آن
بست و دوم از سفر آن چرخ

جمع سه تاشیر و دوی نفاق
جله جهان تا بلع اجلال او است
کنز زن جان و گریه ماده شیر
همچو نهنگ که در آید به نیل
گشت نیستان همه چون لاله زار
زیب ده فوج شد آن رشک بدر
زنده سه تا بچه شیر شریان
متند شد و نعره زنان در رسید
حلقه فیلان همه بگره سخت
گشت خداوند و را بید رنگ
شیر نر و ماده همه بانثر و
آمده در شهر خود و شش از شکار

بافنده
سایه بنشیند
بجاء و ششم
ابر کرم

تمام شد نموده شکارنامه





بسم اللہ الرحمن الرحیم

کہ ہوا زرد پوش سارا شہر
سب پر ایک اپنی پھیر دی زردی
سارمی چنپا کے ہول پھیل گئے
یا گل اشرف کی کھیاں میں
کروئے ہیں انہوں نے رستی بند
کہ نیاں سے بھر رہے ہیں سب
زرد چنپے کے پڑے ہیں ہار
اب جدھر دیکھو زرد اوڑھے
تو امتاس ہے کے ہول جڑے
بہٹ کٹا سے لک گئی سار
سب نے گیسے کر لئے ہار
زرد چوٹے سوکتے ہیں ہار
لگی ٹھانے بسفرت آئے
بن گیتن شاح زعفران پر یان
ادھن زنبور کے لگے جیتے
ہو گئے زرد خوشہ انگور

ان بھرون نے کیا یہاں کے فہر
دیکھئے انکے ٹاک جو انروے
باغ میں ہر جو خیل خیل گئے
سوی کی زرد زرد پھلیاں ہیں
کیا کہی اون کو کوئی دانشمند
موسر یو کی نیچے دیکھئے جب
جا کی کو ٹھونکے کوئی دیکھے بہار
اوڑ گئی وہ بیفیدی اور اوڑھی
پھر جو شاخوں ہی ہر شجر کے اوڑھے
ہر گئی نیش و پر سے ہر کیاری
سارمی زنبور یہ جو اوڑھے لاکے
سارمی دیواروں پر قطار قطار
کایک اور نایک اور سپردائے
کل بن ہو لین درم سہرمان
حق درخون کے جو بند ہی ٹٹے
بن گیا تاک خانہ زنبور

<p>جنگے دولت ہو اسیہ دل صد برگ صدقہ ہوتے تھی جیسے باد بہار تو لگے چال چلنے وہ پہاڑی رہ گیا سو گلاب کا زیر سونکی ٹڈیاں اوگتے ہیں آگے پھر راج رو گئے شبہم سو مزعفر پلا و کھاتا ہے بن گئی ٹھیک ٹھاک خائیمہ سو وہ ایک نر گسے دوپازہ ہی پھول جھنسنے تھے بن گئے گلشن سب مگر نر گسی کہا ب ہوئے</p>	<p>آگے زنبور کو اسے مرگ ماویان نسیم خوش رفتار ٹوٹی اوسپر ہڈوں کے جوڑے سیوتی کہا کے مر گئے ہیرا سیان جو فوارے اب اوچلتی ہیں بدلے موت کے دیکھ یہ عالم اب جو خشک کوئے پکاتا ہے ہو کے بنج ان بھڑوں کا آئینہ چاندنی کا جو پھول تازہ ہے شہد اوگلا جو ان بھڑوں نے چند زرد روکا سہ شراب ہوئے</p>
---	--

قطعہ وزیران اہل سراج

<p>خوب سا اوس کو ہیر پیر لیا لال جیو ہون تو ہین اوپن کی بہا جی ہو پیرے پچھوڑے وایکے آج بھتی دنان مون مرلی دہن جھاڑ آپن لیے ہین آپ ونگل دوار کا بیج جالیا بسرا م اجور نکا ہو تمکان سیت نہیں دہن مہاراجہ دہن مہاراجہ کس نہیں آت ہو ہمارے پاس ناہنا چیر گھاٹ نان آسٹ</p>	<p>ایک جو ہو نبرا بھڑوں کو گمیر لیا تو لگے کہنے نند گا نو کے جاٹ سدہ رکمت ہین تمہارے مایکے آئی کانن کے بیج ہو آہن کشن جیو ہو کر تیل کو جنگل کو مٹھ کلا بہوت کے بنامی نام سراج بٹاکے سرت لیت نہیں یون کہت کام بن مہاراجہ دیو کی نندن تمہارے ہم سادہاں تم بنا سون ہی یہ بنسے بٹ</p>
--	--

پیر جاہٹ نہ کر یہ بندہ راہن
 کمنو ترست ہے تکان سیوا کج
 وہ جو کھاتے ہیں پان میں زردا
 تھی چمن میں جو زکس تھلا
 آخر کار کر دیا بیمار
 بسکہ خمرے دکھائی او پند سے
 دیکھو ابکی روپ مارے کا
 ان ہڑو نکا یہ کچھ ہوا احوال
 غور کیجے تک انکے فرع و اصول
 گاس میں ارہرین سے پھول گیتن
 ان ہڑون نے دیا یہ سب کو بھول
 بہل بے زبور تیرے شان و شکوہ
 بوے گل اپنے ہوش بھول گئے
 آکے بادل برس گئے سونا
 کس لئے کوئے مفلس اب ترے
 فوج زبور دیکھ مور و مرغ
 کیا رہی بات رونے دھونی کے
 تھی جو دریا کی گرد کے ریتی
 اونکے الجھیر و غین جو آکے پہننے
 کیل کر اپنے جی پہ آتے ہیں
 غلط کے خوبی ہونٹ توڑ لیا
 گھاس ہے چیر و ن میں یا سر کے
 انکی آفت جو دشت نے جیلے

ق

ج

سری گو پال آپ کے دشمن
 جسا جل مون بہر ہی بھڑونکی بیج
 گھس گئے اونکی کان میں زردا
 دست و پا اسکے خوب سے سہلا
 او سے یرقان کا ہوا آزار
 سیکڑون کو س لگ گئی گیندی
 سورج ایک پھول ہے ہزاری کا
 جسطرح ہون بنو لیاں پامال
 سیکڑون کو س میں ترقی کے پھول
 ہرنیاں اپنی ہوشن بھول گیتن
 لیکے بستر ہوانے سا دبا جوگ
 بہر گیا جعفری سے دامن کوہ
 سانے اوسکی سرسوں پھول گئے
 ان ہڑون سے بہرا ہر ایک کونا
 یہاں بھی دکن کی طرح ٹہن برے
 موئن ٹھنڈک سے چایاں سبج
 آگنی ٹڈی ایک سونے کی
 وہاں ہونی زعفران کی کہتے
 ققمہ مار کر نہ کیونکہ سنسے
 گال لوگوں کے توڑ کھاتے ہیں
 جسے چاہا او سے بھنڈا لیا
 سب میں رنگت سا گتی ہڑ کے
 پھولی اوس میں بھی زرد و خیلے

کھانٹتے ہلدی کے ہن یہ زہریلی
 بو العجب قمر ہن یہ سب زہور
 بسکہ چٹے جو آکے یہ بد بخت
 زعفرانی ہن کے ایک قبا
 ویکہ زہور و ن کے پروٹکی جہلک
 ہی سفیدے تو آب کے نرمی
 فیش زہور و ن نے زلس توڑ
 جو کوئی نیک بخت جلتے ہے
 ہوے دشمن جو کونے کوئی کے
 بن گئے چوب زرد کے پائے
 اور اچھوٹکی دل میں بیٹھا چور
 خوب روتی یہ تو شکون میں بہرے
 اور ٹیکونے کیا کروں اوصاف
 بل بے زہور تیرا چہو منتہر
 زہر ریشم کی ہو گئے کشتے
 بسکہ زہور و ن جو پیکے ہوئے
 اور دو پٹونے کیا کروں نکھار
 شکل ہر شے نے پکڑی سوئی کی
 بہرے صورت تو تھی ہے ساری میدان
 ان لینونکے دیکھئے جلدے
 اپنے فیشین پر و نین جو ہر دین
 ایک ہو نرمی تھے جو دیا طہنور
 کہول اپنے پروٹکی بان نشان

سانب کے طرح ہو کے لہریلے
 ہلدیا زہر ہن یہ سب زہور
 ہو گئے زرد پوش ساری وقت
 اوڑھے اب چن میں باوصبا
 بیضہ مرغ بن گیا یہ فلک
 بچ میں وہ زمین سوزر و ہی
 سب نے مانجھی کے پہنے ہن جوڑے
 اوسکے پوشاک بھی بستہ ہے
 بن گئے سب پٹنگ سونیکے
 اور اوسے وضع کے وہ پروا
 لگ گئے خود بخود فرنگے قور
 ساری اوڑھلیاں جیسے زرد پرے
 چڑھ گئی سب پر زرد زرد غلاف
 شیو کے رنگ کی ہوئے چادر
 اور کیسہ میں سب لگی پشتی
 زرد شالی لحاف سارے ہوی
 پس گیا اونہ آکے ہار سنگار
 واقعی ہے جہان سونے کے
 نہ لادوٹکی ولین کچہ ارمان
 جا کے دریا میں گولہ می ہلدی
 مچھلیاں سب سنہریان کر دین
 نکلے پٹن بنا بنا زہور
 اف بے امی کافر و تہارے شان

تاک کی اوسکی توڑ دے نیر
اور گئے اوس کی سونیکی چٹ
ہوئے دھن طلا سے سب معصوم
مین یہ کہتا ہوں دیکھ کر شب و روز
سوہرا لے ہے کونسے بہڑے
کچھ تعجب روپ کا یہ آیا سانگہ
مہو گئیں زرد شہر کے گیان
ہے کچھ افشاہنت کے بھی جنہ
کاٹے کہاتے مین ہاتھ مین زنبور
بنگئے شاخ زعفران زنبور

ایک رندھی کا نام تھا کبیر
چوڑ دے اوس پہ ٹونیکے چڑیا
نقرنی تھے جہان تلک کہ ظروف
اشعہ آفتاب عالم سو ز
زرد پھر کے سے جو لگے پھرنے
ہو گیا سونا تانبہ روپا رانگ
آندھیاں زرد زرد جو چلیاں
سارے زنبور ہی اب آئے نظر
اور کچھ لکھتے سو یہ کیا مقدر
بھونچا اب تا بہ آسمان زنبور

اگے بس خیر اب بھیڑا ہے
بہڑ کے چھتے کو تو نے چھیڑا ہے

شعوی و ہجو کھٹل

کہ ہوئی سب زمین لالون لال
شاخ مرجان بنے تمام درخت
بیخ جو ہے سو ہو گئے کی لڑ ہے
لال مرغی بنے تمام تدرہ
ہو گئے لالہ زرخس بیابان
شعل یا قوت بن گئے سب تلخ
تہا جہان سبزہ لال ساگہ
بن گیا ہے زمانہ لال مغل

کچھ یہ کھٹل برے ہن اب کے سال
چھا گئے ہن جو سارے یہ بخت
گنسی ایک اونکی جا بجا لڑ ہے
ہو گئی سرخ بید سار می سرد
بسکہ جا کر جے قطار قطار
دشت اور کوہ پر کیا جو دخل
ان لعینوں کا یہ سہاگ مہوا
بس جہر دیکھو ہے انہن کا غل

کافرون نے یہ قہر کام کیا
 کھاروے سے پیٹ گم سب جھاڑ
 موج دریا کو کر دیا خون ناب
 انکی رگ رگ کے بسکہ موج ہوئی
 رات سکھ نیند کو جو تر سے سے
 دیکھہ ان کھٹکون کو یون جالاک
 گر نظر اس بہار کا عالم
 ہی یہ لو ہو بہرے کچھ انکے نقل
 ہو کے جچین جو آچھلتے ہیں
 جتنے تھے بید مشک کے شیشی
 وہ بڑھی جو گلاب کی خیم ہے
 کون کہتا ہے انہیں آب بہا
 جتنے تھے آسمان پر تارے
 لال خنسل کے ایک بہن کو قبا
 خوب دیکھو تو فرش سے تاعرش
 نظر آتے ہیں سرخ ہفت طبق
 جا او نہون نے لیا جو جیت جوا
 یہ جو بیٹے غرض کہ ہو بہٹے
 خون منصور ہو گئے سب ریت
 یہ جو خون نے پیٹ پیٹ کے موئی
 چادر ماہ تھے جو کونٹھے پر
 سو ہاگانے لگا ہر ایک مطرب
 جتنے تا کو نہیں تھے لگے انگور

چون قہر لباش قتل عام کیا
 بن گئے لال ڈانگ ساری پہاڑ
 جانور سارے ہو گئے سرخاب
 لال ڈگے تمام فوج موئی
 او سکے آنکھوں سے خون برس رہی
 صبح نے بھی کیا گریبان چاک
 آنسو لو ہو کے ہو گئے شبنم
 کہ چکا یوہن نہر کے ہے عقل
 موغہ سے فوارے نقل او گتے ہیز
 بن گئے خون خشک کے شیشی
 سو وہ خاصے شہاب کے خم ہے
 حوض میں آ کے سب شہاب بہا
 ہو گئے سوچ پھول انگارے
 ہو گئے سرخ پوش باد صبا
 ہے سقرات سرخ ہے کافرش
 ہوئے بہرے ہیں اونکے بیج شفق
 آبشارون سے بے شہاب چوا
 گل مختوم ہو گئے
 جتنے صوفے تھے ساری آے کیمت
 کوہ شخرف سب جھاڑ ہوئے
 لے لیا اون نے گیر وابستر
 سکھ رہے بیج سے ہوئے غائب
 اونکو ان شب نے کر دیا ناسور

کپڑے تھے جنکے زعفرانی پاس
 ہوئے گلشن میں سب خانہ بدے
 چمٹے چاروں طرف سے جو ٹھٹھل
 آگئے موج لالہ برسر جوش
 ہو گیا سب زمانہ کا ذنگل
 برج بے افتار یاد آیا
 چو ترزاون بند روئی وہیاں پڑے
 کھٹکوں نے زبس دیے بتے
 تاک پر جا کے اونکی ریل چڑھے
 معذون کو جو کر دیا جہوت
 سر سے بس دم تک لیا جو ڈھانپ
 نظر آتا نہیں کوئی ہرگز
 پر کج شک پر بہ قہر کیا
 نہیں اس قوم سا کوئی لیچر +
 جس طرح ہووے آن گئے ہیز
 جس جگہ ان کے جان چوٹی ہے
 نہ فقط یہ چمن کے بیج میں ہیں
 بولے ہے کوئی تیز ہوش بنے
 ہر طرح سے یہ جانک لیتے ہیں
 بہلے رے کھٹکوں کا تیکھا پن
 اور پٹنگوئیں جتنے سیروے ہیں
 ساری چو لوئیں یہ جو گس آتے
 کہتے تھے لالہ دیو کے نند ن

ارنحوانے ہووے اوہوئے لہاس
 بولے زر گس گدہ ہر چہ بندے
 چھوے ہو گئے گل خجل
 اوڑکے سب مہول گر پڑے بدوش
 انکی دولت کر نیل کا جنگل
 اور سہانے درختوں کا ساہ
 سیکڑوں جنگو ہارپان چڑھے
 بن گئے لال یک سب کتے
 کیا منڈھے کھٹکوں کے بیل چڑھے
 سارے الماس بن گئے یا قوت
 بن گئے کنکجو رے کالے ساپ
 جتنے کپڑے تھے بن گئے قرمز
 لال مینا کا اوسکو روپ دیا
 تو شکین انسے بن گئیں کیچڑ
 چار پائی کے کان لگتے حسین
 سرخ کجواب کے سے بولے ہے
 ہوتے دولہہ دولہن کے بیچ میں ہیں
 میرے چادر پٹنگ پوش بنے
 عیب جبکا موڈ ہانک لیتے ہیں
 ساری ٹکیوں میں الکا ہے مدفن
 رکھتے اپنا لباس گیروے ہیں
 صاف سوئی کے بن گئے پائے
 پٹیاں بن تھیں رکٹ چند ن

مان ارجن کے بن گئے سب مان
 کچھے انکی جو کچھ شکایت کے
 ایک راون کا پوت تھا جیل
 راون اولٹا تھے نواز بنے
 کیون نہ دین چار بائی پر ڈنکا
 سوہیہ سوتے کو لیتے ہیں جب تاڑ
 ستمی سے سوتلی ہے انکی پرٹے
 راجہ سونکے سے کیون نہ بائیں ساکھ
 کیون نہ ہر فرد دھو وے غیرت دا
 لاکھون پستے ہیں ماری جاتے ہیں
 کہا لیا جو چٹ کے کہا لون کو
 چال شجھن کی ہے انکو یاد
 لال لال انکی کرتیاں دیکھو
 بات کچھ کہو لے نہیں ہر گز
 کچھ نہ فرزین ہے نہ فیہ بیان
 نہ تو سنگین ہے نہ بیان بدوق
 کاٹ کہانے ہی پر یہ بسش ہیں
 تو بچانہ نہیں کچھ آپ کی ساتھ
 بہتر سے ماریب کو دیتے ہیں
 موٹی موٹی ہیں ایسی چون بدق
 نہ تو کچھ بولتے نہ جالتے ہیں
 کام رکھنا حنا سے کچھ نہ رہا
 ساری محلوں میں جاگ ہی ہم سہ

اور ادا بیون نے کہا ہے پان
 ایک پنڈت نے یون روایت کے
 او سکی اولاد ہیں یہ سب کھٹل
 لو ہو پینے کے انکی دلیں ٹھننے
 جپٹ گئے انکے سونکے لکا
 کرتے ہیں اپنے سے اوکھڑ بچھاڑ
 چین کیونکر یہ لبوین کوئی گھرے
 ایک سے ہوتے ہیں یہ نوے لاکھ
 قوم کے اپنے مہیہ ہی ہیں سوار
 پہر وہی رو لاکر کے آتے ہیں
 دہرتے ہیں نام سونے والو نکو
 یعنی اس کام کے یہ مین اوستا د
 سرخ پلٹن کے بہرتیان دیکھو
 موہنہ سے کچھ بولتے نہیں ہر گز
 کوئی دم مارے سو بخیر بیان
 نہ تو باروت کا کوئی صند و ق
 ہیں تو جنگ پر ایک آتش ہیں
 لو ہو پیتے ہیں پر مہیہ ہاتھوں ہاتھ
 اور لو ہو کو جاٹ لیتے ہیں
 اونگیوں پر لگایا ان فن رقی
 غصہ چپ ناند کے نکالتے ہیں
 انکی رنگینوں نے صاف کہا
 اتو گھر اسماء ہے ہے

منہ کیا ہے یہ ایک ہے ہوئے
 رنگ ایک لال لال چڑکا ہے
 ہن کو غش میں پڑے و ہڑونکے و ہڑے
 بچے ہرتے ہن چوڑونکے و ہڑے
 لیک کھل کے کیا او کھاڑی ہے
 سر کے نیچے کو کرتے ہن آگہ
 چڑہ گئی سب پر سرخ سرخ علان
 اور بچونکے چٹے بے سرخ
 پہنے ہن سب نے سونوین جوڑے
 وہ تو چٹونکی ایک حکایت ہے
 ہن یہ سارے لعین ابن لعین
 یا کہ بے شبہ نسل ابن زیاد
 اور لوگوں کو توڑے کہاتے ہن
 ڈبیر جو گنج ہے شہید و ن کا
 کہ سمندر سے جیسے اوٹھے موج
 اور سوار و ن کے سارے جوڑے سرخ
 ڈھاک سے جنگو نین پہول گئے
 بن گیا گونگچون کا و بان جنگل

امی بے چار پائی بھی بوئے
 کھٹلون نے گلال چھڑکا ہے
 ناپچے ہن وہ مل کے چوٹے بڑی
 بس یہی شور ہے ہر ایک طرف
 گو کوئی نیفہ اپنا سہاڑے ہے
 کہین بالونین گس کے جونکی جگہ
 تکبہ ہے یا رضائی یا کہ کھاف
 و ایونکی ہوئے دو پٹہ سرخ
 کون ان موڈیونکا موہند توڑے
 جوٹ پنڈت کے وہ روایت ہے
 پر یہی جانتے ہن اہل یقین
 یا تو یہ ہن زید کے اولاد
 جون جون مرتے ہن بڑھتے جاتے ہن
 کام ہے انکی ہے مرید و ن کا
 ایسی ہے کھٹلون کی آئی فوج
 ہوئے یکبار ہاتھی گھوڑے سرخ
 پاؤں سب دیشیون کے پہول گئے
 الغرض تھا جان جان و نکل

بس بس انشانہ چھڑاب آگے
 لوگ ہن سارے رات کے جاگے

تمنوی درہجہ

دب گئے بنے مرہونکے فوج

چمکے و نکو ہوا ہے ابکی یہ اوج

سوٹھے سٹھے ہن کا لے کا لے ہن
ہن دوپٹہ میں صاف گھس آئے
انکی ہٹاٹے کے ہے یہ آواز
نیش کو انکی ریزے ریزے ہن
تا کہ میں ہر طرف سے ہو کے چل
آسمان وزمین و عجم و نیاز
ہے سپہ پھول کے گلے انے
گسکو یہ چین لینے دیتے ہن
آندہ بیان انے کا بیان چلیاں
انگو مل ڈالے جو اونگلے پر
کیونکہ کا لے ہن آپ کو ہولال
جاٹ بیٹے ہن امر دونا کا دور
بسکہ پٹے ہی رہتی ہن خسروم
جاٹ لی صاف گلہ مونکے دم
بسکہ کافر پٹ پٹ چو موے
ہوئی چہر بہت سے جو ساتھ
لوگ بچنے کے طرح ہن بیکل +
کیچو می تھے سو کا لے ناگ بنے
اب یہ کیا قہراے آہ ہوا
دیکھتے ہاے چہر دونا قہر
ہر تن سو کے ٹپکے حسین قصہ
بس جد ہر دیکھو انکو ہے ایک راہ
خال رخسار نازنین ہن یہ

مجھ بھی پر کوئی کھوٹے والے ہن
اور کھا فون میں ہن سما جانے
تار جس سے کہو نہو دم سا تر
جرٹے ہنکار کر یہ نیرے ہن
چھوٹے ہن یہ صور اسرافیل
جس سے اوڑ جائے ہے بیک آواز
سکوپے ایک بیکلے اسنے +
نیند آنکھوں کے نوٹ لیتے ہن
بہر گیتن سارے شہر کی گلیاں
بھول آتا ہے صاف ایک نظر
اودھ کھلی جس طرح سے ہو کچال
کہتے ہن آگے کا نا باتے کر
جہشی ہو گیا ہے ایک عالم
رو گیتن وہ ساریاں گم صم
تختہ صندوق کے آبنوس ہو
جتنے بیٹے تھی بنگلے ہا تھے
چھاگتے چہرون کے دل بادل
شعلہ موہنے سے نکال آگ بنے
خون دنیا کا سب سیاہ ہوا
اپنے دانتوں میں بہر گیا ہے زہر
اور کیا جانے اذنا کیا ہے قصہ
نکلے ہے سب کے دل سے دود سیاہ
گس شیر و اہمیں ہن یہ

بہاگ جائیکے کس کو ہے منہل
 ار نے او پون کو گو جلا دیجے
 ہنرم تر سے گو کہ نکلے و و و
 یہ سمجھتے ہیں و و و کو ہند سے
 لاکھ چکا وے پھول کی تہالی
 حقوڑی سی کم یہ ہون سو کیا ممکن
 بدلی تہالے کے بلکہ سورج کو
 برسوں جہو لا کر لگا وہاں خورشید
 آنکھ کے تل میں یہ تو گھستے ہیں
 دیو ہو یا کہ بہوت یا جن ہو
 ایسے بنگی سے یہ بجاتے ہیں
 ہر کسی سے ہے انکو راز و نیاز
 بات کیا ہے کہ کان لگتے ہیں
 واہ کچھ زور ہے بچہ ہیں یہ
 آگے کیا لکھتے کوئی انکا ہید
 آکے چہرہ چہرہ دو چار ہوتے
 کیون نہ نوک قلم رہی شمشیر
 دانت چہرے وہاں جو اڑنے لگو
 تہہ سیاہی سے لکے جتنے حرف
 فرق بین السطور کچھ نہ رہا
 چہروں کے یہ کچھ ہوئے کچھ بچ
 پیش آنے کچھ اس طرح چہر
 اور چہرہ جینکنا عبت مت جینک

چاہے ہیں سب نے انکی کالی تل
 سینکڑوں دہو بیان لگا دیجے
 کب بہلا بہا گتے ہیں یہ مرد و
 مار لیتے ہیں ہندی کی چندے
 تل تل کے کوئی چاک والی
 جون کی تون ہے ریکی وہ پن پن
 کوئی ہاتھوں جلا وے تو ہی تو
 پر یہ چہرہ نہو و نیلے ناپید
 گوشہ دل میں یہ تو گھستے ہیں
 دال فی عین انکی سن فن ہو
 جس سے سب لوگ لوٹ جاتی ہیں
 سکول دیتے ہیں یہ روغن قاز
 یہ تہو لون میں سب کو رکھتے ہیں
 لیغے نرود کے چچا حسین یہ
 پڑ گئے کاغذ و ن میں لاکھوں چہرہ
 حرف بے نقطہ نقطہ دار ہوتے
 گھس گیا اوسکی ناک میں چھتر
 جتنے فقرے تہہ سب بگڑنے لگے
 چہرہ و ن نے کیا اونہیں شجرف
 خط سطر یہ نور کچھ نہ رہا
 لگا کاغذ بھی کرنے اب بیچ بیچ
 نہ رہا امتیاز زیر و زبر
 تیز بینے کو دیکھ آئے چھینک

<p>قصہ اپنا یہی ہوا با بچہ نرم جا بجا کما کے داغ نور افشان ارے چھڑ یہ ہیں وہی دشمن یہ جو ایک شد و مد کا قصہ ہے الغرض قوم یہ بہت بد ہے بہر کے موہ نہ پھر کو تو تم چھڑ کہانے پینے میں سب دخیل ہوتے سوڈین ہین مثل نیل انکے پاس نہیں چھڑ یہ فیصل خانہ ہے کن نے رکھا ہے چھڑ انکا نام یون ہوئے شام یون بہ آلا گے</p>	<p>کہ بس اب اور کیجئے کچھ عزم ہو گیا صفحہ باغ نور افشان ہوئے زہاد جیسی تر و امن سو غرض چھڑ و ن کا قصہ ہے نام دیکھو تو کیا مشد د ہے جنگے لو ہو سے بہر گیا جھہ آگے پشہ تے اتو فیصل ہوئے کیون نہ کہو دیوین سبکی ہوش و حواس کجلی بن انسی سب زمانہ ہے انکو کہتے تو کہتے لشکر شام آدمی انسی اب کہان بہا گے</p>
--	--

لفظ انشان بول لایعنے

چھڑ اگر اوڑا گئے سنے

شکوہی در ہجو ماس *

<p>کہ لگا ایک جیکو آنے ہول کرتے ہیں آبشار استفراخ شہد کے کشیوں کے چتے ہیں کہ رہتے ہے بچہ بچہ شبنم سو نکلتے ہیں گل اپنے اپنے بغل سبب آسیب ہو گئے سارے جس طرح آچڑ ہے کسی پر جن کس گئے گل کے کان میں کہتے جس طرح آسبر ہے کسی پر بہوت</p>	<p>کیسان اہلی یہ بڑ ہیں بے دوا کس طرح ہو بہار تازہ و مانع اب درختوں پہ جتنے پتے ہیں صبح کا بنے مزاج ہے برہم جانگر کشیوں کو جس دغل کیسان مار مار جو ہارے + اگلی یون کرنے ہول پر بہن بہن سہیلے سب گلستان میں کہتے + تا ک جتنے تے یہ ہوئے بہوت</p>
---	---

کھیتوں کا ہے کارخانہ ہوا
 اقبو بازار ہے انہیں کا تیر
 یہ جو دینا سواد اعظم ہے
 کھیتوں کا بند پایا ہوا
 قافلے کے اوڑ گئی وہ ہوا
 طاق پر ہے دہرا جوشیشہ ہے
 ٹک صبا کے پیریریاں دیکھو
 جان نرگس کی کرتے ہے مالش
 گھریاں لیتے ہے بہار چمن
 دیکھ آدھے زبان سوسن کی
 دیکھ انکے پردن کے ایک جہلک
 کھلکھلا کر انار جو حسین ہنسا
 اوسکے وہ لال لال ربتیے +
 لیکے دانٹو کو سب سیاہ کیا +
 ایک کھوٹا صاحبم گیا بس خیر
 ایک ذرا اسکو کیجے آپ نگاہ
 مونہ میں کھنی نے ٹونس دمی مٹی
 نیکے لوگ بہوت کے صورت
 باخون کو کیا اونہون نے دنگ
 ہو گئے آند ہی ایک کالے بلا +
 جس کے چیز کا کھلا صندوق
 فن سے کٹے بے سامنے آئے
 خاصے مل کے رکھے تھے جوتھان

جستہ شان سبز مانہ ہوا
 اور سب چمہ سیاہے فالیز
 اوڑ ہے ایک آن کالی جاجم ہے
 سایہ سب انکے زیر سایہ ہوا
 چلے سے آکے مل گیا قتل
 لکھے ہے اوسکے ہی نصیب میں
 سانسین یہ گہری گہریاں دیکھو
 کس سے باکر یہ کیجے مالش
 نگمت آئی سو مونہ پہ دہر دامن
 بولتی ہے نسیم گلشن کے
 گھسی ہو گیا یہ اس فلک +
 دام میں کھیتوں کے آن ہنسا
 نہ لگے کافردن کو جو چھسے
 اور ہونٹوں کو سب تباہ کیا
 باغ میں یہ ہوئی عجائب سیر
 کس طرح کے دھڑی جائے واہ
 کون ایسے بہلا ہو چھتے
 کالے پتھر کے جیسے ہو مورت
 بڑھ کے سکامبر دہرم پشتنگ
 لیک بس کھیتوں سے کچھ نہ بھلا
 تر سے چھوٹے دامنسے ایک بندوق
 جو دہرے چیز تھے سید پائے
 سو قلم کار ہو گئے وہ ندان

جیسے باروت سے کوئی ٹپجائے
 کیون نہ ہر ایک شخص ہو بیکل +
 مہریان ساری کھل کھلاتی ہیں
 دیکھو پان یا ڈلے کچھ ہو
 گرچہ چھ تو بے کور و کتے ہیں
 جتنے امر و تہی سب او بیڑ ہوئے
 ننگے پاڑے خاک کے نیچے +
 بنی آدم کے ٹولی کے ٹولے
 لکھنویا کہ شہرِ ولی ہے
 لگی معشوق کئے عاشق کو
 انکے ہاتھوں سے لوگ جلتے ہیں
 ایک فضل خدا سے یہ کہتے +
 جبکہ کہا نیکو کچھ کہلاتا ہے
 سایہ سے بیان امام جعفر کا
 لگے افشا اب آگے کیا احوال
 فقری پہلی تو موہنہ سے چاٹ لئے
 مینے ناحق انہیں مسل ڈالا
 جہل لے سی جو رہ گئی تھی حرف
 کہیں تو سر چپک گئی اونکے
 قتل پر انکے کے جو بے صبری
 جی قلم کا بھی ابو مستلا یا

سر و کا حال یہ ہوا اے داسے
 مکینوں کا گہرا ہے دل بادل
 سب کو آواز یہ سناتے ہیں
 لونگ الیچھی بڑی بھلی کچھ ہو
 لیک پرنا لے سارے اوکتی ہیں
 پٹے ہر فون کے کالے بھیڑ ہوئے
 ہو گئے ہو نرے تھوک نیچے
 بچے بوئے ہے شیر کے بوئے
 ہر کہین بس یہی جیل ہے +
 چل بے اوڑ پا و سیاٹے مکی ہو
 ہاتھ سے ہاتھ اپنے ملتے ہیں
 آنکھوں دیکھی ہے پر نہیں چکے
 مجھے اللہ ہے بجاتا ہے +
 دل سے مین ہون غلام جعفر کا
 سطرین کی سطرین کردیاں پامال
 نقطے پیچھے سے مکھون سنے دئے
 امی لو اب اور سے کہلا لالا
 خود بخود اوپہ ہو گیا شجر ف
 کہیں پر سے اوہر گئے بہن کے
 بن گیا صغ کاغذ ابرے +
 بیٹ مین تھا سب نکل آیا

حکایت

پروہ رند می تھی مرد سے سنڈی

مرد تھا ایک ایک تھی رند می

لگا کہنے یسٹو رو رہ اسکو ملو
بلکہ اوس عضو کو مسلنے لگے
نہ اوٹھایا پر اوں نے سر ہرگز
مرو سے ریح ایک ہوئی صادر
مین سلیمان نہیں کچھ امی بیدرد
منہنا اس بات پر نہیں ہے روا
رنڈھی اوس وقت اس طرح بولی
کہون فی الحال قسم باذن اللہ
ہے عجبت اسکے آپ کو تک دو
زندہ ہو مجھے کس طرح مردہ
تو اچنبھا بہت بڑا ہووے
تب تو جہنجالا کے اس طرح بولا
نہین اوٹھتا تو جس طرح ہووے

مرد کو اور بات سوچے تو
رنڈھی سو طرح بننے دینے لگی
گرچہ مل دل سے ہو گیا قمر فر
اور سنئے لطیفہ یہاں ناد ر
رنڈھی ہنس لگے تو بولا مرد
حکم میں ہووے میرے وعدہ ہوا
بہید کے کٹر کے اوں نے یون کہوے
مین بھی عیسیٰ نہیں ہوں کچھ اسی واہ
اور مردہ ہو زندہ از سر نو
اپنے خاطر نہ کیجئے افسردہ
یہ مواب جو اوٹھ کھڑا ہووی
مرد ٹنڈا وہ بن کے جون اول
ضعف کو کوئی کس طرح رووی

رکھدے مردہ ہی قبر کے اندر
تو میری جان کو نہ بن بندر

مثنوی ابتدا می کلام ورتھیں شکایت زمانہ نافر جاہ

جہان دیکھو اسے کے ہے حکایت
کہ ہو کوئی کسی دہیے کہین شاد
کہان بن دکھ دیئے آرام اسکو
برہمی چتون سے کافر دیکھتا ہے
یہ ظالم ہے اوڑا دیئے کو آند ہے

گردن کیا جو گردون کے شکایت
نہین یہ دیکھ سکتا خانہ آباد
ستانی بن نہین کچھ کام اسکو
نہین معلوم منظور اسکو کیا ہے
کہ بس ظلم پر اسنی ہے باند ہے

جہان دودل لگاؤ سے بڑی گرم یہی تو رات دن ہے اسکو ایک فکر کہ ہو دین و دین جو حسب دلخواہ عداوت پر تو سب کے مستعد ہے بندھا یہ قصہ جب تک دم میں دم ہو	تو ایک آفت اوٹھاتا ہے ہیٹھ وہم سوا اسکے نہیں بس اور کچھ ذکر سو آپس میں جہا ہوں قصہ کوتا ہ خصوصاً عاشقوں سے اسکو کدے شکایت نامہ گردون رقم ہو
--	---

در بیان حسرت جدائی و رسانی

محبت جس سے ایک پیدا ہوئی تھی بہت تھی غنقریب اور سکی جو سیلے اجی ہمایہ گی تھی ایک پری ساتھ ہزار افسوس چوٹا وہ حملہ جدائی ہو گئی اسے و اسی قسمت بہت یاد آرہی ہیں اب وہ باتیں ہوئی مجھے یہ اسکو دوستی تھی لڑانے یکدگر سینے سے سینہ وہ چہنا اون کیوں کا، طرح سے مسک جانا وہ انگلیا کا پہن سے ہوا سیرخ دل سینہ میں پرکٹ	طبیعت سخت ہے شیدا ہوئی تھی پڑی دورے قباب الدبیلے بہت سانس تھا جلوہ گری ساتھ کیا فوج الم نے آکے حلقہ ہوئی بنیے بٹھائے یہ قیامت ہم کس عیش سے کٹے تھیں ایتن کہ ہتیر و نکو بیٹے کوستے تھے وہ گہرا ہٹ کے آجانی چلے کہ کد ری آم ہو دین جس طرح سے وہ اسکا دیکھ رہنا بانگین سے گئے سو نیکے چڑیا ہاتھ سے چٹ
--	--

مکمل شدن بیانی و بیان مرافاتی

شراب تندوی ایسی ہے ساقے لگا بے لاکے رکھ دے وہ مری پ وہ می دی جس سے اوٹھی دلو ایک لچ	کہ جس سے غم رہی مطلق نہ باقی کہ ہو د و لہن پنے کے جبین بو باس یہ ساری وال فی ہوں فکر اور سوچ
---	--

زمین مارے مزمی کے مو تھلکتے
 پڑا او پھلے جو دودو گز کھینچا
 تو میں تجھے حکایت اک کروں نقل
 کہ فی الواقع یہی پیرا ہے حصہ
 کہ ظاہر جس سے ہو آتش زبانی
 نہایت چلبلا ہٹ ساتھ حد قبر
 کہ شعلہ بن تھکتے تھے ہر ایک سانس
 یہی پڑہ پڑہ کے تھا سر گرم فریاد
 بسا کین دولت از گفتار خیزد
 سمائی دلمین تھی ایک بیکلی سے
 ہوئی اک باغ میں باہم ملاقات
 تو مت پوچھو کہ دیکھا کیا تھا شا
 کہ دل اور جان نے اپنے کیا غش

ٹھک کے آنکھ ہو جبر چلکتے
 نہیں ہے شوق کے ہاتھوں سی جیبا
 چمک جاوے جو میرا جو ہر عقل
 سناؤں اتنا سے پر وہ قصہ
 کہوں اک آپ بھی وہ کہانی
 سنے تھے حسن کو اک شہرہ شر
 چبھی تھی یہ جگر میں عشق کی پانس
 ہمیشہ ورد جان تھا شعرا و ستا
 نہ تھا عشق از دیدار خیزد
 غرض شتاق تھا او سا بہت جی
 کہیں القصہ حسب اتفاقات
 چلا و ان جو گیا میں بے تماشا
 نظر اس ڈھب سے آئی وہ پریش

بیان ملاقات اول و تعریف و ستائش

سمند ناز نے ڈالا او سے روند
 کہ ہر بہر رات آوے کچھ دعا مانگ
 ہو امین مانگ چوٹے میں گرفتار
 عجائب زرستان کے ہوئی سیر
 کہ ہوں جسطرح دوئے بچے ہرن کے
 بندہ بیان ڈولی کچھہ اسیب کا سا
 ہوئی جس سے مجھ اکثر بھی ستے
 کہ بس دیکھی جد ہر باندہ ہی او تہرناک

گئی آنکھوں میں بجلی سے اک کوئد
 کہا دلنے مرے دیکھے جو وہ مانگ
 حواس و ہوش میرے ہو گئے تار
 بہم آنکھوں سے آنکھیں لڑ گئیں خیر
 وہ شوخ و شنگ دیدہ اس پرک
 نظر آیا وہ کھڑا سیب کا سا
 یہ رخسار وینیں او کی فہر بھی تھی
 نگاہ مست تھی ایسے سے بیباک

مہزار و ن آبے جون تاک انگور
 کمون او سکی جبین کو کس طرح چاند
 سہانا تھا کچھ ایسا روپ اوسکا
 یہ ناک سا سنی نزاکت میں بہر ہی تھی
 نگہ دہان کر رہی تھی یوں اشارا
 جی و ونون بہوین یہ وہ ادب و ادب
 یہ تھی کچھ سہن سہن آنکھوں کے دورے
 صفت مژگان میں تھا ایسا ہی انداز
 برنگ گل نظر آئی وہ دوکان
 گردن کچھ بھی جو تعریف درگوش
 نہ کیونکر اوس سے مست ہوتے
 گلاوٹ بازو و نکی چشم بدور
 لگا کر ناخن پاسی وہ تافس ق
 پہن سچ و بیچ کچھ ایسی تھی تڑا ق
 نظر آتے جسی وہ سو تو ان ناک
 یہ عالم تھا کچھ اوسکا واہ بے واہ
 نہ کیونکر اوس کے خود بینی ہو ایسے
 قیامت کرتے کیا لگتی اوسی ٹھیل
 پڑک نہنوں کے پہر ایسی ہی اچھے
 وہ خالم کے مسی آلودہ دندان +
 پڑی ہوٹو نہیں تھی ایسی دیکتی +

بہم پہنچاے دل نے ہو کے مجبور
 کہ اوس سے لاکھ حصہ چاند تھا ماند
 کہ سایہ چاہتی تھی دیو پ اوسکا +
 کہ لبس جو بات تھی اوسکی پر ہی تھی
 کہ ہی بیان باتھی چاند اور ٹھوڑی تارا
 کہ ہو دیکھ چپ جیسے شعرا و استاد
 رگ گل پر جو رکمین سو نہورے
 پڑی جڑتے ہیں جس سے سیکڑون ناز
 کہ اونکا وصف کرنا کیا ہی امکان
 تو اور بادین صدف کی سنتی ہی شتر
 وہ گردن تھی صراحی دار مومتے
 وہ و ونون مچھلیاں جیسی سفینو
 سر اسر حسن کے دریا میں تھے غرق
 کہ شہر و و نکو جس سے موافق
 نہورے پہر وہ سارے عمر غمناک
 کہ لکھتے نسخہ ہیں جو ہاے وائے
 کہیں دیکھی بھی ہے بنی ہو ایسے
 کہ تھی وہ بچہ صورت اخیل
 تڑپہ جون ترے میں جاے مچھلی
 جملک میں ہو تو نئے تھی دو چندان
 کہ ہوں جون رات کو جگنوں چکتے

در تعریف اخصا

یقین ہو اوسکو جو دیکے وہ پستان کہ بیشک یہ ارم کے ہے گلستان

کسوٹی کے کلس او پیر عیان ہن
 عبث ضائع ہوئی ناسخ کو اوقات
 لگائی آنکھ جن پر تھی او سیکھ
 بہم چوٹے پڑے تھے یا اتنے
 بدن آئینہ سان براق شفاف
 فقط وہ عکس خوبے کا پڑا تھا
 بہلا کوئی کرے کیا اوسکا اوصاف
 نہ تھی وہ ناف تھی ایک جاگتی جوت
 کہ ہے یہ تو بعینہ ہائے ہوز
 کہ ناسخ کے اتنی ہے کمان فکر
 کہ سچ جمع حسن کے وہ آرسی ہن
 چڑھاوین بیلین جن کو چراغ
 حکایتہا ست اینجا بیج در بیج +
 کہ زیر غم دار و بر رہ نماز
 لگے ہر سمت سے ہونے اشارے
 کہ کوسون تک پہر اسیلاب سیاب
 کہ سچ جمع جیسی ہون چاند کی تھکے
 چلتے تھے پڑے جیسے کہ تارا
 کہ گویا ایک چاندی کی ڈلی تھے
 دیتی تھے بادے کے شامیانے
 لگی دکھلانے اپنے چلبلا ہٹ
 چمک کر یوں گئے آنکھوں نسو چون برق
 زمانہ میں گس آئی کون تھے تم

بنے دو برج سونیکے عیان حسین
 غلط فہمی تھی کتنا بڑے بات
 یہ کتنا تھا کہ دو سونیکے تھکے
 نہ جی الماس اور نیلم کے کنے
 زبس تھا صاف سینہ بیٹا بھی صاف
 شکم پر رونگٹوں کا نوکر کیا تھا
 ستارہ سے دکتی تھے پڑھی ناف
 وہی تو حسن کے چشمہ کے تھے سوت
 یہی کہتے تھے اوسکو دختر رز
 کروں کچھ اور اعضا کا تو کیا ذکر
 کہے دو شعر لیکن فارسے میں
 زہے مضمون کے عالے و باغے
 مہر س از بند شلوار از دگر بیج
 بناف وان گرہ کن چشم خود باز
 اوسے میں آگئے مضمون سبارے
 چڑھا اس جوش پروریامی متاب
 و لکن یوں لگی سب بڑج چکے
 ہوا وان تن بدن سے مل کے پارا
 زمین او شوق تگیتی یہ پہلے تھے
 ورختون کو اوس انداز وادانے
 غرض وہ شوخ میری پاکے آہٹ
 خجالت سے پسینے میں ہوئے غرق
 لگی کہنے ہوئی ہے عقل کچھ کم

کسیکا مفت میں تم جی نہ مارو لگائی تھے میری جی میں آتش چلو اب جاو بھی اللہ نگہبان مزمی میں آکے بدستی گئی سو جہ تو میں نے پشت خارا ونسی لیا چین رضائی شال کی میری اوتار می رضائی لیکن وہ اپنے گھر کو ہوئی دونوں کے سینے رنگ گل شتر	کہا اب خیر سے گھر کو سد بارو ڈھٹائی پر تھارے جے ہو آتش نہ باندھے کوئی کچھ طوفان و شیطان وہاں جھکوز بردستی گئی سو جہ لگا وٹ سے ہوئی جب دلو تسکین اونہوں نے بھی لپٹ کر ایک بار بے بہشت خارا آیا ادھر کو رکا وٹ آگئی پھر کچھ جونا حق
---	--

ملاقات بار دیگر

نوشدت سے کیا اون کی جھوپڑ کہ جھکو عطر فتنہ کا لگایا کہ کوئی لیگیا بس چین دل کو کچھ آپس میں ہوئی دوہین جدائی	ہوا مدت میں جو بہر وصل دلدار یہ اپنا زور فتنہ بن جتا یا نہونے پائی تھی تسکین دل کو کچھ ایسی بات جہٹ درپیش آئی
--	--

ملاقات بار سوم و یکا ماندن تا یک ماہ کامل

ملا اون نے دیا تھے جسکے بندھی ملاقاتیں ہوا کین تا بہ یک ماہ کہ دو بچھڑی ہو وہ دن کو پہر ملا یا	حقیقت کے نہ پوچھو بعد چندے ہوا پر جو میسر وصل دلخواہ تصدق تیرے قدرت کے خدایا
--	--

در بیان مهاجرت بعد از صحبت کیاہ

کسی کے ولین جیسے چور پیٹھے سوہر گزیر گردون کا نہیں کام یہ دشمن ہے پڑا کس نیند سوتا	یہ آیا سوچ ایک دن بیٹھے بیٹھے کہ ہے یان جو میر عیش و آرام تعجب ہے نہیں دریے جو ہوتا
--	---

زما فی کیا اس بات کا ر شاک بیان قیمت کے خوبے کیا کروں آہ طرب نے مجھے اپنے موہنہ کو موڑا نحوشی کب دیکھ سکتا ہے یہ کم بخت	پہر آیا چشم میں خورشید کے شاک بہت بغلین بجاتا تھا کہ ناگاہ فلک نے تفرقہ کا سنگ چھوڑا کہوں کیا حال دل سنگ آمد و سخت
--	---

در بیان بیانی فراق و بیان اشتیاق

وہ شکل الگو مین اپنے چہا رہی ہے لبون پر آہ ہے اور جہین ہے ورد مجھے کچھ کہانی پانیکا نین ہوش لگی ہے آگ سی ایک دلیں میرے یہ گدسن سان اب اون بن لگی ہے آلہی جھتین بچہ ہوں وہ باہم بہت سایہ ترابندہ کر اچھا وہ جو دہمن میں ہونا پید ہو دین	طبیعت سخت ہی کبیرا رہی ہے بہرا کرتا ہوں جب تب میں دم سرد نصو سے اونہین کے ہوں ہم آغوش سمائی دشت آب و گل میں میرے کیسکو جس طرح سے جن لگے ہے نہ چھوٹیں عاشق و معشوق ایکدم کرم کر پھر ملا دی بار اٹھا پڑی میر پین اپنا اور رو دین
---	---

اوسی دہب کے ملا فائین ہین پھر +
دہی راتین دہی باتین رہین پھر +





بسم اللہ الرحمن الرحیم



ہی جھکو ہوں ابھی تو باتے
 بڑہ جامی یہ جس سے سکر کا تار
 انگور سیاہ کے بنے ہو
 جھونک اوں کی ٹھیلی کچ سے ہو
 صد فی جن پر ہوں غسل و گوہر
 جس سے کہ چمن چمن او گین ناز
 جس سے چک اوٹھی صورت بزم
 پہ قول سے مجھے نخت و پز کر
 ہورات یہ جس سے لیلۃ القدر
 لیلۃ سیاہ فیضہ ناز +

صدقی آنکھوں کے تیری ساتی
 ایسی ہی شراب دی و دیوانہ
 اطراف جیش میں جو بنے ہو
 تیزی میں سیاہ مریج سی ہو
 وہ جسکی بڑی بڑی ہوں جوہر
 لایا وہ پوزخ حور طراز
 دار و ایسی کہ ہوا اولے الغم
 تو میری حوالے دخت زر کر
 دی جھکو وہ جام صورت بد
 سمجھے جی نہ سہ فراز +

ہو جس میں لپیٹ اثر دہاکے
 جس سے کٹ جامی زانہ خشک
 جس سے سب ال فی ہو خوش
 ہو جس سے کہ دور یا وہ پوچ
 ہو جس سے کہ دلو اور ہی پوچ
 خاطر ستون کے جس سے ہو جمع
 طاہر جس سے ہو حسن کے سوت
 جس سے چٹ چاندنی کری کیت
 جس میں ہوں معجزات عیسیٰ
 یہ چار طرف گشتا جو چھائے
 باول آن ہن عیش کے جہوم
 ایسا کر دے مجھے سیہ ست
 کر ایسی ہے می میں یاس کہ غرق
 جس سے کہ سرور یا د آوے
 ہو دے نہ تو اور دی مجھی کچھ
 ترک مت مجھے اری تورہ وا
 تانین کہون ایک تازہ قصہ
 قصہ نینن ایک باغ ہے یہ
 مطلق نینن اسین کذب کا دخل
 اسی صاحب فہم و عقل صائب
 میں تیری حضور وہ کروں نقل
 تھی سترہ سو یا نو می سال
 انگریزی مینا تھا دسمبر

صورت دیوار قعقما کے
 جسمین کہ گھلا ہونا فہ مشک
 غنبر کے بہرے ہو جسمین نگہت
 کر جامی سواد دل سے غم کوچ
 اوڑھا وین دفنۂ یہ سب سوچ
 روشن وہ کرے مراد کی شمع
 جس سوت سے نکلی جاگتی جوت
 چکی تار و نیکی وضع سے ریت
 غش جس سے ہو راہب کلیسا
 ہے زلف صنم کی یاد آئے
 اسوقت نہ رکھ تو مجھ کو محروم
 تا برق کی طح دل کر جوت
 جس سے ہڑک اوٹی شعلہ برق
 انشا اللہ مراد پاوے
 جسمین پر پیاس تو بجے کچھ
 گر ہو وی نہ می تو چیر قہوا
 ہے یہ تو فقط ترا ہی حصہ
 سرور کن دباغ ہے یہ
 ہے صدق سپر شریر ایک نخل
 سن مجھے لطیفہ عجا سب
 جسپر کرے و جود انش و عقل
 وہاں عیسوی اسی بجاء و اقبال
 جنین ہوئی بات یہ مقرر

بیری کی ضلع میں گرفتار
 گو یا خرطوم اڑدہ تھے
 تنا کوہ شکوہ و خوب صورت
 ہاتھی کا نام تھا بھادر
 چنچل پیاری تھی مادہ فیل ایک
 باہم رغبت کو جو ٹٹو لا
 چاہت فی جانی ہے بیان و ہوم
 بے گفتہ شیخ شہر و مفتے
 و و دل باہم جو ہو وین رخص
 باہم ہوتے تھے بوسہ بازے
 صحبت آپس میں ہے بہت گرم
 تنہے کا ایک پانوا گلا
 چوٹا پیرتا تھایون ہی ہاتھی
 گو تھا پلہ کچھ بندہ ہاتھیں تھا
 ٹپکا پڑتا تھا اس طرح سے
 باس اوسکی بام سوٹگتا تھا
 خرطوم سے لیکے گل کے شبنم
 از مسکہ وہ فیل صدہ کش تھا
 جو لوگ تھے گر ویش کے کل
 ہرستہ ہو ترا نوی تھے
 تارخ کہ بڑہ گیا بھادر
 خواہش کا دغدغہ جو جھٹا
 حلے ہوئے چند بار ایسے

ایک فیل ہوا بڑا نمودار
 صورت دیوار قوت ساسی
 بی شبہ و شک گنیش مورت
 صدرتے اوسیر سے بی بہادر
 جیسے ہو جائیں غش بد و نیک
 تو آ کے مساوت ایک بولا
 ہوتا ہی مزاج سے یہ معلوم
 گیلین کے یہ آج کل میں جفتے
 پہ کیا کرین اونین آ کے قافے
 کیون دلی کلی ہنود می تازی
 باقی نہ حجاب ہے نہ کچھ شرم
 تھا بازہ مما و تون نے رکھا
 سستی رہتے تھی اوسکی ساسی
 جاتا وہ کہاں کہ دل وہین تھا
 ساون کی گشتا ہو مطرح سے
 ماری سستی کے اوٹگتا تھا
 ملتا تھا مونہ سے اپنی ہر دم
 چنچل پیاری کی بو پے غش تھا
 دانستہ وہ کر رہے تھا فصل
 بست و ہستم وہ جون کے تھے
 بے خون و تردد و تفکر
 چنچل پیاری پہ آن جھٹا
 مگر اتنے ہون دو پہاڑ جیسے

ہر چند نہ ہو سکے گل کی کیا ہی
 ہر وقت صبح اوسے من لہ
 بہر آیا گلون کے سونہ میں پانی
 لگتے ہیں جان کا ریش ایسا
 لے اورنگی خوشی بے جگہ گرد
 گیا رطل زیادہ جو کہوں میں
 دو گھٹے نیچے تھے دو ہریہ
 چھوڑا ہاتھی کو اپ آگے
 دو نوین را ساس تاویر
 ہاتھی بھی سونڈ ڈالتا تھا
 سنا سنا وہ فیصل واہ وا ہے
 ہتھی ہی بیان کہتی کو مذم
 خرطوم سے عضو کو لیتی تھ
 ہمدانی تاج ب نیچے لگا
 کیا میں کہوں اور اوسکی حالت
 ہتھی پر سوار یوں ہوا قیل
 کروٹیں وال اپنے خرطوم
 اگلی پاؤں کو پٹ پر و ہر
 ہتھی نے دو نو پاؤں آگے
 ہاتھی ہتھی سے ہو گیا جفت
 اس وضع کو دیکھ سب رہتے

ہر ایک کے طرح عرق تباہی
 گر جاوہ قیل ج طرح
 ہیر بات ہوئی وہ بار تباہی
 انشانے کیا یہ نظم جیسا
 آیا میں قیل خانہ میں جیت
 شاید گنت کر گروں میں
 ہیر بات ہوئی یہ جب سکھ
 ہتھی کے نصیب سوتی جاگے
 لیتے ہیں لوگ جسکو مہر
 ہتھی کے وہ تھے سبسا لکھا تھا
 خرطوم سے جامی شرم اوسکی
 تھی مارے فزے کے شاوہ خرم
 کیا جانیئے کیا ٹوٹے تھی
 لگتے تھی لگے پر و لکھ
 ہر طرح اوسہانی سے ملاکت
 جس طرح کسی کو کوئی دیکھ
 ہاتھی نے سجائی اوسکری دہوم
 پہل اپنا گملا و پاسرا
 چدرار لگی تھے وہاں فرج
 دیکھی یہ سسر خلق نے مفت
 شانے ہتھی کے دب رہتے

نام لکھ کر رکھو

نقشہ اوسکا جو فار سے ہے
 تو یا شفاف آرتے ہے

نظم فارسی سے برای تفریح اہل فارس

<p> در وقت سعید و ساعت سعد بنیاد دو پامی خویش برپشت برگردن مادہ فیصل خرطوم نبشت چو کافر آچنان چست فریاد بلند گشت زانبوہ + حاصل کہ بہادر یگانہ + از دامن قاف کفر مار جسرے بر رود نیل بہت آن وصلہ رساند تارک ز ناف آتش در آب و جلہ افتاد یلے زیباہ خیمہ بیرون گفتا ظالم چہ شعخ چشم است دیدندش چون بیاض فندان کاور و زبشتون بسداد در ہر طرفش شکوہ و شان است بہت اہمنے ترا بوس است پشتش ز عرق سپر شان است </p>	<p> عزیز شوق نیل چون عہد نران سان کہ فغان برآمد گشت بیچیدہ فشر دناے حلقوم بیچارہ مادہ فیصل شدست ایرآمد و رنجت بر سر کوہ مجروحش کرد ہر دو شانہ + آورد و فگنہ ہم درین غار بود انچہ شکستیش بشکست لرزید بخویش پردہ قاف جلید ز جاعے حسر بغداد برآمد و رفت پیش مجنون مان خندہ مکن کہ جانی خشم است با ہم گفتند مو شمنہ ان یکبارہ دو جوی شیر فریاد دروازہ دیر ہند و ان ہست شبایستہ صد ہزار بوس است ہایت اوج ککشان ہست </p>
--	--

بیان متحیر شدن جانوران

<p> اس کام کا بڑ گیا جو سایا تھے جتنے کہ اپنے او گنیدے ادھی دل سے پیار کے ہو کہ </p>	<p> سب جانور و ن نے قتل مچایا اگر بر اپنے اپنے اندھے صحرا صحرانین بڑ گئے کوک </p>
--	---

جنگل میں چمک گیا جو جنگل
 کہتے کوئل برا بھلا تھے
 تماطہ زن اس حد سے قیصر
 دیکھی یہ غرض کہ جسکڑی سیر
 اوچھلا سیر غ سے ہوا پر
 ناچی بیان ریچہ اور او دہر ہو
 نل جیسے کہ ہو دے نل کے اندر
 باہم سمٹ آئے لاکھوں لنگو
 پٹے جو جسم تو بہر نہ چھوٹے
 کرنی لگے ہلک ساری قہ قہ
 شیر و ن نے ہی خوب نڈھیل
 پے آب حیات عیش کے گونٹ
 بیاختہ چم گیا جو ہلڑ
 ماند می ہو او چل اچیل کے آئے
 ناچی سب ریچہ خوب نیکیت
 قمری کر سرو کے خوشا بد
 بس خور و دہر گ ہو گئی مست
 آتی یہ قہ قہ کے اندھے
 کیڑی جتنے تھی کھلا سے
 آپس میں گٹھ گٹھ ہوئے
 راجہ اندر کا وہ اکھاڑا
 غولوں کی جڑ ہی نہ ہاتھ جو گون
 خوش ہوئی روح خوش و کیو

وہ ان گونج گیا تمام جنگل
 تھراتے مزی میں کو کھاتے
 ہی یہ بے لگوری کتنے ایتر
 بولا بولے میں اپنے سر طیر
 بالید گے آگئی ہنس پر
 کیا خوب یہ سیر کچھ ہو زور
 نکلی یوں فوج فوج بندر
 جیسے قلعے میں کالے انگور
 بارہ سنگونے سینک ٹوٹے
 چہ چہ ہوئی اور خوب چہ چہ
 ہوئی لگے یکہ گر من ریٹے
 کیا رگے ناچنے لگے اونٹ
 چلا اوٹھے تمام کیڈر
 سانسین لگے اولٹی اولٹی بہرے
 کافی لگی لوٹری ہر ایک گیت
 بولے کہ چہ خوش چہ اپنا شد
 اسبات سی گرگ ہو گئی مست
 چہت جانور و ن نے اکی بانڈے
 چوہی سے بلونس باہر آئے
 بادل نے ہاتھی اپنے ہولے
 پر یوں نے کو دہانڈا جھڑا
 جنگل میں لگا دی انگر و ن
 بولے جنات ہم مہاد یو

پیر یون نے چمن چمن کے زبور
تھی یاد جو اپنی اپنی گویں لگے
رگڑیں بیٹوں نے ڈیڑھ لایں ان
ایسا ہے ہوا مزہ کار و لا
دیریا کے موہند یہ آگیا کف
اس دفع سے سب نہنگ لگے
تارون سے برباد جو میں بٹا
اس کام کے دیوان میں اڑیں سب
تھی سو کو درخت کے جہان ٹھنڈ
بخت ہوئی جو سخت لگا رہے
یون دیکھو لے او کو بہت چالاک
ایسا ہے جو گر دیکے تھے رہتے
ڈالیں پیل کے جھک رہیں کل
جنگل کو یہ کام جو خوش آیا
لے باو ہمارے پھریرے
مارا پیل سنے آکے جو پرہ
جب تم نہ سکے ہنسنے وہ ظن
چلا سو میں کھنڈو گیا درخت
آئین زکریا نے ہوا وہیں چپ
الوہ چلو زین ہوا غسل
دہم اپنے بچا بچا کے گلہ دم
گل شبو نے ہوا دم سرد
جو سرد پادیشہ فاختہ تھے

آپس میں بہت لڑائے تھوڑ
چیتے پادشہی مران سوچو گے
نورین لاکھوں کے پیریاں دامن
جس سے لگے عقل شک بو لا
باندھے مرغا ہوں لی ایک صف
جیسے کوئی یکے ننگ لگے
اونیس سے لگے ٹپنے تارپ
حقین ہستی کھجور میں پیریں سب
ہے جڑوں کے جھنگ کے چنڈ
بڑے ہتھ گسوٹے لکڑی کا رہتے
سب رہ گئی انڈا انڈا کرتا ک
سب بن گئے زعفران کے کیتے
پھوٹیں اونیس سے شاخ بشل
جھاڑ پھر حشقی پیچ چسایا
سانس ایک سچو صانے گھرے
ایک اوس سے پڑ گئے گلہ خبر
سینہ توڑے مرا دار کے عشق
تبدیل چمن کا ہو گیا رنگ
چہرہ پکیا ہڈیاں گویا گٹ
لیٹے نہ رخاں گل سے بیل
کیا رنگے آپ میں ہو اگم
صدبرگ کا چہرہ ہو گیا ترود
سو وہی جو بخش باختر تھے

کر آب نشاط سے گلوں
ماری بیل نے جوہن ایک چوہ
باقی نہ رہا کسیکو چھہ ضبط
رقصان طاؤس خوش نا تھا
سب کے ہوئی دیکھنا ایک شد
سیرخ و عقاب اور قنص
اس ڈول کے بال جو خوش آئی
نگلی سینڈ کے فوج کے فوج
لذت اوس بات کی جو چکے
کہنے لگے یوں وطن کے ہائی
موند آنکھ کھلے جو کھلے
چاپس اسگمن کے ہر چھاؤں
بنیوں نے بھی باٹ اپنے توے
سب مرہی بھی ہلا کے ہلا
دیکھو تو علیہ ملا ۱۰ کان
ہر جا او شو مذاق اس بولدے
دم جب ہننے کے خوب سوچی
جاری ہوئی ایک نشاط کی نہر
چالا کی جنت کشتن اس
مدت اوتنی ہے اور در خواست
کا نیا ہر شخص کا کھجہ
عالم نے او نہو گواگے گھبرا
ایک او پتہ خوشی برس ہی تھی

خوش ہوئی کہنے لگے کہو
داسن میں گل کے لک لکی کوخ
کیا بولی سب کو ہو گیا ضبط
ایسا ہے قصہ ہما تھا
چونڈی کو جھلا کے جھا پتہ
غش ہوتے سے ایک شخص
چڑھ آئی گجائے پر گجائے
او پر بھی جھوٹے اوج
یہ لکے پر جو لکے لکے
دیکھا بھی لکے کو بیانیے
آپسین لکے یہ لکے لکے
کو دن سٹھے یہ کاج پارس
امی کہ لکے رام جائے بولے
بولے دا دار می اکڑی آلا
اینا ترک آب ہوا ہے جبران
ہر ترک اور ہی خوش لکے کو لکے
سب لکے بول اوٹھی واکڑی
لکے اوٹھی سہ در لکے لکے
گو اوج میں نہ سے دیکھا چپ
تھی ویسی ہے صاف بی کم و کاست
اوتنی حرکت ہوئے نہ جیا
سک پرینے ہاتھ ہر ہاتھ
باقی ہر بے ہوس رہتے تھے

سوئڈین آسپین لڑتیاں تھیں
پہر شام کے وقت دھرم ساگر
رجعت و دونوں کو پیر ہوئی
پرین نے ندی اونین اجازت
یہین نے سنا کہ ایک بار اور
یہ بات ہما و تون فی اوسدن
جسدن یہ ہوا ستام مطلب
اس بات کو دلیں تو کرو غور
مدت گنتو کی کل تے چو میں
تے کر پکے چار بار وہ کام
تھا اونکا قصہ بار چہم
ڈرتا تھا سباد اکچھ غل ہو
لبس اسی نے عاشقے کے ساعر
دور روز کے بعد وہ بہادر
ایا اوسہ کہ ڈالی پہر ڈول
لاتا تھا جیکہ سوئڈ ہاتھے
چنیل سے تو دوستی ہوئی کٹ
ہر وقت بہادر اوسکے تھا گرد
چلیں کیا کیے جو دیاں تھیں
آئیزش گو وہ چاہتا تھا
ایک روز حسب اتفاقات
اوشی دلیں جو اوسکے خوش
کرنے تو لگا دیک اندر

برچی سی نگاہیں پڑتیاں تھیں
لاسی اونین فیلبان جا کر
سب ہو گئے اہل دید حیران
تاہر بڑہ باہین کر کے رجعت
پہلی بچے ہو چکا تھا وہ طور
مجھے نہ کہے قبولے اوسدن
ہان ہان لگے کرنے آنکر سب
نافع ہوتا نہ میں سو کس طور
جسمین کہ جڑھا تھا اونہ ابلیس
تو ہی لیتی نہ تھی کچھ آرام
آنکھیں چکیں بساں انجسم
تب تو بیٹھے کہا کہ رو کو
ہو جاہین گے یہ یخف و لاغر
ستی کے ماری پر ہو اپر
چنیل کے دلیں ایک ہوا حول
وہ مارتے اوسکو پشت پاتے
ایک اور تھی مادہ فیل اوس جہٹ
شیطان کا تھا وہ ایک شاگرد
آسپین بوسہ بازیاں تھیں
دل ہی دلیں کراہتا تھا
تیار ہوا پے ملاقات
تہنی پر سوار ہو کے کوشش
کچھ رام پانی اس سے باہر

<p> آگہو لسی ٹپک پڑی میں اشک تھا وضع غریب کا وہ ہستی اوس بات پہ وہ بہت بچہ تھا اوسکو نہوا نصیب لیکن جیتے ان ہاتھوں نے بیشک قصہ کے ہونی ولے مترجم وہ خاص حضور کے مصاحب موزون ہوا ہے امی کہ وہ مظلوم ہوئے ہیں یہ لائے حضور و شجاع و عدل گستر جمشید شیم بہ مکرم باعظم و شکوہ و شان مغفور یارب کہے اوسکو یہ امارت نقارہ بجے اوسکا دون دون </p>	<p> کھولا اوسنے وہاں مشک شرم اوسکو نہ کچھ نہ کچھ جیاتے رہتا ہر وقت مستعد تھا چچیل پیارے بغیر وہ دن دیکھے نہ کسوں ہوگی اب تک انگریز جان کارش راقم ہیں فارسی میں کلاک صاحب انشاء یہ ترجمہ بعینہ حسب الحکم جناب عالی وہ ناظم ملک ہفت کشور کاؤس شکم وزیر اعظم کسر اشوک حضور پر نور دس جکو علی نے سے سعادت جب تک کہ رہی یہ خیل گردون </p>
	<p> حسن نے تو اسکو بار اٹھا انشاء اللہ نے جو یا عا </p>
	<p> در ہجو گیان چند سا ہو کار </p>
<p> ہنگی امیر بخش جو آئی اوسی بہت پسند بست تو جو کسی سے گھر میں جانو مواسا کی خواہ بہانی کہانی بولی تب لالہ جی وہ تو ہے امول آپ لگائی لگایا صاف ہے کتنے موندہ کو پہو دیندرین بچا ہے سہی کسے کئی تو گیون پاپ </p>	<p> ایک بتا بیسا ہو کا نام تھا اوکائیگان چند آدمی ہو کہا وراہانی گہرائی انگلی آو جانرہ ہو اسکی نوک چوک تو کرو جا کہ مول تول جی کی لگی کامول کیا صدقہ میں چاہ پر کروڑ بولی کہ میں کے چلیں بہت کج تو وہی کی پاپ </p>

و بیان لکھی تھی کہ میں نے سوچا کہ میں نے کیا کیا ہے
 پر مٹا کوئی سہرے میں دیکھ کر کہہ دیا
 بولا وہ قہر اس طرح جس کا کہانی نام سے
 سنتی تھی بڑی بات کہتے تھے وہ ہو جی
 کہیں نہ نہ لکھی ایک مہینے کا بیا ج
 کہ جی عرض کہ جا کے مہر گئے جو با مہریت
 تھا جو کمال بھار جی کہی نہ کی دون
 واہ رہی ہو ہو ہو کال اور وہ لکھو نہ کر
 وولی اپنی شہس کے اتنی میں ہو جی آن کر
 بیٹے وہ اتنی روبرو ترس یہ جو یوں مہر
 رب جو گئی شکوہ میں لاکہ جی کا بیٹے لکے
 بولی نہیں تھی یہ بہائی کہانی اپنی کون
 یہ نہیں اپنی کالج کی مہاسی کہانی مہر
 آبرو کی پیکر کر ت بات ہوئی مہا کہیں
 اون خوشامیہ کہانچہ خوب پیر مہار
 کہتے جرات اس کے سی ڈالیں ہاتھ سینہ پر
 خوف کے مار جی لاکہ جی کہتی دیکھو نہ تمام
 کہنی لگنا یہ میں دیکھ کے وہ چل چل
 بجائی کہانی واہ واہ جو رمی کی ہے بہار
 کہ کہ جرات اس طرح تھی کہ بہت کمال شاق
 مہی نے لکھا جو مہر تھی طوطہ کیا کیا یاد
 کیا کہن تم سی دوسو شرح میں اس کی حال تھی
 بلکہ وہ مہی شہر تھا اور پڑا ہے قلعہ

سہرے ہو چکا کہ نہ بیا کو کا سو ا د
 مہر تھی تو کہ ہم کہیں سہر میں سہار جی ہاں
 لاکہ جی ایک ات کی مہر جی مہر جی میں سہی
 علی رو بہ میں سو لو بہ نہ کہہ جے گن ابھی
 اپنی بران کو گن کوئی کہی میں کر یوں ج
 لاکہ جی بھو ہوئی بازہ جی مہر یوں مہر
 بیٹھی ہوئی کہی برنگیہ لگا بھا کے بون
 تو ندین یہ ہوا مہر جی مہر جی کی مہر جی کمال
 سو لکے ساتھ کہ وہ سی بھا کی کہی بر
 لاکہ جی بھجی بازہ سے کہ میں لکے ہوا کی کہیت
 تو ندین ہاتھ پیر پیر خوجہ سا بیٹے لکے
 ہکا تو ایسا روئے جگلی جون علی ہو دون
 کہی مہر جی مہر جی تو اب رو اب نہ کہی دی
 کہی جو کہی ہوا ہوا ہائی کہانی کہانی
 ورتوں میں ایک کس لئے دل کو بنا جی بہار
 کہی جی پوچھ کے اسی اب رہا کو نہ خاطر
 لکے وہ نہ کہی دے مہر جی مہر جی کلام
 پیر مہار ام بازہ سے ہی بہائی کہانی شہار
 میں میں جب جگہ تھی میں میں بلاتی انار
 مہی تک ایک کان دہر و مہر مہر اتفاق
 اون تھی او دہر و مہر و مہر دیا ہے
 جاگ گیا یہ کہہ کے جگہ جی ہو کہنی لکے
 کو مہر جی پنج جا چپا کر کے کوڑ و دون

<p>اوس سے ہوتی وجہت و غیر کام شہا جو رخ کا پہ تو گر جنہ وہ لگا ایسی طرح اسے جیسے رعد دہیہ تو نکو مہاری کہیاب را کو ٹر سا لگاؤ کو نسا لکھا جو کہا سحر کیسی ہے ہینہ پو تو را ند لالہ جی تلو کہیہ ہے واہ جی واہ واہ واہ کوئی رو پیہ تین سو عقل و جو اس کر کے کلم اپنی سی میں تو کر چکا صاف کون ہوں نہ کو کو سحر گے بڑی بختیہ پڑ مکارا م جانر سی ہے و ہول لگائی سور و پیہ اور بھی لکھا کمال لالہ جی بار ڈھیٹ ہو آئی چڑہ اپنی کو ٹھی پڑ پڑ مکارا یجہ تو سے کسی دیا بختیہ کمال</p>	<p>عاشق زار جستہ تباہیگی امیر بخش کا سانحہ یہ پڑا ہوا او سکی کئی گھڑی کی بعد پہری تلگو نکی بلا و میری بند و یکے بلاؤ چوٹ کر ہی ہی ایسی بہانت پہری پھیر کوئی سا شکے یہ شور و غل ہین بہائی گہرائی نے کہا رہڑی بلائی کیون تہی جو بہاگ کے چپ رہو اتو وہ جانیکی ہنین بیٹے سرنکے مچہ توڑ چیکے سو لے لالہ جی تیری ہی ہنین نہ مانر سی بہائی گہرائی جیسے ہوا تو بلا کو ٹال دے ٹے لسی سور و پیہ جب اور تب دہ سہ آراچی گہ تالی بجا کے اس طرح بول پھلا کے اپنے گال</p>
--	--

اشعار متفرقہ

بس اویسی لطف سی زندہ ہوں جو حافظ اور کریم
نہ دوا میری نہ خدا بیان نہ طیب نہ حکیم

ایضاً

اختیاری تو ہین اپنے جو دوری ہے
سخت لاچار ہونین عالم مجبور ہی ہے

ایضاً شعر عربی

طی القوم من اذ کے الضریہ	انہ فہ تیہ بلا مریہ
انے نکتہ سی مع انجہ	مار و ر د مہر و باشلیج

ایضاً

سکت بحیب تانہ بقہ التلذذ ساریا
سمعاوہ ینیلون دیز عمون محالیا

معاً

عاشق بیچارہ کو در خیالت معبود
شب با وج خواب کردہ گریہ و دریا ٹوڑ

چون قدم من گرسنه بغداد آتش گرفت	برجای گلشن شد اورا آتش گرفت	ایضا
حضرت عشق آپ ہیں کچھ زور سنی نام خدا	واہ رمی خطہ ایلو کیا خوب امی نام خدا	ایضا
صورت آدم میں عالم ہے خدا کے نور کا	وہ یری علماں سا کٹر اجکڑا حور کا	ایضا
آہہ تاکہ رو براہ آتش حسن شوخ او	موسیٰ راہ جستجو قال لایله امکتو	ایضا
کبیت آن مرد مسلمان بندہ پروردگار	آنکہ نامش بہت در قرآن تہجیر آشکار	ایضا
فرد مصرعہ اول ہے لفظ و مصرعہ ثانی ہمہ بالقط	آہ کل دلو ہو اور د کہ رکھا ہمسکو	ایضا
ساک کے نیچے ہم اوس گل تھے تاک لگائی بیڑیا	کونسی سونہ پر غنیمت بقیہ تاک لگا بیڑیا	ایضا
صمیم باد صحرا زلف ترا سے بویہ	بر رخسار عکس در آئینہ بنیا بویہ	ایضا
خچل شاہباز ناز مجھے دو چار کیجئے	واد می دل میں آئی سیر تھکا کیجئے	ایضا
کب تلک ابر کے پر تو سر ہی لگی ہو پ	بار آہنا کل آدمی کمین چکلیہ دیو پ	ایضا
چارہ سالہ جوان ساتی صبا شدہ	امی کشد پیر معان را آفتی بر پاشدہ	ایضا

آنے جانیں کہیں تو وہ بیان مجھ پر کجی
بندہ پر و رفت کا احسان مجھ پر کجی

ایضاً

کھل پڑی عالم سے میں تو ہم سخت کیلے
لی نہ اسے و قتر رزاق تو تری سخت کیلے

ایضاً

جو سبک سمجھی مجھے اس عشق کے سرکار میں
یا آہی او سکو خفت ہو میری بازار میں

ایضاً

اپنا ہی کچھ یہ حال غرض کا میرے
دریا میں رہنا اور مگر مجھ سے میرے

ایضاً

ہے یہ چمن میں عندلیب ایک باغ چوٹی
چاہتی ہے کہ لی اور باغ کا باغ چوٹی

ایضاً

وہ جو میری چہر نیکی تجھ کو اگر خوب دے
او کی دم میں بازہ بندہ چاند نیکی دے

من رباعیات

در طہ زرتند اہل جنت چون طبل
گیرند ز ما دیان حوران صطبل

برگاہ کہ رزق از فواکہ یابند
قاواذ الذی رزقنا من قبل

رباعی در طلب باران

یار بے صف و صدق اصحاب حسین
تنگ بر گریہ ہائے اجباب حسین

لب تشنہ زمین شدہ است باران نفرت
از بہر لب تشنہ بے آب حسین

ایضاً

اسی بار خدا بجا گساران رحمت
کن بر عطش امیدواران رحمت

اطفال بنات روز داران ہستند
بر حالت ضعف روز داران رحمت

ایضاً

چون می طلبند امیدواران باران
بفرست بے سیاه کاران باران

ابر سیہی بدہ بایشان یارب
تا کے ہمہ ہائے تشنہ باران باران

ایضاً	
یارب بدعای شمساران رسم آری	برکتی سیاه کاران رسم آری
برگوشته دامان ترشان نشان	بفرست سحاب و برق باران رحمت آری
ایضاً	
ہنگام نشاط و عیش و عشرت بفرست	جشن و طرب و سرود و دولت بفرست
عالم سے نالہ از برائے باران	ای بار آں ابر رحمت بفرست
ایضاً	
منت بر فراق بیگساران بگذار	بردوش گناہ بار باران بگذار
اے بار خدا سے کامل ابر سیاه	در دست ہمین سیاه کاران بگذار
ایضاً	
نعمت از ہر دین فرودشان باشد	کوہ خم سے بہ بادہ نوشتان باشد
انواع انواع ابر کردی مخلوق	ایک ابر سیہ برائے اوشان باشد
ایضاً	
ز افلاک صدا سے العطش سے آید	از خاک صدا سے العطش سے آید
رحمت بفرست کز دل شان از خوف	صدا پاک صدا سے العطش سے آید
رباعی و طلب رحمت	
یارب بر سالت محمد رحمت	یارب بہ صداقت محمد رحمت
من و رامت محمد ہستم	یارب ہر امت محمد رحمت
ایضاً	
ہر سدرہ نشین بگوید آمین آمین	خود عرش پرین بگوید آمین آمین
انشاء اللہ چون دعا سے خوانند	جبریل امین بگوید آمین آمین
رباعیات ہندی و طلب باران	
یارب بطفیل اشک چشم ز غم	فرادہ ہی ابھی ایک ابر آوے گدا

جل تہل ہر جاوین ہو وی خلقت سر نہ	الکجاومی اسی گڑھی جڑھی کالہرا +
ایضاً	
ہے خشک پہاڑ کے بھی چھاتی یارب	یہ گرم ہوا نہیں خوش آتی یارب
گرابرہ کرم کو حکم بر سے ورنہ	ہے گاوزمین کے جان جاتی یارب
ایضاً	
یا بار آلمہ مصطفیٰ کا صدقہ	ادلا دتبول و مرتضیٰ کا صدقہ
برساوی مینہ ہری ہری ہو خلقت	یارب شہدائے کربلا کا صدقہ
ایضاً	
جس وقت بڑی ہلو نکور و نا آوے	خلقت کے جگر جلون کو رونا آوے
بر سے بر سے ہے مینہ نہ بر سے کیونکر	کس طرح نہ بادلوں کو رونا آوے +
ایضاً	
روپا برساتین کے رو پہلے بادل	سونا برساتین کے سنبلے بادل
امید نہ تو رقی سے انشا اللہ	آپہو بچے وہ دیکھ اے گھیلے بادل
ایضاً	
با آنکہ گنگا رے وہ مستی +	باشردمہ فسوق در پیوستی
ازمین ولاے حیدر انشا اللہ	در حفظ و امان او تعالے ہستی
ایضاً	
دل میسونر و مرا براحوال تدرہ	کہہ در شیراز بہت وگا ہے در مرو
از قطع منازل و مراحل چہ حصول	آیا شمشاد نیست آنجا یا سرو
ایضاً	
کے خوش می آید اصفہانی را بلخ	آن صورت نعرہ دار دین سیر سلخ
ورنہ ناقہ اہل ریا اسے انشا +	بالہ کہ سخت زندگانے شد تلخ
ایضاً	

ایں نیست در فوج عالم غیب خداست	مست مہر جرم و عیب بعب خداست
لاریب محمد است ولاریب خداست	لیکن انکار زمین و سر میدا غم

ایضاً

اطاف محمد و علی می خواہم	تیک نیست کہ بندہ ام اگر گراہم
گویندہ لا آکہ الا اللہم	انشا اللہ جنتے خواہد شد

ایضاً

از سرتا پا تمام بہم است ترا	ہر چند گناہ بس عظیم است ترا
ہر دم سر و کار با کریم است ترا	انشا اللہ هیچ تشویشے نیست

ایضاً

وین عسرت و اینہ صاب تا چند	تا کہ امراض و این بعب تا چند
اینا یا مطلب العجائب تا چند	تا کہ نہ کند اعادہ در چشم نور

ایضاً

ہم جیسے ہن خوش کہی ہو گا کہ خوش	کیا ماتمہ ہلا کہ پوچھتے ہو سے خوش
می یکے مزاج ہو رہا سے سے خوش	بس پیکے سے پڑتا ہے نشہ کی دہن میں

ایضاً

با و اعمرت دراز حسنت حسنت	امی دلبر عشوہ ساز حسنت حسنت
حسنت حسنت باز حسنت حسنت	دید می مارا و گفتے انشا اللہ

ایضاً

در دست ز جان و دل نشوید دیگر	انشا و نہت اگر ہو ید دیگر
انشا اللہ کس بگو ید دیگر	اے مست شراب بس نفیر ماکورا

ایضاً

برا آور و فوج اند وہ بہجوم	ان لحظہ کہ قدر نشانی شد معلوم
تقنا صلوات علی الحسین المظلوم	نور و یم چو آب سر و انشا اللہ

رباعی بوضع دیگر

اُس روز حقیقت عطر شد معلوم
در تشنگی آب سرد خوردم انشا
بر من اور فوج اندوہ بجوم
گفتم صلوات بر حسین مظلوم

رباعی مضمون تازہ کہ نظیر ندارد

ہاں امی نور شید حسن بانور دنیا
از بسکہ تصور تو دارم چہ عجب
حرے بشنو بیا بیا پیش بیا
کہ میرین سوے من دید مہر گیا

ایضاً

مخلوق نشد دگر ز صنع بارے
ہم شاہ سوار چون یمین الدولہ
ہم صنعت اشہبی باین طرارے
دین تیغ خراسان و تفنگ لاری

رباعی در لہجہ قصباتی

اجناس کے موقعین میں اجنا دیکھو
اجنا چیز ہی است کان بر وید ز زمین
سلائی علوم کا یہ سجنا دیکھو
یہو تخم لغت کا تو او پینا دیکھو

ایضاً

اجناس کے جا گیا چو اجنا طہرا
تصویر ہمارے دکھائے پہ تو
کہ آیا لغت کا ایک بادل گہرا
تفصیل نہ تھیرے راگ مالا تھیرا

ایضاً

دستار لغت تمہیں نہ سجنا آیا
اجناس کوئی ڈھول والا ہوگا اوسکا
اجناس میں کو دیکھو نکر اجنا آیا
کاغذ میں کھائے ڈھول سجنا آیا

ایضاً

اجناس کے بدلے کہتے اجنا کیا خوب
از زور لغت نئی او پیچ کے لے ہے
قاموس کے رعد کا گر مہا کیسا خوب
اوس تان کے بیج کا او پینا کیا خوب

ایضاً

بدلے اجناس کے جو اجنا
بادل کے گربنے کو بھی گجنا کیے

اجنار جنائے باب کو کیونکر دی	ایک آپ ہی انکایان پہ سجنائے لکھیے
ایضاً	
اجناس کے فرد پر یہ اجنا کیسا	یان ابر لغات کا گر جنائے کیسا
گوہون اجنائے معنی جو چیز ادگے	پر ہے بہ نئی اوچ اوچنا کیسا
ایضاً	
ترخیم کے قاعدہ کا سجنائے لکھیے	اور اپنے جرو جنائے کو سجنائے لکھیے
منظور راجی نہ لکھیے لکھنا ہوگا	تو کر کے مرخم او سکوا جنائے لکھیے
رباعی فارسی در صنعت تجاہل	
قاضی کہ لفظ فارسی را عربی فصیح است	در غلط افتد و این ایجاد بندہ است
شکر است کہ حافظم صیانت کردہ است	قاضیم شکوک در دیانت کردہ است
انشا اللہ خان شاید خواندہ است	گفت بہت کہ آن شخص خیانت کردہ است
جواب در صنعت تجاہل مذکور	
ہر چند کہ لفظ خان ماضی باشد	اکنون زچہ اعتراض قاضی باشد
اما قاضی لایذکر مشہورین است	قاضی نے باید اینکه راضی باشد
رباعی مذکور بطور دیگر	
صد شکر کہ حافظم صیانت کردہ است	قاضی ملعونم از دیانت کردہ است
انشا اللہ خان کرد بہت خیال	زینجاست کہ گفت آن خیانت کردہ است
ایضاً	
صد شکر خدا را صیانت کردہ است	قاضی ملعونم از دیانت کردہ است
انشا اللہ خان خواندہ بہت ازان	گفت بہت کہ این شخص خیانت کردہ است
ایضاً	
گو دشمن جان مفتی وقاضی باشد	ز ان مذکرہ چیت ہر چہ ماضی باشد

انشاء اللہ از توراضی باشند

راز رگی کنن چه خیزد خوش باش

در صنعت منظوم الشعر المشهور

ایجاب و قبول جملگی شد مرقوم

آرام و نشاط و عیش کردند بهجوم

قد قلت قبلت بالصدق المعلوم

با دغتر رنر پیر یغان عقیم بست

صیغہ نکاح من حیث المجموع بلا تکلیف و ریک مصرعہ مرقومہ بالا منقول شد

الحق این اعجازی است کہ درک عقل ازان درمی ماند و طایر اندیشه خود را تا آینه نمی رساند
چرا کہ از بدو صباح شدن نکاح و حرام شدن صفاغ ایضا این شعر کہ مرا و از قبلت بالصدق المعلوم
باشد و مانند سایر صباح پرنایع است و بن کسی بوزن و نیش پے نبرده و بیج کہ ام فروہ را در خورده

ایضا و ریت صوم

اور روزہ بین انتظار مغرب رہنا

بہا تا ہے ہوک پیاس سب کچھ سہنا

بالصوم غداً نو بیت او نکا کننا

آپس میں سحر گے گو چیلین اور پھر

ایضا

آرام سے اور اس سے تو ذاتی ہی میر

میں کوچہ عشق کے جو کرتا ہوں سیر

رب یسر ہے اور تمہم بخیر

ہر خطہ مرے زبا پنہ جا رہے انشا

ایضا

خوش کرتے ہیں گو کعبہ دان و ان و ان

آرام میں لبیک و سعید یک سول

سجائک ما خلقت ہذا باطل

ناتوڑیں صنم سے ہم بھی بیان سنتے ہیں

ایضا

کعبہ میں بہت رہا ہے اب قصد ویر

ہو انس مجھے تو سب ہے کس سے سیر

یہ بھی ایک سیر پہلی وہ بھی ایک سیر

اے زاپہ و برہمن نہیں ہے کچھ فرق

ایضا

ویسا پھر کون ہو کہ ہوں جسکے لیے

تین جبکی لئے وہ چیلین تین تس کے لئے

آرام و تسکین و صبر و طاقت سب کچھ
رو دن بیون بہلا میں کس کس کے لئے

رباعی بے لفظ

ہر دم ہوس وصال دارد دل ما
ورد و الم و طال دارد دل ما
در را حلیہ و واد صبر سو گریہ
حالا کہ و گر کمال دارد دل ما

رباعی در مناجات

یار بے بصدق جناب حیدر
وز بہرہ جمیع عترت پیغمبر
از وادے اضطراب مارا برہان
اسی قابل قول من یحب المفسر

ایضاً

دین و دنیا و نام و عہد و تمکین
خالقت کو اپنے کوئے سب کچھ بخشا
تسکین دل و قناعت و صبر و یقین
اللہ مگر ہم ترے بندہ ہے نہیں

ایضاً

زاد جو بہن او نہیں ہے طاعت کچھ نہ
واقع ہوں نہ طاعت نہ دولت سون
اہل دنیا رکھی حسین دولت یہ کچھ نہ
ہے جھکوا اگر تو تیری رحمت یہ کچھ نہ

ایضاً

ہر چہ کہ بہن حسب ظاہر ہم کم
باور جو سنو وہی زاہد و دل کو دلچسپ
حق ہم میں ہے اور حق میں الحق ہم کم
تیلی میں آنکھ کے ہے سارا عالم

ایضاً

غم نے تیری ایک دم نہ دل خوش چھوڑا
جلتا ہے عجب طیش سے اس سینہ میں
تھا صبر جو یا راون فی بھی مونہہ موڑا
اللہ یہ دل ہے یا کہ پکا بھوڑا

ایضاً

آہٹا تری خیال جد سے گذرا +
کب تک دیکھا کروں بہلا بیارام
دل صبر و حیا سے اپنی تد سے گذرا
بس یار کہ انتظار حد سے گذرا

ایضاً

اپنی بھی نظر میں سب یہ گماتین ہیں گے کہتے جو بہت ہو تجھ کو میں چاہوں ہوں	ہاں تم ہو رقیب اور یہہ راتین ہیں گے مومنہ ہر کی میان یہہ سار باتین ہیں گے
ایضاً	ایضاً
ہاں مومنہ کی کہیں تماری ہم سے ہر یک کچھ اور تو کیا کریں گے لیکن خدا سے	رہتی ہے نہیں ہو ہاں ایک دم بے خبر وہی بیٹھیں گے جی ہے ہم پہر اپنا بس خیر
ایضاً	ایضاً
میرا نہیں قیاس کے نہر سے عارے اعلیٰ درجہ کو پہونچے وہ ہم رہ گئے	جو شخص ہیں طالع نے اونہیں دی یاری کیون ہونہ گراں مایوں کا یہہ ہماری
ایضاً	ایضاً
کافر یہہ کے ہے حق پرستی سے گذر انشا جسے جو پوچھو ہیں دونو پوچ	ناصح کتاب ہے جوش سے سی گذر جہگڑا کہیں چھوٹے اپنے ہستی کو گذر
ایضاً	ایضاً
میتے جو کہا اوس سے یہہ رور و بہر آہ وہ ہاتھ کو پیر اپنے مومنہ پر بولا	صد حیف کہ دل سے دل ہو وی آگاہ سمجھو نگاہلاتجسے میں انشا اللہ
ایضاً	ایضاً
بہلہ ری تماری شان بہلہ ری داغ مجھے کہی بات ہی نہ کرنے اللہ	بہلہ ری تماری آن بہلہ ری داغ بہلہ ری تماری جان بہلہ ری داغ
ایضاً	ایضاً
شب نعل پہ پروانگی گریاں تھی شمع اتنے میں ٹپک کے سر سے تاج زرین	اور آتش فرقت میں فروزاں تھی شمع ویکھو تو سستی ہو گئی بیان تھی شمع
ایضاً	ایضاً
میتے جو کھامری حرف کو دیکھو غصہ ہو لگے کہنے کہ این کیا معقول	دیتا ہوں وگرنہ جی ہے دیکھو دیکھو خوبے خطے کے واہ مومنہ تو دیکھو

ایضاً	
ایسا جھکو تو کیا ہے کرنا جینا آخر تو یہ لگ رہا ہے مرنا جینا	تھرا ہے یہی جو دن ہے بہرنا جینا جو دم کہ کئے خوشی سے سو بہر ہے
ایضاً	
اور اوسکی طرف دیکھ کے رہنا ہی تھا کہ بیٹے ہم اوس سے جو کہ کہنا نہ تھا	لازم یہیہ او اونا زسنا ہے نہ تھا اٹھا لکھا کہ چاہتے ہیں تھک کو
ایضاً	
بوسے کے پڑے جان پہ تیرے چٹکے بس چل بے اب آشنا فی تجھے لٹکے	سے چلکے سے پنے جبکہ اوس کے چٹکے پہر و انت تلی لٹک کے ناحق یہ کہنا
ایضاً	
خوبان کے بھی لطف و جو کیا کیا دیکھی کیا کیا دیکھین گے اور کیا کیا دیکھنے	عالم کے بہ طور ہننے کیا کیا دیکھنے شادی و عمر و وصل و ہجرا می انشا
ایضاً	
اس غصہ سوجان کیون نہ حل ہے جاوے ان کیجئے اور بس نکل ہی جاوے	یوں میں نے سنا کہیں ہر گل ہی جاوے گہرا گہرا کے دم بون بر آیا
رباعی با سجا و عریب	
جم جم جسم تو بیٹھے اور دی جھکو جام جم جم جسم تو بیٹھے اور دی جھکو جام	جم جم جسم تو بیٹھے اور دی جھکو جام اس دورین سا قیام کر کچھ تکرار
ایضاً	
اے ساقی و اے بہار تو بہ تو بہ تو بہ نہر تو بہ	کے سے جو ایک بار تو بہ بس کیجئے معاف تجھے تقصیر ہو
ایضاً	
ہر وقت یہی ہے جھکو اوسکا ہے خیال	پہر عشق ہو اہی میرے جی کا خیال

نہ نہ کر دیکھ

اب و حسان کین ہے اور چتون ہو کین

ایضا

بھون ہون نصیبون اگر اپنی ہون
طوبی کہ سے پھل ہین یہ کہ بہر خوش

جنت کے فواکہ ہین رو پیہ پیہ یون
جولت و لطف چاہو اسے لے لو

رباعی ستراد

مطلق زہدیت شیخ و داعطہ شفت و خوش
زاسرار نقت فیہ سن روحی گفت گفتند خوش

ورسلک سخن ز لب گہرامی شفت و دگر نور
بگشت ز صد جو قیل و قال ایشان او ہم بچوب

رباعی

صدقہ سجا و د باقر و جعفر کا منویہ زین
بہر حسیہ سدا سی دین با مولی دی جھلکین

از بہر محمد و علی و زہرا از بہر حسین
بہر کاظم پتے رضا بہر پتے از بہر نقی

ایضا

بہر جلوہ ز جلوہ با بجائے صنم است
این زمینہ مگر کلیساے صنم است

معمورۂ دل ز جلوہ ہای صنم است
در دمی تو بر ہمن و نقان نافوس

ایضا

مولانا و نا قوس چنگ آمدہ ام
انجیا کہ رفتہ از رنگ آمدہ ام

زادہ ز کلیسا جنگ آمدہ ام
چونا و صلیب ہمچو صبان وارم

ایضا

لیکن نہ چو زادہ دے خواہم کرد
در تیکہ د با برہمنے خواہم کرد

قطع نظر از ما و منی خواہم کرد
ز نار ز اشک در گدناہم بہت

ایضا

جز سیر خود ہی ایسیج مرا سیر بود
سن بودم را اولود کسے غیر نہ بود

جز جلوۂ او در حسرہ دیر نہ بود
چون خوب بچشم غمراہی دیدم

ایضا

ہر دم بقشون قاهرہ مے تازے	ہر بند نجوم چرخ را انازے
بازی بازی بریش بابا بازے	مے افتاری گلوم از طفل سرتنگ
ایضا	
رہبان کلیسای دیرم کردند	چون طوف حرم نصیب غیرم کردند
صد شکر کہ عاقبت نجیب چم کردند	در کج خرابات خویش اوقات گذشت
ایضا	
وز بادہ عشق او حارم باقی است	رفتم تہ ناک و در دیارم باقی است
یعنی کہ هنوز انتظارم باقی است	نرگس بدید بر مزارم چو گیساہ
ایضا	
در شعلہ حیات خویش انگاشته ام	زینسان کہ بسوختن سرے داشته ام
چون شمع ز آتش علم افزاشته ام	باسوز و گدازت از نسازم چہ کنم
ایضا	
بانم آمد بلب نید انم چیت	روزم شدہ ہجوشب نید انم چیت
بتیانی را سبب نید انم چیت	مے جویم و خویش را نیا بم در خویش
ایضا	
در عالم بنجودی رسا نم خود را	اقتان خیزان اگر توانم خود را
نشناسم خویش را ندانم خود را	من کیستم و چہ ام چہ بودم چو نم
ایضا	
شد مرده زار کتاب عصیان اینجا	آن طائر دل کہ بود عیشش ما و ا +
رب ارنے فایست تیجے الیوتے	داریم سوال از تو چون ابراہیم
ایضا	
و ز سوز و رون دولت بیاب است	کہرم کہ دمام دیدہ ات پر آب است
خوش باش خدا سبب الاسباب است	الذات اللہ مے شود مقصود است

	ایضاً	
از انچه منت چین بچین یغنی چه آخر چه گنہ چه موجب این یغنی چه		گفتے کہ بجائے خود نشین یغنی چه محرورم ز صحبت تم چه امیدارے
	ایضاً	
از دین من ترا چه تنگ است بگو این بو قلمو نے از چه رنگ است بگو		از دین من ترا چه تنگ است بگو همراز شوے گئے و گاہے غماز
	ایضاً	
چندی از جور یو فائے کردے میدانم دعوے خدائی کردے		یکپند ز لطف در بائے کردے گردید محال دیدنت ہم الحال
	ایضاً	
با یکدیگر بخند لب بکشا و ن مجراموقف شد بلفظ و ا و ن		گو آمدن و نشستن و ایستادن گفتے نہ ہند بار کس را در بزم
	ایضاً	
خواص محمد و گھر شاہ نجف باقی ہمہ خار و خس و خرچہ کاذب		در بحر حقیقت است عالم چه صدف اجباب امواج و اہل بنفش گشتی
	ایضاً	
و اینم کہ آن روضہ چو طور است آبجا در و جد شدیم خرّموسے صفتا		وادی مقدس نجف اشرف را آمد زورش خطاب انشا اللہ
	ایضاً	
بادایہ نصرت ز ماہے تا ماہ یاران ہمہ گویند کہ انشا اللہ		ای صفدر و منصور و شجاع صفہ ماہ در دہر ہمیشہ چون سلیمان باشے
	ایضاً	
شدر از کنون فاش بگو نیشے در		دل گشت دو صد قاش بگو نیشی در

کشتہ مارا بے توشتی آغا +	برای مرد قزلباش بگو نختہ در
ایضا	
دل رفت بشت عشق آغام خدا	جانم شد دست عشق آغام خدا
مردم مردم کنون ز جورش مردم	مردم از دست عشق آغام خدا
ایضا	
بامن بد لطف و مدارا عشق است	نیا هم گوید که این گذارا عشق است
خواهی لبیک و خواه ناقوس حسن	ای زاهد و برهن صدرا عشق است
ایضا	
گزراہ و گریست و گرفتار شام	رندانه بہر طریق خوش می باشم
آن کیست کہ نیتیم بگو بہ انشا	اندر دہن پیر کلانش شاشم
ایضا	
نہ میج خورد نہ آب نوشد ایزد	نہ خواب کند نہ جامہ پوشد ایزد
بہر نقد مجاوتے کہ زراہ دارد	کے باغ بہشت می فروشد ایزد
ایضا	
زراہ کہ بخویش انقدر مغرور است	از حوصلہ اش خدا پرستی دور است
خود میدانے کہ مایہ نقد ایش	امرو و انار و خوشہ انگور است
ایضا بہ زبان اردو	
گذری دنیا میں خیر جیسے گزرے	ہر طرح یہ غم میں ایسی مٹی گزری
پروان کے خبر ملی نہ کچھ اجٹاک	بیجاری مسافر و پنہ کیسے گزرے
ایضا	
از بہر تشفہ مسافراں است +	کام نام کردہ را علامت خواہ است
نہ نہ الف بود نہ ہ سے ہوز	ایں ہرق و ابن مار و انیک چاہ است
ایضا	

مخراش آغا داری توفیق خود مسج کو
برجاش آغا ای بار شفیق پند می شنو
ماشاء اللہ اسی نام خدا سبحان اللہ
خوش باش آغا اسی زہد طریق با خلق نگو

از ناخن طنز خاطر بادہ پرست
بگذار مزار زرد و تقوے اردست
چشم بد و در طرفہ چہرے ہستے
انشاء اللہ پہلوان زندہ خوش ہستے

مقطعات در معرفت زبان پشتو

یاستہ ہستہ ویم بالفتح ہستم ای عزیز
نیت در تذکرہ و در تائیت فرق پیچ چیر
در مونت دہ بفتح وال بابا شد تمیستہ
و وچہ بودند ہست و دی بودی ای جان بہان
دی بفتح وال بابا ہست باشد ہر زمان
نون مفتوحہ در اول نشان کند منفی عیان
جلہ انشا اللہ ابن رایک بیک سازو بیان

ی بکسر یاہ تختانیہ ہستی مے شود
یو بضم یاہ تختانیہ رہیستم دان
ہان مگر وروادہ و غایب مذکر نیت دی
وہ بفتح و او ہای ساکن اینجا بود و ان
وی بفتح واہ بود دید ہست و ووم بود
وی بکسر وال بابا ہست ہستہ شد
نیت اینجا شد تد می و پس ند می شنیدند

قطعه دوم

سہ لقطہ بر سر سجہ آورند وز می خوانند
بوقت خواندنش اورا بجا سجہ خوانند
دو لقطہ بر سر وزیرش نہند و کان کنند
چو ہای ہوز اگر زیر وال و تا آرند
پایں رویہ بہن سیم صرف بنویسند
مثال او در زہرہ خورہ است امی لہند
ازین زیادہ چہ گویم بہ پیش دانشمند
زہرہ دل بہت نوبسی ایچین ہستے گویند

بہ سلاک لظہ کثرت رسم خط پشتو را
بہ فوق و تحت بہن سید و نقطہ ثبت شود
بدون مرکز اگر کاف و ش بود حرفی
بدانکہ وقت تلفظ چہ وال و تا باشد
مراد اگر مشکلم بود بوقت کلام
و وال صرف بدان متفاوہت افتاد
بود مراد ازین فقرہ خون دل کردن
ادخی چہ اشک شور کوست چشم و رخ برود

لجای از تو بدان سنج سرورانه مرا	ز اشک سرخ سر او خوشتر خان گفتند
بدانکه مرا کرده یعنی بده کن گاه تو بکن	بفروش بود آن روز هست امی فرزنده

قطعه سوم

ذو را تو بیل میدان بست لنگی می شود	ب بجای درسم آید هم بجای بر بود
لاثر راه هست ولاثره را بدان شاه است	شد لایزال یعنی زانجا ز می بود جاری کند
بوتره یعنی کبوتر پس شانه را سیران	نستد را نیست میدان کور خانه کن سندن
گوری می بیند کرم میارم است دل ام	رفوع را میدان مرتب من ترا باشم بلد

قطعه چهارم در بخر مرغ سالم

دووی اندر انجیران کند پیشین بارستا	تن امروز است در شنه سنگی نیکه دهر مولا
بیایان برود آید چه روشد بر اخی امروان	خو بویغی دمان غاخنه دندان فوزه میخ
روزی ابر و غوکونه گوش نیست کردن انجا	تریه یعنی زبان و دهن است در غوی کف شد

کوته انگشت و انگشتان کوتی قندیه کوثر

ایضا

یو و پلاژیدر مورار بدان ماور	خو راست خواهر لور دختر است در ویدیه
------------------------------	-------------------------------------

ایضا

یو و واپس در می سلو پیشتر	اشک آن پس او و اتانہ لس
یو و واپس و واپس و در می لس گوا	تاسلور لس و پیشتر لس و در رس

قطعه

شل بود پست و پس درش سی دان	سلو بچ را بجای چل میخو ان
----------------------------	---------------------------

شخصیت و هفتاد و یک ساله از آن
نمودا باشد صد سال است ای جان

پنیر دست پنجه است و اشیا برش
مست هشتاد و آتیا و نو

قطعه

عبادی خواند و در دار السلام اند
بیان قوم خود با احتشام اند
عوام الناس شیطان را غلام اند
بزرگوارینا و شان بالا بام اند
گرفتار مصائب صبح و شام اند
همه ابلیس را در زیر دام اند
ندید استند آب نشسته کام اند
اگر چه در عبادت سخت تمام اند
مقرحی و منزلی لا کلام اند
شناسای ملایک جسم قیام اند
که از دل بنده ماه صیام اند
نگوشان را که از جنس تمام اند
بے بے چاره باشت عظام اند
شود سر زوبیسه عاقل مقام اند
برای امر دین و اهتمام اند
خواص الناس کمتر از عوام اند

گروهی را که خود ایزد تعالی
مراشان را حفاظت می کند حق
خواص الناس ایشانند لاریب
ترفع را چه نسبت با حقیض است
مقید گشته اند رفو ج ابلیس
نظر کن آیه و استفرزای شیخ
جو بر سر خاک ریزند این غریبان
ولیکن نیجه اند اندر عقیدت
گهی نشینده اند آواز غلبه +
گهی در خواب بنه رانده +
غنیمت دان اگر صائم نباشند
تازه سر سرے از سم گذارند
دگر ز ایشان چه آید باین عجز
بشر هتند گر خیرے از ایشان
که از سلطان شیطان در ریده
برین تقدیر اگر در عقل بسنجی

قطعه در تاریخ رحلت الماس علیخان

دامی ویلاز چنین حاتم دوران فوس
کس نبودست چنین قاری قرآن فوس

رفت الماس علیخان طرف ملک شمس
قام ابلیس و مخیر و انیس الفقرا

شصت سال است کہ اوقات تفریح آن بود صبح در ماتم او چاک گریبان کرده	آونخ آنخ ز چنین مرد مسلمان افسوس گشت مکروه ترا ز شام غریبان افسوس
---	--

سال تیانخ و فاش ز نبرد جستم گفت حیف ای آه از الماس علیخان فوس	
--	--

قطعه	
------	--

عجب طر حکایه مضمون آتہ آیا تھا تو اہل ہند کے سمجھا نیکویہ کہتا تھا	کسے عرب کے جو ضربت رسیدہ تھی گفت ہنا ملاحظہ سف آن ہذہ الخوب است
---	--

قطعه	
------	--

سنو لطیف ترین قصص بر اہمی خدا گفت مرد طریقے اتقلم البتہ بلع مصر و سکا ہنا لطیف و لطیف	بآن بزرگ کہ بود است ساکن بغداد فقال اعلمها انہا العظیم آباد ہناک اہل صلاح ہناک اہل سداد
---	---

ایضاً	
-------	--

والا مناجی کہ بری از معایب است امروز ہجو صیفہ معروف ذات اوست	آغا جواد المتخلص ساجب است مذکور رفگان ہمہ مجهول غائب است
---	---

ایضاً	
-------	--

ہست و در سحر آہ سیدوفی الارض تا بہ این کابہ ہم ار لطف منائی عجیب بارک اللہ ہیا اسے قدمت بر سر چشم	بیشتر باز ولایت بحج از آمدہ ای کہ از را حلقہ دور و دور از آمدہ کہ پئے دیدن ارباب نیاز آمدہ
---	--

تا به پرسم که رو بادیه راطی کروی
از چه رومی کنی خاطر انشاء الله
یا درین معرکه از راه حجاز آمد
اندرین شهر خود اسی بنده نواز آمده

ایضا

تو امی نسیم سحر که ز جانب انشا
سلام شوق رسان و بگو بعجز و نیاز
بلای زلف تو روح القدس مدد داری
بها و عالم قدس سیم تو عنقا ست
قصیده و غزل فی البدیه ات دیم
کسی به پیش تو دیگر چه لاف شعر زند
لسان رستم و ستانی اے نکو کردار
هوزر قیدند اے چه سرو آزادے
تو سر مہر نیرنجو نامه شایان
باین جرمیه که حاضر نچند مت نشدم
بدون حکم وزیر الممالک اسی آغا
ناروزه معاف است عذر گر باشد
بید نیست پئے سیر اگر نجان من

بر و نچند مت حاجب علی شیرازی
که سے سرو بکمال تو هر قدر تازی
از ان سیح زمان و سر اسرار عجمی
چو طائران بهشت برین خوش آوازے
علوم مرتبه داری بلند پروازے
بفکر سعدی شیراز را تو ابناء زے
به طرف که کنی قصد خوش می تازی
به هر کجا که دلت می کشد سرافرازی
اگر چه فقره مخصوص مطلب رازی
توقع اینک ز چشم خود میناندازی
چسان کنم حرکت نو کرسیت یا بازی
بگو بر اے چه دیگر بشکوه پروازے
قدم گذارے و گاهت ز لطف نبواک

قطعه تاریخ جلوس خباب عالی متعالی مد ظلمه العالی

دوازده صدر سال هجرت گذشته بود و دوازده
مد و رسید از ائمه دین و شش سیر انوشیروان
هو احو تاریخ بود و سر سردش غنیمت گشت بهر
عدد و شش با هزار و دصد بود و در و حساب کج
ازین دلیل صباحت افرا که هست نماند صبح روشن

که این سعادت علی اعلی ز لطف بخشید ملکات
سه خال آرد آن مقام که باخت زد و غاوغوا
بلغت لفظ و معنوی خود میان شوش بود و پیدا
دوازده گرد و دولت نجواید روزه بود ائمه ما
منود تحمیر رکک انشاء و شوش سنین جلوس والا

چوید حسن جناب عالی شگفتہ روشد مثال عددا ضمان سائل نکو شمائل بطفت باکل بعجل کسرا بذہن اسلم سجود حکم بعقل احکم امیر دانا زمانہ زینت زرتو پذیرد بفضل سبحانہ تعالیٰ	عروس تلک یافت والی نمود امن پرار لاسے شجاع باذل نصیر عادل اولی الفضائل نیک کامل وزیر عظم مہ مکر مہ خدیو عالم شہ معظم چہرہ حاسد رشک میرد جو حق پر کز قرار گیرد
--	--

ایضاً قطعہ

اوس کہلاڑی کی بہلا کتب کو کیا لکھی کوئی نہو کے کہتے ساتھ بیان سو وہاں تلک کچھ کہہ ہو گیا سب اچھے تو سوچ تو کیا کیا کیا	ہو نہ بہر پانیکو حسنی چاند سا کہہ کیا ہو گیا سب اچھے تو سوچ تو کیا کیا کیا
--	---

قطعہ تاریخ مسجد سالار بخش

مرد ہی نہو کے دولت چرخ کی مسجد کی بیچ امر نام شروع پر موقوف کچھ ہر گز نہین کیون نہو سیرا کی بیٹی یہ تری پہاڑی ملک آکے بھڑا تھے یوں مسعود غازی کہہ گئے	تجکواب چور دن ہو ہی ایک ماہ ہی سالار بخش بخشنے والا ترا العدہ ہے سالار بخش بول آہی سب کہ قرص ماہ ہے سالار بخش ہے ہی تاریخ مسجد واہ ہی سالار بخش
--	--

قطعہ عربی

رب علی رحمتک الوافیه انت مغیث الفقرا رب لنا	انک الیک الصلوۃ و العافیه عافیتہ کافیتہ شافیتہ
--	---

ایضاً

سناراروشنی گوید لاریب بیاموز آشنائی راز انشا	بجز انس آن سنا حرفے ندارد کہ غیر از آشناء حرفے ندارد
---	---

ایضاً

تاتشرب بادہ مثل شہ بے نظیر بود مسود گشت باب سخاوت ز تو بہ انش	در ویش ہر کجاست ز بدلتش امیر بود شر قلیل باعث خیر کثیر بود
--	---

تاریخ فوت امیر بیگ

و اے ویلا کہ نوزدہ سال	رفت چون آن چو آن لبوی خبان
و اورینا ست از سرافوس	سال فوت امیر بایک بران

ایضا قطعہ

بزرگ نے کل پوست کندہ کہا	یہ منجوابہ اپنے سے اے بربری
نری تو نہ روٹا زونکا یہ کام	نری میٹھی گٹانے نری تھی نری
یہی قول سجاد کا یا و رکہ	نہ کریم سے کمریان عجبش او کرے
بخیوں کے گھرین ہین کوئی نری	چارون کے حصہ پڑی ہے نری

قطعہ تاسیخ مسجد سالار بخش

سالار بخش اینجار قاصہ ایت در شہر	اعجاز ظاہر اوراد ہر مقام ہندی است
فی الحال مسجدی ساخت وہ وہ چہ طرہ	آن مسجد کو کوئی دار السلام ہندی است
درقص و درغنی کیتا عصر خویش است	ہیرست مادر او دین نام نام ہندی است
سکان ہند اکثر با اعتقاد باشند	نوکر خواص کیسوا میں از عوام ہندی است
انشا و گرچہ گوید چون خوب غور کردہ	تاریخ مسجد را بیت احرام ہندی است

قطعہ

جبکہ کٹ کٹ کے بنا دستہ تو بولا وہ دیت	چہانت جس سے اوسی بنجار پسر لیتا ہے
میرے ایک جزو کو دہرائی میں قوت کی ہے	واد کیا پونج کے تیرا یہ تبر لیتا ہے

ایضا

بند کہ غائبانہ درخیز سقتم آغا	ز صفات انجہ یاد بحضور گفتم آغا
اثرے ولی مرتب نشد است شرمشام	کہ ہنوز گرد ہار از رہت نہ رفتم آغا
سرماہتاب تابان کہ شمر دہ ام کو اکب	زوفور اشتیاق ہست شب خفتم آغا
نہ کشیدہ ام نفس ہم تو بین چہ کار کردم	کہ جو برق شعلہ راتہ دل نہفتم آغا
زچہ رو کے خراہ پے سیرخانہ بانعم	نہ درخت سایہ دارم نہ جو گل شکفتم آغا
پے ویدن جہالت نرسیدہ ام ویسکن	چہ قدر زحمت و سختی چہ قدر کفتم آغا

سنجے کہ گفتہ بودی تو بگوش گل سحر کہ
بجھو و وصف انشا ربنا شفق آغا

قطعہ دہنیت جلوس سالگرہ جالبعا

ہر طرف سرو قبا پوش پڑے پہرے پہن
کھولی کیون دلی نہ ہر غنچہ خوشحال گرہ
پڑے سب کھولتی بہن صاحب احوال گرہ
کھلشان دینی لگی کھول کے روٹل گرہ
ناظم الملک بہادر کے ہوئی سالگرہ
یوں ہی پڑتے رہے یہ تادم سی سال گرہ
پہرنتی سر سے ہی شمیری جدی سالگرہ
خود رسول و علی و فاطمہ و آل گرہ
ہر طرف سرو قبا پوش پڑے پہرے پہن
یہ لے گو مر شب تاب کہ بس خیر اپنا
آج نواب فلک رتبہ یمن الدولہ
جب تلک عقد شریار ہے انشا اللہ
مٹنی ناڑی کے برس گنٹھ سے بہرین تمام
رشتہ عمر میں دیتی ہیں تار و دلی منط

قطعہ دعائے شانہ زادہ سلیمان دہنیت نور روز

خداوند ابھتی جانشین احمد مرسل
قشون قاہرہ حاضر ملوین شاہ کی بود
پڑھیں خطبہ میں اوسکا ہم عظم سکہ ہو جا کہ
عمل اوسکا ہو جون شاہ جان بایں صوفیوں
وہ ہی تخت مرصع اور وہی پہر حق حاضر ہو
دعا مانگی ہے انشا اللہ اسی یار و کھو آئین
اسی نوروز میں محکوم و دم روس ہم دیکھیں
کرین گردن کشاں ہر سب بابوس ہم دیکھیں
عد و جو کوئی ہو یا رب اسی مجھوس ہم دیکھیں
گلی میں اپنے ہی ایک خلعت لبوس ہم دیکھیں
زمر دکی بنی ولیسی ہے پہر طاوس ہم دیکھیں
سلیمان کا جلوس سینت مانوس ہم دیکھیں

قطعہ دہنیت صحت نواب سعید علی خان بہادر

این روز دلکشا ست چہ خوش عید جان نواز
فیض ہو است بسکہ بہر سنگ کار گر
یعنے وزیر اعظم دوران کہ سر حرن
کا مروز نور تازہ چراغ نظارہ یافت
بالید گے چو غنچہ نسیم شرارہ یافت
از حلقہ غلامی او گو شوارہ یافت

کام گدا برآمد و رنجور چاره یافت
نسرین لعل و در چین و بحر و خار یافت
چون تشنه که آب بقار کناره یافت
صحت پدیدان رخت امی ماه پاره یافت
این پیر حنج هم طبقه از ستاره یافت
افشا نوشت ملک حیات دوباره یافت

آن ناخشم جهان که زمین نگاه داد
کرد است غسل صحت داز فیض او تمام
اور بخت آب بر تن و شد شاد عالمی
گوئی تمام خلق تن یک مریض بود
در آن چیز تا که در صد قاف از نظر گذشت
تا رنج عید منسوخ غسل بسیار کش

ایضاً تاریخ صحت

بود است زمانه را بدل درد
می گشت نسیم با دم سرد
بود است بزنگ جعفری زرد
ضعفش زد و چشم ناز پر زرد
بخت بد بود به عیجه غرور
خورشید بکوزد تر آورد
از قوچ بشر رساند مرز درد
در چشمه از درگه شکار کرد

از رنج مزاج ناظم الملک
مخمل بهار سرگران شخت
آن رومی طیف تر ز نسیم
میشد حسوس تر گسل آسا
در طفت حکیم بنده پرور
آندم به شستن تنش آب
صدقه تنیت بگردون
انشاء اللہ کف تاریخ

ایضاً تاریخ صحت نواب مدوح

چون ز فضل الغسل نمود
مخدرین کلاه غسل نمود
شاه انجم سپاه غسل نمود
گفت با مدوح و جا غسل نمود

ناخشم الملک ستم و در این
جبه خویش را میجا شست
از برای نماز شکرانه
سال تاریخ بختش نشا

تاریخ از و دواج مرزا سلیمان شکوه بهادر

که سلیمان شکوه در نشان است

سال تاریخ از و دواج کس

گشت مرقوم لوح حق قبلہ	عقد بقیس با سلیمان است
-----------------------	------------------------

قطعہ در تہنیت جشن نواب ناظم الملک سعادت علی خان بہادر دوم آقبا

آج ہی زور ہی کچھ دھوم کے شادی اٹھا اہل نظارہ کے آنکھوں میں سائی اگر یون زری پوش ہوئی گری زینہ کہ گرد شرق سی عرب نامک عرب سی لیکر تاشرق کوئی سوار پہر آوی تونہ دیکھی ایسے کیا تعجب ہے اگر دیکھ کے یہ فور و ظہور سطوت صاحب محفل کے نظر کرے فہن ایسا کہ ارسطو بھی کرے شاگردی آسمان تارون بہری رات کی کمانہ قسم شکر ہے یہ کہ مراد آج برائے صد شکر گشت امید تر و تازہ ہوئی خلق کے آج قدسیان مستعد آئیں گے یہ بین کہ دول ناظم الملک بہادر کو یہ انشا اللہ	جس سے آغوش وزارت میں رچی بوی عروس فر کسر و فریدون و جم و گیکا و کس جیسے گلشن میں پیرین جلوہ کنان ہو طاووس روس سے روم تک ہم سی لیکر تاروس شوکت نوبت شانہ و آوازہ کو س گہر ویرنیہ لقب ہو بہ عبد القدوس ہنگ بیگ کرے ساز صدای آفوس مدر کہ یہ کہ ہر از مدر کہ جالینوس کہ رہے طالع اگر ہم بھی ہوں بیانی فانوس چٹ گئی جتنے کہ تھی قید الم کے مجبوس کوئی ہوقت کسی طرح نہیں ہے مایوس تا کرے تیر جی مد باد شہ کشور طوس ہو مبارک صدوسی سال تک جشن طہور
---	---

ایضا و تہنیت صحت فرزند نواب سعادت علی خان بہادر

تیری نواب جہان تاب کو انشا اللہ روشنی او سکی ہے دنیا میں ہر اور کو	قرنفل برومند مبارک ہو وے شادی صحت فرزند مبارک ہو
---	---

قطعہ در جواب کسانیکہ با کوفہ لکنور اسمعد دانستہ طعن می نمودند

ہی لکنو تو طعنے والی سے ہم عدم	کیونکہ اسکو ناد علیا کے ہو مدد
--------------------------------	--------------------------------

<p>اچھی طرف نہ جاسی ایسا ضرور کیا جائز ہے اس دلیل پہ آکر اگر کہے بارہ چھتے برج بھی بارہ فلک میں مکہ بارہ دہاکے بارہ ہی پاوے اکایان بارہ بغیر کارروائی کہیں نہیں نام خدا یہ شیر بوشت زمانہ ہیں ہوتے ہے اسین تعزیر واری نام کی اول کا اول کا یا اول کی ماموج پچاں دشمن کو لکھنؤ کے بس اچانڈیکو سوچ سب او کی غرت اور سعادت علی ہو حاکم ہے او کا ناظم ملک جانیان نواب نامدار سلامت رہے دام</p>	<p>جون ابن سعد لاسی کوفہ ہی کی سند فخر معاویہ میں کوئی غائبے اشد بارہ سو بارہ اونین بھی ہیں تو نہ رکھہ تام معاویہ کو ٹھوٹے اگر خرد ہی حال مومنین بڑائی پہ حد سے حد ہیں لاکھوں آسین ہوں کی صورت کی ہر قد اسکی مدد کو ہیں حسنین اور اون کی جد برہنض ہزار و دو صد لعن مے سر د پراو سکی دم میں باندہ کے ایک پرچہ شد قائم رہے ہمیشہ آلمی وہ تا آبد نجشی خدا نے ہے جسے لمع جبین و خد باندہ ہے وہ لیکے شرقی مغرب اپنہ</p>
--	--

قطعه تاریخ قتل عام کہ نادر شاہ دروہلی کرد

<p>یکہزار و یکصد پنجاہ و یک بود آذرمان چون لباس سنخ در پوشید گفتا اولازک سربیدند آہ رانیز اندران شکوای</p>	<p>تا بباد شاہ نادر آن جسم شکل قمر رو و خون گشتگان مخلوط شد با آب نہر فقہ تاریخ این است آہ قتل عام شہر</p>
--	--

تاریخ قتل شدن نادر شاہ

<p>شاہ شاہان نادر کشورستان مقبول گشت تا شنید این رویداد عبرت انشا گفت</p>	<p>آنکہ حکم نافذش بالاتر از مرتجع شد وامی دیلا قتل نادر شد ہمین تاریخ شد</p>
<p>تاریخ وفات شاہ عالم بادشاہ</p>	<p>کہ بہت زحمت سرباد شاہ عالمیان</p>

بر وقت ہجرت شہر حیدر آباد چند خوش ملائکہ تاریخ رطنتش گفتند	برامی دیدن عورت و قصور و ملک حنان گذشت از سر جان یوم سابع رمضان
ایضا	ایضا
ہے فوت شاہ عالم خیر جہان دو بار سب جھکے کہا آفتاب نے	وہ غم کہ جس سے ہرنی آدم کو غم ہوا تاریخ بادشاہ نے عالم کو غم ہوا
ایضا	ایضا
رفت بسوی ملک تنہا جملہ شہیند از لب رضوان	بادشاہان را شاہ دریغا سال و فاش شد آہ دریغا
ایضا	ایضا
حیف از ان شاہ و لاہ شاہ عالم بادشاہ در سراے جاودانی شد ازین واریختا	انکہ تحت سلطنت گریہ و زور و ریشم سال تاریخ و فاش را پرستی اورینج
تاریخ جلوس بیست و نواں چو تاج و تخت مرصع گرفت اکبر شاہ	ما نوس اکبر بادشاہ ثانی کہ شہر بار جہان بہت و ملک او اے
ایضا تاریخ جلوس اکبر شاہ ثانی	نوشته اوج ملک بد ظلمہ العاصی
تاریخ اورنگ آباد شاہ ثانی	
چو انشا خواست تاریخ جلوس غل جہانی	خرد گفتا بگو شاہ مملکت اکبر ثانی
ایضا تاریخ جلوس اکبر بادشاہ ثانی	
گرفت آن اکبر شاہ جو بہیم خلافت را یہ سال تاریخش خلیل نے نمود انشا	مرتب شد بعد از زمین جلوس غل جہانی ندارد گوش آمد این جلوس غل جہانی
ایضا تاریخ جلوس اکبر بادشاہ ثانی	
گفت بہ اکبر شاہ بہادری	حکم آئے شاہ جہا نے

سال جلوسش این بود انشا | شاه ملاک اکبر شاهی

ایضا تاریخ جلوس اکبر بادشاه ثانی

جلوس کرد بعد فروزیه اکبر شاه | که شهریار جهان است و ملک والی
چو شان تخت فروز و از جلوس سال جلوس | اگر بیس بگو مدخله اعلی

قطعه تاریخ ولادت مرشدزاده والا کر

شکر از فیض حق با و بیماری وزید | باغ وزارت گرفت تازگی از نال
تخل بر دند آن نامشملک جهان | یافت و راغوش خود کو دل یوسف جلال
کرد شرق شرف مهر سعادت طلوع | فقره تاریخ نبوت مظهر راج جلال

تاریخ وفات زین العابدین خان مرحوم خلف نواب مرآت فیض خان امیر الامرا

آه ازان آفا که زین العابدین خان امیر | او چه آغازین بن خست الماوی بگو
جو بیماری بجانش دام مولانا حسین | حالیا سر کوفه اهل بهشت آزا بگو
لفظ مروی چون نوزید بر آن اسم شریف | گشت سرور از میوانی عالمیالا بگو
بامک شد غمشین با حوزین صحبت گویا | خاطرش افسرد از دنیا و ما فیها بگو
ماه رویش را تصور کن دلا اندر خیال | و گمان تاریخ آن افسوس آفا بگو

ایضا قطعه تاریخ وفات آن مرحوم

رفت زین العابدین خان و فاش اوخ آه گفت | سالی تاریخ وفاتش اوخ آه گفت

قطعات چستان و پبلی
پبلی الهی

نام سبحان ربی الاله | کو شایه بتا تو مجله ببل
حکے صدقی سے خود بخود نشا | مویہ ظاہر مری خدایه

چستان باران

چیت آن چیز ایها الایجاب بازستان بود در نسبت چون شامل جمال هم دارو غیرستانه عشق ساغر نوش صورتش همچو پاک باران است رونق انشا از ان بود لایزب	که ز قابش بر آید آتش و آب در سداپاش میچکد رحمت کشت باران بگوش می آید باران را که می کشد بر دوش خود به بنیسی فریش نازان است ناگهان میرسد ز عالم غیب
---	---

چستان بھٹا

مشتی گهر گرفته بنار انقدر زنجوش مزدی سفید پوش که کفش راز دست	کابین لقمه از زبان بکمر زیاده است با طعنا و سب در آتش فتاده است
---	--

چستان بطور لغز و معما

گهر ترا منم وقت نظر است وضع نزد یک شوی که آرد مست آبنا کمال صاحب بوش	بود و بنا و شکل همدگر است وان و گهر از دل عدم بارو گر به بینی طافه بر گوش
--	---

چستان ہزار می

بود کدام درخت آن عصای اہل نظر و لے گل است صدویانہ در شکم او سوا می امر محبت از دین خیر و ایچ گئے چو شاہ بود چتر بر سرش با بجزم نگہ بسوی ویش افکنے اگر پس ایچ	که ایچ شاہ مدار و نہ برگ و عنبر و بر معلق است سہ تلمیگ و یکہزار غر بنجیش و روشن از صد ہزار بار سحر گئے زمانہ کندیش و گاہ زیر و زبر و گریان کہ بود و خود کذا ف را ہمسر
--	---

چستان نام کنہیا

غرض انشا بگوش ہوش شنو	اگر ت قسم چستان باشد
-----------------------	----------------------

<p>کاسم او قلب آن مکان باشد ہرچہ گفت است اندران باشد</p>	<p>کیست آن پیشواے جملہ ہنود آن مکان را بنال کن عربے</p>
<p>چستان گوگرد زبان ترکی</p>	
<p>نہ بولار فارسے سی دی قرواش اول قینزال کیلسہ قولینزیکاش اوج تبلیغہ لغز حقیقا رچو قوباش</p>	<p>سوز قل الحول بار بو عربے برج کونکلی ایچون شفا شود در النون بے داغی قالیغون لاز</p>
<p>چستان بزبان ترکی</p>	
<p>قرواش عرب تبلیغہ شود ساقایت فی دود تکر نیک اوچون رسول اوچون کونکلی احمد کو</p>	<p>ای قایسی الی جیفنی موسوزون وانیست ای اول کہ دورت باقمہ بورار شکا ایں معاقر</p>
<p>پیشلی برگ و بار</p>	
<p>بار ارد اگر شود قتلو ب</p>	<p>فارسے برگ ہندیش ہم خوب</p>
<p>پیشلی آب</p>	
<p>ایسواد چلے جیسے درگ اور بہت سے آہ میں رنگ</p>	<p>موندہ من نامر بیٹے مرگ بگلا طوطا و اے سنگ</p>
<p>پیشلی خور و ردو ہرہ</p>	
<p>پورن کمالی پبارسی سچ مچ سوچ ہو سیاہ پیشلی مین کھو بو چو چتر سبجان</p>	<p>کٹ باو تو ہو گدا او لٹا کھ ہو سوک مورت جاکی جیون پری ہر دین ہوت بڑا</p>
<p>ایضا پیشلی</p>	
<p>تریا و اے سگر دھوپ روس کے پجا ہر دی بوے کا ہو سمجھے کو ڈوبیل جو پو چو تو پاؤن گاؤن</p>	<p>اونے مر کے سار و پ چرن کٹی نے چوٹا ہوے واکے ہر دی موری کیل اودہ کا یکم ہون عربی ناؤن</p>

پیلی اب وز زبان اردو		
پانی مار اور پانی باپ	اوسکا اشارہ بو جھین آپ	
پیلی سیب و الماس		
بوہل بنے بوسے تر کے یٹ نہیں تو اوس کے ساتھ ایک جو اہرین پہرا نکسا تر کے سجے سو یہ بو سے	باند بن کے دیوے گھر کے ایک بیان ہون آدین ہاتھ جاسے پھول دوسن سے یکسا انشا اللہ کو سب کچھ سوچے	
پیلی		
سہوڑا بیٹا چائے کے سبب	سہوڑے کیسے موری ایس	
پیلی لفظ بگوم		
وا کے عربیے تو ہر دہرم بنا کا پوجت کا ہے دنگ چست برا اور صاف بگو قل یاذا عبد اللہ کہہ تو سے کچھ اوس کا صوح سننے ایکم بات بو یور انشا اور اکثر و درست	تو دون اور دن ناہین ہنگ رخسار کن اور صاف بگو رخشان کر دم ہچون ماہ دل ہے دلیں اپنے صوح موندین قالیسی سوزے دور ہر کہ لقمہ باشد سست	
پیلی لفظ آہ		
سے نصف تو اسم ذات کی سی صورت	جن کی صورت نہ رات کی صورت	
کام آوے وہ دروین جو کھسی انشا	تو تو تم و دوات کی سی صورت	
پیلی شک		
باس سو باس اور سگری مار	سیدہ اور مگتا تار	پہار سے اولوٹو اولون مار

سو جو تو یا او پنج اور پنج	گیہون ادب کے پنج
کو دہن جو داکو کو دے ہے یہ پہلے ایک اچھٹ سبکو نکا بیٹہ کے پیٹ گئے انچر یو کے چاٹ	پہارے اولو کو کر ہو دے یہ کم اولے سید ہے بہت دیکھو آہ کے جاڑ سمیت واکے تر کے جس یلاٹ
من محسباتہ	
کیون نہ کہن پہر انیا صل علی محمد نور جمال مصطفیٰ صل علی محمد	آپ خدا نے جب کہا صل علی محمد عرش سے آتی ہے صدا صل علی محمد
صل علی نبینا صل علی محمد	
لوح جبین مہر چشمہ سبیل پر ہر خط نسخ سے لکھا شہر جب ریل پر	عرش کی کہہ نہیں فقط قائمہ جلیل پر ثبت یہی نقوش ہیں عدن کے فیض پر
صل علی نبینا صل علی محمد	
نور جمیع مسکین رہبر و ہادی سبیل بعد نماز تہا یہی ورد و وظیفہ رسل	لمعہ ذات کبریا باعث خلق جزو کل نور سے جسکے ہو گئی آتش کفر سبہ گل
صل علی نبینا صل علی محمد	
ال بنے دہائے ہین وہ ائمہ انام نور جمال ذات حق اونین سمار ہاتمام	میری زبان کمان کہ ہو وصف دواز دہ نام یاد کراؤ نکو صبح و شام کہنی علیہم السلام
صل علی نبینا صل علی محمد	
حور و بہشت جادوان کسکولی ہیں اسکون انشا اگر نجات تو چاہے تو پڑھ یہ رات دن	ہیتے ہیں سداورد و حسن طیور اس جن واہ عجیب چیز ہے قلب ہو جسے مطمئن
صل علی نبینا صل علی محمد	
ایضاً خمس	

چہائی یہ گھٹا رہے اسی ساقی بہت	ہلک دست سبوسی تو لگانی دے جیسے دست
بجلی کے تڑپہ دیکھ نہ کر فکر کو ابیت	اشب بچن نگہت گل سست شراب بہت
من ستم دہر و قمر ز عین شبایت	
جان نہ رکھ آنا بھی ستم آہ تو ہمیں	سبزی کے تراوٹ کی طرف کچھ تو نظر کر
افسردہ نگر دل کو ذرا دیکھ تو ایدہر	از فسترن و زنگس و نسرين صنوبر
در حن گلستان عروس اب کلابیت	
ای جان بہار آہ تو بہر و دہیو اب من	اسیر کرین بہرین گل و غنچہ سے دمن
وستار پہ و ہر لیون وراطرہ سکسن	مر نخل تر و تازگے آوز و بہ گلشن
پر سبز و نگر کش بچن تا کر آبیت	
خوابش یہی اپنی ہے اگر پوچھی تو دہر اصل	میرے ترے اسوقت میں ایک دم بھی فصل
ایام گئی ہجر کے حدیث کر ہوا وصل	زیر خیر اگر توبہ شود بکسلد این فصل
ایا ہمہ از شک برقی بہت و سحابیت	
ہم سے بھی با ہم جو ہے سرکشہ یارے	خاطر شکنی کر تو نہ اسوقت ہمارے
فوارچی پرشے چھٹے ہیں اور نہ ہے جاگ	بے مہی نتوان زسیت درین باد ہمارے
اکال صبحی زون از بہر لو ابیت	
نہ نفیہ سے کچھ کام نہ ہے ز فزہ درکار	اجابت نہیں مطرب کی یہاں سن کے میری یاد
جو طعنے کہ انہیں ہے سو آہنگ سو شوا	از جنبش برگ گل و اشجار پر اشار
صوت بجے برون و در جنگ و رہا بہت	
کرمی تھی نسیم سحر آہ ایش بستان	لی آئی مشکوفہ کے چکورا ایک کہ حیران
دل اوں سے ہوا آئینہ در جہنستان	از بومی گل و یاسمن و سنبل و ریحان
ہرگز نبدل طاقت و نہ صبر نہ تابیت	
کچھ بات نہیں آتی ہے بن مجھے اب انشا	جو شخص کہ ہو مجھ کو رے کیا سخن انشا
خجانیہ وحدت میں ہے میرا وطن انشا	مے ہوش شدم بر روش ایچمن انشا

از آب نبود است نقطہ از می نابست

ایضا و تہنیت عید غدیر بر اشرار و فرار سلیمان شکوہ بہادر بطور جہد

بلطف صفدر مرغام دین جناب اسد چک کڑی ہو سلیمان شکوہ کے شمشیر
یہی کہی ہے و عا مانگ ہر صغیر و کبیر خدا کرے یہ مبارک ہو ایسی عید غدیر

کہ نذر جشن جلوس ابلی سال دیومی وزیر

عجب طرح کا زمانہ کو ہو دی عز و شرف کہ شاہ جہین سلیمان وزیر ہو صف
صدابند ہے ابویہی ہر ایک طرف خدا کرے یہ مبارک ہو ایسی عید غدیر

کہ نذر جشن جلوس ابلی سال دیومی وزیر

شباب زیب وہ تخت و تاج و ملک و شہم شہا جان میں کر دین تجھے امام ام
غرض امیر عرب بخش دین تمام ہسم خدا کرے یہ مبارک ہو ایسی عید غدیر

کہ نذر جشن جلوس ابلی سال دیومی وزیر

نہ رہنے پائے زمین پر جو غیر ذلک ہو عدو جو ہو دے تر اسو عدم کو سالک ہو
یہ خانہ زاد ترا بخشی الما ملک ہو خدا کرے یہ مبارک ہو ایسی عید غدیر

کہ نذر جشن جلوس ابلی سال دیومی وزیر

رہے تری ہی اقالیم سبعہ زیر ملکین ہر ایک ہفت ہزار می ہون ہون جو کبر و
یہ سن خمس انشا کبھی کہو آمین خدا کرے یہ مبارک ہو ایسی عید غدیر

کہ نذر جشن جلوس ابلی سال دیومی وزیر

تا بہ کے سیر کمان صربہ آغاز کنی تاجا اینہم اے خانہ بر انداز کنے
ست موج سحر می شود از نار کنی گرہ از زلف اگر رو بچمن باز کنے

صید رعنا صید ہر و ہر افراز کنے

حسن تقریر تو با آب بقا بستیز و تعلق تو غلغلہ از محمد با انگیز و

گوئی از زلفست عیسی مریم خیزد	رستم تجزی بعدم بر سر دم محی ریزد
گر سخن از لب جان بخش خود آغاز کنی	
آفتاب از نگر و خالیست دل و زان ماند	از کلفت داغ بدل ماه درخشان ماند
محو نظاره تو یوسف کنگان ماند	نه فقط آینه بر روی توجیران ماند
گر بخود و دیده کشائی بخواناز کنی	
هر چه انشا طلبد جمله حیاست به بند	فوج آمو بکلو طرفه تماشاست به بند
پیچ دانسته که چرا غلافه بر پاست بند	خجسته اسی قیس کنون آمده شید به بند
زود ازین مرحله اینک گذار کنی	

خمس در ہندی و فارسی و ترکی و عربی و پنجابی +

قد سقا اللهم کاسات العذاب	صار عینی من و نوع کالسیاب
انہی غوصت فی شط انجباب	غیر البدین لک سنن ابجد آب
کویدی کو تکلم اولامی با عرم کباب	
نئے سوار سین موسے یارب سن کہ	یو قبور اول یا شول بلار عالم بہ
بیرہ ان بان البدلا شنگ برہمہ	نامہ بز نامہ سے ای مقب یار مہ
تیز نیہ اندین الب کہلیتوز جواب	
با دل خورشید دارم سیر باغ	خاطر از اندوہ و غم دار و فراغ
یار در ہر تازگے دار و مانع	ساقیا نگر پے او چون سیر کیل ایامع
اولسون ضائع ہو کچھ ماہتاب	
حین یار و نو جوانکا وہ سن	ایک دن رہتا تھا میں عیش بن
مفت میں یوں ہی گئی گزری وہ دن	قاری اولام آہ شوک لعلہ میں
کیلکہ دور یا و منہ اول محمد شباب	
نیشک وچ ساوی تو ستر انہرا سپنے	گت لئی ہوں مون نیران وی الی

اکہ ڈھولین سیٹھ دل وچ کی سننے	جامدن ار نوق ملار سننے
یو قیو ر لازم سنا آمدن حجاب	
محمس	
مین اپنا دل مضمل بیچتا ہون	جیا کس نے ہو خجل بیچتا ہون
نہیں بیچنے مین خجل بیچتا ہون	یہ سودا تو دیکھو کہ دل بیچتا ہون
سے شبیشہ کو زیر بغل بیچتا ہون	
مہین اسین کچھ ریب ٹکراتا ہے	رو یہی ہے صفا دان ہو بارے
کہ او نہیں سے یلنے بکاؤ ہو جوشی	جو ہو مال کوٹا وہ گھر مین رہی ہے
مین بازار مین اسکو چل بیچتا ہون	
گرے مول پر کیا کوئی جی جلا اب	کہ انہوں سے اسکی بہت مین جلا اب
رہوں جی جی مین کیوں تملا اب	لگا کئے قیمت تو کیئے بہلا اب
کہ اتنے پر اسکو اصل بیچتا ہون	
نہ کر مول اسکا تو چپکا ہے بس رہ	کہ اسکی نہیں قدر سے کچھ تو آگہ
جو کچھ بیچے تجھے وہ ہے مردا بلہ	خرید رہا ہے اس فہم سے دل ہی کہیں کہہ
یہ تجھے ہو انب اور کھل بیچتا ہون	
نگہ ہے کا سودا ہے بکڑو تے ہے	سیان چیکا سودا ہے بکڑو تے ہے
سیا ہی کا سودا ہے بکڑو تے ہے	بہ راضی کا سودا ہے بکڑو تے ہے
مین کیا یہ جنگ و ہل بیچتا ہون	
کمان کے لگائے کھو بے کھو بے	چہ خوش خوبے عطی کے کیا خوب لہجی
بہت آپ ہن بے چلے تو کھو بے	برہنہ ہے گی جلدی خریدار کو جی
دزارہ تو جاؤ بجل بیچتا ہون	
عبت ہوش بک بکے کیوں کیجئے کم	پسندیدہ وہ بات ہے نزد مروت

کہ جسکے سحر سے نہ کچھ ہو ملاطم	اگر مول پوچھو ہو بیان واجبی تم
تو دل کو مین دلی بدل پتیا ہون	
اسی ہاتھ سے اپنی کو یا کہو تم	یہی ہے خریدار ہو یا نہ ہو تم
جھٹ کے پنج آگے ہو یا نہ ہو تم	یہی مول دلا ہے ہو یا نہ ہو تم
مین اکو بیان لکھ پتیا ہون	
جہ باغ بلاغت کی دیکھی بہار اب	لگا کر گل آفرین صد ہزار اب
دگادی بس انشائی ہی یہ پکار اب	سخن کا خریدار ہو جو شاہ اب
مین او پس پاس اپنی غزل پتیا ہون	

فحش غزل میر جاد ابہام گو

وہ جو عمار کا اگر کے تنہا	نیچے پتھر ہی ڈھو ہی پر نہ منہا
تب تو پتھر بنا یہ میر جو دین ٹہنا	راج اوٹھا دے جس بنا کو بنا
میندم آخر ش کرے ہی فنا	
جیسا مین ویسا کوئی عاشق نہیں	ہے کہیں عشق ہے تو صادق نہیں
یاڑا پتیا ہرن ہی فالق نہیں	دلی وحشت کے کوئی لائق نہیں
جنگل اور بن گیا ہے سبز کھنا	
مرقعش یہ سیف خاک بجھے	مل ہلا نا نہ کیونکہ زہر پئے
مکب تلک زخم دل کو اپنی سستی	دیکھی او سکی تین بناؤ گئے
کبھی ایسا نہیں بناؤ سب	
چب و دامن جو ہو دیدہ صبح	رات کی ہے یہ نور دیدہ صبح
صاف شفاف ہی دیدہ صبح	ہے بہت لطف ہی سیدہ صبح
کس تھلی کا ہے یہ نور چنار	
او نگہ بان چرسنی کو ایک دم کے	پر دریش یافتہ ہے عالم کے

حفل سان ہٹ کر ہی تم تم کے	یا لنی مین پاننو قسم کے
زادہ دہرنے نہ ایک جنا	
ست ہیکو سحاب ہے یہ وہ	نہین تار ہی یہ بالو ہے موجود
یہے ہر ہو چن کر بیٹے کو د	ہاڑ سا یہ ہنسی ہے چرخ کو د
خود بخود ہے ہنا خود یہ چنا	
عشق کے جن نے کی ہو منزل طو	جون گنیا بجائے برج میں سے
نور سی او سکے جلوہ لرہ سے	آنا نحن کے کون لائق ہے
مین ہون مین وہ وہ اور کون انا	
کس یہ غصہ ہو کیجئے فریاد	کسکو جاو کیجئے مبارک باد
سید انشا یہ کہہ گئے اوستاد	میر و دم کسکی کیجئے سجاد
کرے اپنی بنی علی کی ثناء	
محکم قصیدہ مولوی حیدر علی صاحب	

چون تعریف مولوی حیدر علی سندیلوی شہیدم آفتا خود جناب شان بھیر بی و لکھنؤ
 آمد فی الفور سوار شدہ رفتم و طور الکلام قصیدہ بنے نقط خود برایشان عرض
 کردم بعد ازین از ایشان ہم مکلف شدم کہ می شنوم کہ جناب در عربی و فارسی
 و ہندی اشعار سیکونید چیزے ارشاد شود فرمودند کہ کلام من کہ قابل اطمینان
 است ہندی است گفتم ازین چہ بہتر باید خواند قصیدہ کہ در لغت آنحضرت فرمودہ بود
 صلہ آن پیش حملہ عرش حضرت رب العالمین است کہ روز قیامت پیش خوانند کشید
 حیر باساح تمام قصیدہ را اگر فتم از بسکہ هیچ مفری نہ عم من با و نیہ نہ زیر اچہ مصرع
 او گویا قطعہ زعفرانی است برائی تفریح طبع بجا طرم رسید کہ اگر محکم اس و کردہ آید و رہا
 گذران یادگار است مطلع قصیدہ

رسول حق کا محمد بنی خیر انا م
 ہی خمر کون و مکان بجا چہ در و دو و ملا

عجیب اینکه مولانا بزرگم خود و طلبۃ العلم مزار استند کہ بعد فارسی ہم یاد گرفتہ اند بجز
 اشعار ہم سیکھتے و زبان اردو ہم در شاہجہان آباد حاصل کردہ اند و در علم موسیقی نیز
 کہ اصل ہے از اصول اربعہ ریاضی و فل کل دارند یعنی عشاق و عراق جو سینی وغیرہ
 خوب می سرائند گا ہی پیش نفاشی کہ از شاگردان خاص ہے خیال خواندہ داد
 طلب میشوند قربان این شعور و بلا گردان این عقل ہر گاہ در سر و دن مضائقہ ٹکروند
 و ساز زدن چہ مضائقہ جہذا جلسے کہ علم فراہم آئند و در ان دیکے چوڑی نرند و دیگر
 مال و ہر ویکی ساز بنوار د و گوید +
 علمینا سانون ہی اپنی کول بلا سے
 انظر الینما او میان پیرہ والی + ضایق الحال
 مت بہو کہ نیندین ان طین ہین دینا ہین پینا ہین

ایست خمس موصوف

جناب مولوی حیدر علی بلند مقام کہ زمرہ علمائے ہین اوہین کا نام
 کلام اون کا یہ ہے مدظلہ العلام رسول حق کا محمد بنی خیر انام

ہے مخزون و مکان بکھادیر و دوسلام

محن وہ ذات مقدس بہ اپنی سستہ ہین سخن سے آپ کی دریا عریض بہتے ہین
 سندیلہ میں یہی پڑتے مدام رہتے ہین خدا ملائکہ صلوات بکھہ بہ کہتے ہین

صبح و شام و مدام اور لیالی وایام در و در و جو کچے تو ہی ثواب عظیم
 چمن میں کہتی پڑھتے گلشنی موج نسیم بہار کہتی ہے یہ شعر واجب التعظیم
 ہے امر ٹکوبہی صلوا و سلوا و تسلیم

سے امتثال امر و اجابہی وی الافیہام

اگرچہ اشک میں جون سیل موج ہتا ہون مقدر اپنی جو قسمت میں ہے سو سستا ہون
 زبان کو ہے حرکت کب خموش رہتا ہون بوجیب امر خدا میں صلوة کتا ہون

کہان صلوة ہی سے کہان وہ عالی مقام

کسی سے کوئی جو جبار کے صفات کے وہ چاہتے کہ بہر اوس دکن کالی رات کے
 گناہگار کے کیا باعث نجات کے اگر حدیث میں آیا جو کوئی صلوات کے

صلوٰۃ اوسکی ہے مقبول بفضل منعام	
ظہور حجلہ عالم میں ہے یہ سب اوسکا + ظہور سدرہ بھی رکنتی میں ذکر اب اوسکا	فرشتہ کرتے ہیں مذکور جب نہ تب اوسکا جو بنے عقل سے پوچھا کہ کیا سبب اوسکا
کہا کہ علم حق نے یہ مجھ کیا الامام	
پڑھو درود ابھی پیر تو خیر بل جل ہے دروادینہ دل کو مثل صیقل ہے	میسر آج جو ہے بات سو کمان گل ہے کہ وہ ہی مبدراول سے نور اول ہے
اوسکی نور سے عالم کو ہی وجود انجام	
پی کی امت مرحومہ جرعتہ کو شر محمد عربیؐ ہے جو اپنا پیغمبر	یہ تسخیر و تسخیر سو خطرہ نہ تسخیر مونیکا ڈر وہ ہی نبی تھا جب آدم تھا آج کل اندر
وہی ہوا پھر سبھی انبیاء کا فضیلت نام	
مدار آیہ لولاک و خلقت آدم ملیک و مالک و ملاک کعبہ و زمزم	حبیب حضرت طلاق و خواجہ عالم + وہی ہے روز جزا شاخ جسیع اعم
رضائی اوسکی ہے سطور عالی علام	
یہ نوش ساغر وحدت سے اونے کی ہرگز کئے ہیں اونے ہی بس مرتبہ یہ ساری	کہ شرط تھے و بلا شرط تھے بشرط اشی اوسکی حسن کا جلوہ بیان و مان بھی ہے
بیان ہی نام اوسیکا و مان بھی مکانام	
کیا طہو جب اونے ہوئی عجائب سیر + رجوع نوع بشر کو ہوئی بجانب خیر	جبیر اسو کہہ گیا گر پڑے ہزار و ن دیر بہانے جانتے محبوب و وہی ہی نہ غیر
چنانچہ ایت عجیب دلیل اوسپہ تمام	
یہ شعر عظمیٰ اللہ مجھ کو بہاتا ہے + عجب طرح سے یہ جملہ مزی دکھاتا ہے	کہ جسکٹری اسی پڑھتا ہوں چین آتا ہے جو کوئی تحفہ کہ محبوب آگے لاتا ہے
محبت اوس کی سستی خوش ہو ہی سب دمام	
یہ بات سخت ہر مشکل تھے کیجئے ٹک غور	جواب ویسا بدل سوال کا سو یہ طور

مکالمہ یہ بہیم ہو چکا تو بس نے الفوار	سبب یہ کلمے کا عقل نے کمون کچھ اور
تو سننے کی بجائے یہ مونسوئی تین علام	
ہوا مقولہ منقول عقل سے یہ حصول	کہ سب درود کا پڑھنا سدا کرین معمول
جو خوف صدمہ سردی ہو یوں ہی مقبول	اگر یہ شرط اوستی کہ اسم پاک رسول
اربا سونے کے وضو ساتھ یا کہین اقلام	
وضو درود میں گوہر نہ میری بہائی شرط	صلوۃ خمسہ میں شائع کو سی یہ بہائی شرط
یہی تو مجتہد وقت نے سنائی شرط	ولی نماز خدا میں طہارت آئے شرط
درود پنج نہیں شرط آخرتہ صیام	
یہ راز بھی ہے وہ جو کہ ہونفا فی اللہ	بصارت اور بصیرت ہو تب تو سوچے راہ
عجب طرک کا یہ مضمون بند ہا کہ واہ ہوا	سبب جو ادسکا بیان میں کروں خدا ہی گواہ
کہ شرح اسلی میں وقت ہی نزدیکی فہام	
بلند عرش برین سے ہے ادسکا پایہ ہے	خدا نے نور سے اپنے اوسے بنایا ہے
پہر او کی سایہ ہو کیونکر وہ آپ سایہ ہے	شروع صلوۃ کہ اللہ اکبر آیا ہے
درود او سبکی سے پایا صلوۃ فی انجام	
نہین ہم عشرت اعاد میں تکرار	اگر مبات الوف آدین ہی واحد ہے بکار
اسے سمجھ لے تاک ایک غور کہ ہیں ہمارا	صلوۃ واحد و رحمت بیک عدد میں شمار
حساب جفر میں ہیں متحد بلا او عام	
دلوں کو عشق کے گرمی جو دی تو نہرایا	وہ شعلہ برق ہو کر کا ہو پہر نہ شرایا
برس پڑا وہ جو بادل تھا خوب گرایا	صلوۃ صورت احمد یہ حق نے فرمایا
یہ شان اسم کے اومی وہ کیسا جگنام	
کری ہے وقت سحر آفتاب جیسے طلوع	اسی طرح سے سمجھتے ہیں او سکواہل رجوع
نہی کمال رجوع و فوری خشوع	قعود ال ہے اور سجدہ ہم جاہر کو ع
چارم حرف الف چاہتی سو آیا قیام	

اگر عبادت رب و دود ہے منظور فائدہ کی تخیل کو ہے یہ بات ضرور	تو کر خیال کہ گویا ہونیں اوسکی حضور سمجھ کے دیکھ بیان کو انظر و منظور
ہر ایک رمز خیرین او ثناء و دسی تمام	
رکھی ہے منزل لایسفی طریقت اور حقیقتاً جو سنو تو یہ ہے حقیقت اور	شریعہ و ن سے ہے کچھ عشق کے شریعت اور صلوۃ عظمت حق ہو ان عظمت اور
جو کوئی منکر حق ہے وہ ہی اللہ خفام	
اگرچہ کہتے مصوّر طلسم کے تصویر تجلیات کے ہے اور قسم کے تصویر	وے نہ کہینچ کے اوسکی جسم کے تصویر جو کوئی پاک ہو لاویگا اسم کی تصویر
وہ پاوی لقع عبادت ہو اور اسکا نام	
دروہ کے جو موبطین ہیں اونکو رحمت ہے یہ راز سمجھی ہے وہ شخص جسکو وقت ہے	اونہیں کے واسطے آمادہ قہر رحمت ہے صلوۃ حق سے بنی پر یعنی رحمت ہے
لکھا ہے اسکو کتب صحیح مردان اعلام	
بیج اوسکی ہیں ہر خاص و عام عالم پر وہ ذات پاک ہے رحمت تمام عالم پر	یہ سایہ اوس کا رہے گا تمام عالم پر اوسکی حکم سے ہے صبح و شام عالم پر
جو ہو وی رحمت اور تو عین تمام	
مجاز وائے نہیں جانتے حقیقت سے طے یہ بات ہوا جبکہ دشت الفت طے	نشاہتہ اونکو ہے پی ہے جنہوں نے عشق کر کر صلوۃ عبد سے مغنی میں طلب رحمت ہو
سوا سوال کے بندوں کے کچھ نہ ہو وی کام	
جو حق پرست ہیں اونکو نہیں ہے مطلق بیم دروہ بھیجے پر وہ کرم کریگا کریم	سراے پیر و احمد ہے خلد و ارفیم خدا رحیم ہے محبوب اوسکا وہ بھی رحیم
سوال رحمت رحمت یہ کیوں نہ ہو گا لازم	
اگرچہ مرد مسلمان کو ہے عبادت شرط رسول اپنی کے جتنے ہوئی اطاعت شرط	وے نجات کو ہے اوسکی ہے عنایت شرط سوال کرنے کو کیا چاہیے طہارت شرط

	سوال ایسا کہ جسکا ہمیشہ مواہرام	
وہ رستگار ہیں جو امت پیغمبر ہیں	بشر وہ جملہ ملائک کے طرح ہوتے ہیں	اونہیں کے واسطے جنت میں سب سے گہرا
	نہیں ہے فرق بیان در بیان خاص و عموم	
نہ ڈر تو خوف قیامت سے گو گذرے وہاں	رسول خالق و اور سارا بہرے وہاں	حساب کا جو وہ جہکڑے مختصر ہے وہاں
	جہاں صلوٰۃ وسیلہ ہو ورنہ خسر قیام	
قصیدہ مولوی صاحب کا تہا پر ثواب	محسن و سپہ ہے انشا ہے ایسا الاجاب	سمجھ کے کہتے ہیں وہ دام ظلہ الوباب
	درود پڑھ کے سہو پڑ کر ختم کلام	
	خمیس دیگر	
ورین زمانہ باد نیست میچس میسر	بہ علم و فضل و ذکا و کمال و فہم و ہنر	تینا نبویسیم چند بند و اگر
	کہ بہت شرح طلب این کلام را انجام	
بہین برے رسولم چہ شان و کرم است	کہ جبریل امین در مقام تسلیم است	بعرش عظم و کرسش نخر و عظیم است
	چہیم شکل ہم داوۃ عدد از جام	
نہ است تسع بود تسع را عدد و ہفتہ	بے چار و شش و ہفت آمدش ہمرہ	یہ نہ فلک شدہ ساطع لوا مع انہم
	حصول گشت یہاں ہفت وہ درین شگام	
کہ حاصل عدد واحد و صلوٰۃ بود	ایک است و ہشت و اگر چار چار و احمد	نہ است و نہ ایک چار و صلوٰۃ عدد

وگرچہ سبطی و السلام والا کرام	
عد و زروی جبر ہفدہ است در رحمت	چراغ و دیے گوید ت اگر چودت
بگوش مایح نمی خواهد اندرین وقت	نمودہ است ہمان جلوہ احد عظم
وگرچہ ہم عدد احمد است رحمت تام	
برس بکنہ حقیقت مساعی کہ نمود	ازین میانہ غرض آن بزرگ را این بود
صلوۃ و رحمت و احمد اگر شود معدود	مساوی العدد آید ہمہ ہوا المقصود
کہ تا زیادہ شود عظم و شوکت اسلام	
بروی خلق جان عرفہ بہشت کشادہ	باین وسیلہ خدایش خیرای خیر ہاد
بحق احمد مرسل و آلہ الامجاد	اعلہ علما را بود ہمین استاد
کنون رمتنات بہت آن نجمہ شہام	
فخمس قطعہ مرا جان طیش کہ ترانہ سرانیدن الفضا	
کیونکہ مرا جان طیش سے قازین نہ ساری پیر کرین	اوس سے یہ قتل عام ہوا چاہی حالت غیر کرین
کیا لازم تھا کہ یہ قطعہ دفع قشون طیر کرین	فصل بہار آئی گلشن میں چلو طیش تک سیر کرین
شاخ بہ گل کے ہے ترعرع ہر ایک مرغ گلستانی	
سرگم پرنی لیتی ہے کوئل کوئی موہنہ کو جیرا تو میں	ٹپا ٹوٹی کرتے ہیں بجلی بجلی دھوم مچاتی میں
یہ جو ترانہ خوب بنا ہے اسکو بیٹھے گاتی ہیں	لی جی ہے اوج ہوا پر بول یہ اور تری جاتی ہیں
تم درنا تم تم درنا تم دیم شاد درنا دانی	
طوطی مینا کلہر می چاہیو مگوئی سبکو حیرانے	جانور و نکلے سریر تو ناجیکہ غضب یہ طمانی
سرخ تابین سب دہن لہو میں بن لڑا ورن بانی	چونکہ ہلا کر بولی بنیل میرے لٹوری اسی جانی
تم درسی ناتم تم درسی ناتم تادریا تادانی	
تمام شد	



<p>اور کس کا آسرا ہو سرگروہ اس سادہ کا اہل عالم کا سہارا آسرا کس کام رکھ لو دیکھا تو لقا اسرار کوہ طور حب ہوا لہا ہر طرح کا ہیکو آرام و سرور اللہ اللہ کس طرح ہو درک او نام و حق دم کو ہو گا مگر کہ سایہ اہل عدم واہ ہر دم کا وہ طور وعدہ امداد اور</p>	<p>آسرا اللہ اور آل رسول اللہ کا ہر سحر گہ آسرا واللہ اوس درگاہ کا گرد گرد و سرکہ تنویر کہ معرواہ کا دور گرد و سوسہلا آلام اور اکراہ کا کوہ کا عالم او دہر کو طور ادہر سو گاہ کا آہ اگر معلوم ہو معدوم سر ہو واہ کا روکھا عالم اور وہ سوکھا دلا سا آہ کا</p>
<p>ہو اگر در کار انشا روح اور حوار ام</p>	<p>ما سوالد مالک کرو دالا اللہ کا</p>
<p>رہ و رسم جدا اگر دالم اور در دہوا ہوا کو آ اوس امر و سادہ کو دل اہل سکر کو لگ لگا</p>	<p>در سہ گلکدہ ارم سر راہ و لولہ و اہوا کہ مراد آس کا کل کتنا سر کو ہر ہر ہوا</p>

ادب کو وعدہ ہوا اور ادب ہوا	رہا معاملہ اس طور چھڑ گیا کہ مدام
ملاوہ ماہ کرنا چاہتے تھے اور انشا	کہ دور لاکھ طرح عالم ملال ہوا
ہمد ام اسکا گلہ آلودہ دم سرور ہا مرد اس معرکہ کا وادرس مردور ہا کہ سدا حوصلہ اوس مرحلہ کا گردور ہا مدرکہ در طبع آمد و آوردور ہا	دل کم حوصلہ کو گو کہ سدا درور ہا المد والند واد معرکہ آرا کہ مدام آہ وہ محمل سلما وہ ورا دہ صبرا نیکہ مورد و الہام رہا اور سدا
سحر اوس گل کو ملا عطر اور انشا سو کوس	
سو کوس وگا اور کھلا لالہ حمر اس گل کو سلکا کہ سر کو بلا سطح اورد کہ ملا علم و عمل صلا ہو سو عمل او دل آیم و حور کہ کھو صلی علی کہنے او سو تو او حور کہ دیو دہا کراد لکھو راسکا آو کہ بلا سلسلہ کا کل سودا و بھکو دلاسا	ہم دم بکسار ہوا اہلما سارا اور پورہ کو کا آلودہ کمر و حسد و حرص ہوا ہوا صبر طول ال کر مرحلہ رسم و رہ علم کو سو کوس مسرور ہویم حمام ہوا ہر ہوا گرم ہر اس کر کا سہل دور رحم و کیم و مہر کر و ہمدیون اگر آو ادب آو
آرام محل سارا طلا کار صر صر کر و لولہ انشا در طور سہا ام و کم عمر نہ آسا کاراگ کدارا	
اور وہ کام ہو دلا کس طرح اہل اسلام ہو دلا کس طرح سو سر عام ہو دلا کس طرح گرم حمام ہو دلا کس طرح	بھکو آرام ہو دلا کس طرح حسد آہل احمد مرسل موسر اسر کلام نہ و سرور ہو اگر کام آگ کا معبد دم
آہو انشا مدام رہم و الا آہ وہ رام ہو دلا کس طرح	
دور ہوا کل کا سہل کا آہ گروہ اہل صلاح	سو ہم گل کا لہما سارا آہ گروہ اہل صلاح

اولولہ دل کا معرکہ آرا آہ گروہ اہل صلاح	الہ کھلا سو کوں سہا سہرے دیو ہوا کا وہ عالم
نظمیہ ہوا کا سو لگا آہ گروہ اہل صلاح	ایک لکھلا سہرے ہوا اور عطر و نس کل کو ملا
سہرے کسار اور والد آہ گروہ اہل صلاح	گہور ہو لو مورہ کو کا کا و ملکر اے ان نہار

ال رسول اللہ سوا ہوا سہرے کس کا ہوا	اور ہو سکے گا او سکے سہارا آہ گروہ اہل صلاح
-------------------------------------	---

وا ہوا کو سدا د و ورع و صلاح	او کدرا کو سدا د و ورع و صلاح
سا ککا کو سدا د و ورع و صلاح	راہ و رسم عمل سو کل معہ و رسم
لسلہا کو سدا د و ورع و صلاح	موسم رعہ و کو ہیا ر ہوا
حال لا کو سدا د و ورع و صلاح	امر و سادہ زو کو گہور اور کو د

کس کو رسم و کرم سوا انشا	آئندہ او سدا د و ورع و صلاح
--------------------------	-----------------------------

عطر سہاگ کا لگا صل علی محمد	خیر عروس مدعا صل علی محمد
طور سحر سورس مسا صل علی محمد	واہ وہ عالم اور اداسہرے ملا دلا ہوا
وصل سہا و مہر کا صل علی محمد	سلسلہ کلام گرم اور ہوا وہ سرور
اور عطار و سہا صل علی محمد	وار و معرکہ ہوا مہر کاہ و مہر کو
گل کدہ سارا لہنا صل علی محمد	آس مراد کا او ہر اور او ہر کو گل کھلا
کار مرصع و طلا صل علی محمد	معرکہ دیوم دہام کا وہ محل اور او سکا
مہر بلوک کا لکھا صل علی محمد	صدر صد و رسم و راہ خاکم محکمہ ہوا
دا ورفہ ارم ہوا صل علی محمد	طرہ نعل و گوہر اور سلسلہ ہار کا کھلا
ہکو دہام آسرا صل علی محمد	صل علی محمد آل رسول کار علی

سورہ حمد اور درود و درگشا و ہوا	وہ کرد و رواہ و صل علی محمد
---------------------------------	-----------------------------

آمد آمد گل ہوا اور وہ سادہ رواہ	زور کا سہل ہوا اور وہ سادہ رواہ
---------------------------------	---------------------------------

مور و مور و ماہ اہل سدرہ کو	سینم دل دل کاموا گہر اسہاگ
سرگر و موگر و موگر و موگر	سر و صلصل کاموا گہر اسہاگ
سر و کما م دو و ملی کا سحر	اور بکھل کاموا گہر اسہاگ
لوگو انشا کو دو و اندہ المسک و	
دام کا کل کاموا گہر اسہاگ	
واہ و اسر گر وہ اہل کمال	وہ سما اور راگ کا وہ حال
وہ کلاہ و ردا وہ عامہ	وہ عصا وہ صلح وہ رومال
طول آمال اور سور عسل	واہ و رع و سراد اکل حلال
اور رسوا ہو آ و اور کھو لو	سر سودا ہلا ہلا کر گال
کھواس طرح سگر اور سدا	کلمہ حملہ سو سادہ گمال
گا و سدا دہ کو د کو د کھو	مرا ذہر آ و اور لا و کلال
اور انشا کو د و کھو د ا کھو لو	
عرس اور ولولہ کر و ہر سال	
اہ موسے وہ طور کا عالم	اور اوس راہ و ور کا عالم
وہ ادا د کما و واہ کہ ہو	گر و اوس ماہ و حور کا عالم
لا و دار و وہ دو کہ ہو اوکا	شکر راج سند و ور کا عالم
ملکا اوس معلم آسا ہو	علم صدر الصدور کا عالم
لا کلام اللہ اور مطالعہ کر	کلاک و لوح و سطور کا عالم
واہ وہ کہد وہ کلام وہ	وہ رسول حضور کا عالم
واہ وہ سدرہ وہ ہو واہ	وہ مدام طور کا عالم
امر و سادہ رو کو گہر انشا	
اور گہہ واہ حور کا عالم	
طور حور کا دلہ کا سا حور و سن کا گل سامویم	لاہ امر و کا سہ اہل کا ہجو و کھلا سار عالم

محرم کل اوس حال اور سر کا اور بنو اکتش سر	آہ دلارام آہ دلارام آہ اوجہ ام آہ محرم
اورم آہو گرد سوا دورہ صحر اسکو و کھلا	راہ دلا اور محل سلما اور دراکا سلسلہ دم
لالہ کھلا سو کوس سر اسر کوہ اور صحر الان	کوہ دکلام حال کر اسد دم کوہ لاکر کا گام

رعد و ہوا کا معرکہ کرنا کریم رہا اور پورہ کوکا	
انشا اللہ حمد ادا کر دو رہو اکل درد و الم	

لاؤ عروس بدعا کند و سہا و ماہ کو	عطر سہاک کا ملو کا کل دود آہ کو
معرکہ و داع کا وارد اگر بنو کر سلام	سلسلہ درا کو اور عالم گرد راہ کو
سدرہ ملک بنو ادورہ سر و آہ سرد	سدرہ کو کر دعا سلام اور سلام گاہ کو
عکس کلاہ بالک اور ملک کلاہ ملک	آہ کلاہ آہ دور کر اس کلاہ کو

اوس احد و حمد سوا اللہ کو کلام الہ	
انشا اساس و سر کو بزم اور اللہ کو	

سلسلہ گر کلام کا و اہ ہو	سامع درد دل کو سودا ہو
دل کو سوط حکا کبر و رہو آہ	وہ دل آرام گر بہا رہو
داور اماہ مصر ایل و لا	ملک دل کا و سادہ آرا ہو
را حالم حکم حاکم عصر	مہر و ماہ و عطار د آسا ہو

کر موجد دعا کہ انشا کا	
کار ہر دوسرا اللہ ہو	

سہ گرد و گدا حاک اللہ	آہ کا کر عصا حاک اللہ
ہو حصول مراد ہر دوسرا	ادبہر آ کر صدا حاک اللہ
کر دعا اور آل احمد کا	رکنہ سدا آسرا حاک اللہ
ورد حمد و درود کر ہر دم	کا بلا عالم حاک اللہ
موسم گل بنو اور بنو گلدم	گلکندہ بسما حاک اللہ
رسم اللہ کا بنو او خور	آس کا گل کھلا حاک اللہ

اہل عالم کو کہہ مدام انشا صادرا داردا حاکم اللہ	
دلدار آمد انجمن	روح و گل و گل آورد ہمارا
دو دلم داوڑ ہسم سمارا	کردم ہلاہل در کاسہ ماہ
گرد سہ او گرد و سہ و سہ	ہر کس کہ وارو در دسح گاہ
کرد او عدورا آگاہ عالم	صدآہ صدآہ صدآہ صدآہ
گر عدل داوڑ آرد لوارا	داؤد گرد و مطرود در گاہ
ورد و الم ہا دارد دل ما	ورد و عالم ہر سال و ہر ماہ
ہر کس کہ آرد آرام روح	ورد اکہ دارد ہر لمحہ اکراہ
انشا و ماوم ورد و عالم + سہ کرد و آہسم اللہ اللہ +	

من رباعیات

کس کام وہ وعدہ دیم دلا سا اور دہوم	اکہ اکہ اسناک گل رسم و رسم و رسم
لوہ و لگو او او کہا کر کہ ہوا	ہیکو سہ کار کار ارادہ معلوم
ایضا	
ہو عطہ سناک کا لگا کر مسرور	آرام محل رکبہ اسم دل کا اور حور
وہ طور و کھا کہ ہیکو کل ہو معلوم	ہو سے کا عالم اور وہ لبتہ طور
ایضا	
کم ہوگا دلہ راورد کہہ کا عالم	گرد و ورد کا سلم ہر دم
رکبہ آس سدا کہا کر انشا اللہ	اللہم ارحم ارحم ارحم ارحم
ایضا	
اگل لگا و گرم ہو آہ رہا سناک کر و	وہ کہ ڈراو والا ہوا سکو اکل کہہ ارکو

دور کرو دور او کو سارا گلا میا کرو	ہکلو ملو دلو کھلو کھلو لو گرو کو واکرو
آو کھلو ملو کھلو گرو کو گند کدا کرو	
گو کہ مسوس کوس اور ملو لہ کو کہ کھاؤ	رو لاکہ و کہ دیوم و ہام او مگر ملو ملاؤ
گرم رہ سلوک ہو مروجہ ہر کا ہلاؤ	دور کرو دباگ کو لہر سناگ کالگاؤ
دکھ کو سکھا کر آگ دور اکھ کو نیر سا کرو	
واہ ہوا کا عالم اور موسم عہد لہ لہا	وہر کو عطر گل ملاؤ درو ارم ہوا
گاہ کھواو ہواو ہوا گاہ کھوا ہا ہا	سور ہو کو کو کو کو کو و طور کمال گاہ کھاؤ
گاؤ ہمارا در گرم معرکہ رال کا کرو	
ماہر حال ہم رہو اہل سلوک ہوا اگر	حاکم طور دم رہو اہل سلوک ہوا اگر
گرد حیرم رہو اہل سلوک ہوا اگر	در صد ہیم رہو اہل سلوک ہوا اگر
کو عدم ورو دیوسر کو او دیوسر کھا کرو	
حاصل درود و ہوا محفل سر گروہ وریع	دورہ گرد و ہوا محفل سر گروہ وریع
ہمسر وروہ ہوا محفل سر گروہ وریع	مرحلہ گرد و ہوا محفل سر گروہ وریع
دولہ سماع کو سلسلہ دراکرو	
لاکھ مراحل سالک لود کھا دواو	لاکھ ہمار دہم کو لاؤ لہ او ولاو اور
کوہ علوم و علم کو حملہ کرو ملاو او	طول اہل کو سر دیو و سو و عمل ملاو او
دو کھو و کھاو و ہکلو گل اور کھو کھا کرو	
وسوسہ ملال کو رہو ادیر کھلو کھلو	سلو او کا سو گند کھاؤ گند کھو اور رہو
وہو کا و د کہ کو کھل کھلا دلو لگا ملو ملو	انشا ادیر کو او لہ او رلا ساؤ لکو ورو
صلح مصاحت کرو حمد و درود ادا کرو	
نشر و صنعت ایضاً	
احمد شہ کہ اس مراد کا گل کھلا عطر سناگ کالگا کر ہلا گھلا و دماہ رو و لہ ساہو کر	



<p>پس از مناسک تحمید و لغت صل علی شتاب آنکه سعادت علی عمر انیش وزیر اعظم هند و ستان و ناظم ملک جناب عالی فرخ شیم سخن و دایره خداش تا صد و سی سال زندگه بخشد بساک نظم بکش جمله عوالم نحو بدان عوالم نحو است در عرب یکصد</p>	<p>محمد و علی آله بگو انشا ز لفظ خویش عنایت نمود در همه جا یمن دوله بهادر سر آمد امرا شجاع و سفیر و منصور مالک الروسا بحق حیدر کرار و جمله آل عباس فراع گشت چو حاصل ز حمد و لغت و ثنا دو تاش مغنوی و جمله لفظی ای دانا</p>
--	--

در بیان عامل مغنوی

<p>خلو فعل مضارع زناصب و بازم بدانکه عامل لفظی اگر تجر دیا فت</p>	<p>یمن معاملة مغنوی است چشم کشا همان مقدسه ابتداء است در علی</p>
--	---

تقسیم عوالم لفظی

<p>سامعی است و قیاسی دو قسم از ان لفظی</p>	<p>قیاسی است همه هفت تا نفهم و بیا</p>
--	--

کہ ہم مفت ہو اسم فاعل مفعول	مضاف مقدر و پس فعل مطلق امی و انا
اسم از صفت کہ شبہ با اسم فاعل بہت	و کہ یہ نامیہ تین اسم نام مہا

در بیان سیزده گانه عوامل لفظی و قیاسی

سامی آن نو و و یک کہ سیزده قسم است	بیان جمله کم در رویہ نصیحا
حروف جر قسم اول	
چرب و سبز و دنی و عدا و خلا و حاشا	الی علی و من کان و لام با ستمے
عن بہت و تا و اگر و آ و اینہمہ و یا	حروف جر نبود غیر شان و گر اصلا

دوم حروف مشبہ بہ فعل

فعل و بیت و کان بہت و ان ان بے	و گر بگوئی کہ لکن بہت اے بنیا
بدانکہ نامصب اسم اند و رابع خبر اند	بہر کجا کہ در آیند و رکلام اینہا
ہر آنچه گفتند اورا بگویش ہوش شنو	بخوان حروف مشبہ بہ فعل ہر شش را

قسم سوم حروف ناصبہ اسم

حروف ناصب اسم اند و آ و یا و او	اگرچہ ہمبندہ والا ایا و با و ہما
---------------------------------	----------------------------------

قسم چهارم حروف ناصبہ فعل

کے است باز آؤن آن و کن زمین ہر چار	حروف ناصبہ فعل اے سمن سیما
------------------------------------	----------------------------

قسم پنجم و حروف جازم فعل

حروف جازم فعل اند تا و من ہما	مشی و امی و آؤ ما و حیثما اے
ہم اینست و رین بچ شک و رین نماند	اجلہ طلب شود اعلم العلی

قسم ششم اسماء ناصبہ تین

چہارم اسم بود ناصبہ از بیہ نگارہ	بشرط آنکہ چہ تین او وقتہ آجکا
----------------------------------	-------------------------------

یکه عشره چو مرکب کنند با احد شش	از ان چهار بود اسی در سیم و کا
مراد این عشرات است با ا ح ا و ب ل	نه از بر ا سه خبر پس کاین نهت و کذا

قسم هشتم در اسماء افعال

ز اسم فعل بدان شش شمر از ان ناصب	روید و دو نک قبله و علیلک و صهل
سه تاش رافع اسم اند یا د کن بیات	بکن ملاحظه شتان و باز سرعان را

قسم نهم در افعال ناقصه

بدانکه سیزده افعال ناقصه باشند	جسبع ناصب اخبار و رافع اسما
چه غل و بات و در گریس و تاج ماز آل	چو صا و کان و در گرا صبح و در گرا آسا
در چه مانگ و ما و آم و مانق و صخه	در گرضع که ازینها بر آمد سه بر نا

قسم دهم در افعال شبه بلعین

ز ما و لای شبه بلعین ا طالب	اگر خبر و هست هست است و او لای
که هر دو رافع اسم اند و ناصب خبر اند	در بن سخن نبود و صبح جامی چون مجرا

قسم یازدهم در افعال مقاربه

چون ناقص اینهمه افعال را مقاربه گو	اگر ب بود در گرش کا و او شکست هستی
------------------------------------	------------------------------------

قسم دوازدهم در افعال مع و ذم

چهار تا و در افعال مع و ذم باشد	چو جند ا در گرا سا و حسن نعم عما
بدانکه رافع اسماء جنس اینهمه اند	اگریم علم به بخش ترا و ذمین و ذکا

قسم سیزدهم در افعال اقلوب

بر سه شک و یقین اند چند فعل در	ز قلب اینهمه تاشی شوند مولا
حبت غلت و طغنت برای شک باشد	غلتت بر یقین پس رایت ای دانی

و جدت نیز یقین ز رحمت مشترک است	بیان شک و یقین کرده شد چنین امان
چو مرد واسم در آیند هر دو را منسوب	کنند این همه پوشیده نیست از انشا

در بیان حرف عاطفه

بل است و لا کن و حتی و او و فا و لا	و گر چه ثم و ام و هم آمد آ و اما
حروف عطف همین ده بود و صبا کن	ازین زیاده ندیده است هیچکس اصلا

در بیان مفاعل پنج گانه

که و مطلق یقین و هم بود و خبر	بدانکه است مفاعیل پنج در دنیا
در آنکه است شش گانه	

در آن که است شش گانه	بدان اضافی و نقد ادب است اسه غما
و گر چه فرجی و استنادیت و توصیفی	و گر که ام بود و ضوئی ای کرم فرما

در بیان آن یکسور

چهار جا است که یکسور آن را خوانند	در ابتداش چو آرند باش از آن شنوا
چو بعد قول در آید فته چو بعد قسم	و گر چه در خبرش لام را نشود ماوا

در بیان آن منقوصه

بدانکه پنج محل آن می شود مفتوح	چو بعد علم و پس از ظن و بعد از لولا
چو بعد از یقین یا میان هم آمده	همین معالیه مشهور است در طلب

در بیان اسماء منصرفه انبیا علیهم السلام

شعیب و صالح و لوط و محمد و عیسی	که منصرف شود اسماء انبیا علیهم السلام
---------------------------------	---------------------------------------

وگر گرام بگو نوح غیر مضرف است | گروه جمله پیغمبران با تقوس

در بیان الف لام

و قسم هست الف در کلام اهل عرب | بدانش زانده و غیر زانده ای دانا
ز غیر زانده کن گوش و یا دگیرش زود | شمرده اند و را چار قسم اهل سنا
بر اے جنس و گریست بهر اشتغراق | چو عهد خارج و عهد ذہنی است سنا
بیامی حسن کلام است ز ابد اندر نظم | به نشر نیز همین گفته بیغان را
چو لام میم هم از بهر معرفت آید | حدیث مصطفوی را پیس از علما

در معارف پنجگانه

بدانکه پنج معارف بود میان عرب | یافت است کے غیر شان در استقر
بگوی مقصود و مدخول لام و هم علم است | وگر چه تبسم ایا عقل و ذہن را عجا

مضائق سوی همان بهر چارچشم نشأت
کتاب نیست بوزاین کلید گنج انشاء

تمام شد





جسے کائے ہین مرغ روح کے پر
 کہ وہ یکپند و مان رہے خورشید
 نہ طائر سے لیکے تا بہ ملک
 یاد میں اوسکے ہین سے بہوت
 خلق کرتا ہے طائر افسوس
 اوس سے غافل ہے سواناڑی ہے
 جسے دماغ کا سپر کا کہا پنچہ
 یعنی دنیا کے مرغ خانہ میں
 روز دیتی ہے ایک بیضہ مہر
 بانگ ہوتی ہے چونک صبح الہیک
 طرفہ نور و ظہور کا ہے وقت
 آدمی ہو کے تو کرے قصور
 تو ہی شک یاد حق میں ہو مشغول

جس ہے فرض اوسکے وقت سحر
 تن کے کہا پنچہ میں کرویا ہے بند
 مرغ زرین آفتاب ملک
 اور سگان عالم لاہوت
 کہنے میں جسکے ذہن کا طاووس
 کیا کہوں وہ کہ کیا کہلاڑی ہے
 کہے تن مرغ روح کا ڈہا پنچہ
 حکم سے جس کے اس زمانہ میں
 رات دن مایاں اور سچ سپر
 فیند کو چھوڑ صبح ہے نزدیک
 ویکہ تو کیا ہے نور کا ہے وقت
 محو ذکر خدا ہین جملہ ظہور
 سن نصیحت مرے بسع قبول

وقت پر بولتا ہے یا قیوم
وقت راز و نیاز جاتا ہی
لغت اس تیرے ادیت کو
اور سویا کرے تو امی انسان

وقت سیرخ کیسے یہ معلوم +
اوٹھ کہ وقت نماز جاتا ہی
آگ لگ جائے تیرمی غیرت کو
مرغ جو جانور ہے دیوی اڈان

نعت

جسکی بغلین کا ہے سایہ ہما
ہی جو ایک آسمان پر مرغ سینہ
نہ چین مرغ عقل کے پر و بال
وہ سلیمان شکوہ با اقبال
وارث تاج و تخت ہفت کلیم
فخر تیمور و بابر و اکبر
جسکے اختر سے ہے زاوہ سپاہ
مرغ بازی کا شوق رکھتے ہیں
یعنی ہے اسکے رزم بھی ایک رزم
کسیل ہے اونکو مرغ بازی کا
انہیں ہیں انبیاء کے چند صفات
اور محبت ہے اور غیرت ہے
صرف اس قوم کو ہوتا ہے لاج
کہ سمجھتا ہوں مرغ کو عشق
کیا ہے دُک لبیبے پرتا ہوں
چلتا رہ رہا قدیم مہین برقا
چاہتا ہوں کہ لیجے اسکو بھی جو

کرشنائے رسول زاہ نما
صلوٰۃ اوسپر بھیجا وید
گر حایت کرے نہ اوسکے آل
بسکہ شاہ جہان تر تشال
مالک ملک و صاحب ہوسیم
بادشہ زاوہ ہمایون فر
اور جناب وزیر آصف جاہ
لڑنے بہرے سے ذوق کھیلا
کیون اولی الغرم کو نہ ہٹاؤ رزم
شغل ہے جنگو ترک و تازے کا
گوش دلسے پر سن لے میری بات
صبح خیز ہے اور شجاعت ہے
کیون انہوں کا نہ جنگ پر ہون مزاج
اب مجھ بھی یہ شوق ہے اسکا
قصد ہے کاجیکہ کرتا ہوں
عقاب اپنے بغل میں ایک مرغ
چمنستان میں دیکھ تاج خروس

<p>داوید زاد مرغ بین اپنے لات و غزا کو توڑے اونکی لات ہے وہ اسفندیار کا باجو ا بٹیا رستم کا زال کا پوتا اوسکا پائے میں ہے بند ہاتھا کیا کہوں اوسکی جرات و قوت توڑ ڈالے سپہر کا انڈا</p>	<p>نسل خولاو مرغ بین اپنے پھلو انونکی بین اونہون میں مفا پاس اپنے جو مرغ ہے جاوا ہے جو پٹھہ وہ سامنے ہوتا برہ مشہور سا جو ایک ہے پٹھا وہ بین نوکر وہ ایک ہے آفت چاہے گر چرخ سے تو وہ سندا</p>
<p>ہیں عرض خوب خوب عالی مرغ ہے بجا کیے گراہین سپہر</p>	

قطعہ تاریخ تعمیر حویلی علی نقی خان بہادر کہ اصل مادہ تاریخ تصنیف
کسی دیگر مصنف صاحب بود و نہ مصرعہ دیگر سید انشا اللہ خان صاحب ہم رسانیدہ یقین فرمودہ

<p>تال کے نہ سہم کے نہ ستر کے تاریخ کمی ہوئی یہ کسی لڑکے</p>	<p>فارسی نہ عربی نہ تتر کے حویلی علی نقی خان بہادر کے</p>
<p>ہجو میان مصحفی من تصنیف میان انشا اللہ خان +</p>	

نجد و نندی شنیخے کہ حیم است و کریم است و علیم است و علیم است و حکیم است و عظیم است
و سلیم است و قدیم است و شریف است و لطیف است و خبیر است و بعیر است و
نصیر است و کبیر است و روف است و غفور است و شکور است و دودا است
و مخلق نمودا است و بودا خلق آفاق قسم میخورم اکنون کہ مرا بیج نہ جو تو مروکا
نبودا است وے از طرفت گشت شروع اینہم اقوال فرخرف شنواسے مروکانان
اندرونہت شائسہ عالم غزل و شنوی پوج تو اسے دنیکی و خارجی از مصنفہ لطفہ
مرجانہ ملعونہ نابونہ مردودہ مطرودہ مضبوطہ مقهورہ مخذولہ کہ مجموعہ و شنام

غلاظت و شداد است گذشت از لطف آن کلمه بناچار ترا بگویم که دلم خون شده
 جوشید و بلرزید و بیچید و طپید و بگر آتش شده و سینه سوزان من خسته دل و مبط
 و حیران اندر دہشت شامہ عالم اگر از لطفہ الہیہ نباشی دل میجو من سید کہ ز اولاد
 حسین است و نجیب الطرفین است و شریف است و لطیف است و فصیح است و بلع است
 و بود محسن بر حق کہ بجز رحمت و لطف و کرم بخشی و تعریف کمال و صفت پیش گوی گاہ
 بیان هیچ نکردم است و ترا بود ثنا خوان اندر دہشت شامہ عالم شدہ اثبات کہ تو دشمن
 دینی و یحیی و بود انسب بر موقع و لایق کہ ترا عن نمایند ہمہ اہل سماوات و کسائیم
 برین روسے زمین از امر او و نجبا و شرفا و فصحاء و بلغار و علماء و فقہاء و فقہاء و فضلا
 و نظرفاء و کلا و حکما و قبلا و جبلا و سفہا انچه تو کردی نمک ز اودہ مردان اندر دہشت
 شامہ عالم *

قطعه تاینج دیگر بطور استہزا

کئے مصرع پڑے مجھے لاجسم	ایک سے عقل میرے اسہین گم
ایک مصرع کے بڑھ گئے ہے دم	حویلی علی لقی خان بہادر دام شستم

خاتمہ طبع

بعد حمد خدا و نعت رسول کے اوپر روشن ضمیران صبح نفس کے ظاہر ہو کہ اس زمانہ
 میمنت اقتران میں کلیات انشا اللہ خان کہ کلمات بیثال اور کلام شکر خاں
 شعرا و ماضی و حال ہے اور ہر مضمون اسکا گویا الہام غیبی ہے جسکو جناب منشی سید
 انشا اللہ خان صاحب مرحوم نے تصنیف فرمایا تھا اور ہر شعر اسکا بیثال ہے
 سقم سے پاک ہے اور عیب کا اسہین کیا وہم و اور اک ہے ماہ فروری ۱۳۲۷ عیسوی
 مطابق شہر محرم الحرام ۱۳۲۷ ہجری مطبع فیض طبع نامی گرامی مشہور نزدیک و دور
 و نور جناب منشی نوٹ کشور اوام اللہ بالفرح والسرور الی یوم النشور میں باہتمام

مقبول بارگاہ کونین منشی سید امجد حسین رضوی لکھنؤی سلمہ اللہ ربہ القوۃ
سے زیر طبع کو پہونچکر مطالعہ ناظرین بامسکین مین در آیا فقط ۔ ۔

تمام شد